حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی کی مفردات پر بے نظیر منفرد کتاب

علاج بالمفردات

مع

اقوال الحذاق

اس کتاب میں سر سے لے کر پاؤں تک کے تمام امراض کا علاج مفید و مجرب مفرد ادویہ سے بتایا گیا ہے اور آخر میں تقریباً تمام امراض کے متعلق متقدمین اطبائے حذاق کے سنہری اقوال درج ہیں

پبلشرز:

ن بک کمپنی بیرون شاہ دولہ گیٹ گجرات

علاج بالمفردات

مع

اقوالِ الحذاق

اس کتاب میں سر سے لیکر پاؤں تک کے تمام امراض کا علاج
مفید و مجرب مفرد ادویہ سے بتایا گیا ہے اور آخر میں تقریباً تمام
امراض کے متعلق متقدمین اطباءِ حذاق کے سنہری اقوال درج ہیں۔

مؤلفہ

"شمس الاطباء" حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی" خانصاحب"
سابق میڈیکل آفیسر سفارت خانہ دولتِ عظمٰی برطانیہ مقام سیستان
و ممبر مجلس حفظ الصحۃ بنام ہمایوں اعلیحضرت شہنشاہِ ایران
و مشیر طبی جناب جلالتمآب حسام الدولہ حشمت الملک حکمران ولایت سیستان
ممتحن امتحانات حکیم حاذق و عمدۃ الحکما و زبدۃ الحکما متعلقہ اسلامیہ کالج لاہور
و ممتحن امتحانات طبیہ کالج دہلی و ممبر انجمن طبیہ دہلی و ممبر سنڈیکیٹ بک کمیٹی
و ممبر بورڈ آف ایگزامینرز (مجلس ممتحنین) آیورویدک و یونانی طبی کالج دہلی
پریزیڈنٹ (صدر) انجمن طبیباں و ویداں لاہور (پنجاب)

طبی بک کمپنی۔ بیرون شاہدولہ گیٹ، گجرات

قیمت: تین/۸ روپے

ڈیڈیکیشن

بنامِ نامی

جناب مستطاب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب

رئیس اعظم دہلی - بانی وسیکرٹری آیورویدک اینڈ یونانی

طبی کالج دہلی - پریزیڈنٹ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی

طبی کانفرنس دہلی

طبِ یونانی وہندی کی بقا اور ترقیات کیلئے میں اپنے

ممدوح الصدر مکرم محترم دوست کی شاندار کامیاب کوششوں

کا اعتراف و احترام کرتے ہوئے اپنی اس ناچیز تالیف کو انکے

نام نامی پر معنون کرتا ہوں -

(مؤلف)

فہرست تصانیف جناب "شمس الاطباء" حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی خاں صاحب "حب"

یہ وُہ کتابیں ہیں

جو نہایت مفید ہونے کے سبب مقبول خاص و عام ہو چکی ہیں۔ ان کتابوں کو ہندوستان کے اکثر نامور ڈاکٹروں و حکیموں نے نیز بڑے بڑے عالموں فاضلوں اور دیگر مشاہیر عہد نے ملک کے لئے نہایت مفید سمجھ کر بہت پسند فرمایا ہے اور اُردو طبی لٹریچر میں ان کتب کو ایک نہایت مفید اضافہ تسلیم کر کے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی (صوبۂ پنجاب کی درسی کتب کی سرکاری کمیٹی) کی سفارش پر گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے قابل مصنف کو معقول انعام مرحمت فرمایا ہے۔

اپنی خاص خاص خوبیوں کے سبب یہ کتابیں بڑے بڑے کتب خانوں مثلاً "برٹش میوزیم لنڈن اور انڈیا آفس لنڈن کے شاہی کتب خانوں میں نیز امپیریل لائبریری کلکتہ و میڈیکل کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی کے سرکاری کتب خانوں میں اور دیگر بڑے بڑے کتب خانوں میں رکھی گئی ہیں۔ جہاں کہ نہایت چیدہ اور نہایت ممتاز کتابیں ہی رکھی جاتی ہیں۔ پس آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

کہ یہ کتابیں کس قدر ممتاز اور مفید ہیں:۔

درحقیقت ہر ایک علم دوست شخص کے کتب خانہ میں بالعموم اور ہر ایک ڈاکٹر یا حکیم کے کتب خانہ میں بالخصوص ان کتابوں کا ہونا نہایت ضروری ہے

مخزن الجواہر
یا طبی و ڈاکٹری لغات
مؤلفہ شمس الاطباء حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی خان صاحب سابق میڈیکل آفیسر
سفارتخانہ دولت عظمےٰ برطانیہ سیستان۔ ایران و ممتحن طبیہ کالج دہلی و متعلقہ پنجاب
یونیورسٹی اسلامیہ کالج لاہور
اس میں تقریباً چودہ ہزار عربی و فارسی کی قدیم و جدید طبی اصطلاحات
اور تقریباً چھ ہزار ان کی مترادف انگریزی ڈاکٹری اصطلاحات ہیں. گویا علم الامراض
علم الجراحت، علم العلاج، علم الادویہ، علم الکیمیا، علم الحیات، علم التشریح اور
علم منافع الاعضاء وغیرہ کی کل بیس / اکیس ہزار طبی ڈاکٹری اصطلاحات ہیں در
آخر میں انگریزی اور ڈاکٹری لغات ہے نیز اس میں تمام قدیم و جدید
عربی طبی مترادف اصطلاحات کو یکجا لکھا گیا ہے اور سینکڑوں مترادف طبی
اصطلاحات اور متشابہ امراض کے باہمی فرق بیان کئے گئے ہیں اور طب یونانی و
ڈاکٹری کے تقریباً تمام اختلافی مسائل پر تنقیدانہ محاصرہ کیا گیا ہے۔
صفحات قریباً ۱۱۰۰ سائز ۱۸ × ۲۲ / ۸ مجلد سنہری قیمت ۷۵/- روپے
پتہ
طبی بک کمپنی بیرون شاہدولہ گیٹ گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین علاج بالمفردات مع اقوال الحذاق

نوٹ:- اس فہرست میں تمام امراض کے عربی۔ فارسی اور اردو نام ترتیب وار درج ہیں۔

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
آ		ابکائی	۱۶۲	اغذیۃ المستسقی	۱۸۱
آبلہ فرنگ	۲۹۷	اجوائن خراسانی کے زہر کا علاج	۲۵۱	اغذیۃ المطحولین	۱۸۵
آتشک	۲۹۷	احتباس البول	۲۲۹	الادویۃ التی تحفظ الجنین	۳۰۶
آگ سے جلنا	۳۳۵	احتباس الشی فی الانف	۹۸	الادویۃ التی تسہل الولادۃ	۲۵۹
آنتوں کی بیماریاں	۱۸۶	احتباس الطمث	۲۵۱	الادویۃ التی تسہل [illegible]	۱۹۰
آنت اُترنا	۲۳۸	اختلاج	۳۶	الادویۃ التی تطرد الہوام والحشرات	۳۵۶
آنکھ کی بیماریاں	۳۹	اختلاج الشفۃ	۹۴	الادویۃ التی تعین علی الہضم	۱۵۶
آنکھ کی حفاظت	۴۰	اختلاف المعدہ	۱۷۰	الادویۃ الجالبۃ للعرق	۳۲۸
آنکھ کے لئے مفید دوائیں	۴۰	اختناق الرحم	۲۴۵	الادویۃ الحابسۃ للعرق	۳۲۸
آنکھ دُکھنا	۴۱	اسپغول کے زہر کا علاج	۳۴۹	الادویۃ المانعۃ لانبات الشعر	۳۲۲
آنکھ کے کویہ میں ناصور	۵۸	استرخا	۳۱	الادویۃ المانعۃ للشیب	۳۲۲
آنکھ کے پردہ قرنیہ میں سرطان	۵۹	استرخاء الجفن	۴۷	الادویۃ المبیضۃ للشعر	۳۲۱
آنکھ بنوانے کے متعلق ہدایات	۶۳	استرخاء اللسان	۹۷	الادویۃ المجففۃ للمنی	۲۳۶
آنکھ میں اندھیرا چھا جانا	۱۷	استرخاء اللہات	۱۳۱	الادویۃ المحلقۃ للشعر	۳۲۲
آنکھ میں دھندلاپن	۵۲	استرخاء المثانہ	۲۳۳	الادویۃ المطولۃ للشعر	۳۱۸
آنکھ میں سپید پھولی	۵۴	استرخاء المقعد	۲۰۴	الادویۃ المفردۃ القلبیۃ	۱۴۶
آنکھ میں سُرخ نقطہ	۵۶	استسقاء	۱۷۸	الادویۃ المقویۃ للاسنان	۱۱۲
آنکھ میں نیلاپن	۶۵	اعوجاج القضیب	۲۳۸	الادویۃ المقویۃ للدماغ	۳۷
آنوں کو نکالنے والی دوائیں	۲۶۲	اغذیۃ اصحاب الحصٰی	۲۲۱	الادویۃ المقویۃ للشم	۳۱۸
آواز بیٹھ جانا	۱۳۴	اغذیۃ اصحاب حمی الربع	۲۸۳	الادویۃ المقویۃ للکبد	۱۷۳

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
الادویۃ المنبتۃ للشعر	۳۱۸	امراض المقعد	۲۰۳	بالوں کو لانبا کرنے والی دوائیں	۳۱۸
الادویۃ المنقیۃ للصدر والریۃ	۱۴۳	امراض الکلی والمثانہ	۲۱۰	بالوں کو مونڈنے والی دوائیں	۳۲۳
الادویۃ المنقیۃ للعرق	۳۲۸	امراض اعضاء التناسل	۲۳۳	باسنی	۴۷
الادویۃ الموجبۃ للبہق والبرص	۳۳۳	امراض الرحم	۲۴۱	باؤگولہ	۲۴۵
الاغذیۃ المناسبۃ للمسلوعین	۳۴۷	امراض الظہر والاطراف	۲۶۵	بانجھ پن	۲۵۶
الاغذیۃ الموفقۃ للکلی والمثانۃ	۳۲۰	امراض الجلد	۳۰۶	باہ کی کمزوری	۲۳۳
الاغذیۃ المولدۃ للحصاۃ	۲۲۲	امراض العظام	۳۱۴	بثور الانف	۸۱
افیون کے زہر کا علاج	۳۴۹	امراض الزینۃ	۳۱۶	بثور الفم	۱۰۵
البول فی الفراش	۲۲۷	انسان کے زہر کا علاج	۳۴۵	بثور المعدہ	۱۶۸
التصاق الاجفان	۵۰	انضمام فم الرحم	۲۴۵	بثورات حارہ و باردہ	۲۹۳
التہاب المعدہ	۱۶۷	انفجار الاذن	۷	بثور لبنیہ	۳۰۰
ام الصبیان	۲۹	**ب**		بچوں کی مرگی	۲۹
امراض الراس	۳	پاچھوں کا پھٹ جانا	۹۶	بچھناک کے زہر کا علاج	۳۵۱
امراض العین	۳۹	بال چر	۳۱۶	بچھو کے زہر کا علاج	۳۴۴
امراض الاذن	۶۶	بال اگانے والی دوائیں	۳۱۸	بحۃ الصوت	۱۳۴
امراض الانف	۷۵	بال کو اگنے سے روکنے والی دوائیں	۳۲۲	بخاروں کا بیان	۲۷۷
امراض الفم	۹۰	بالوں کو پھٹنے سے محفوظ	۳۲۰	بخار یک دورزہ	۲۷۷
امراض الحلق واللہات وامراض مری و قصبۃ الریہ	۱۳۰	رکھنے والی دوائیں		بخار غلطی	۲۷۸
امراض الریۃ والصدر	۱۳۴	بالوں کو سرخ یا سیاہ کرنے والی دوائیں	۳۲۱	بخار صفراوی	۲۷۸
امراض القلب	۱۴۵	بالوں کو سپید کرنے والی دوائیں	۳۲۱	بخار دموی	۲۸۰
امراض الثدی	۱۵۰	بالوں کو سپید ہونے سے	۳۲۲	بخار بلغمی	۲۸۱
امراض المعدہ	۱۵۴	روکنے والی دوائیں		بخار چوتھیا	۲۸۳
امراض الکبد والطحال	۱۷۲	بالوں کو طاقت دینے والی دوائیں	۳۱۸	بخار والوں کے لئے پرہیز	۲۸۴
امراض الامعاء	۱۸۶	بالوں کو گھونگھر دار بنانے والی دوائیں	۳۲۰	بخار باری	۲۸۴

بخر الانف ۸۹
بخر الفم ۱۱۰
بدبوئی دہن ۱۱۰
بُردہ ۶۰
برص ۳۲۹
برص پیدا کرنیوالی دوائیں ۳۴۳
بغایا بھوسی ۳۲۳
بلع الابرۃ والشوک وغیرہا ۱۳۳
بواسیر الانف ۸۲
بواسیر الشفت ۹۳
بواسیر المقعد ۲۰۶
بول الدم ۲۲۸
بول فی الفراش ۲۳۰
بہرا پن ۷۳
بہق ۳۲۵
بہق پیدا کرنیوالی دوائیں ۳۴۳
بھڑ کے زہر کا علاج ۳۴۶
بھوک پیدا کرنیوالی دوائیں ۱۵۰
بھوک کو زائل کرنیوالی دوائیں ۱۵۷
بھول جانے کی بیماری ۲۲
بیاض العین ۵۴
بیاض الشفت ۹۳
بیداری کی بیماری ۲۱
بیہوشی ۱۴۹

پ

پپوٹوں کا چپک جانا ۵۰
پپوٹوں کا چھوٹا ہو جانا ۴۸
پپوٹوں کا شست ہو جانا ۴۷
پپوٹوں کا کھردرا ہو جانا ۴۶
پپوٹوں کے اندر سفید اور سخت رطوبت کا جم جانا ۶۰
پتھری کی بیماری ۲۱۷
پتھری والوں کیلئے مناسب غذائیں ۲۲۱
پتھری پیدا کرنیوالی غذائیں ۲۲۲
پتی ۲۹۳
پڑبال ۴۸
پستانوں کی بیماری ۱۵۰
پستان میں ورم ۱۵۰
پستان کو بڑھنے سے روکنا ۱۵۴
پستان میں خارش ۱۵۳
پستان کا پھٹ جانا ۱۵۲
پسینہ کو خوشبو کرنیوالی دوائیں ۳۴۷
پسینہ کو بدبو کرنیوالی دوائیں ۳۲۸
پسینہ کو بند کرنیوالی دوائیں ۳۲۸
پسینہ لانیوالی دوائیں ۳۲۸
پہلو کا درد ۱۴۴
پھڑکنا اعضاء کا ۳۶
پھنسیوں کا بیان ۲۹۳
پھوڑوں کا بیان ۲۹۲
پھولی (پھُلی) ۵۴
پھیپھڑہ کی بیماریاں ۱۴۴
پھیپھڑہ میں ورم ۱۴۰
پھیپھڑہ میں زخم ۱۴۲
پیاس کا مرض ۱۶۵
پیٹ کا درد ۱۶۵
پیچش ۱۹۳
پیر کے انگوٹھے کا درد ۲۷۴
پیشاب میں سوزش ۲۲۸
پیشاب میں خون ۲۲۸
پیشاب کا رک جانا ۲۲۹
پیشاب مشکل سے ہونا ۲۲۹
پیشاب کرو بیدار بستر پر ۲۳۰
پیشاب بلا ارادہ ہونا ۲۳۱
پیشاب بکثرت ہونا ۲۳۱

ت

تاکل لثہ ۱۲۰
تجعد الشعر ۳۲۰
تحمیر الشعر ۳۲۱
تزید الاسنان ۱۲۴
تسوید الشعر ۳۲۱
تسہیل نبات الاسنان ۱۲۷
تشقق الاظفار ۲۳۳
تشقق الشفتین ۹۶
تشقق الشعر ۳۲۰
تشنج اللسان ۱۰۰
تعلق علق فی الحلق ۱۳۲

مضمون	صفحہ
تفتت الاسنان	۱۲۴
تقشر اللسان	۱۰۴
تقلص شفتین	۹۵
تکسر الاسنان	۱۲۳
تلی کی بیماریاں	۱۷۲
تلی میں سُدَّہ	۱۷۵
تلی میں ورم	۱۸۲
تلی کی سختی	۱۸۲
تلی کا درد	۱۸۳
تہوع	۱۹۲
ث	
ثآلیل	۳۰۰
ثقل اللسان	۹۷
ج	
جدری	۲۹۸
جذام	۳۰۹
جذام والوں کی غذا	۳۰۹
جرب الکلیہ	۲۴
جرب	۳۰۱
جروح قروح	۳۱۰
جریان خون	۳۱۳
جفاف الانف	۸۴
جفاف اللسان	۱۰۳
جگر کی بیماریاں	۱۷۲

مضمون	صفحہ
جگر کو قوت دینے والی دوائیں	۱۷۳
جگر کا درد	۱۷۴
جگر کا ورم	۱۷۴
جگر کی سختی	۱۷۴
جگر میں سدہ	۱۷۵
جگر کے سوزش کو بجھانے والی دوائیں	۱۷۶
جلدی بیماریاں	۳۰۶
جلندھر	۱۷۸
جمرہ	۲۹۶
جمود الدم واللبن	۱۶۸
جمود الدم فی المثانہ	۲۲۷
جنون	۲۳
جنین کی حفاظت کرنے والی دوائیں	۲۵۹
جنین کو گرا دینے والی دوائیں	۲۶۰
جوڑوں کا درد	۲۷۰
جوع الکلب	۱۶۱
جوع البقر	۱۶۱
جوئیں	۳۲۵
جھائیں	۳۲۶
جَہر	۵۰
چ	
چوتڑ کا درد	۲۶۸
چھینکیں آنا	۸۳
چھینک لانیوالی دوائیں	۹۴

مضمون	صفحہ
چہرے اور جبڑے کا ورم	۹۶
چھیپ	۳۲۹
چھوٹے جوڑوں کا درد	۲۷۴
چیچک	۲۹۸
ح	
حاملہ نہ ہونے کی بیماری	۲۶۴
حُدبہ	۲۶۷
حرارۃ المعدہ	۱۶۷
حرقت الانف	۸۷
حرقۃ اللسان	۱۰۱
حرقۃ المثانہ	۲۲۶
حرقۃ البول	۲۲۸
حرق النار	۳۳۵
حزاز	۳۲۳
حصات	۲۱۷
حُصبہ	۲۹۸
حفر	۱۲۴
حفظ الثدی میں العظم	۱۵۳
حکۃ الانف	۸۵
حکۃ العین	۴۵
حکۃ اللسان	۱۰۴
حکۃ الاسنان	۱۲۶
حکۃ الثدی	۱۵۳
حکۃ	۳۰۱

مضمون	صفحہ
حلق کی بیماریاں	۱۳۰
حلق کا ورم	۱۳۱
حلق میں جونک چمٹنا	۱۳۲
حلق میں سوئی وغیرہ پھنس جانا	۱۳۳
حمل کی علامتیں	۱۵۸
حمل نہ ٹھیرنے والی دوائیں	۲۶۳
حمل کاذب	۲۶۴
حمیات کا بیان	۲۷۷
حمیٰ یوم	۲۷۷
حمیٰ غلطی	۲۷۸
حمیٰ صفراوی	۲۷۸
حمیٰ دموی	۲۸۰
حمیٰ بلغمی	۲۸۱
حمیٰ ربع	۲۸۲
حمیات مرکبہ	۲۸۳
〃 وبائیہ	۲۸۴
حیض کا بند ہوجانا	۲۵۱
خ	
خارش چشم	۴۵
خارش تر و خشک	۳۰۱
خدر	۳۵
خراجات	۲۹۲
خسرہ	۲۹۸
خشم الانف	۸۰
خشونۃ الاجفان	۴۶
خشونۃ اللسان	۱۰۰
خصیوں کا ورم	۲۴۰
خفقان	۱۴۸
خلع العظام	۳۱۴
خلفہ	۱۷۰
خنازیر	۲۹۰
خناق	۱۳۱
د	
داد	۳۰۳
داخس	۳۳۳
دانتوں کو اکھاڑنے والی دوائیں	۱۱۹
دانتوں کو طاقت دینے والی دوائیں	۱۱۲
دانتوں کا درد	۱۱۳
دانتوں کا گند ہوجانا	۱۲۰
دانتوں کی آب جاتا رہنا	۱۲۲
〃 کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا	۱۲۳
〃 پر میل جم جانا	۱۲۴
دانت کا بڑھ آنا	۱۲۴
دانت کا کھجلانا	۱۲۶
دانتوں کا پیسنا	۱۲۷
دانتوں کے اُگنے میں آسانی پیدا کرنا	۱۲۷
داء الثعلب	۳۱۶
داء الفیل	۲۷۶
دبلا کرنے والی دوائیں	۳۳۷
دبلات	۲۹۲
درد پہلو	۱۴۴
درد سر	۳
درد سر گرم سادہ	۴
درد سر سرد سادہ	۵
درد سر خونی	۶
درد سر صفراوی	۷
درد سر بلغمی	۸
درد سر سوداوی	۸
درد سر بہ شرکت دیگر اعضا	۹
درد سر بسبب ضعف دماغ	۹
درد سر بسبب زیادتی حس دماغ	۱۰
درد سر بسبب خشکی دماغ	۱۰
درد سر بہ کثرت جماع	۱۱
درد سر بسبب خمار شراب	۱۲
درد سر بدبو یا تیز بو سے	۱۲
درد سر کیڑوں سے	۱۲
درد سر چوٹ لگنے سے	۱۳
درد سر دماغ کے ہلجانے سے	۱۴
درد سر پورے سر میں (بیضہ)	۱۴
درد سر آدھے سر میں (آدھا سیسی)	۱۵
درد سر بھاؤں و پیشانی میں خاص کر (عصابہ)	۱۶
درد سرین	۲۶۸
درد عرق النسا	۲۷۲
درد معدہ	۱۴۴

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
درد گھٹنہ	۲۶۸	رحم کی بیماریاں	۲۴۱	زبان کا چھلکا اُترنا	۱۰۴
(درد نقرس)	۲۷۴	رحم کا درد	۲۴۲	زبان کا خشک ہوجانا	۱۰۳
دل کی بیماریاں	۱۴۵	رحم کا ورم	۲۴۴	زبان کا ڈھیلا ہوجانا	۹۷
دل کا دھڑکنا	۱۴۸	رحم کے منہ کا ٹل جانا	۲۴۵	زبان کا سوجنا	۹۸
دماغ میں ورم	۱۸	رحم کا باہر نکل پڑنا	۲۴۶	زبان کا کھردرا ہوجانا	۱۰۰
دمامیل (دُنبل)	۲۹۲	رحم کا گھُٹ جانا	۲۴۵	زبان کا کھجلانا	۱۰۴
دمہ	۱۳۵	رحم کا نیچے اُتر آنا	۲۴۶	زبان کا کھنچ جانا	۱۰۰
دلوندھی	۵۰	رحم کی سختی	۲۴۷	زبان کے نیچے سرطانی ورم	۱۰۰
دُوار	۱۷	رحم سے سپید رطوبت جاری ہونا	۲۴۸	زحیر	۱۹۳
دوالی	۲۷۶	رحم سے خون جاری ہونا	۲۵۰	زرقۃ العین	۶۵
دودھ کا کم ہوجانا	۱۵۱	رحم کا زخم	۲۵۴	زکام	۷۶
دودھ کی زیادتی	۱۵۲	رحم کو تنگ کرنیوالی دوائیں	۲۶۴	زہروں کا علاج	۳۳۸
دَوِی	۷۴	رشتہ (ناروا)	۳۰۵	زہروں کی دافع حیوانی دوائیں	۳۳۹
دیدان	۲۰۱	رعشہ	۲۳	زہروں کی دافع معدنی دوائیں	۳۴۰
دیوانگی	۲۳	رعاف	۲۷	زہر حیوانی کا علاج	۳۵۲
دیوانہ کتے کے زہر کا علاج	۳۴۶	رمد	۴۱	زہر معدنی کا علاج	۳۵۴
ذ		روزکوری	۵۰	زہر نباتی کا علاج	۳۴۸
ذات الجنب	۱۴۴	ریاح الافرسہ	۲۶۷	زہریلے حشرات کو بھگانیوالی دوائیں	۳۵۶
ذرب	۱۷۰	ریاح المعدہ	۱۶۰		
ذہاب ماء الاسنان	۱۲۲	**ز**		زینۃ البدن	۳۱۶
ذیابیطس	۲۱۵	زبان کا پھٹ جانا	۱۰۲	**س**	
ر		زبان بھاری ہو جانا	۹۷	سانس کی تنگی	۱۳۵
رتوندھی	۵۰	زبان کا بڑا ہو جانا	۹۹	سانپ کے زہر کا علاج	۲۴۰
رجاء	۲۶۴	زبان کی جلن	۱۰۱	سُبات	۲۰

سبز دھنیے کے زہر کا علاج	۳۴۹	سم الانسان	۳۴۵	سم النورہ	۲۵۵
سبل	۵۳	سموم حیوانی	۳۵۲	سن ہوجانا اعضا کا	۳۵
سبوسۂ سر	۳۲۳	سم الحیات	۳۴۰	سونگھنے میں خلل آجانا	۸۰
سج	۱۹۳	سم دم الثور	۳۵۲	سہر	۲۱
سدۃ الخیشوم	۸۹	سم الذراریح	۳۵۲	سیلان الرحم	۲۴۸
سدد الطحال	۱۸۴	سم الزنابیر	۳۴۶	سینہ کی بیماریاں	۱۳۴
سدد الکبد	۱۷۵	سم الضفدع	۳۵۳	سینہ کا ورم	۱۴۰
سدد الکلیہ	۲۱۳	سم العقرب	۳۴۲	سینہ میں زخم	۱۴۲
سدر	۱۷	سم العقرب الجرارہ	۳۴۳	**ش**	
سدہ پیدا کرنیوالی چیزیں	۱۷۶	سم الکلب الکلب	۳۴۴	شبکوری	۵۰
سرسام گرم	۱۹	سم مرارۃ النمر	۳۵۳	شترہ	۴۸
سرسام سرد	۱۸	سموم نباتی	۳۴۸	شری	۲۹۳
سر کا چکرانا	۱۹	سم الفطر	۳۴۸	شعر زائد	۴۸
سرطان العین	۵۹	سم الکزبرۃ الرطبہ	۳۴۹	شعر منقلب	۴۸
سرطان	۲۹۰	سم البزرقطونا	۳۴۹	شعیرہ	۶۱
سعال	۱۳۶	سم الافیون	۳۴۹	شقاق الثدی	۱۵۳
سعفہ	۳۲۴	سم البنج	۳۵۱	شقاق اللسان	۱۰۲
سفید داغ	۳۲۹	سم البیش	۳۵۱	شقاق الشفت	۹۰
سکتہ	۳۰	سم الشوکران	۳۵۰	شقاق المقعد	۲۰۵
سلاق	۴۷	سم اللفاح	۳۵۱	شقیقہ	۱۲
سلس البول	۲۳۱	سموم معدنی	۳۵۴	شہوۃ فاسدہ	۱۵۸
سل	۱۴۲	سم الاسفیداج	۳۵۴	شہوت کلبی	۱۴۱
سل پیدا کرنیوالی چیزیں	۱۴۴	سم الزرنیخ	۳۵۵	**ص**	
سمن	۲۳۶	سم الزیبق	۳۵۵	صداع	۳
سموم	۳۳۸	سم المردارسنج	۳۵۴	صداع حار ساذج	۴

صداع بارد ساذج ۵
صداع دموی ۶
صداع صفراوی ۷
صداع بلغمی ۸
صداع سوداوی ۸
صداع بیضی ۱۴
صداع تزعزعی ۱۴
صداع جماعی ۱۱
صداع خماری ۱۲
صداع دودی ۱۲
صداع شرکی ۹
صداع شقیقہ ۱۵
صداع شمی ۱۲
صداع ضربی سقطی ۱۳
صداع ضعف دماغی ۹
صداع عصابہ ۱۶
صداع قوت حس دماغی ۱۰
صداع یبسی ۱۰
صرع ۲۷
صریر الاسنان ۱۲۷
صلابت الرحم ۲۴۷
صلابت الطحال ۱۸۲
صلابت الکبد ۱۷۴
صمم ۷۳

ض

ضرب ۳۱۴
ضرس الاسنان ۱۲۰
ضعف الباہ ۲۳۳
ضفدع اللسان ۱۰۰
ضیق النفس ۱۳۵

ط

طاعون ۲۸۶
طرش ۷۳
طرفہ ۵۶
طنین ۷۴

ظ

ظفرہ ۵۵

ع

عرق مدنی ۳۰۵
عرق النسا ۲۷۲
عسر البول ۲۲۹
عشا ۵۰
عضۃ الانسان ۳۴۵
عضۃ الکلب الکلب ۳۴۴
عضو تناسل کا ٹیڑھا ہو جانا ۲۳۸
عضو تناسل کا زخم ۲۳۷
عضو تناسل کا ورم ۲۳۷
عضو تناسل کو بڑھانے والی دوائیں ۲۳۷
عطاس ۸۳
عطش ۱۶۵
عظم اللسان ۹۸
عقر ۲۵۶
علۃ العطش (عطش) ۱۶۵
علامات الحمل ۲۵۸
علۃ الفواق (فواق) ۱۶۴
علۃ الیرقان (یرقان) ۱۷۷

غ

غثیان ۱۶۲
غرب ۵۸
غذا مریضان بواسیر ۲۰۸
غذا مریضان سنگ گردہ و مثانہ ۲۲۱
غذا مریضان چوتھیا ۲۸۳
غذا مریضان جلندھر ۱۸۱
غذا مریضان طحال ۱۸۵
غشاوہ ۵۲
غشی ۱۶۹

ف

فالج ۳۱
فتق ۲۳۸
فساد شہوت ۱۵۸
فساد لون ۳۲۶
فیل پا ۲۸۶

ق

قابضات ۱۹۲
قدح العین ۶۳
قروح الامعا ۱۹۳
قروح الرحم ۲۵۴
قروح الریہ ۱۴۲
قروح الشفت ۹۲
قروح الصدر ۱۴۲
قروح الفم ۱۰۵
قروح القضیب ۲۳۷
قروح الکلیہ ۲۱۴
قروح اللثہ ۱۲۸
قروح المثانہ ۲۲۵
قروح المعدہ ۱۶۸
قروح المقعد ۲۰۳
قلاع الاذن ۷۲
قلاع اللسان والفم ۱۰۵
قلۃ اللبن ۱۵۱
قلح الاسنان ۱۲۴
قمل ۳۲۵
قوبا ۳۰۳
قولنج ۱۴۸
قے ۱۶۲
قے لانے والی دوائیں ۱۶۴
قے الدم ۱۷۲
قے میں خون آنا ۱۷۲

ک

کابوس ۳۳
کانچ کا باہر نکل پڑنا ۲۰۴
کان کی بیماریاں ۶۶
کان کی بھنبھناہٹ ۷۴
کان کا درد ۶۷
کان میں سنسناہٹ ۷۴
کان سے خون جاری ہونا ۷۰
کان کے پیچھے ورم ۷۱
کبڑا پن ۲۶۷
کتے کی بھوک ۱۶۱
کثرت سیلان لعاب ۱۰۸
کثرت اللبن ۱۵۲
کسر العظام ۳۱۴
کلف ۲۲۶
کنٹھ مالا ۲۹۰
کوڑھ ۳۰۶
کوے کا سوج جانا ۱۳۰
کوا لٹک آنا ۱۳۱
کھانسی ۱۳۶
کھسرہ ۲۹۸
کیچوے کی بیماری ۲۰۱

گ (فارسی)

گٹھنہ کا درد ۲۶۸
گریہ چشمی ۶۵
گردہ کی بیماریاں ۲۱۰
گردہ کا زخم ۲۱۴
گردہ کی پھنسیاں ۲۱۴
گردہ کی پتھری ۲۱۷
گردہ کو تقویت دینے والی اشیاء ۲۲۰
گردہ کے سدے ۲۱۳
گل چشم ۵۴
گنج ۳۲۴
گندہ دہنی ۱۱۰
گھومنی ۱۷
گھیری ۶۱

ل

لب کا پھٹنا ۹۰
〃 کا زخم ۹۲
〃 کا ورم ۹۱
لثہ دامیہ ۱۲۹
لدغ الحیات ۳۴۰
لسع الزنابیر والنحل ۳۴۶
لسع العقرب ۳۴۳
لعاب دہن کی زیادتی ۱۰۸
لقوہ ۳۱
لنگڑی کا درد ۲۷۲

م

مالیخولیا ۲۳

مانعات الحمل ۲۶۳
ماء الجبن بنانے کا طریقہ ۲۶
ماء الشعیر بنانے کا طریقہ ۲۷
ماء العسل بنانے کا طریقہ ۲۳
مبدرقات مسہل ۱۹۱
متلی ۱۹۲
مثانہ کی بیماریاں ۲۱۰
مثانہ کی پتھری ۲۱۷
مثانہ کا ڈھیلا پڑ جانا ۲۳۳
مثانہ کا درد ۲۲۴
مثانہ کا زخم ۲۲۵
مثانہ میں خون جم جانا ۲۲۰
مثانہ میں سوزش ۲۲۶
مثانہ کا ورم ۲۲۳
مخرجات المشیمہ ۲۶۲
مرگی ۲۷
مروڑ کی بیماری ۱۹۶
مسدرات ۱۷۶
مسقطات الجنین ۲۶۰
مسقطات الشہوۃ ۱۵۷
مسکنات وجع الحصاۃ ۲۱۹
مسہلات بلغم ۱۸۸
مسہلات سودا ۱۹۹
مسہلات عامہ ۱۹۰
مسوڑوں سے خون بہنا ۱۲۹
مسوڑوں کے زخم ۱۲۸
مسوڑوں کے ورم ۱۲۸
مسوڑوں کا ناصور ۱۲۸
مستے کا بیان ۳۰۰
مضرات بواسیر ۲۰۹
مضرات چشم ۴۴
مضرات المکبودین ۱۸۱
مضعفات المعدہ ۱۶۷
مضیقات الرحم ۲۶۴
مطفیات التہاب الکبد ۱۷۶
مطیبات رائحۃ البدن والعرق ۳۲۷
معدہ کی بیماریاں ۱۵۴
معدہ کا ورم ۱۵۹
معدہ میں ریاح ۱۶۰
معدہ میں گرمی و سوزش ۱۶۷
معدہ میں زخم یا پھنسیاں ۱۶۸
معدہ میں دودھ یا خون جم جانا ۱۶۹
معطسات ۸۴
معظمات القضیب ۲۳۷
مغص ۱۹۶
مفتحات سدد المثانہ ۲۲۳
مقعد کی بیماریاں ۱۰۳
مقعد کا پھٹنا ۲۰۵
مقعد کا ڈھیلا پڑ جانا ۲۰۴
مقعد کے زخم ۲۰۳
مقعد کا ناصور ۲۰۹
مقویات گردہ ۲۲۰
مقیات ۱۶۶
منبہات الشہوت ۱۵۷
منقیات المثانہ ۲۲۳
منہ کی بیماریاں ۹۰
منہ آنا ۱۰۵
منہ سے بو آنا ۱۱۰
منہ سے خون آنا ۱۳۸
منہ کی پھنسیاں ۱۰۵
منی کو خشک کرنے والی دوائیں ۲۳۶
موٹاپے کا علاج ۳۳۶
موتیا بند ۶۱
مولدات سل ۱۴۴
مولدات القمل ۳۲۵
مہاسے ۳۰۰

ن

ناخنہ ۷۷
نار فارسی ۲۹۶
ناصور مقعد ۳۰۹
ناصور لثہ ۱۲۸
نارو ۳۰۵
ناک کی بدبو ۸۹
ناک کی بیماریاں ۷۵
ناک کی بواسیر ۸۲
ناک بند ہو جانا ۸۹
ناک کی پھنسیاں ۸۱
ناک خشک ہو جانا ۸۴

مضمون	صفحہ
ناک کی سوزش	۸۷
ناک میں کچھ اٹک جانا	۸۸
ناک کی کھجلی	۸۵
ناک میں ورم	۸۱
نتوءالرحم	۲۴۶
نتوءالمقعد	۳۴۴
نتھنوں کا بند ہوجانا	۸۹
نزف الدم	۳۱۳
نزف الدم من الرحم	۲۵۰
نزلہ	۷۶
نزول الماء	۹۱
نسیان	۲۲
نفث الدم	۱۳۸
نفخ المعدہ	۱۶۰
نقرس	۲۷۴
نکسیر	۷۷
نمش	۳۳۶
نملہ	۲۹۵
بواسیر	۳۰۹
نیند کی بیماری	۲۰
نیند کا نہ آنا	۲۱
و	
وَثی	۳۱۴
وجع الاذن	۹۷
وجع الاسنان	۱۱۳
وجع ذات الجنب	۱۳۹
وجع الرحم	۲۴۲
وجع الرکبہ	۲۶۸
وجع الطحال	۱۸۳
وجع الظہر	۲۶۵
وجع الکبد	۱۷۴
وجع المثانہ	۲۲۴
وجع المعدہ	۱۵۴
وجع المفاصل	۲۷۰
وجع الورک	۲۶۸
وحم	۱۵۸
ورم	۲۸۶
ورم الثدی	۱۵۰
ورم الخصیہ	۲۴۰
ورم الرحم	۲۴۴
ورم الریہ	۱۴۰
ورم الشفت	۹۱
ورم الصدر	۱۴۰
ورم اصل الاذن	۷۱
ورم الطحال	۱۸۲
ورم القضیب	۲۳۷
ورم الکبد	۱۷۴
ورم اللثہ	۱۲۸
ورم اللسان	۹۸
ورم اللہات	۱۳۰
ورم المثانہ	۲۲۳
ورم المعدہ	۱۵۹
ورم الانف	۸۱
ورم الانثیین	۲۴۰
ورم الوجہ	۹۶
ورم بارد بلغمی	۲۰۸
ورم حار	۲۸۷
ورم سوداوی صلب	۲۸۹
وشم	۳۳۶
ولادت کو آسانی سے انجام دینے والی دوائیں	۲۵۹
ہ	
ہاتھ پیر کی بیماریاں	۲۶۵
ہاضمہ کی دوائیں	۱۵۶
ہچکی کی بیماری	۱۶۴
ہڈیوں کی بیماریاں	۳۱۴
ہڈیوں کا ٹوٹنا	۳۱۴
ہڈیوں کا جوڑ سے باہر نکل آنا	۳۱۴
ہڈیوں کا کھل جانا	۳۱۴
ہزال	۳۳۶
ہونٹوں کا پھڑکنا	۹۴
ہونٹوں کا سفید ہوجانا	۹۳
ہونٹوں کا سکڑنا	۹۵
ہونٹوں کی بواسیر	۹۳
ہیضہ	۱۶۹
ی	
یرقان	۱۷۷

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِین

علاج بالمفردات (مع) اقوال الحذاق

دیباچہ

تمام متقدمین اور متاخرین حکماء و اطباء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ علاج الامراض میں جبتک مفردات کفایت کر سکیں مرکبات اور مخلوط دواؤں کا استعمال کرنا مستحسن نہیں ہو سکتا اور ایسی حالتوں میں جبکہ امراض کے پیچیدہ اور مخلوط ہونیکے باعث اصولی طور پر مرکبات کی احتیاج لاحق ہو تو حتی الامکان قلیل التعداد دواؤں کی ترکیب کو کثیر التعداد ادویہ کی آمیزش پر ترجیح دینا ضروری ہے۔ چنانچہ شیخ الرئیس علیہ الرحمۃ کا قول ہے اَلدَّوَاءُ المُجَرَّبُ خَیرٌ مِن غَیرِ المُجَرَّبِ۔ وَقَلِیلُ المُفرَدَاتِ خَیرٌ مِن کَثِیرِہَا۔ ترجمہ مجرب یعنی تجربہ شدہ دوا غیر تجربہ شدہ سے اور کم دواؤں کا مرکب زیادہ دواؤں کے مرکب سے بہتر ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر ولیم کلن جو طب جدید کے مشاہیر میں ایک سربرآوردہ اور ممتاز ماہر فن ہے اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے:۔ "جب مفرد دوا سے افاقہ ہو رہا ہو تو مرکب دوا کا استعمال کرنا صرف بیفائدہ ہی نہیں بلکہ مُضر ہے"۔ گویا یہ کہنا بالکل صحیح ہو گا کہ قدیم و جدید تحقیقات کی رو سے مفردات کے ساتھ علاج کرنا بہترین اور محمود طریقہ ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس طرز تداوی کی اَوّلیت و فوقیت کو مشرق و مغرب کے چیدہ علماء فن نے متفقہ طور پر تسلیم کیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حکمت بالغہ نے جڑی بوٹیوں کے خوشنما پودوں اور جمادات و حیوانات کے پُر اسرار خزانوں میں جو عجائب و غرائب تاثیرات اور گوناگون افعال و خواص فرداً فرداً ودیعت فرمائے ہیں انکا کما حقہٗ اظہار مفرد ہی دواؤں کے استعمال سے ہو سکتا ہے۔ اس بناء پر عرصہ دراز سے یہ کمی نہایت شدت کے ساتھ محسوس کی جارہی تھی کہ طبی لٹریچر کا دامن اس وقت تک مفردات کی کسی جامع الفوائد کتاب سے خالی ہے اور اُس میں اس قسم کی کوئی تالیف موجود نہیں جس میں ادویہ کے دوش بدوش امراض اور اُنکی مختلف حالات کا بھی ذکر کیا گیا ہو۔ جس سے معالجین کو کوئی معقول

مدد مل سکے چنانچہ اس فنی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے میں نے یہ کتاب "علاج بالمفردات یونانی" نہایت تحقیق اور محنت کے ساتھ تالیف کی ہے اور اس میں سر سے لیکر پاؤں تک کے تمام امراض اُنکے اسباب و علامات اور مختلف کیفیات و حالات نیز مفید و مجرب مفرد ادویہ مع تراکیب استعمال درج کرنیکے علاوہ عند الضرورت متشابہ امراض و عوارض کی تفریق و تمیز اور ضروری فوائد کے اظہار کی غرض سے خاص خاص مقامات پر خاص خاص نوٹ دیئے ہیں اور ہر ممکن طریقہ سے کتاب کے مطالب و مقاصد کو عام فہم اور آسان بنایا گیا ہے اور طرز تحریر کو سلیس بنانیکے ساتھ ہر ایک مشکل اور دقیق اصطلاح کے ساتھ خطوط وحدانی میں اُس کا آسان اور عام فہم ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اور اس طریقہ سے اس کتاب کو عام اُردو خوان پبلک کیلئے ہر پہلو سے مفید بنایا گیا ہے۔ اس کتاب کے دوران تالیف میں بہت سی عربی و فارسی ضخیم و معتبر کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور مفرد دواؤں کی مقدار خوراک اُنکے مخصوص ناقص و کامل قدر شربت کے درمیان رکھی گئی ہے۔ یعنی ان کی اوسط مقدار خوراک لکھی گئی ہے۔ جس کے لحاظ سے یہ کتاب ہر ایک طبیب و غیر طبیب کو مفرد دواؤں کے قدر شربت نکالنے کے لئے بہتر رہنما بن سکتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ متفرق و منتشر طور پر عربی اور فارسی طبی تالیفات میں مفردات شفائیہ کا ذکر اس تالیف سے پہلے بھی موجود تھا۔ لیکن اُن سے فائدہ اُٹھانے کے لئے مزید اخراجات برداشت کرنے متعدد ضخیم کتابوں کی ورق گردانی کی زحمت اُٹھانے کے علاوہ زباندانی کی بھی ضرورت تھی۔ اور یہ ایسے امور تھے کہ جنکا میسر کرنا عام شائقین طب کے لئے دشوار بلکہ محال تھا۔ لیکن خاکسار مؤلف کی ناچیز کوششوں نے ان مشکلات کو آسان بنانے کی غرض کو مد نظر رکھ کر اس جامع الفوائد تالیف کی محنت برداشت کی ہے امید ہے۔ کہ اس کا فائدہ ہر ایک طبیب اور غیر طبیب کے لئے عام ہوگا۔ اور مطالعہ کرنے والے اصحاب مؤلف کو دعاء خیر سے یاد فرمائینگے۔

تسہیل بیان کے لئے تمام ادویہ کا قدر شربت ایک ہی قسم کے اوزان یعنی رتی و ماشہ اور تولہ میں تحریر کیا گیا ہے چوتھائی و نصف اور پون رتی یا ماشہ وغیرہ کو اس طرح سے تحریر کیا گیا ہے چوتھائی نصف اور پون مثلاً سوا دو رتی۔ اڑھائی ماشہ پونے چار تولہ

ـر ۰ر ـر ۲ ۲۰ر ۱۳۰ر تولہ

مؤلف

امراضِ دماغ

صُداع - دردِ سر

صداع دردسر کو کہتے ہیں اور ہر ایک درد عام اس سے کہ سر میں ہو یا جسم کے کسی اور حصّہ میں سوء مزاج مختلف (یعنی وہ سوء مزاج جو طبیعت کو مقابلہ کے لئے برانگیختہ کر دیتا ہے اور طبیعت اُس کو ایک اجنبی دشمن سمجھتی ہے) یا تفرق اتصال (یعنی بدنی ساخت میں کسی قدر علیحدگی اور فرق آجانا مثلاً زخم) کے واقع ہونے یا دونوں کے ایک ہی وقت میں لاحق ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ تغیر مزاج اور تفرق اتصال کے باہم جمع ہونے کی نظیر ورم ہے۔ سوء مزاج کے ۱۶ مشہور اقسام ہیں جن میں سے آٹھ ساذج مفرد و مرکب اور آٹھ مادی مفرد و مرکب ہیں۔ قدماء کے نزدیک کیفیات اربعہ (چار کیفیتوں) میں سے ہر ایک کیفیت کی دو حالتیں ہیں۔ ساذج اور مادی جب کوئی کیفیت بلا مادہ (یعنی بلا اخلاط اربعہ) صرف بیرونی اثرات یا گرم ادویہ و اغذیہ وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے تو اُسے طبی اصطلاح میں ساذج (سادہ) کہتے ہیں (ر جب اُس کے ساتھ عضو ماؤف کے اندر مادہ یعنی اخلاط اربعہ میں سے کوئی خلط بھی موجود ہوتا ہے تو اُسے مادی (با مادہ) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

صاحب کامل الصناعۃ کی تصریح کے مطابق صداع (دردِ سر) کی تین بڑی قسمیں ہیں (۱) مُفرد (۲) تابع تپ (۳) بحرانی۔ چنانچہ مُفرد دردِ سر یا تو سر کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے یا اُس میں معدہ وغیرہ کی شارکت بھی پائی جاتی ہے۔ تابع تپ وہ ہے جس کے ساتھ بخار ہو۔ نیز سر کی طرف اخلاط کے ہیجان اور تیز و گرم بخارات کے متصاعد ہونے (چڑھنے) سے لاحق ہوا ہو۔ بخارات کا تصاعد (چڑھنا) معدہ یا تمام جسم کے اندر کسی ردی اور فاسد خلط کے محتبس (بند) ہو جانے پر منحصر ہوتا ہے۔ اور اُس کے ساتھ غثیان (متلی) و خفقان وغیرہ عوارض بھی پائے جاتے ہیں۔ اس قسم کے دردِ سر کی وجہ بعض دفعہ سر کی کمزوری اور حرارت بُخار کی زیادتی بھی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ حُمّیٰ غب اور حُمّیٰ محرقہ میں اس کی نظیر ملتی ہے۔ بحرانی دردِ سر کسی مرض کے بعد بطریق اندفاع مواد عارض ہوتا ہے۔ اوّل الذکر کی پہلی شق کے اسباب

سوءِ مزاج دماغ کا بگڑنا یا ریح یا ضربہ (چوٹ) وغیرہ ہوا کرتے ہیں۔ اور ہر ایک سوءِ مزاج جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ساذج یا مادی ہوا کرتا ہے۔

بالجملہ صداع (دردِ سر) کی تمام انواع باختلاف اسباب اٹھائیس ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حار ساذج یعنی گرم سادہ (۲) بارد ساذج یعنی سرد سادہ (۳) دموی (۴) صفراوی۔ (۵) بلغمی (۶) سوداوی (۷) ریحی (۸) بخاری (۹) سُدّی (۱۰) ورمی (۱۱) ضربانی (۱۲) ضعف دماغی۔ (۱۳) قوت حس دماغی یعنی دماغ کی حس کے بڑھ جانے سے (۱۴) یُبسی یعنی خشکی سے (۱۵) جماعی۔ (۱۶) شرابی (۱۷) شمی یعنی تیز بدبو یا خوشبو کے سونگھنے سے (۱۸) ضربی وسقطی یعنی چوٹ لگنے اور گر پڑنے سے (۱۹) تفرقِ اتصالی (۲۰) تزعزعی یعنی جوہر دماغ کی جنبش سے (۲۱) نومی یعنی زیادہ سونے سے (۲۲) دُودی یعنی کیڑوں کے پیدا ہونے سے (۲۳) شرکی یعنی کسی عضو کی شرکت سے (۲۴) نزلی یعنی نزلہ کے سبب سے (۲۵) عرضی یعنی کسی دوسرے مرض کے سبب سے (۲۶) بحرانی یعنی بحران کے سبب سے (۲۷) شقیقہ یعنی آدھا سیسی (۲۸) عصابہ یعنی دردِ ابرو۔

صُداع حار یابس ساذج یعنی دردِ سر گرم خشک سادہ

اس دردِ سر کے اسباب زیادہ گرمی کا پہنچنا۔ دھوپ میں یا آگ کے قریب دیر تک رہنا۔ زیادہ چلنا یا دوڑنا۔ بلند آواز سے نعرہ مارنا۔ شور وفریاد کا سننا۔ گرم چیزوں کا سونگھنا گرم اغذیہ وادویہ کا استعمال کرنا وغیرہ ہیں۔ اور علامات چھونے سے سر اور پیشانی کی جلد کا گرم محسوس ہونا۔ سرد ہوا اور سرد مشمومات سے افاقہ معلوم ہونا۔ ناک اور حلق کی خشکی نیز پیاس وغیرہ

عِلاج کلی۔ گرمی سے دردِ سر میں عام طور پر ٹھنڈی دواؤں کا استعمال مثلاً آلوئے بخارا (عناب) (سکنجبین) زیادہ تر نافع ہے۔

عِلاج۔ (۱) آب لیموں یا شربت لیموں کا پینا اس مرض میں نہایت مفید ہے ایسے ہی (۲) تخم بارتنگ ۹ ماشہ کا شیرہ گلاب خالص ۱۰ تولہ میں نکال کر نبات سفید ملا کے پینا بھی بیحد نافع ہے (۳) کشنیز خشک ۱۰ ماشہ کا سفوف بنا کر شکر سفید بموزن کے ساتھ ملا کے کھانے سے فوری صحت ہوتی ہے۔ اسی طرح (۴) املی کو پانی میں بھگو کر نبات سفید ملا کے شربت بنا کر پینے سے گرم دردِ سر کو نہایت نفع ہوتا ہے (۵) روغن کدوئے شیریں [illegible] ہے۔ اور ناک میں ٹپکانا نہایت سریع التاثیر [illegible] (۶) تازہ گلِ سرخ

کو رگڑ کر سر اور پیشانی پر لیپ کرنا (۷) مہندی کے خشک اور پسے ہوئے پتوں کو سرکہ میں گوندھ کر ضماد کرنا سب فرداً فرداً نفع مند ہیں۔ اسی طرح (۸) خشخاش سفید کو تیز سرکہ میں پیس کر سونگھنا یا لگانا (۹) کدو کا پانی بقدر ۶ تولہ پینے اور سر پر لگانے سے شفا بخش ہے ❖

نوٹ:۔ کدو کا پانی نکالنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کدو پر کپڑا لپیٹ کر اوپر سے خمیر یا مٹی لگا دیں اور بھٹی یا تنور میں رکھ کر سرخ ہونے کے بعد نکال لیں جب ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں ایک طرف سے سوراخ کر کے پانی حاصل کریں ❖

(۱۰) سرکہ ۱ تولہ اور گلاب ۵ تولہ قدرے مصری ملا کر پلانا بھی عجیب الاثر چیز ہے۔ علیٰ ہذا برگ عنب الثعلب تازہ کو پیس کر ضماد کرنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے (۱۱) گل بنفشہ تازہ کا سونگھنا یا پیس کر بقدر ۱ تولہ پینا اور ضماد کے طور پر استعمال کرنا ہر طرح مفید ہے (۱۲) کانی پر تیز سرکہ چھڑک کر کنپٹیوں یا سر پر لیپ کرنے سے بہت نفع ہوتا ہے۔ (۱۳) عصارہ کاہو کا پیشانی اور کنپٹیوں پر لیپ کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۱۴) تخم پنبہ دانہ (بنولہ) کو سرکہ یا روغن گل میں پیس کر لیپ کرنا بھی عظیم النفع ثابت ہوا ہے (۱۵) املی ۲۰ تولہ کو پانی میں بھگو کر پینے سے فوری صحت ہوتی ہے (۱۶) اسی طرح روغن بنفشہ کا پینا۔ سر پر لگانا۔ ناک میں ٹپکانا (۱۷) شفتالو کی گٹھلی کا مغز گلاب میں پیس کر پیشانی پر لگانا بہترین علاج ہے ❖

نوٹ:۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جہاں مطلق کشنیز کا اطلاق ہو وہاں اطبا کی مراد برگ کشنیز سے ہوتی ہے نہ کہ تخم سے ❖

صُداعِ باردِ سافج یعنی دردِ سرِ سرد سادہ

یہ درد سر سرد ہوا یا برف باری کے اوقات میں باہر رہنے نیز سرد پانی میں غوطہ لگانے اور سخت ٹھنڈی اشیاء کے کھانے یا پینے سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ ملمس (سر اور پیشانی کی جلد) کا سرد محسوس ہونا۔ گرم ہوا یا دھوپ میں یا آگ کے قریب بیٹھنے سے افاقہ معلوم ہونا وغیرہ اس کی علامات ہیں ❖

علاج۔ (۱) سبوس گندم ۲ تولہ پانی میں جوش دیکر شیرہ تخم کاہو ۶ ماشہ مقشر کے اضافہ کے ساتھ نبات سفید ۶ ماشہ ملا کر ایسے درد سر میں پینا نہایت سریع العمل ہے (۲) روغن دارچینی ۳ ماشہ روغن گل ۶ ماشہ کے ساتھ ملا کر نیم گرم پیشانی پر لگانا نہایت مفید

ہے (۳) گل مچکن ۶ ماشہ پانی میں پیس کر اور ایسے ہی (۴) مرکی ۶ ماشہ سرکہ میں پیس کر پیشانی پر لگانا بیحد سریع النفع ہے (۵) کنڈش یعنی نکچھکنی کو باریک کر کے سفیدی بیضہ مرغ کے ساتھ ململ کے کپڑے پر چپکا کر دونوں کنپٹیوں پر لگانا درد سر کے ازالہ میں نہایت عجیب ہے (۶) مہندی کے پھول کو پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کرنا بھی بیحد مفید ہے ایسے ہی (۷) بادام تلخ کو پانی میں پیس کر لگانا (۸) یا روغن بادام تلخ کی مالش کرنی نہایت جید العمل ہے (۹) مصبر ۳ ماشہ کو پیس کر لیپ کرنا مجرب ہے۔ (۱۰) عُود یعنی اگر کا دُھواں لینا اور لیپ کرنا نفع مند ہے (۱۱) زعفران ۱ ماشہ اور مشک ۲ رتی کو ملا کر کھانا یا پیس کر ہلاس کے طور پر استعمال کرنا جید العمل ہے (۱۲) انسان کے سر کے بالوں کو جلا کر دھواں لینا یا اُن کی خاکستر کو سرکہ تند میں گوندھکر پیشانی پر لیپ کرنا بھی نافع ہے۔ اسی طرح (۱۳) گل نرگس یا (۱۴) گل سُرخ کا سونگھنا اس قسم کے درد سر کو دفع کرتا ہے۔ (۱۵) گل نسرین (سیوتی) کے سونگھنے اور پانی میں پیس کر ضماد کرنے سے بھی شفا حاصل ہوتی ہے۔ (۱۶) خردل (رائی) ۶ ماشہ پانی میں پیس کر لیپ کرنا بیاں [illegible] سریع الاثر ہے (۱۷) نبات کنجد (تلوں کے پودے) کو شراب میں پکا کر لیپ کرنے سے بھی یہی فائیدہ ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۱۸) سبوس گندم کو تیز سرکہ میں پکا کر گرم مکان یا حمام میں سر پر ضماد کرنا یا۔ (۱۹) تخم ترب (مولی کے بیج) ۲ ماشہ کو پانی میں پیس کر پینا اور لیپ کرنا بھی کثیر النفع ہے (۲۰) جلوتری کو جلا کر اُس کا دُھواں لینا اس درد سر کا ازالہ کرتا ہے (۲۱) اسی طرح گل یاسمین (چنبیلی) کے سونگھنے اور لیپ کرنے سے بھی بہت فائیدہ ہوتا ہے (۲۲) اسی طرح سچّا موتی۔ تمام الملک یعنی سیسبز کے پانی میں پیس کر پینا (۲۳) بابونہ یا (۲۴) سیاہ مرچ سرکہ میں پیس کر لگانا بیحد مفید ہے +

صُداع دَموی یعنی دردِ سر خونی

اس درد سر کے اسباب دماغ کی طرف خون کا جوش کرنا خون حیض یا خون بواسیر کا استفراغ نہ پانا۔ خون افزا (خون کو بڑھانے والی) غذاؤں کا بکثرت استعمال کرنا اور ورزش سے غافل رہنا وغیرہ ہیں۔ چہرے۔ زبان اور آنکھوں کا سرخ ہونا نیز مریض کو اپنے سر کا بوجھل محسوس ہونا وغیرہ علامتیں ہیں +

علاج۔ طاقت اور حالات مساعد ہوں تو سب سے پہلے (۱) سرارد کی فصد

کھلوائیں (۲) پنڈلیوں پر شانیں سینگیاں کھچوا کر پچھنے لگا کر تبرئیت کریں (۳) صندل سفید یا (۴) کشنیز خشک کو گلاب یا سرکہ میں پیس کر سر اور پیشانی پر لیپ کریں۔ اسی طرح (۵) عناب ۱۰ عدد کا نقوع (خیسانده) پینا اور اُس کے مغز کو کوٹ کر عرق گلاب خالص میں گوندھ کر پیشانی پر لگانا نافع عمل ہے (۶) تخم بارتنگ ۹ ماشہ کا شیرہ عرق گلاب ۱۰ تولہ میں نکال کر پلانے سے بہت جلد صحت ہوتی ہے (۷) تخم کاہو کو پانی میں پیس کر اور (۸) خشخاش سفید کو باریک کر کے ضماداً استعمال کرنا نہایت نافع ہے (۹) سبوس گندم اور نمک کو پانی میں جوش دیکر پاشویہ کرنے سے بھی یہ بیماری زائل ہوتی ہے۔

صُداع صفراوی یعنی دردِ سر صفراوی

اس دردِ سر کے اسباب خلط صفراء کا غلبہ اور ہیجان اور اُس کے بخارات کا دماغ کی طرف چڑھنا اور سر کی رگوں کا امتلاء وغیرہ ہیں۔ بقول جالینوس گرم دواؤں۔ اور غذاؤں کے بکثرت استعمال کرنے سے زیادہ جاگنے اور متواتر روزے رکھنے سے بھی اس کا ظہور ہوتا ہے۔ زبان آنکھوں اور چہرے کا زرد ہونا۔ درد کی شدت اور منہ کی خشکی وغیرہ امور اس مرض کی علامات ہیں۔

علاج ۔ (۱) لعاب بھیدانہ شیریں ۱ تولہ یا شیرہ تخم کاہوئے مقشر ۹ ماشہ شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پینا نہایت مفید ہے ایسے ہی (۲) شربت آلوئے بخارا ۲ تولہ یا (۳) شربت تمر ہندی (املی) ۲ تولہ پینا بھی بیحد نافع ہے (۴) سرکہ اور روغن گل میں کپڑا تر کر کے چند یا پر رکھتے اور بار بار بدلتے رہیں۔ صاحب خلاصہ نے لکھا ہے کہ جب درد کی زیادہ شدت ہو تو (۵) گل بنفشہ کو پانی میں بخوبی جوشا کر مریض کے پاؤں اُس میں رکھوائیں اور زانوؤں سے نیچے کی طرف ملتے رہیں۔ اسی طرح (۶) بکری کا دودھ پاؤں کے تلوؤں پر ملنا بھی نافع ہے (۷) جَو کے ستو سرکہ اور گلاب میں گوندھ کر لیپ کرنے سے نمایاں فائدہ حاصل ہوتا ہے (۸) شیر زنان یا (۹) روغن بنفشہ کا ناک میں سڑکنا اور (۱۰) تراشہ کدو یا (۱۱) تراشہ خیار کا سر پر رکھنا ہر ایک مُسکّن عمل ہے۔ اگر دماغ غلیظ بخارات سے خالی ہو تو (۱۲) خالص ٹھنڈا پانی نطول یعنی تریڑے کے طور سے سر پر ڈالنا بھی بہترین تدبیر ہے تنقیہ کی ضرورت ہو تو (۱۳) ہلیلہ زرد ۱۰ ماشہ کو پانی میں جوشا کر شکر سفید کے اضافہ سے

پینا عجیب الاثر ہے ۔

صُداع بلغمی یعنی دردِ سر بلغمی

یہ درد سر غلیظ بلغمی خلط کے اجتماع سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ سرد اور تر غذاؤں کا بکثرت کھانا۔ کھانا کھانے کے بعد حمام کرنا تنقیہ و تحلیل کی طرف سے غافل رہنا اور بیکاری و سکون کو اختیار کرنا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ حواس کا مکدر ہونا۔ سر کا زیادہ بوجھل ہونا مُنہ اور نتھنوں سے رطوبت کا کثرت کے ساتھ آنا۔ نبض کا سُست اور بول کا سفید نیز گاڑھا ہونا وغیرہ اس کی علامتیں ہیں ۔

عِلاج۔ تنقیہ کی ضرورت ہو تو منضج و مسہل بلغم کے بعد (۱) شربت اسطوخودوس ۲ تولہ تنہا یا عرق بادیان ۶ تولہ کے ساتھ پینا (۲) زنجبیل یا (۳) دارچینی یا (۴) قرنفل (لونگ) یا (۵) فلفل سیاہ یا (۶) زیرہ سیاہ پانی میں پیس کر پیشانی اور کنپٹیوں پر ضماد کرنا کثیر النفع ہے اسی طرح (۷) عاقرقرحا کو دانتوں کے نیچے دبانا اور چبانا بھی مفید ہے۔ ان کے علاوہ (۸) مُشک یا (۹) عنبر یا (۱۰) چنبیلی کے پھول سونگھنا یا اُن کا تیل لگانا سب نافع چیزیں ہیں۔ علیٰ ہذا (۱۱) روغن بابونہ کا سر اور پیشانی پر لگانا (۱۲) نبات کنجد (تلوں کے پودے) کو شراب میں پکا کر ضماد کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے (۱۳) عُود (اگر) کا دُھواں لینا اور لیپ کرنا دونوں طریق شفا بخش ہیں (۱۴) گلسرخ یا (۱۵) گل نرگس کے سونگھنے سے بھی نفع پہنچتا ہے

صُداع سوداوی یعنی دردِ سر سوداوی

اس درد کے اسباب خلط سودا کا غلبہ اور اُس کا دماغ کی طرف ہیجان۔ اغذیہ مُولّدہ سودا (سودا کو پیدا کرنے والے) کا بکثرت کھانا وغیرہ ہیں۔ زبان آنکھوں اور چہرے کا رنگ مائل بسیاہی ہونا نیند کا نہ آنا اور نبض کا باریک ہونا مُنہ اور نتھنوں کا خشک ہونا وغیرہ اسکی علامات ہیں ۔

عِلاج۔ عند الضرورت نضج و مسہل سودا کے بعد (۱) اسطوخودوس ۱ تولہ کا جوشاندہ مصری ملا کر پینا ایسے ہی (۲) گاؤزبان ۹ ماشہ (۳) بادرنجبویہ ۶ ماشہ (۴) اصل السوس ۹ ماشہ مقشر کو پانی میں جوش دے کر شکر سفید ملا کے پینے سے ازحد فائدہ ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۵) شیرہ مغز تخم تربز ۱ تولہ عرق مکو ۱۰ تولہ میں نکال کر مصری ملا کے پینا (۶) مربائے ہلیلہ

(۷) مربائے آملہ کا کھانا نہایت جید الاثر ہے۔ اسی طرح مزمن اور پرانے درد سر سوداوی کے لئے (۸) بسفائج ۶ ماشہ (۹) افتیموں ۶ ماشہ کو عناب ۵ ادانہ کے ساتھ عرق گاؤزبان ۵ اتولہ یا آب خالص میں جوش دیکر مصری ملاکر پینا معمول و مفید ہے (۱۰) روغن بنفشہ یا (۱۱) روغن نیلوفر کا سر پر لگانا نیز (۱۲) شیر زناں یا (۱۳) روغن کدو کا ناک اور کانوں میں ٹپکانا مفید اعمال ہیں علی ہذا (۱۴) آب شیریں نیمگرم کا سر پر ڈالنا اور (۱۵) روئی کو دودھ میں ترکر کے سر پر رکھنا ہر ایک فائدہ بلند تدبیر ہے (۱۶) مرغی کا گوشت اور اُس کا دماغ کھانا اور (۱۷) مرغی کے نیمبرشت انڈوں کی سفیدی کا تناول کرنا ہر ایک فرداً فرداً نافع ہے ٭

صُداعِ شرکی یعنی دردِ سر شرکی جسمیں معدہ وغیرہ بھی شریک ہو

اس درد کے اسباب معدہ میں سوءِ مزاج ساذج کا لاحق ہونا اور معدہ یا کسی اور عضو میں ردی خلطوں کا جمع ہونا وغیرہ ہیں۔ اگر سوءِ مزاج ساذج سبب ہو تو اُس کی علامت یہ ہے کہ بھرے پیٹ میں زیادہ اور خالی پیٹ میں کم درد ہوتا ہے۔ لیکن غلبہ حرارت کی حالت میں اس کے خلاف یہ درد تارک سر سے شروع ہُوا کرتا ہے اور دورہ کے ساتھ ظہور کرتا ہے معدہ کی خرابی۔ غثیان (متلی) اور بھوک کی کمی وغیرہ پائی جاتی ہے ٭

علاج۔ اس قسم کے درد کے ساتھ صفرا بھی غالب ہو تو۔ (۱) سکنجبین اور آب گرم سے قے کریں۔ اس کے بعد (۲) رُب ۲ اتولہ یا (۳) رُب انگور خام ۱۰ تولہ یا (۴) رُب انار ۲ تولہ کا پلانا فائدہ مند ہوگا۔ اگر بلغم غالب نظر آئے تو (۵) تخم شبت (سوئے کے بیج) ۴ ماشہ یا (۶) تخم ترب ۲ ماشہ کو جوش دیکر شہد ۲ تولہ اور نمک ا ماشہ کے اضافہ سے پلاکر قے کرائیں۔ اس کے بعد (۷) مصطگی بقدر ۳ ماشہ کو پیس کر گلقند ۲ تولہ میں ملاکر کھلانا نفع مند ہوگا اگر ریح کے باعث ہو تو (۸) شیرہ تخم کشوث ۲ تولہ یا (۹) شیرۂ بادیان ۶ ماشہ گلقند ملاکر پلانے سے صحت ہوگی۔ درد سر کے بشرکت رحم ہونے کی حالت میں۔ یا گردہ وغیرہ کے ساتھ تعلق رکھنے کی صورت میں عضو مشارک (شرکت رکھنے والے) کا تنقیہ اور تقویت ضروری ہے ٭

صُداعِ ضُعفِ دماغی یعنی دردِ سر ضعفِ دماغ کے سبب سے

اس درد کا سبب دماغ کی کمزوری ہُوا کرتی جس کے لئے کثرت محنت کثرت جماع

اور دائمی نزلہ وغیرہ مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔ جو اس کی کدورت. دماغی افعال کا ضعف ذراسی آواز سُننے یا کسی خوشبو کے سونگھنے سے دردِ سر کا لاحق ہو جانا وغیرہ اس قسم کے دردِ سر کی علامتیں ہیں۔

علاج۔ دماغ کو تقویت دینے والی غذائیں استعمال کرنی چاہئیں مثلاً (۱) مغز کلّہ گوسفند کو روغن بادام شیریں میں بریان کر کے کھانا بہت مفید ہے۔ رات کو سوتے وقت (۲) مغز بادام مقشر، عدد ہموزن نبات سفید کے ہمراہ کھانا نہایت نافع ہے (۳) روغن بادام (۴) روغن گل (۵) روغن خشخاش کا سر پر لگانا ایسے ہی (۶) سیب (۷) عنبر اور (۸) دیگر مفرحات اور مقویات کا سونگھنا مفید ہے (۹) قرنفل یعنی لونگ کو گلاب کے ساتھ پیس کر لگانا بھی مفید ہے

صُداع قوت حِس دِماغی

(دردِ سر جو دماغ کی حِس کے بڑھ جانے سے عارض ہُوا کرتا ہے)

اِس میں ادنےٰ سے ادنےٰ اور خفیف سے خفیف سبب سے بھی دماغ کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ دماغ کے تمام افعال حافظہ اور خیال وغیرہ صحیح و سالم ہوتے ہیں۔ مواد کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے نتھنوں میں رینٹ اور تری بالکل نہیں ہوتی۔

عِلاج۔ (۱) پوست ترنج (بجوراہ کا چھلکا) ۳ ماشہ پیس کر شربت خشخاش ۲ تولہ میں ملا کر چاٹنا بالخصوص (۲) نان شبینہ (باسی) روٹی کو پانی میں بھگو کر کھانا جید الاثر ہے علاوہ ازیں (۳) کلہ و پاچہ گوسفند یا (۴) گائے کے گوشت کا ہریسہ بنا کر کھانے سے بھی حِس دماغی مُکدّر ہو جاتی ہے۔ اگر قوت ہاضمہ ضعیف ہو تو بقولات باردہ (ٹھنڈی ترکاریاں) مثلاً (۵) بقلہ خس (کاہو) یا (۶) خُرفہ یا (۷) کشنیز سبز پر اکتفا کریں۔ ایسے ہی (۸) روغن خشخاش یا (۹) روغن کاہو (۱۰) روغن نیلوفر کا سر پر لگانا مفید العمل ہیں۔

صُداع یبُعی

(وہ دردِ سر جو خشکی سے پیدا ہُوا ہو)

اس بیماری کے اسباب سوء مزاج یابس (خشکی سے مزاج کا بگڑنا) بیرونی خشکی پیدا کرنے والے اثرات یعنے گرم ہُوا اور لُو وغیرہ نیز گرم ضمادات کا استعمال۔ حیض و نفاس کا زیادہ جاری

ہونا۔ یا مجمدات طبعیہ مثلاً بڑھاپے کی سردی اور خشکی یا غیر طبعیہ مثلاً غذا کو جذب کرنے والی رگوں میں سُدد کا وقوع جو دماغ کی طرف غذا کے نفوذ کو مانع ہو۔ یا پانی پینے کو ترک کر دینا۔ اور خشک غذاؤں کا کھانا وغیرہ ہیں۔ رطوبات جسم کے بکثرت خارج ہو جانیکے بعد یا جاگنے اور دماغ سے نزلہ و نکسیر کے بہنے کے بعد لاحق ہونا نیز سر کا کھوکھلا اور خالی محسوس ہونا اور مُنہ کا خشک ہونا وغیرہ علامات ہیں +

علاج - (۱) شیرہ تخم خرفہ ۹ ماشہ یا (۲) شیرہ مغز کدو ۲ تولہ یا (۳) شیرہ مغز خیارین ۱ تولہ (۴) شیرہ مغز تربوز ۱ تولہ یا (۵) لعاب اسبغول ۵ ماشہ کا داخلی طور پر استعمال کرنا نافع ہے (۶) سونے اور (۷) آرام کا زیادہ اختیار کرنا (۸) آش جو یا (۹) فربہ مرغی کا گوشت کھانا یا (۱۰) روغن بادام (۱۱) روغن کدو (۱۲) روغن بنفشہ اور (۱۳) روغن گاؤ کا سر اور بدن پر ملنا ہر ایک نفع بخش عمل ہے (۱۴) تراشہ کدو یا (۱۵) تراشہ خیار کا سر پر رکھنا فائدہ مند ہے اسی طرح (۱۶) نیمگرم پانی سے آبزن کرنا اور (۱۷) نیمگرم پانی میں کوئی روغن ملا کر سر پر نطول (تریڑا) کرنا بھی جید النفع تدابیر ہیں +

صُداعِ جماعی

(وہ درد سر جو کثرت جماع سے لاحق ہُوا ہو)

اس مرض کے اسباب استفراغ منی کی زیادتی سے خشکی پیدا ہونا یا دماغ کی جانب بخارات کا ہیجان یا ضعف اعصاب وغیرہ ہیں۔ تقدم کثرت جماع یعنے پہلے جماع کی کثرت کرنا۔ اور مریض کے جسم کا لاغر ہونا وغیرہ علامتیں ہیں +

علاج - اس کی تدابیر تقریباً وہی ہیں جن کا ذکر صُداع یبسی میں کیا گیا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہاں مُرطبات کا مائل بحرارت ہونا مناسب ہے اور اُن میں تقویت دماغ کی زیادہ رعایت ہونی چاہیئے۔ مثلاً (۱) گوشت برہ شیر خوارہ یا (۲) تیتر یا چکور یا (۳) کنجشک وغیرہ کا غذائی استعمال کرنا موافق اشیاء ہیں۔ (۴) زردہ بیضہ مرغ نیمبرشت ایک عدد کو شیرینی کے اضافہ سے کھانا۔ نیز (۵) مغز بادام شیریں ۱ تولہ یا (۶) مغز چلغوزہ ۷ ماشہ یا (۷) مغز گردگاں (اخروٹ) ۲ تولہ کا استعمال کرنا ہر ایک جید الاثر ہے۔ اسی طرح (۸) مغز کلّہ گوسفند اور دیگر حیوانات کے دماغ فرداً فرداً جلیل النفع ہیں +

صُداعِ خُمارِی

(وہ دردِ سر جو شراب پینے کے بعد پیدا ہو)

یہ درد خالص اور تیز شراب کے بکثرت پینے سے لاحق ہو جاتا ہے اور اس کا سبب شراب کے ردی الکیفیت فُضلہ سے بخارات کا دماغ کی طرف صعود کرنا ہے۔ شراب نوشی کے بعد لاحق ہونا نیز بعض اوقات اُبکائی اور متلی کا پیدا ہونا اس کی علامات ہیں۔

عِلاج - سب سے پہلے تنقیہ معدہ کے لئے (۱) سکنجبین سادہ ۲ تولہ میں آب گرم ملا کر پلانا اور مکرر قے کرا دینا چاہیئے۔ اس کے بعد تقویت کی غرض سے (۲) شربت انار ۲ تولہ یا (۳) شربت ۲ تولہ یا (۴) سکنجبین ۳ تولہ میں گلاب ۴ تولہ اور سرد پانی ملا کر پلانا نافع ہے۔ اس کے بعد بھی اگر اُبکائی اور متلی تکلیف دے تو کسی قدر نرم غذا کھلا کر ایک گھڑی کے بعد قے کرا دینے سے بقیہ مادہ خارج ہو کر معدہ صاف ہو جائیگا۔ اور دردِ سر بھی جاتا رہیگا

صُداعِ شمّی

(وہ دردِ سر جو بدبو یا تیز بُو کے سونگھنے سے لاحق ہو)

اس درد کا سبب تیز بدبُو یا خوشبو کا سونگھنا یا گرم اشیا مثل مشک اور فرفیون وغیرہ کی بو لینا ہے

عِلاج - اگر گرم اور خوشبودار اشیار کے سونگھنے سے دردِ سر عارض ہوا ہو تو (۱) کافور یا (۲) گل بنفشہ یا (۳) گل نیلوفر کا صرف سونگھنا کافی ہوگا۔ اور حرارت کے ساتھ خشکی بھی موجب ضرر ہوئی ہو تو (۴) روغن بنفشہ یا (۵) روغن نیلوفر کا ناک میں سُڑکنا نفع دیگا۔ (۶) صندل کی خوشبو لینے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں سر پر (۷) نیم گرم پانی کا گرانا اور (۸) سرکہ کا سونگھنا اور اُس میں فتیلہ تر کرکے ناک میں رکھنا بھی شفائے تاثیر رکھتا ہے

صُداعِ دُودِی

(وہ دردِ سر جو نواحی دماغ میں کیڑوں کے پیدا ہونے سے عارض ہوتا ہے)

یہ درد نواحی دماغ میں غلیظ اور متعفن مواد کے بکثرت جمع ہو جانے اور اُس سے کیڑوں کے متولد ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی علامتیں دماغ میں شدید خارش

اور دغدغہ کا محسوس ہونا۔ ناک سے بدبو آنا اور حرکت کرنے کے وقت درد کا شدت کرنا وغیرہ ہیں۔

علاج۔ دماغ کو مواد فاسدہ سے پاک کرنے کے بعد (۱) آب برگ شفتالو (آڑو) یا (۲) صبر یا (۴) افسنتین میں سے کسی ایک کو پانی میں پیس کر ناک میں ٹپکائیں۔ اس کے علاوہ (۵) ہینگ اور کافور کو روغن گل میں حل کر کے ناک میں ٹپکانا کیڑوں کو مارنے اور نکالنے میں نہایت کامیاب دوا ہے۔ اسی طرح (۶) بندق ہندی (ریٹھ) کو پانی میں گھس کر دو تین قطرہ ناک میں ٹپکانے سے بھی صحت ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا (۷) برگ نیب کو پانی میں گھس کر ناک میں ٹپکانا یا (۸) آب برگ شاہترہ کو بدستور عمل میں لانا نفع مند ہے۔ اگر صحت کے بعد ناک کی بدبو باقی رہے تو (۹) اُشنہ کو بے آب حقہ میں تمباکو کی طرح پینا۔ اور دھواں نتھنوں سے خارج کرنا چاہیئے۔

نوٹ:۔ اس مرض میں تھکا دینے والی ورزش۔ ثقیل غذا کم کھانا، آب گرم و شیریں سے استحمام کرنا کرنا اور اُسے دیر تک سر پر ڈالتے رہنا نہایت مفید اعمال ہیں۔

صُداع ضربی و سقطی

(وہ درد سر جو چوٹ لگنے اور گر پڑنے سے لاحق ہوا ہو)

اس درد کا سبب گر پڑنا یا چوٹ لگنا ہے اور اس کی کئی وجوہ ہیں مثلاً کاسۂ سر کی کسی ہڈی وغیرہ کا ٹوٹ جانا یا جوہر دماغ پر صدمہ پہنچنا۔

علاج۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو سب سے پہلے (۱) سرارو کی فصد کھولیں اور (۲) روغن گل ہمراہ سرکہ کے ساتھ سر پر لگائیں (۳) برگ مورد یا (۴) گلنار یا (۵) پوست انار کو سرکہ اور گلاب میں جوش دیکر سر پر طلاء کریں۔ اسی طرح (۶) آرد جو کا ضماد روغن گل کے ساتھ نافع ہے۔ اگر ورم ہو گیا ہو تو (۷) گل ارمنی یا (۸) اقاقیا یا (۹) عدس (مسور) یا (۱۰) جوز السرو میں سے کسی ایک کو یا دو تین کو ملا کر آب ہرتنگ میں پیس کر ضماد کریں۔ داخلی طور پر (۱۱) عناب ۸ عدد اور خیار شنبر ۵ تولہ کے جوشاندہ سے طبیعت کو نرم کرنا ایسی حالت میں نہایت مفید پڑتا ہے۔

صُداع تزعزعی

(وہ درد سر جو جوہر دماغ کے ہل جانے سے لاحق ہو)

اس بیماری کا سبب چوٹ لگنے یا دھمک پہنچنے سے جوہر دماغ کا جنبش کھاجانا ہے اور علامت یہ ہے کہ مریض کو نسیان یعنی بھول ہوجاتی ہے اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے بلکہ بعض دفعہ وہ تمام قسم کی خوشبوؤں کو ایک ہی محسوس کرتا ہے +

علاج۔ سب سے پہلے اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو مادہ کا امالہ کرنیکے لئے (۱) باسلیق یا ہفت اندام کی فصد کھلوائیں اور اس کے بعد (۲) خیار شنبر ۴. تولہ کو آب کاسنی مروّق (پھاڑا ہوا)۔ ا تولہ میں حل کر کے تلیین طبیعت کے لئے پلائیں۔ پھر (۳) صندل یا (۴) نوفل (سپاری) یا (۵) گل ارمنی یا (۶) طحلب (کائی) یا (۷) آرد جو کو پانی میں پیس کر ضماد کرنا نفع مند ہے۔ اگر تپ اور ورم بھی ہو تو (۸) روغن گل یا (۹) روغن بنفشہ یا (۱۰) شیر زناں میں کسی قدر حضض (رسوت) حل کر کے ناک اور کانوں میں ٹپکانا نیز تمام سر پر ملنا جلیل الاثر تدابیر ہیں +

صُداع بیضی وخودی

(وہ درد سر جو کہ تمام سر میں ہوا کرتا ہے)

یہ نہایت شدید اور مزمن (دیر تک رہنے والا) درد سر ہے اور اس کا سبب ردی اخلاط یا بخارات کا دماغ کے دو پردوں اُم جافیہ اور اُم رقیق میں سے کسی ایک میں بند ہو جانا ہے۔ اور ذرا سی تحریک پر درد کا زور کرنا اور مریض کا ایسا محسوس کرنا کہ گویا کوئی شخص اُسکے سر میں ہتھوڑے مار رہا ہے۔ نیز، دشنی۔ آواز اور لوگوں سے نفرت کرنا وغیرہ اسکی علامتیں ہیں

علاج۔ حسب ضرورت خلط غالب کا تنقیہ کرنا یا (۱) مغز خیار شنبر یعنی املتاس ۴. تولہ کو پانی میں حل کر کے روغن بید انجیر ۵ تولہ کے اضافہ سے ہر ہفتہ میں ایک دفعہ تلیین کرنا سودمند ہے۔ اگر خلط موجب سرد ہو تو (۲) حب بلسان ۱. ماشہ کا کھانا اور (۴) نمک کو پانی میں گھول کر گاڑھا طلاء کرنا مفید اعمال ہیں۔ اسی طرح (۵) مُصبّر کو صمغ عربی کے ساتھ پیسکر ضماد کرنا بھی نافع ہے۔ ایسی حالت میں (۶) مشک کا سونگھنا بھی سر کو تقویت دیتا ہے (۷) چقندر کا پانی نچوڑ کر چند قطرے ناک میں ٹپکانے سے بھی شفا ہوجاتی ہے۔ علاوہ

ازیں (۸) کافور یا (۹) عرق بیدمشک کا سونگھنا بھی سودمند ہے ۔
نوٹ :- اکثر اوقات یہ دردسر بارد (سرد) ہوا کرتا ہے۔ بلکہ اگر ابتدا ءً گرم بھی ہو تو بالآخر سردی کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ اس لئے اس کا علاج صُداع بلغمی کے اصولوں پر کرنا چاہئے

صُداع شقیقہ۔ شقیقہ

(آدھا سیسی۔ وہ درد جو آدھے سر میں ہوتا ہے)

یہ دردسر کے نصف طول (لمبائی) میں دائیں یا بائیں طرف لاحق ہوا کرتا ہے اور اکثر اوقات دوری ہوتا ہے۔ اس کے اسباب تمام جسم یا کسی ایک عضو سے بخارات کا چڑھنا اور سر کے کمزور حصہ میں جمع ہونا۔ یا کسی ردی خلط یا ریح کا حاصل ہونا وغیرہ ہیں۔ خلط موجب کے آثار کا ظاہر ہونا۔ بخارات کے سبب سے عارض ہونیکی حالت میں سر کا ہلکا محسوس ہونا ملمس (جلد پیشانی) کا گرم ہونا۔ نیز کانوں کا سنسنانا۔ اور ریحی ہونے کی صورت میں سر کے ہلکا محسوس ہونے کے باوجود ملمس (جلد پیشانی) کا سرد معلوم ہونا وغیرہ اس مرض کی واضح تر علامتیں ہیں ۔

علاج۔ خلطی ہو تو خلط غالب کا تنقیہ کرنے کے بعد اگر گرمی سے ہو تو (۱) کافور یا (۲) صندل کا سونگھنا اور طلاء کرنا دونوں مفید عمل ہیں۔ اسی طرح (۳) افیون اور کافور کو پانی وغیرہ میں حل کر کے ناک یا کان میں ٹپکانا نفع مند ہے۔ (۴) اسپغول ۹ ماشہ کا لعاب نکال کر پینا اور سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا بھی فائدہ دیتا ہے۔ (۵) خشخاش کو سرکہ میں پیس کر ضماد کرنا اور (۶) تخم کاسنی کو کوٹ اور گلاب خالص میں پیس کر سر اور پیشانی پر لیپ کرنے سے نفع پہنچتا ہے۔ اگر اس قسم کے گرم درد کے ساتھ مریض کو نیند نہ آنے کی بھی شکایت ہو تو (۷) شیرزنان یا (۸) روغن بنفشہ کو ناک میں ٹپکانا نہایت فائدہ مند تدبیر ہے۔ علیٰ ہذا (۹) سبز دھنئے کا نچوڑ ناک میں ٹپکانا بھی بہترین تدبیر ہے ۔
برودت یعنی سردی کے سبب سے ہو تو (۱۰) مغز بادام دو عدد کو روغن سرشف میں پیس کر پیشانی پر طلاء کرنا۔ (۱۱) برگ حنا کا ضماد کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ سرد بلا مادہ ہو تو (۱۲) خاکستر چوب انگور کو سرکہ میں گوندھ کر طلاء کرنا اور (۱۳) زرد چوب دہلی کو روغن بادام تلخ میں گھس کر طلاء کرنا شفائی تاثیر دکھاتا ہے۔ (۱۴) مرکی کو شراب یا

سرکہ میں حل کر کے ناک میں ٹپکانا بھی نفع مند ہے۔ اسی طرح (۱۵) کبابہ کو فتہ کو گلاب میں گوندھ کر ضماد کرنا۔ نیز (۱۶) سقمونیا بقدر مسور لیکر روغن گل میں پیس کر سر پر طلاء کرنا عجیب الاثر ہے (۱۷) ناز بُو۔کے پھول اور پتے سونگھنے اور ضماد کے طور پر استعمال کرنے سے بھی جید النفع ہیں۔(۱۸) زعفران ۳ ماشہ کا کھانا سونگھنا اور لگانا تینوں طریق موجب صحت ہیں۔ بقول جالینوس (۱۹) بیخال کبوتر کو پانی میں پیس کر لگانا شقیقہ باردہ (سردی سے پیدا شدہ آدھا سیسی) کو زائل کر دیتا ہے۔اس کے علاوہ (۲۰) مشک یعنی کستوری بقدر ۳ رتی کھانے سونگھنے اور لگانے سے شفا بخش ثابت ہوئی ہے۔ (۲۱) گل نسرین (سیوتی) کا سونگھنا اور لیپ کرنا نیز (۲۲) مشمش تلخ (زرد آلو کڑوا) کا روغن نکال کر ناک میں ٹپکانا اور سر پر لگانا دونوں طریق سود مند ہیں (۲۳) گنجد غیر مقشر کو کوٹ کر لیپ کرنا اور (۲۴) گیہوں کے آٹے کی چپاتی روغن بادام تلخ یں مرغن کر کے پکانا اور گرم گرم مقام درد پر باندھنا اس مرض کا دافع ہے ۔

اگر درد شقیقہ سوداوی مادہ سے پیدا ہُوا ہو تو (۲۵) مومیائی کو روغن بابونہ میں گھس کر ناک میں سُڑکنا اور طلاء کرنا فائیدہ مند ہے۔ اسی طرح شقیقہ ریاحی میں (۲۶) مومیائی گداختہ (پگھلائی ہُوئی) کو روغن بنفشہ کے ساتھ ناک کے اندر ٹپکانا نافع عمل ہے۔ (علاوہ ازیں (۲۷) البقر (شورہ قلمی) تنہا یا نصف وزن دار فلفل کے ساتھ پیس کر ہلاس لینے سے ہر قسم کے درد شقیقہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ علی ہذا (۲۸) دار فلفل کو ربع (¼) وزن نمک لاہوری کے ساتھ پیس کر ہلاس کے طور پر استعمال کرنا بھی اس درد کا فوری تدارک ہے۔ کسی قدر (۲۹) حلتیت (ہینگ) کو گرم پانی میں حل کر کے مقام درد پر ملنے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے (۳۰) جدوار بنفسجی کو خوب باریک پیس کر جانب مخالف کے کان میں ٹپکانے سے بھی آرام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۳۱) نوشادر کو پانی میں پیس کر مخالف طرف کے نتھنے میں ٹپکانا ازالۂ درد کا موجب ہے ۔

صُداع عَصابہ - درد ابرو

(وہ دردِ سر جو صرف ابرو میں عارض ہوتا ہے)

یہ درد کبھی دونوں بھوؤں اور کبھی ایک بھوں میں لاحق ہُوا کرتا ہے اور اس کے

اسباب گرم خلطوں کے بخارات کا چڑھنا یا مقام درد میں کسی مادہ کا محتبس (بند) ہو جانا۔ یا حرارت سازج (بلا مادہ) کا واقع ہونا وغیرہ ہیں ۔

فرق۔ عصابہ اور شقیقہ میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر کی تکلیف زوال آفتاب کے بعد بہت کم تو ہو جاتی ہے مگر کلی طور پر زائل نہیں ہوتی اور سر رات کو بوجھل رہتا ہے لیکن آخر الذکر کا دوپہر کے بعد صبح تک کچھ اثر مریض محسوس نہیں کرتا۔ جالینوس نے ایک اور فرق بھی بیان کیا ہے کہ شقیقہ سر کے طولانی حصہ میں لاحق ہوتا ہے۔ مگر عصابہ کا احساس عرض میں ہوا کرتا ہے۔ مریض کو آنکھیں کھولنے میں دقت اور بوجھ محسوس ہونا درد پٹی باندھنے کے مقام یعنی ابروؤں میں عارض ہونا وغیرہ اسکی علامتیں ہیں ۔

علاج۔ تبض کی صورت میں تلیین طبع کے بعد اگر گرمی ہے تو (۱) ماء الشعیر (جو کا پانی) اور (۲) ماء الجبن کا فرداً پلانا (۳) اور کافور روغن گل میں حل کر کے ناک میں ٹپکانا نہایت نافع ہے۔ اگر زکام کے محتبس (بند) ہونے سے درد پیدا ہوا ہو تو (۴) سنا مکی ۸ ماشہ کو گلاب خالص میں جوش دیکر پلانا۔ نیز (۵) اصل السوس منقشر ۷ ماشہ کا جوشاندہ تنہا یا اضافہ کاسنی ۵ ماشہ پلانا نفع مند ہے (۷) اسی طرح بابونہ کو جوش دیکر گاڑھا کر کے پیشانی پر لیپ کرنا از حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ (۸) نرگس کے پھول خشک کر کے پیس لیں اور کپڑے میں باندھ کر سنگھائیں چھینکیں آکر فائدہ ہوگا ۔

نوٹ: اگر زیادہ چھینکیں آئیں تو زرد گل کو پیس کر ہاس لینے سے بند ہو جاتی ہیں ۔

سدر و دوار ۔ سر چکرانا

آنکھوں کے آگے اٹھتے وقت اندھیرا چھا جانا اور سر کا چکرانا

یہ مرض سر میں بخارات اور ریاح کے پیدا ہونے یا دوسرے اعضاء سے متصاعد (چڑھنے) ہونے یا مادہ بلغمی کے اجتماع وغیرہ اسباب سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ اس کا مادہ بعض دفعہ دماغ اور بعض اوقات معدہ میں ہوتا ہے۔ بلغمی مادہ سے ہو تو نبض کی سستی گرانی سر منہ میں زیادہ پانی کا آنا۔ پیاس کی کمی۔ حواس کا مکدر ہونا۔ نیند کا زیادہ آنا وغیرہ علامتیں ہونگی۔ بالاکثر تو اس کا مادہ بلغمی ہوتا ہے لیکن کبھی دوسری خلطیں بھی موجب ہوا کرتی ہیں ہر ایک خلط کو علامات مخصوصہ سے شناخت کیا جا سکتا ہے ۔

علاج۔ مادہ موجبہ کا تنقیہ کرنے کے بعد اگر سوداوی بخارات کے باعث ہو تو (۱) لیموں کا چوسنا یا (۲) مغز کشنیز ۱ تولہ کو پیس اور شکر بقدر ضرورت ملا کر کھانا یا ایک ہفتہ تک روزانہ (۳) شربت ونفشہ بقدر ۲ تولہ پانی میں حل کر کے پینا فائدہ مند تدابیر ہیں اسی طرح (۴) مغز کشنیز خشک ۱ تولہ کو ایک دن اور ایک رات سرکہ میں بھگو کر خشک ہونے کے بعد پیس اور ہموزن شکر سفید ملا کر تین چار روز تک خالص پانی کے ساتھ کھانا نفع مند ہے۔ اس کے علاوہ (۵) شیرۂ تخم خشخاش ۷ ماشہ یا (۶) شیرہ کشنیز خشک ۳ ماشہ شیریں کر کے پینا عجیب الاثر ہے۔ گرمی کے سردرد وار کو (۷) صندل سفید ۹ ماشہ کو گلاب میں پیس کر پینے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ (۸) برگ بید انجیر کے جوشاندہ میں ہاتھ پاؤں مل کر دھویا کریں اس عمل کو تین روز تک جاری رکھنے سے کُلّی فائدہ ہوگا۔ ضعف دماغ کی وجہ سے ہو تو (۹) مربائے آملہ ایک عدد یا (۱۰) مربائے سیب ۱ تولہ سے تقویت دیں (۱۱) کشنیز خشک کو چبانا اور غذاؤں میں بکثرت شامل کرنا اس بیماری کی تمام انواع میں جید النفع ہے۔

مُضرات

حسب ذیل اشیاء اس بیماری میں مُضر پڑتی ہیں۔ اس لئے اجتناب لازم ہے:۔ (۱) سپند (۲) شیلم یعنی گندم دیوانہ (۳) لوبیا (۴) جرجیر یعنے ترمرا (۵) لہسن (۶) پیاز (۷) روغن کنجد (۸) شہد (۹) اکھروٹ اور دیگر تمام بخار انگیز چیزیں۔ ان کے علاوہ بلندی پر سے نیچے کو دیکھنا اور گھومنے والی اشیاء کی طرف نظر کرنا بھی موجب ضرر ہے۔

سرسام بارد

(دماغ یا پردۂ دماغ کا ورم جو سردی سے لاحق ہو)

یہ سرسام بعض اوقات مادہ سوداوی سے ہوتا ہے اور اکثر مادہ بلغمی سے ہر ایک اپنی مخصوص علامات سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔ سوداوی میں ہذیان۔ خوف اور غم وغیرہ علامتیں پائی جاتی ہیں۔ نیز دماغ اور زبان میں بہت خشکی پائی جاتی ہے۔ نبض میں صلابت (سختی) اور صغر (چھوٹائی) معلوم ہوتا ہے۔ بلغمی جسے لیثرغس بھی کہتے ہیں اس میں تپ نرم دائمی۔ نسیان (بھول) زیادہ غنودگی۔ لعاب دہن کی کثرت

اور سانس نیز نبض بطی و آہستہ ہوتی ہے۔

علاج - سوداوی میں حسبِ الضرورت منضج و مسہل سوداء کے بعد مادہ کو لطیف بنانے کے لئے (۱) سکنجبین جو زیادہ ترش نہ ہو - بقدر ۳ تولہ پلانا (۲) روغن گل کو سرکہ کے ساتھ ملنا اور (۳) مرغی یا (۴) کبوتر کو ذبح کرکے اُسی وقت گرم گرم مریض کے سر پر باندھ دینا اور جب تک سرد نہ ہو جائے باندھے رکھنا ہر ایک فرداً فرداً مفید تدبیر ہے - اور بلغمی میں بھی منضج و مسہل بلغم کے بعد یہی اعمال نافع ہیں - اس کے علاوہ سوداوی میں (۵) ماءُ الجبن نیز (۶) ماءُ الشعیر (جو کا پانی) پلانا بھی سود مند ہے - ان کے علاوہ (۷) لعاب اسبغول ۹ ماشہ باضافہ روغن بادام شیریں ۶ ماشہ پلانا اور (۸) روغن کدو یا (۹) روغن بنفشہ کا سر پر ملنا اور کانوں میں ڈالنا - نیز (۱۰) روغن بابونہ کا لگانا اور نیم گرم پانی سے پاشویہ کرنا سب فرداً فرداً نافع اعمال ہیں - (۱۱) بنفشہ یا (۱۲) اکلیل الملک (ناخونہ) کو پانی میں جوش دیکر سر پر نطول (تراڑا) کرنا بھی فائدہ مند ہے۔

لیشرغس یعنی سرسام بلغمی میں ہر صبح کو (۱۳) گلقند عسلی ۲ تولہ کھلانا نیز (۱۴) سکنجبین بذوری حار ۳ تولہ کا پینا (۱۵) پنڈلیوں اور بازوؤں کا باندھنا اور روغن قسط میں کسی قدر جندبیدستر حل کرکے سر پر ملنا (۱۶) فرفیون (۱۷) جندبیدستر کا سونگھنا (۱۸) روغن سوسن کے ساتھ پاؤں کی مالش کرنا سب مفید تدابیر ہیں۔

نوٹ - چونکہ اس مرض میں نسیان یعنی بھول غالب ہوتی ہے - اس لئے مریض کو بول و براز کے دفع کرنے میں خبردار کرتے رہنا چاہیئے - اور اُس کے مثانہ پر نطول وغیرہ کرنا بھی ضروری ہے

سرسام حار

وہ سرسام جو حرارت یعنی گرمی سے لاحق ہوتا ہے۔

یہ سرسام خون یا صفراء کے غلبہ سے عارض ہوتا ہے - خونی سرسام کو قرانیطس کہتے ہیں اور صفراوی کو قرانیطس خالص - اوّل الذکر میں تپ کا دائمی - سر کا بوجھل - زبان آنکھوں اور چہرہ کا سرخ ہونا - ہنسنا اور آنسوؤں کا بہنا وغیرہ علامات ظاہر ہوتی ہیں - آخرالذکر یعنی قرانیطس خالص میں بخار کا زیادہ تیز اور سر کا ہلکا ہونا - نیند کا نہ آنا نتھنوں کا خشک منہ زبان اور آنکھوں کا خشک نیز زرد ہونا اور مریض کی طبیعت میں غصہ کا پایا

وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں۔

علاج۔ ان دونوں قسموں کے علاج میں صرف اسی قدر فرق ہے کہ دموی میں تحلیل اور تسکین کی زیادہ ضرورت ہے نیز بہت سرد اشیاء سے اجتناب لازم ہے لیکن بخلاف ازیں صفراوی میں تطفیۂ حرارت کے بجھانے اور تسکین کی رعایت بیشتر ملحوظ رکھنی پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو دموی میں فصد اور صفراوی میں مسہل صفراء ضروری ہوا کرتا ہے (۱) تازہ تربوز کے پانی بقدر ایک پاؤ میں مصری ملا کر استعمال کرنا ایک نفع مند تدبیر ہے اسی طرح (۲) جو کے ستو دھو کر شکر سفید سے شیریں کرنے کے بعد کھلانا نافع عمل ہے۔ (۳) آلوئے بخارا ۱۰ عدد کو تمر ہندی ۳ تولہ کے ساتھ بھگو کر پلانا بھی شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ (۴) آب انار ترش یا (۵) آب انار شیریں ۵ تولہ گلاب یا تمر ہندی ۱ تولہ کے خیساندہ میں ملا کر پلانا سودمند ہے (۶) چوزہ مرغ کا کسی قدر شوربا کھٹے انگور یا کھٹے انار کا پانی ملا کر بطور غذا دینا مناسب ہے۔ علاوہ ازیں (۷) لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ یا (۸) لعاب اسپغول ۹ ماشہ یا (۹) شیرہ تخم خرفہ ۹ ماشہ یا (۱۰) شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں ۲ تولہ یا شیرۂ مغز خیارین ۱ تولہ اور (۱۱) شیرہ مغز تخم ہندوانہ ۱ تولہ میں سے کسی ایک کو خاکشی ۹ ماشہ چھڑک کر پینا نافع ہے۔ (۱۲) روغن گل سرکہ کے ساتھ سر پر ملنا (۱۳) روغن بنفشہ یا (۱۴) روغن نیلوفر یا (۱۵) روغن کدو کا سر پر لگانا اور ناک یا کانوں میں ٹپکانا اور عورتوں کے دودھ کا سر پر دوہنا مفید ہے۔ (۱۶) آش جو یا (۱۷) پالک یا (۱۸) خرفہ یا (۱۹) کدو وغیرہ رفع ضعف کیلئے باضافہ روغن بادام غذا دیا جاسکتا ہے۔

سُبات

(غیر طبعی نیند کی بیماری)

اس مرض میں مریض اس قدر گہری نیند میں سوتا ہے کہ اُس کو بہت مشکل سے بیدار کیا جاسکتا ہے سوء مزاج سرد سادہ یا مادی۔ ٹھنڈی اور مُخدر اشیاء گردینے والی اشیاء کا کھانا وغیرہ اس کے اسباب ہیں نبض کا صلب (سخت) اور متفاوت (وقفہ دار) ہونا۔ بدن اور چہرے کے رنگ کا مائل بسبزی نظر آنا سر کے اگلے حصے اور پلکوں میں گرانی کا محسوس ہونا۔ اکثر اوقات نتھنوں سے گاڑھی رطوبت کا بہنا۔ اور زبان کا

اسدار رطوبت سے آلودہ پایا جانا وغیرہ علامتیں ہیں۔

علاج۔ مادی ہونے کی صورت میں خلط موجب کا تنقیہ کرنے کے بعد ابتدا میں (۱) سرکہ اور روغن گل میں موٹا کپڑا آلودہ کر کے اُس کو سر پر زور سے رگڑنا اور مالش کرنا مفید ہے۔ (۲) روغن شونیز (کلونجی کا تیل) ظہور مرض سے تیسرے دن ناک میں ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۳) پودینہ نہری کو سرکہ اور روغن گل میں پکاکر سر پر لیپ کرنے سے مریض جلدی ہوش میں آجاتا ہے۔ جالینوس کا تجربہ ہے کہ تین دفعہ (۴) مشک یعنی کستوری سے ہلاس لینا عجیب النفع ہے۔ اس کے علاوہ مریض کا سر منڈوا کر (۵) نمک سائیدہ لیکر چند قطرے آب گرم میں ملادیں اور اُس سے سر پر زور سے مالش کریں کچھ عرصہ تک مالش کرنے کے بعد سر پر اور نمک سائیدہ رکھ کر باندھ دیں نفع مند ہے۔ علی ہذا (۶) رائی کو پیس کر فرنجمشک کے پانی کے ساتھ ضماد کرنا بھی سریع الاثر ہے (۷) سرکہ اور روغن گل میں کسی قدر مشک کو حل کر کے ناک میں ٹرکنا بھی فائدہ بخش تدبیر ہے۔ اسی طرح (۸) فلفل سیاہ کو پیس کر ناک میں پھونکنا یا (۹) تخم کشائی اور (۱۰) نکچھکنی کو غبار کی طرح باریک کر کے نفوخ کے طور پر استعمال کرنا اور چھینکیں لانا جید التاثیر ہیں۔ صاحب رموز اپنے استاد کی بیاض سے نقل کرتا ہے کہ (۱۱) نمک سنگ کو کوٹ چھان کر ہر روز بقدر ۴ ماشہ کھانا بھی شفائی اثر رکھتا ہے۔

نوٹ:۔ اس مرض میں بجائے غذا ماء العسل (شہد خالص کے ساتھ پکایا ہوا پانی) اور آب نخود پر اکتفا کرنا بہت مناسب ہے۔

سہر۔ بیخوابی۔ غیر طبعی بیداری

(نیند کا نہ آنا یعنی جاگتے رہنا)

غیر طبعی بیداری گرمی اور خشکی سے لاحق ہوا کرتی ہے۔ یہ حرارت و یبوست کبھی سادہ ہوتی ہے اور کبھی مادی (صفرا یا سوداء کا غلبہ) اس کے اسباب ہیں آنکھوں۔ ناک اور زبان کا خشک ہونا۔ سر اور حواس میں ہلکا پن۔ اور حرارت و یبوست دونوں کے اجتماع کی صورت میں سر کے اندر سوزش و التہاب کا محسوس ہونا اور پیاس لگنا وغیرہ علامتیں نمایاں ہوتی ہیں۔

علاج۔ (۱) کدو یا خرفہ کا ساگ یا (۲) برگ کاہو کو پکا کر کھانے سے خوب نیند آتی ہے۔ ایسی ہی (۳) ماء القرع یعنی کدو کا پانی (۴) شیر بز (۵) مسکہ (۶) ایک سالہ بھیڑ یا بکری کا گوشت اور پانچہ کے استعمال کرنے سے بھی اس مرض میں آرام ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۷) حریرہ مغز بادام بنا کر کھانا (۸) شربت خشخاش ۲ تولہ پینا عمدہ نتائج پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح (۹) شیرہ خشخاش ۱ تولہ (۱۰) آش جو مصری ملا کر پینا نیند لانے میں معمول مفید ہے (۱۱) شیر زنان کا سر پر لگانا یا ناک اور کانوں میں ٹپکانا نفع مند ہے اس کے علاوہ (۱۲) افیون کو روغن بنفشہ میں حل کر کے سر اور پیشانی پر لیپ کرنا۔ حکیم علی نے اپنے مجربات میں لکھا ہے کہ (۱۳) برگ بھنگ کو بکری کے دودھ میں پیس کر حنا کی طرح پاؤں کے تلوؤں پر باندھنے سے اس مرض میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۱۴) شہدانہ (تخم بنگ) کو دودھ میں پیس کر پاؤں کے تلوؤں پر طلاء کرنا خواب آور ہے۔ علیٰ ہذا (۱۵) تخم اور پوست خشخاش کو جوش دیکر لوٹے کی ٹونٹی سے سر پر نطول (تراڑا) کرنا اور اسی پانی سے منہ دھونا مفید ہے (۱۶) جو کے آٹے میں شکر ملا کر حمام کے اندر سر پر ملنا اور (۱۷) تخم کاہو کو پانی میں جوش دیکر سر پر ڈالنا نیز (۱۸) بکری کے تازہ دودھ میں گدیاں تر کر کے سر پر رکھنا تمام اعمال فرداً فرداً مفید ہیں۔ علیٰ ہذا (۱۹) زعفران کو سونگھنے اور سرہانے رکھنے سے بھی نفع ہوتا ہے۔ اسی طرح (۲۰) اگر تب ۹ ماشہ کے کھانے اور (۲۱) کسنبہ کا پھول سونگھنے سے نیند آجاتی ہے اور سر پر اس کا لیپ کرنا بھی نہایت نافع ہے (۲۲) سوئے کے بیج ۴ ماشہ اور اُس کا ساگ کھانے سے آرام کی نیند آتی ہے۔ اگر (۲۳) چاولوں کو خالی پانی میں پکا کر کسی اور چیز کے شامل کئے بغیر کھایا جائے تو یہ بھی نیند لاتے ہیں۔ (۲۴) روغن کدو (۲۵) روغن کاہو (۲۶) روغن بنفشہ اور (۲۷) روغن نیلوفر ہر ایک کا فرداً فرداً سر میں لگانا یا ناک میں ٹپکانا جلیل النفع ہے۔ (۲۸) سبز سویا سرہانے رکھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

نوٹ: سہر سباتی اور سبات سہری میں انہی ادویہ کی ترکیب سے جو سبات اور سہر میں درج کی گئی ہیں مطلب براری ہو سکتی ہے

نسیان

(بھول جانے کی بیماری)

یہ بیماری مختلف اسباب سے پیدا ہوتی ہے کبھی تو حرارت و یبوست مفرد

اور کبھی رطوبت و یبوست کے ساتھ شامل ہونے سے۔ بعض اوقات اسباب خارجیہ مثل ضربہ و سقطہ (چوٹ لگنے اور گر پڑنے) یا کسی کام کی طرف نہایت متوجہ ہونا وغیرہ اس کے موجب ہُوا کرتے ہیں مگر زیادہ تر برودت و رطوبت یعنی سردی و تری ہی سے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ مریض کا زیادہ سونا اور سر کے پچھلے حصہ میں گرانی کا محسوس ہونا۔ نیز دماغ سے ہمیشہ رطوبت کا بہتے رہنا اور یادداشت کا کم یا بالکل مفقود ہو جانا وغیرہ علامتیں ہیں۔

علاج۔ (۱) ہلیلہ کابلی ۷ ماشہ کے سفوف کو شہد میں گوندھ کر کھانا۔ اسی طرح (۲) جوان دُنبہ کا گوشت پکا کر کھانا (۳) گائے کا گھی استعمال کرنا قوتِ حافظہ کو تقویت دیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۴) دار چینی بقدر ۷ ماشہ کو چبا کر یا پانی میں جوشا کر کھانا اس باب میں فائدہ مند ہے۔ (۵) مرغ کے سر کا مغز پکا کر کھانا بھی شفائی تاثیر رکھتا ہے علاوہ ازیں (۶) کُندر ۱ ماشہ کو شکر کے ساتھ ملا کر کھانا اس بیماری کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۷) دار فلفل ۳ ماشہ یا (۸) مصطگی ۳ ماشہ کو پیس اور شکر سفید ملا کر ہر روز صبح کو ۳ ماشہ کھانے سے شفائی تاثیر ہوتی ہے (۹) زعفران کا سونگھنا اور بقدر ۳ ماشہ کھانا اور (۱۰) تیتر کا گوشت کھانے پر مداومت کرنا نیز (۱۱) مربائے وج بقدر ۹ ماشہ کا کھانا ہر ایک نفع مند ہے (۱۲) پرانے روغن زیتون سے سر کے پچھلے حصہ میں مالش کرنا بالخصوص بورہ ارمنی ۲ ماشہ یعنی پاپڑی لون کے اضافہ کے ساتھ بیحد مفید ہے۔ ایسے ہی (۱۳) روغن پستہ میں قدرے مشک حل کر کے یا (۱۴) روغن بابونہ تنہا یا (۱۵) مغز ساق گاؤ کے ساتھ ملا کر ناک میں ٹپکانا مفید تدبیر ہے۔

مُضرات

(۱) کشنیز خشک کا بکثرت کھانا مریض نسیان کو مُضر ہے چنانچہ افلاطون کا قول ہے کہ خشک دھنیئے کے برابر کوئی چیز نسیان کو پیدا کرنے والی نہیں ہے (۲) پیاز کے استعمال کی کثرت بھی حافظہ کو کمزور کرتی ہے اسی طرح (۳) کثرتِ جماع اور (۴) دن کا سونا یادداشت کے لئے مُضر ہے۔

مالیخولیا و جنون

(وسواس اور دیوانگی کی بیماری)

یہ مرض کا طبعی خلط سوداء یا مرہ سوداء کے غلبہ سے ہُوا کرتا ہے۔ آخر الذکر سے وہ

سودا مراد ہے جو احتراق اخلاط (خلطوں کے جلنے) سے حاصل ہو۔ اگر سودا یا اُس کے احتراق سے عارض ہو تو مالیخولیائے سوداوی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اگر خون صفراء یا بلغم کے احتراق سے پیدا ہو تو دموی۔ صفراوی یا بلغمی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ہر ایک خلط اپنی مخصوص علامتوں سے متمیز ہُوا کرتی ہے۔ مثلاً سوداوی میں جسم کو دُبلا اور ناطاقت ہونا نیز نبض کا صلب اور مختلف ہونا وغیرہ پایا جاتا ہے۔ دموی میں ہکنا ہنسنا۔ آنکھوں میں سُرخی اور رگوں میں امتلاء محسوس ہونا اور چہرہ کا سیاہ مائل بسُرخی نظر آنا۔ صفراوی میں مریض کا زیادہ غصہ ور ہونا۔ بدن کا چھونے سے گرم محسوس ہونا۔ رنگ کا زرد اور مزاج کا درندوں کی طرح تند و تیز ہونا۔ اور بلغمی میں سُستی۔ کسلمندی۔ لمس میں حرارت کا نہ ہونا۔ نیز نبض کا بطی یعنے سُست چلنا۔ وغیرہ نمایاں علامتیں پائی جاتی ہیں ؛

علاج ۔ دموی میں یعنی جو احتراق خون سے پیدا ہُوا ہو۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو ہفت اندام اور باسلیق کی فصد کھلوانے کے بعد حسب ضرورت رگ صافن کا بھی خون نکلوانا چاہیئے۔ ضرورت سے یہ مراد ہے کہ اگر احتباس خون بواسیر یا حیض موجود ہو اور صفراوی میں یعنی جو صفراء کے جلنے سے لاحق ہُوا ہو منضج و مسہل صفراء کے بعد مالیخولیائے دموی کی نسبت تبرید و ترطیب (سردی اور تری پہنچانا) کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ بلغمی۔ اور سوداوی میں سب سے پہلے بلغم و سودا کا تنقیہ کرنا ضروری ہے۔

(۱) صندل کا شربت بناکر بقدر ۲ تولہ دن میں ۲ دفعہ پینا یا (۲) ہلیلہ زرد ۸ ماشہ کو جوکوب کرکے جوشاندے یا خیساندے کے طور پر استعمال کرنا دموی میں نفع مند ہے (۳) بادرنجبویہ ۱۰ تولہ کا جوشاندہ پینا اور (۴) کدو کو روغن بادام ۲ تولہ یا شیرہ مغز بادام ۲ تولہ میں پکا کر کھانا نیز (۵) عرق گلاب ۱۰ تولہ خالص میں شکر سفید ملا کر پینا ہر ایک فرداً فرداً مفید ہے۔ اسی طرح (۶) شیر گاؤ تازہ اور (۷) شیر بُز تازہ قدرے شکر سفید ملا کر پینا نفع مند ہے (۸) کشنیز خشک ۱ تولہ کا سفوف بناکر عرق گاؤزبان کے ساتھ کھانا شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ علیٰ ہذا (۹) افتیموں ۹ ماشہ کا سفوف بناکر کھانا یا ایک تولہ جوشاندہ کے طور پر استعمال کرنا سوداوی میں نہایت نافع ہے۔ اور (۱۰) بسفائج ایک تولہ کے جوشاندہ میں مغز املتاس ۲ تولہ کو حل کرکے ایک ہفتہ تک ہر روز استعمال کرنا اس باب

میں جیّد الاثر ہے (۱۱) اسطوخودوس اتولہ کو جوشاندہ یا خیساندہ کے طور پر اس قدر پینا کہ دست آنے لگیں نافع تدبیر ہے۔ بلغمی میں (۱۲) ہلیلہ کابلی ۴ ماشہ کو افتیموں ۵ ماشہ کے ساتھ جوکوب کرکے پھانکنا بھی سودمند ہے۔ اسی طرح (۱۳) مشک یعنی کستوری ا ماشہ حل کرکے پینا شفا بخش اثر رکھتا ہے۔ سوداوی میں (۱۴) مغز فندق ۱ تولہ کو شکر ملا کر کھانا اور (۱۵) مُرغی کے انڈے نیمبرشت کرکے کھانا فائدہ مند ہیں قرشی لکھتا ہے کہ (۱۶) دو رتی کی مقدار میں افیون کو ماء الشعیر (جو کے پانی) میں حل کرکے پلانے سے اختلاط عقل اور مانیا بعض اوقات فائدہ ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۱۷) مشمش یعنی زرد آلو یا (۱۸) شفتالو یا (۱۹) ہندوانہ کا بقدر برداشت کھانا بھی کثیر النفع ہے۔ ان کے علاوہ (۲۰) اسپغول ۱۰ تولہ کا لعاب نکال کر شکر سفید ملا کر پینا۔ نیز (۲۱) سنائے مکی ۸ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر استعمال کرنا نفع مند ہے (۲۲) بکری کا دودھ یا (۲۳) بھیڑی کا دودھ شکر سفید اور نان گندم کے ساتھ کھانا یا (۲۴) گاؤزبان ۹ ماشہ کا جوشاندہ پینا اور (۲۵) سیب شامی کا کھانا اور سونگھنا مفید ہے۔ (۲۶) مُرغی کا گوشت اور اس کا دماغ کھانا بقول امام سویدی وسواس سوداوی کا دافع ہے (۲۷) کاہو ۹ ماشہ کا شیرہ بنا کر پینا یا اس کا ساگ پکا کر کھانا عجیب الاثر ہے۔ علاوہ ازیں (۲۸) جدوار خطائی صمی بقدر ایک ماشہ عرق گلاب خالص میں گھس کر چند روز پینا مانیخولیا مراقی میں عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح (۲۹) بھیڑی یا بکری کے یکسالہ بچے کا گوشت کھانا یا (۳۰) پالک یا (۳۱) خُرفہ یا (۳۲) خیارین کو پکا کر غذاءً استعمال کرنا اس مرض کے مناسب حال ہے۔

مُربیات میں سے (۳۳) مُربائے ہلیلہ بقدر ۱ تولہ یا (۳۴) مربائے آملہ ۱ تولہ یا (۳۵) مربائے لیموں ۱ تولہ یا (۳۶) مربائے نارنج ۲ تولہ عجیب الاثر ہیں (۳۷) ۔ انجبین مانیخولیا کی تمام اقسام میں نفعمند ہے۔ اور (۳۸) عورتوں کا دودھ روغن بادام یا روغن بنفشہ یا روغن کدو کے ساتھ ملا کر ناک میں سڑکنا یا (۳۹) شیر دختراں کو روغن بنفشہ میں ملا کر اس میں رُوئی تر کرکے سر پر رکھنا بیحد مفید ہے (۴۰) بندق ہندی دریٹھہ کو روغن بنفشہ میں گھس کر بقدر ۲ رتی ناک میں چڑھانا اس مرض کے عام اقسام میں نہایت نافع ہے۔ (۴۱) حاجی حسین جرّاح لکھتا ہے کہ قطرب (یعنی دیوانگی کی اس قسم میں جس میں مریض ایک جگہ آرام سے نہیں بیٹھتا) سر پر داغ دینا جس سے چند روز

مادہ کلتار ہتا ہے بہت مفید تدبیر ہے (۴۲) انسان کے سر کے بال کو جلا کر روغن گل کے ساتھ ناک میں ٹپکانا مرض دیوانگی میں بالخاصیت مفید ہے ؞

مُضرات

اس بیماری میں (۱) ہرن کا گوشت (۲) گائے کا گوشت (۳) پہاڑی بکرے کا گوشت (۴) اونٹ کا گوشت اور (۵) مچھلی کا گوشت مضر ہیں۔ اسی طرح (۶) نمک (۷) شراب (۸) نان خشک (۹) پیاز (۱۰) لہسن (۱۱) خردل (رائی) (۱۲) حُلبہ (میتھی) (۱۳) گندنا (۱۴) کرنب (۱۵) بادنجاں (بینگن) اور (۱۶) باقلا سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ ان کے علاوہ (۱۷) غم اور فکر کی زیادتی (۱۸) سیاہ رنگ کا لباس پہننا یا سیاہ چیزوں کی طرف دیکھتے رہنا نیز (۱۹) اندھیرے مکان میں سکونت اختیار کرنا یہ سب امور اس بیماری میں مضرت رکھتے ہیں ؞

ماءُ الجُبن بنانے کا طریقہ

تازہ دودھ (بکری کا ہو یا گائے کا) بقدر ایک سیر کو ظرف مسی قلعیدار۔ یا ظرف سفالین (مٹی کے برتن) میں ڈال کر نرم آنچ پر دو تین جوش دیں۔ اس امر کی احتیاط رکھیں کہ دُودھ جلنے نہ پائے۔ جب اچھی طرح سے جوش آجائیں تو سکنجبین تُرش یا سرکہ انگوری یا آب لیموں یا آب غورہ (انگور خام) بقدر ۲ تولہ اُس میں ڈالدیں۔ اور انجیر کی لکڑی کا سرا کُچل کر اُس سے ہلاتے رہیں۔ جب دودھ پھٹ جائے تو آگ سے اُتارلیں۔ جب ذرا بخار نکل کر نیمگرم رہجائے تو تین تہ کے کپڑے میں ڈال کر پانی ٹپکالیں۔ اگر یہ پانی کبودی (نیلگوں) ہو تو بہتر ورنہ کسی قدر نمک ڈال کر پھر ایک دو جوش دیں اور کف اُتار کر صاف کرلیں۔ اس کے بعد شربت نیلوفر یا شربت افتیموں جو مناسب حال ہو ملا کر مریض کو پلائیں۔ دُہنیت کو جُدا کرنا مقصود ہو تو ٹھنڈا کر کے جُدا کرلیں۔ یہ ترکیب نہایت آسان ہے۔ ماءُ الجُبن کے پینے کا یہ قاعدہ ہے کہ پہلے سات تولہ کی مقدار سے شروع کر کے ایک تولہ روزانہ بڑھاتے جائیں اس طرح جب ایک رطل یعنے آدھ سیر تک پہنچ جائیں تو اس مقدار پر تین روز قائم رہیں یعنے کم وبیش نہ کریں۔ اس کے بعد بدستور کم کرتے کرتے

پھر اُسی مقدار یعنی سات تولہ پر آجائیں۔ اور تین روز تک سات سات تولہ پی کر ترک کردیں۔

اگر ماءُ الجبن کے ساتھ ادویہ مسہلہ ہوں تو ماءُ الجبن زیادہ مقدار میں نہ دینا چاہیئے اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو مسہل سے فراغت پاکر چار روز کے بعد شروع کردیں۔ بلیلہ یاد بقدر ۵ ماشہ کا سفوف یا کوئی اور مسہل شربت ماءِ الجبن کے ساتھ استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ بعض اوقات ماءُ الجبن کا استعمال کرنیکے بعد بھی مسہل دیا جاتا ہے۔

ماءُ الشعیر کے بنانیکا طریقہ

آش جو بنانے کا طریق یہ ہے کہ چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک نئے جو کا چھلکا اتار کر سیر بھر پانی میں جوش دیں۔ جب ایک جوش آجائے تو پانی نتھار کر پھینک دیں اور اُسی قدر اور پانی ڈال کر جوشائیں۔ جس وقت جو پک پک کر پھٹ جائیں تو آگ سے اُتار کر چھان لیں اور کام میں لائیں۔

صرع

مرگی کی بیماری

اس مرض میں آدمی بیہوش ہو کر گر پڑتا اور اضطراب کرتا ہے مُنہ ہاتھ اور پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ دماغ کے بطون (خانے) اور اعصاب کے مجاری (راستے) میں کسی زہریلی خلط یا بخار سے ناقص سُدوں کا واقع ہونا اس کا سبب ہے۔ مادہ خاص دماغ میں پیدا ہُوا ہو تو صرع دماغی اگر معدہ میں ہو تو صرع معدی۔ اور ہاتھ پاؤں میں ہو تو صرع اطرافی کہتے ہیں۔ اس مرض کا حدوث بلغمی مادہ سے اکثر سوداوی سے کبھی کبھی اور صفراوی سے نادر ہُوا کرتا ہے۔ خون خالص بھی شاذ طور پر موجب صرع ہوتا ہے البتہ بلغمی یا صفراوی خون سے اکثر اوقات اس کا ظہور دیکھا جاتا ہے۔

دماغی کی علامات۔ سر اور زبان کا بوجھل رہنا۔ حواس میں کدورت کا محسوس ہونا۔ معدہ کے خالی اور طبیعت کے نرم ہونے کی حالت میں بھی سدر (آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا) اور دُوار (سر چکرانا) لاحق رہنا۔ مادہ بلغم و سوداء صفراء اور

خون اپنی اپنی مخصوص علامتوں سے پہچانا جا سکتا ہے۔

معدی کی علامات۔ معدہ کا اختلاج اور اُس میں لذع (جلن) اور رعشہ محسوس ہونا خصوصاً بھوک کی حالت میں نوبت کے وقت نتھنوں کا پھول جانا اور گلے کا گھٹنا اور قے ہونے سے نوبت کا رفع یا خفیف ہو جانا۔

اطرافی کی علامات۔ ہاتھوں اور پاؤں کی طرف سے سرد بخارات کا سر کی طرف جانا اور مریض کو محسوس ہونا نوبت کے وقت آنکھوں کا کھلا رہنا اور آنسوؤں کا بہنا رنگ کا نیلا اور ہاتھ پاؤں کا ٹیڑھا ہو جانا وغیرہ۔

علاج۔ (۱) اسطوخودوس ۱ تولہ (۲) عاقرقرحا ۲۔ ماشہ (۳) دارچینی ۷۔ ماشہ۔ (۴) قرنفل ۱۰۔ ماشہ (۵) بیخ اقحوان (بابونہ گاؤچشم) ۶ ماشہ (۶) جندبیدستر ۴۔ رتی ان میں سے ہر ایک کو فرداً فرداً شہد خالص یا سکنجبین عسلی میں ملا کر چاٹنے سے صرع سوداوی اور بلغمی میں شفائی تاثیر ہوتی ہے (۷) شاہترہ ۶۔ ماشہ کو پیس کر یا (۸) ہلیلہ زرد ۸ ماشہ کا سفوف بنا کر شربت بنفشہ ۳ تولہ یا شربت نیلوفر ۴ تولہ یا شربت عناب ۳ تولہ میں ملا کر چاٹنا دموی اور صفراوی میں نافع ہے۔ اسی طرح جالینوس نے لکھا ہے کہ (۹) گدھے کے سُم کو جلا کر بیمار کو ہر روز نہار مُنہ بقدر ۴۔ ماشہ کھلانا نفع مند ہے علیٰ ہذا (۱۰) حلتیت یعنے ہینگ کو بقدر ۲ ماشہ سکنجبین کے ساتھ کھانا اس باب میں سریع النفع ہے۔ علاوہ ازیں (۱۱) پنیر مایۂ حیوانات ۴ رتی خصوصاً خرگوش کا بقدر ۲ رتی سرکہ میں حل کر کے پلانا عجیب الاثر ہے۔ علیٰ ہذا (۱۲) سُداب بُستانی ۲ ماشہ کو آب انگور ۷ تولہ کے ساتھ استعمال کرنا بلا تخلّف مجرّب ہے۔ زبد البحر یعنی سمندر پھین ۱۰ رتی باریک کر کے دن میں دو بار کھلانے سے عجیب الاثر ثابت ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۱۳) بیخ سوسن ۷۔ ماشہ کا جوشاندہ پینا (۱۴) سہاگہ کی کھیل ایک سے دو ماشہ شہد میں ملا کر صبح و شام چٹانا بہت مفید ہے (۱۵) شونیز یعنی کلونجی سرکہ میں پیس کر شہد میں ملا کے کھانا نہایت مفید تدابیر میں (۱۶) مرغ کے سر کا تاج خشک کر کے دھونی لینا مرگی کے دورہ کو زائل کرتا ہے۔ (۱۷) مشک یعنی کستوری کو روغن گل میں پیس کر سونگھنا اور ناک میں ٹپکانا نیز بقدر ایک ماشہ کھانا نہایت سود مند ہے۔ اسی طرح (۱۸) انسان کے بالوں کو جلا کر دھواں لینا نافع ہے۔ (۱۹) انسان کی ہڈی جلائی ہوئی کو سعوطاً ناک میں سڑکنا۔

استعمال کرنا نہایت مفید ہے (۲۰) بندق ہندی ۲ ماشہ کو پانی میں پیس کر چینا: آب چقندر میں گھس کر ناک میں ٹپکانا نفعمند ہے۔ علیٰ ہذا (۲۱) ہزار پایہ یعنی کنکھجو کو ہنڈیا میں بند کر کے آگ پر رکھدیں جب راکھ ہو جائے محفوظ رکھیں۔ نوبت کے وقت سعوط کرنے سے شفائی تاثیر ہوتی ہے۔ اسی طرح (۲۲) بسکھپرہ کے تازہ پتوں کو ہتھیلی میں مل کر بیہوشی کے وقت چند قطرے ناک میں ٹپکائیں بہت فائدہ ہوگا (۲۳) بندال کو مع برگ و بار خشک کر کے پیس لیں اور نوبت کی حالت میں مریض کو سیدھا بٹھا کر نلکی کے ذریعہ سے ناک میں پھونک دیں اُس کی ناک سے بہت سا پانی نکلیگا اگر ضرورت باقی رہے تو ۳ ماہ کے بعد ایک دفعہ اور تکرار عمل کریں شفائے کامل ہوگی۔ اسی طرح (۲۴) افتیموں کا جوشاندہ ۹ ماشہ بہت ہی مفید ہے۔

اُمّ الصِّبیان

(بچوں کی مرگی)

بچوں کی مرگی کو اُمّ الصِّبیان کہتے ہیں۔ اس کے اسباب بالاکثر مُرضِعہ (دودھ پلانے والی) کے ہاضمہ کی خرابی۔ اُس کا مُغلّظ غذائیں مثلاً گوشت گائے اور مچھلی وغیرہ کھانا۔ بعض اوقات ضربہ وسقطہ (چوٹ لگنا یا گر پڑنا) اور اُن کے مزاج کا زیادہ مرطوب ہونا وغیرہ ہیں۔ اگر سوءِ مزاج خلقی موجب مرض ہو تو زمانۂ ولادت کی ابتدا ہی میں لاحق ہو جاتی ہے اور اگر سُوءِ تدبیر کے باعث ہو تو بعد میں حرارت و برودت کی علامات پر جو بار ہا مذکور ہوئیں پوری توجہ کرنیکے بعد مناسب ادویہ کا استعمال کرنا چاہیئے

عِلاج۔ خلط غالب کا بشرط ضرورت تنقیہ کرنے کے بعد (۱) فادزہر حیوانی بقدر ایک چاول دودھ میں گھس کر دینا بالخاصیت مفید ہوتا ہے۔ اگر ضرورت ہو تو خفیف مُلیّن و مُسہِل ادویہ سے تنقیہ کرنے کے بعد (۲) نارجیل دریائی بقدر ایک چاول کو پانی میں گھس کر پلائیں۔ اسی طرح (۳) قرنفل ۳ رتی یا (۴) فلفل سیاہ ۲ رتی یا (۵) عاقرقرحا ۲ رتی شہد میں ملا کر چٹانا بھی نافع ہے (۶) عود صلیب ۴ رتی کو عرق بادیان میں گھس کر پلانا اور (۷) شونیز یعنی کلونجی ۱ ماشہ کو سرکہ میں پیسکر شہد ملا کر دینا جید الاثر اشیاء ہیں۔ علاوہ ازیں (۸) شیرِ زنان سر پر دوہنا اور (۹)

روغن بادام کا بار بار سعوط (ناک میں چڑھانا) کرنا علی ہذا (۱۰) گدھی کے دودھ سے سر اور گردن پر مالش کرنا یا (۱۱) بکری کے تازہ دودھ میں کپڑا بھگو کر چندیا پر رکھنا۔ جالینوس لکھتا ہے کہ (۱۲) بنفشہ کو جوش دیکر پلانا اُمّ الصبیان (بچوں کی مرگی) کو دفع کر دیتا ہے۔ (۱۳) نوبت کے وقت بازوؤں اور رانوں کا باندھنا (۱۴) پاؤں کے تلوؤں کو کسی موٹے کھُردرے کپڑے سے ملنا دونوں مفید تدابیر ہیں (۱۵) اور ازالہ تشنج کے لئے روغن گُل یا سکہ کو نیم گرم پانی میں ملا کر بدن پر مالش کرنا مفید عمل ہے۔ اسی طرح جند بید ستر (۱۶) برگ سداب (۱۷) عاقر قرحا کا سونگھنا نوبت کے ازالہ میں مفید ہے۔

نوٹ:۔ صرع یعنی مرگی کی تمام ادویہ اُمّ الصبیان کو زائل کرتی ہیں لیکن بچوں کے علاج میں مزید احتیاط کو کام میں لانا چاہیئے کیونکہ اُن کی طبائع نازک اور اعضاء ضعیف ہُوا کرتے ہیں۔ اس لئے حتی الامکان ہر حالت میں خفیف دوائیں زیادہ مناسب ہونگی۔

سکتہ

(حِس و حرکت کے پورے طور پر بند ہو جانے کی بیماری)

اس مرض میں دفعۃً حس و حرکت بند ہو جاتی ہے۔ دماغ کے بطون شریفہ میں سُدّۂ تامہ (پورا سُدّہ) کا واقع ہونا یا کسی صدمہ اور ایذاء سے اُس کا منقبض (سُکڑنا) ہو جانا ضربہ و سقطہ (چوٹ لگنا یا گر پڑنا) نیز بلغم۔ خون یا سودا سے دماغ میں امتلاء حاصل ہونا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ ہر ایک خلط کا غلبہ اپنی مخصوص علامات سے پہچانا جاتا ہے۔

علاج۔ ضرورت ہو تو فصد اور حقنہ وغیرہ سے تنقیہ کرنے کے بعد (۱) عود صلیب کو پیس کر روغن بابونہ اور روغن نرگس میں ملا کر ناک میں ٹپکانا اور (۲) سُداب یعنے تتلی یا (۳) مرزنجوش کا پانی علیحدہ علیحدہ یا دونوں کو ملا کر ناک میں ٹپکانا فائدہ مند ہے۔ اسی طرح (۴) جُند بید ستر ۴ رتی کو ماء العسل کے ساتھ استعمال کرنا اور (۵) عود صلیب ۲ ماشہ کو عرق کیوڑہ میں گھس کر حلق میں ٹپکانا سود مند ہے سکتہ بلغمی میں سب سے پہلے (۶) مریض کا مُنہ کھول کر مُرغی کا پر روغن زیت یا کسی اور روغن میں چرب کرکے یا رج فیقرا میں آلودہ کریں پھر اُسے حلق میں ڈالکر

قے کرادیں۔ یا (۷) کُندش یعنی نکچھکنی ۸ رتی کو جوش دیکر اس میں شہد و نمک ملاکر حلق میں ڈالیں اور اس کے بعد مرغی کا پر ڈال کر قے کرائیں۔ اگر دانت سخت بند ہو گئے ہوں تو کپڑے کو گرہ دیکر دانتوں کے نیچے رکھیں۔ اس کے علاوہ (۸) مُشک یعنی کستوری یا (۹) ہینگ کو روغن خیری کے ساتھ ناک میں ڈالنا بھی مُفید ہے امام سویدی کا تجربہ ہے کہ سکتہ کے بیمار کو (۱۰) جھولے میں ڈال کر دیر تک ہلاتے رہنا بھی ہوش میں لاتا ہے۔ اسی طرح (۱۱) مرچ سیاہ کے باریک سفوف سے ہلاس لینا بھی نافع ہے۔ نوٹ۔ جس شخص کو دورہ کے طور پر سکتہ ہو جاتا ہو۔ اُسکو (۱۲) تازہ شہد خالص کی دو چار اُنگلیاں ہر روز صبح کو نہار مُنہ چاٹتے رہنا چاہیئے۔

نوٹ:۔ مسکوت (مریض سکتہ) اور مُردہ میں فرق کرنا ہو تو اُس کے سامنے چراغ جلاکر رکھدیں اور دیکھیں کہ اُس کی آنکھوں میں عکس پڑتا ہے یا نہیں اگر چراغ یا کسی اور چیز کا عکس نہ پڑے تو مُردہ سمجھنا چاہیئے۔ مگر یہ امتحان اندھیرے میں کرنا بہتر ہوگا۔

اِسترخاء۔ فالج۔ لقوہ

(کسی عضو کا ڈھیلا ہو جانا۔ جسم کے نصف طولانی حِصّہ کا سُست ہو جانا۔ چہرہ کا پھر جانا یا ٹیڑھا ہو جانا)

ان بیماریوں کا سبب بالاکثر مادہ رقیق رطوبی ہوتا ہے اگر عصبی شعبوں میں سے کسی شعبہ پر گرے تو اِسترخاء اگر ایک شق بدن کے اعصاب دماغی و نخاعی یا خود دماغ و نخاع پر گرے تو فالج اور اگر چہرہ کے عضلات و اعصاب پر گرے تو لقوہ عارض ہو جاتا ہے۔ قدماء کے نزدیک استرخاء اور فالج میں ہم معنی ہونے کے لحاظ سے کچھ فرق نہیں ہے۔ اعصاب و عضلات میں سُدہ پڑ جانے یا کسی عصب کے کٹ جانے سے حس و حرکت کی روح کا نفوذ نہ کرنا یا سردی کی کیفیت کے بڑھ جانے سے روح کے مزاج میں کثافت آجانا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاج۔ ابتدائے استرخاء و فالج کے علاج میں یہ امر ضروری ہے کہ کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ تک پانی اور غذائی جـ ـے دـ ف

ماءالعسل پر اکتفا کیا جائے۔ اس کے ساتھ عرق دارچینی کا شامل کر لینا اور بھی مفید ہوگا۔ (۱) عرد سک یعنے (بیر بہوٹی) ایک عدد کے پاؤں دور کر کے پان میں رکھکر ہر روز کھلاتے رہنا نفعمند ہے۔ اسی طرح (۲) ہینگ ارتی کو ماءالعسل کے ساتھ پینا عجیب المنفعت ہے (۳) سداب بقدر ۳. ماشہ کو جوشاندہ کے طور پر اگر مداومت کے ساتھ پیا جائے اور روغن دارچینی سے مالش کیجئے تو فایدہ مند عمل ہوگا۔ اسی طرح (۴) مرباے زنجبیل بقدر ۱ تولہ اور (۵) ہرن کا گوشت متواتر بہت دنوں تک کھاتے رہنا بھی عجیب الاثر تدبیر ہیں۔ اس کے علاوہ (۶) مغز حب الصنوبر کبار یعنے مغز چلغوزہ ۱. تولہ سے ۳ تولہ تک شکر سفید یا شہد خالص یا مویز منقیٰ کے ساتھ ملاکر کھانے سے عمدہ تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا (۷) عود خام ۴. ماشہ کو پیس کر کھانا امام سویدی کا مجربہ ہے۔ اس کے علاوہ (۸) فلفل گرد کنی کو نرم پیس کر شہد میں ملالیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا منہ میں ڈال کر چباتے رہیں اس سے سر کے تمام مواد بلغمیہ صاف ہوجا ئینگے۔ اور فالج میں جو کھانسی لاحق ہوجایا کرتی ہے۔ وہ بھی زائل ہوجائیگی (۹) دارچینی یا (۱۰) کباب چینی یا (۱۱) وج یا (۱۲) عاقرقرحا یا (۱۳) قرنفل کا تھوڑی تھوڑی مقدار میں چباتے رہنا لقوہ اور فالج کے لئے نہایت نافع ہے (۱۴) لاکھ ۲. ماشہ کا سفوف بناکر کھانا (۱۵) لہسن کو شہد میں ملاکر چاٹنا خصوصاً ابتدائی حالت میں فالج کا قلع وقمع کردیتا ہے (۱۶) خردل (رائی) کو باریک پیس کر روغن زیتون میں ملاکر طلاء کرنا لقوہ میں سریع النفع ہے۔ اسی طرح (۱۷) دارشیشعاں (رکا بُھل) کو نہایت باریک پیس کر روغن کنجد میں ملادیں اور عصب مسترخی (ڈھیلے پٹھے) پر مالش کریں بہت فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں (۱۸) جوز بوا یعنی جائفل سالم منہ میں رکھنا یا اُسے پیس کر روغن بان کے ساتھ طلاء کرنا فالج لقوہ اور تشنج بلغمی کے لئے جید الاثر ہے۔ شیخ الرئیس نے اس باب میں (۱۹) بندق ہندی (ریٹھہ) کے غبار جیسے باریک سفوف کو نہایت مفید معطِسات (چھینک لانیوالی) میں شمار کیا ہے۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ (۲۰) شونیز کو پرانے سرکہ میں ترکر کے باریک پیس لیں اور اُسے ناک میں ٹپکائیں تو لقوہ میں عجیب النفع ہے۔ اسی طرح تنقیہ کے بعد (۲۱) شحم حنظل کو سرکہ میں جوش دیکر منہ میں رکھنا یا

(۲۲) کندش کو باریک پیس کر ناک میں پھونکنا (۲۳) مشک (۲۴) عنبر۔ (۲۵) جُند بیدستر یا (۲۶) فرفیون کا سونگھنا سب شفائی تدابیر ہیں (۲۷) روغن بید انجیر کا بقدر ۵ تولہ پینا اور مالش کرنا لقوہ کو نہایت مفید ہے۔ اس کے علاوہ۔ (۲۸) برگ جھاؤ کو پانی میں جوش دیکر دیگچہ میں بیمار کے مُنہ سامنے رکھیں اور اُسے ہدایت کریں کہ اُس پر اوندھا ہو کر بھاپ لے یہ تدبیر بھی نہایت مؤثر ہے (۲۹) فاد زہر حیوانی روغن بادام میں حل کر کے ناک میں ٹپکانا نیز (۳۰) روغن زیتون یا (۳۱) روغن قسط یا (۳۲) روغن خردل یا (۳۳) روغن تخم ترب (مولی کے بیج) یا (۳۴) روغن شونیز کا ناک میں سُڑکنا یا عضو فالج و لقوہ زدہ پر ملنا مفید اعمال ہیں۔

اَغذیہ مناسبہ

(مناسب غذائیں)

(۱) کنجشک (۲) کبوتر (۳) چوزہ مُرغ (۴) تیتر (۵) چکور اور (۶) ہُدہُد وغیرہ پرندوں کا گوشت بھنا ہُوا یا بصورت کباب یا (۷) بیضۂ نیمبرشت کا کھانا ان امراض میں نہایت موافق ہے۔ اسی طرح (۸) نان گندم کا شہد خالص کے ساتھ کھانا بھی بے ضرر بلکہ مفید ہے۔ علیٰ ہذا نخود آب (چنوں کا پانی) بھی موافق ہے۔

مَاءُالعسل بنانیکا طریقہ

ماءُ العسل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حصہ شہد اور ۲ حصہ پانی ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ ایک حصہ پانی جل جائے اور ایک حصہ شہد کے ساتھ باقی رہے اس کے بعد آگ سے اتار کر چھان لیں اور کام میں لائیں۔

کابُوس و رَعشہ

یہ دونوں سرد بیماریاں ہیں کابوس میں نیند کے اندر تمام جسم بوجھل معلوم ہوتا ہے اور رعشہ میں ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ کابوس اکثر اوقات خون کے ساتھ بلغم یا سودا کی آمیزش سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کا ہمیشہ کے لئے لازم ہو جانا۔ فالج۔

لقوہ۔ سکتہ۔ رعشہ یا صرع (مرگی) کی علامت متذکرہ (ڈرانے والی) ہوتی ہے۔

اسباب و علامات کابوس۔ اخلاط غلیظہ کے بخارات کا دماغ کی طرف صعود کرنا۔ دفعتہً دماغ کو سخت سردی لگنا وغیرہ اس کے اسباب ہیں اور اگر بخارات کا مادہ خون ہو تو بدن اور آنکھوں کی سُرخی نیز اُس حالت میں سُرخ چیزوں کا نظر آنا۔ اگر بلغم ہو تو بدن کی سُستی حواس کی کُندی۔ آب دہن کی کثرت اور خواب میں سفید یا سبز چیزوں کا دکھائی دینا۔ اگر سودا ہو تو فکر اور بیخوابی کی زیادتی اور خواب میں تاریکی اور سیاہی کا دیکھنا وغیرہ علامات ہیں۔

اسباب و علامات رعشہ۔ قوت محرکہ کی کمزوری (جس کی مثالیں خوف غصہ اور غم وغیرہ ہیں) اعصاب میں سوء مزاج سرد کا عارض ہونا (جس کی مثال بوڑھوں میں ملتی ہے) نامناسب وقتوں میں مثلاً ورزش اور حمام کے بعد یا نہار منہ سرد پانی کا پینا۔ سخت سردی کا لگنا یا کسی خلط سخت سرد یا سخت گرم کا حاصل ہونا یا کسی زہریلے جانور کا کاٹنا اور یا آگ سے جل جانا وغیرہ اسکے اسباب ہیں اعضا کا کانپنا اور اسباب مذکورہ میں سے کسی کا پہلے موجود ہونا اس کی علامات ہیں۔

علاج کابوس۔ حسب ضرورت تنقیہ کے بعد (۱) ہُدہُد کی ہڈی جلاکر بقدر ۳ ماشہ ایک ہفتہ تک کھانا اور (۲) بادرنجبویہ ۵ ماشہ شہد خالص کے ساتھ کھانا کامل نفع رکھتا ہے (۳) تخم ترب ۵ ماشہ کا جوشاندہ سکنجبین عصلی (جس میں پیاز جنگلی ڈالا گیا ہو) ۲ تولہ کے ساتھ پلاکر قے کرنا بھی نفع مند ہے۔ اس کے علاوہ کابوس دموی میں (۴) آب آلو بخارا ۱۰ اعدد (۵) آب تمر ہندی ۲ تولہ اور (۶) آب شاہترہ ۲ تولہ ماشہ اور (۷) بادیان ۶ ماشہ اور (۸) سکنجبین ۴ تولہ ماءُ العسل کے ساتھ سب فرداً فرداً مفید چیزیں ہیں۔ اس مرض کی مزمن حالت میں (۹) جند بید ستر ۴ رتی ماءُ العسل کے ساتھ یا شہد خالص ایک تولہ میں ملاکر چاٹنا نفعمند ہے اسی طرح (۹) اصل السوس ۷ ماشہ پیس کر بقدر ۳ ماشہ شہد خالص میں ملاکر کھانا مفید ہے۔ رعشہ بارد یعنی سرد میں (۱۰) روغن دارچینی کا ملنا اور (۱۱) ہینگ یا (۱۲) جند بید ستر یا (۱۳) شحم حنظل ہر ایک [illegible] ۱۰ ماشہ فرداً فرداً کھانا سریع العمل ہے (۱۴) تخم بلسان ۹ ماشہ یا (۱۵) جاؤشیر ۳ ماشہ کو پانی میں پیس کر پینا یا (۱۶) روغن قسط ایک تولہ یا

(۱۷) روغن سُداب یعنی تتلی ۹ ماشہ کا پینا یا ملنا کابوس رعشہ نیز تمام امراض و اوجاع باردہ (سرد بیماریوں اور دردوں) میں نافع ہے۔ اسی طرح (۱۸) سُداب یعنی تتلی ۲ ماشہ اور اسطوخودوس ۱ تولہ کو پیس کر اور شہد ملا کر چاٹنا بھی سودمند ہے۔ علیٰ ہذا (۱۹) روغن خردل (رائی کے تیل) کو پشت اور گردن کے مُہروں پر چُپڑنا اور اُس کی مالش کرنا مفید ہے۔ (۲۰) پیٹھ کے مہروں میں سے پہلے مُہرے پر خالی شاخیں کھچوانا (۲۱) روغن بیدانجیر کا بقدر ۵ تولہ پینا اور اُس سے مالش کرنا نیز (۲۲) گندنا کا ساگ کو مناسب مصالحوں کے ساتھ پکا کر کھانا جلیل النفع تدابیر ہیں۔ نوٹ۔ اغذیہ میں سے (۲۳) تیتر اور (۲۴) چکور کا گوشت اور (۲۵) بُڈھے مُرغ کا شوربہ جو بسفائج یا دارچینی ڈال کر پکایا گیا ہو موافق اور نافع ہے۔ علاوہ ازیں (۲۶) آب نخود (۲۷) شہد خالص اور (۲۸) ماء العسل کا استعمال کرنا نیز غذا کو کم کر دینا بلغمی کابوس اور رعشہ کو زائل کر دیتا ہے۔

مُضِرات

(۱) کھانا کھانے کے درمیان پانی پینا (۲) ورزش نہ کرنا (۳) حمام نہ کرنا (۴) شراب میں سرد پانی ملا کر پینا (۵) کثرت جماع (۶) کثرت استفراغات رعشہ کیلئے اور (۷) کنجد سیاہ (۸) دال ماش (۹) پیاز (۱۰) لہسن (۱۱) دُودھ (۱۲) باقلا اور (۱۳) بھنے ہوئے چنے وغیرہ کابوس کے لئے ناموافق اشیاء ہیں۔

نوٹ:۔ بُڑھاپے کا رعشہ جو طبعی یبوست سے لاحق ہو کم علاج پذیر ہوتا ہے۔ تاہم مُرطّبات (تری پیدا کرنے والی چیزوں) کا استعمال کرنا خالی از فائدہ نہیں۔

خَدر

(سُن بھری۔ کسی عضو یا اعضاء کا سُن ہو جانا)

اس بیماری میں حِس لمس (چھُونے کی قوت) زائل ہو جاتی ہے۔ سبب قوی ہونے کی حالت میں حرکت بھی جاتی رہتی ہے۔ سبب مزاج سرد۔ جسم کی عام ناطاقتی۔ کسی زہر کا کھانا یا کسی زہریلے جانور کا کاٹنا۔ سخت گرم حمام میں نہانا۔ سخت سردی لگنا۔ کسی عصب کا کٹ جانا یا متورم ہونا۔ ضربہ و سقطہ (چوٹ لگنا اور گر پڑنا) اور کسی عضو کا بہت دیر تک ایک ہی حالت میں پڑے

رہنا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ علاوہ ازیں غلبۂ خون اور اور کثرت یبوست سے بھی یہ مرض لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ بلغمی میں بدن کی سُستی اور سُفیدی۔ حواس کا بوجھل ہونا اور دموی میں عضو ماؤف کے رنگ کا سُرخ مائل بسیاہی ہونا اور امتلاء وغیرہ علامات ظاہر ہُوا کرتی ہیں ◆

علاج۔ بادی ہونے کی حالت میں غلط غالب کا تنقیہ کرنے کے بعد بلغمی میں (۱) مُربائے زنجبیل بقدر ایک تولہ کا کھانا اور (۲) خولنجاں ۴ ماشہ یا (۳) جاؤشیر ۱۲ ماشہ یا (۴) عاقر قرحا ۲ ماشہ یا (۵) سورنجان ۱۲ ماشہ یا (۶) مرچ سیاہ ۱۲ ماشہ (۷) سونٹھ ۵ ماشہ یا (۸) ریوند چینی ۴ ماشہ کو جوش دیکر یا کوٹ چھان اور شہد خالص میں ملا کر کھانا ہر ایک فرداً فرداً نافع عمل ہے۔ اسی طرح (۹) ہینگ بمقدار ۱ ماشہ کھانا خدر کے علاوہ فالج کو بھی زائل کرتا ہے۔ ایسے ہی شربت ریوند چینی کا استعمال میں رکھنا مفید ہے (۱۰) بیخ نیل ۴ ماشہ کو کوٹ چھان کر ہر روز نہار مُنہ گرم پانی کے ساتھ ۱ ماہ تک کھانا اور (۱۱) عاقر قرحا کو شراب میں پیس کر طلاء کرنا ہر ایک جید الاثر ہے۔ علیٰ ہذا (۱۲) خردل یعنی رائی (۱۳) دار شیشعاں یعنی کائپھل کو پیس کر سرکہ میں ملا کر طلاء کرنے سے نفع ہوتا ہے اسی طرح (۱۴) قطران (چیڑ بل کا تیل) کی مالش اور لیپ کرنا نیز (۱۵) روغن بیدانجیر ۵ تولہ کا پینا اور ملنا سود مند ہے۔ (۱۶) سُنبل الطیب (بالچھڑ) ۱۲ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا اور روغن کنجد میں جلا کر مالش کرنا دونوں طرح سے نافع ہے علیٰ ہذا (۱۷) زرد آلو (خوبانی) کی گٹھلی کے روغن سے مالش کرنا یا (۱۸) حرمل ۹ ماشہ کا لیپ کرنا سب مفید اعمال ہیں ◆

اِختلاج

(پھڑکنا۔ اعضاء کے پھڑکنے کی بیماری)

یہ مرض ریح غلیظ بخاری سے پیدا ہوتا ہے جو بالاکثر سرد مادہ سے حاصل ہُوا کرتی ہے۔ ریح غلیظ کا بدن کی کسی تجویف میں بند ہو جانا۔ اعراض نفسانی۔ غم۔ غصّہ اور خوشی۔ بدن کا سدہ ہونا۔ سرد پانی پینا یا اُس میں نہانا

در موسم کا سرد ہونا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ دفعتۃً عارض ہو کر جلد زائل ہو جانا۔ قارورہ کا آبی یا غلیظ اور نبض کا بطی یعنے سست اور متفاوت ہونا اس کی علامات ہیں۔

علاج ۔ (۱) شیرہ بادیان ۶ ماشہ یا (۲) شیرہ انیسوں ۱ تولہ یا (۳) شیرہ زیرہ سیاہ ۵ ماشہ۔ گلقند یا شہد خالص ملا کر پینا یا سفوف بنا کر گلقند وغیرہ میں شامل کر کے کھانا عجیب النفع ہے۔ اسی طرح (۴) مُربائے زنجبیل ۷ ماشہ کا کھانا بھی مفید پڑتا ہے۔ محمّد ذکریا رازی نے لکھا ہے کہ مقام مرض کو کھردرے کپڑے سے خوب مل کر (۵) روغن جوز کے طلاء کرنے سے اختلاج زائل ہو جاتا ہے (۶) آب دریائے شور اگر نہ ملے تو آب نمک کو گرم کر کے کسی حیوان بکرے وغیرہ کے مثانے میں ڈال کر گرم گرم ٹکور کرنا ریح غلیظ کو تحلیل کر دیتا ہے علیٰ ہذا (۷) دارچینی یا (۸) زعفران یا (۹) بسباسہ کو پانی میں پیس لیپ کرنے سے پپوٹوں کا اِختلاج دور ہو جاتا ہے۔ (۱۰) کُلنگ پتّا روغن بادام تلخ میں ملا کر بلاس لینا چہرہ کے اختلاج کو زائل کر دیتا ہے۔ اِسی طرح (۱۱) روغن خردل یعنی رائی کے تیل سے مالش کرنا اس باب میں جید الاثر ہے۔ جالینوس لکھتا ہے کہ (۱۲) روغن گل نارنج کی مالش کرنے سے بھی اس مرض کو شفا ہو جاتی ہے۔

نوٹ :۔ چہرہ کا دوامی اختلاج لقوہ کا۔ عضلات شکم کا اختلاج مالیخولیا اور صرع کا پہلوؤں کا اختلاج حجاب سینہ کے ورم کا۔ اور سارے بدن کا اختلاج سکتہ یا تشنج کا پیش خیمہ ہُوا کرتا ہے۔

اَدوِیّہ واَغذِیہ مُقَوِّیہ دِماغ

(دِماغ کو طاقت دینے والی دوائیں اور غذائیں)

نوٹ :۔ امراض دماغ اور اُن کا علاج بیان کئے جانے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر مقویات دماغ کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ امر قوانین علاج میں سے ہے کہ ہر ایک عضو کا معالجہ اُس کی مخصوص ادویہ و اغذیہ سے کیا جائے۔

مقویات دماغ دو قسم کے ہیں سرد اور گرم۔ پھر اُن میں بعض دوائیں ایسی

ہیں جو تقویت کے ساتھ تنقیہ بھی کرتی ہیں۔ مثلاً (۱) بخور مریم جسے پنجۂ مریم بھی کہتے ہیں اسے کچل کر اور پانی نکال کر باضافہ شہد خالص ناک میں ٹپکانا تقویت اور تنقیہ دونوں عمل کرتا ہے۔ اسی طرح (۲) کرنب کا نچوڑا ہوا پانی ناک میں ڈالنا منقی دماغ ہے۔ علیٰ ہذا (۳) شحم حنظل بمقدار ۳۔ ماشہ قوی مسہل اور مقوی ہے (۴) صبر زرد یعنی ایلوا بقدر ۵ ماشہ بھی مسہل اخلاط ثلثہ (تینوں خلطوں کا خارج کرنیوالا) اور تقویت بخش ہے۔ (۵) فقاع اذخر (اذخر کے پھول) ۲۔ ماشہ کا جوشاندہ کے طور پر استعمال کرنا بھی وہی عمل کرتا ہے۔ اسی طرح (۶) مصطگی کا چبانا بھی دماغ سے بلغم کو خارج کرنے کے علاوہ تقویت بھی دیتا ہے۔ (۷) قنطوریون ۵ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر استعمال کرنا دماغ اور جسم سے سدا بلغم کو نکالتا ہے۔ اسی طرح (۸) عود صلیب کا بخار ناک میں لینا اور سونگھنا مقوی دماغ اور حابس نزلہ ہے (۹) ریوند چینی ۴۔ ماشہ مسہل اور مقوی دماغ و اعصاب ہے اس کا سفوف یا جوشاندہ کے طور پر استعمال کرنا خصوصاً ہلیلہ کابلی کے ساتھ تقویت و تنقیہ میں بے نظیر ہے۔ علیٰ ہذا (۱۰) پودینہ کوہی ۴ ماشہ کا سفوف یا جوشاندہ معدہ اور دماغ دونوں کو تقویت دیتا ہے بالخصوص اگر پودینہ بستانی کے پانی سے اس کا سفوف استعمال کیا جائے تو زیادہ قوی العمل ہو جاتا ہے اسی طرح (۱۱) روغن بادام تلخ (۱۲) روغن سوسن کا لگانا نیز (۱۳) جندبیدستر ۴۔ رتی کا کھانا ہر ایک فرداً فرداً دماغ بارد (سرد) کو تقویت دینے میں عجیب العمل ہے۔ اور یہ سب دوائیں اکلاً و شماً (کھانے اور سونگھنے کے طور پر) دماغ کا تنقیہ بھی کرتی ہیں (۱۵) اسطوخودوس ا تولہ بھی کھانے پینے اور سونگھنے سے حرارت و برودت دونوں حالتوں میں تقویت بخش ہے ادویہ مسہلہ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو عمل اسہال میں قوت پیدا کرتا ہے۔

ان کے علاوہ بعض ایسی ادویہ ہیں جو دماغ اور جوہر دماغ کو تقویت دیتی ہیں مگر اُن میں قوت اسہال نہیں مثلاً (۱۶) جوز بوا یعنی جائفل ۲ ماشہ (۱۷) قرنفل ۲۔ ماشہ (۱۸) دارچینی ۷۔ ماشہ (۱۹) بادرنجبویہ ۵ ماشہ (۲۰) سنبل ۳ ماشہ (۲۱) مشک ا ماشہ اور (۲۲) عنبر اشہب ۲ رتی یہ سب دوائیں گرم اور نہایت

مقوی دماغ ہیں خصوصاً دونوں آخرالذکر یعنے مشک و عنبر دماغ کو زیادہ تقویت دیتے اور غلیظ رطوبتوں کو خشک کرتے ہیں +

قسم دوم میں سرد ادویہ ہیں جو گرم مزاجوں کو زیادہ موافق اور مفید پڑتی ہیں مثلاً (۲۳) صندل (۲۴) کافور اور تمام ریاحین باردہ (سرد پھول) جیسے (۲۵) گل گلاب (۲۶) گل سفرجل (۲۷) اور (۲۸) گل امرود وغیرہ شمامے یعنے سونگھنے کے طور پر نہایت نفعمند ہیں۔ بولس نے لکھا ہے کہ (۲۸) سیب ۳ تولہ کا کھانا نہایت مُقوی دماغ ہے۔ مُقویات باردہ (سرد طاقت دینے والی) میں سے جن میں تقویت کے ساتھ قوت اسہال بھی موجود ہے۔ (۲۹) ہلیلہ سیاہ ۸ ماشہ اور (۳۰) ہلیلہ کابلی ۹ ماشہ خصوصاً ان دونوں کا مُربہ بقدر ۱ تولہ نہایت تقویت بخش ہونے کے علاوہ مُسہل بھی ہے (۳۱) آملہ کا مُربہ ایک عدد بھی مقوی اور سرد ہے۔ علیٰ ہذا (۳۲) اسطوخودوس ۱ تولہ (۳۳) نرگس اور (۳۴) نسترن (سیوتی)، کا سونگھنا بھی دماغ کو تقویت بخشتا ہے۔ جالینوس اور رازی دونوں لکھتے ہیں کہ بہترین مقویات دماغ میں سے وہ غذا ہے جو دماغ اور جوہر دماغ کو قوت بخشتی ہو خصوصاً (۳۵) بٹیر اور (۳۶) مُرغی کا گوشت اور اُن کا مغز نیز (۳۷) مغز بادام شیریں نبات کے ساتھ اور (۳۸) حریرہ مسوس گندم تقویت دماغ میں بے نظیر اغذیہ ہیں +

امراض العین

(آنکھ کی بیماریاں)

امراض چشم کا بیان کرنے سے پہلے اُس کا مزاج اور مقویات کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ تصریح اطباء کے مطابق طب کی غرض اولیٰ حفظ صحت ہے۔ آنکھ کا مزاج عام طور پر گرم و تر ہے۔ اور خاص طور پر ہر ایک شخص کی آنکھ مزاج کے اعتبار سے اُس کے دماغ کے تابع ہوا کرتی ہے۔ بہر حال آنکھ کا چھوٹا اور خائیر ہونا۔ حرارت اور یبوست کی علامت ہے اور بخلاف اس کے بڑا۔ اُبھرا ہوا۔ صاف۔ شفاف اور سفید ہونا برودت

یعنی سردی کی دلیل سمجھی جاتی ہے +

حفاظت - آنکھ کو گرد و غبار سے - دھوئیں سے - سخت گرمی اور سخت سردی سے بچانا چاہیئے - ثقیل اور غیر صالح خون پیدا کرنیوالی غذا سے آنکھوں کی صحت خراب ہو جاتی ہے - سُرمہ لگانا - صاف کرنا - شدید بھوک شدید پیاس اور کثرت جماع سے احتراز کرنا - کھانے کے تحلیل ہونے کے بعد سونا - چمکدار چیزوں مثلاً نہایت سفید شئے اور آفتاب وغیرہ کی طرف دیکھنے سے پرہیز کرنا یہ سب باتیں آنکھوں کو خراب ہونے سے محفوظ رکھتی ہیں - آسمانی رنگ اور جمیل و شکیل چیزوں پر نظر کرنا - آب رواں کی طرف دیکھنا معتدل ورزش کرتے رہنا - صاف و شیریں پانی کے اندر غوطہ لگا کر آنکھیں کھولدینا - کبھی کبھی باریک خطوط و نقوش کی طرف نظر کرنا وغیرہ مقوی بصر اعمال ہیں +

تازہ اثمار (میوؤں) میں سے کدو - خیارین اور شفتالو وغیرہ کا کثرت کے ساتھ استعمال کرنا بینائی میں کدورت پیدا کرتا ہے - اسی طرح پیاز - لہسن وغیرہ مُبخرات (بخار انگیز) نیز تمام مُخدرات (سُن کرنیوالی) مُسکرات (نشہ لانیوالی) قابضات (قبض پیدا کرنے والی) اور نمکین اشیاء بینائی کو ضعیف اور کم کرتی ہیں +

نوٹ: - سُرمہ لگانے کے لئے عموماً شام یا صبح کا وقت مناسب ہوتا ہے لیکن بعض اطباء کے نزدیک صبح کا وقت زیادہ بہتر ہے - بعض کہتے ہیں کہ سُرمہ صُبح کو غذا کھانے سے پہلے پہلے استعمال کرنا چاہیئے - اگر آنکھ اور سُرمہ دونوں کا مزاج مائل بحرارت ہو تو شام کا وقت زیادہ موزوں ہوگا اور دونوں مزاجوں کے بارد ہونے کی صورت میں نصف النہار یعنے دوپہر کا وقت انسب ہے - نیز سُرمہ کے سوا دوسری معدنیات کے آنکھوں میں استعمال کرنے کے بعد سونا جائز نہیں +

آنکھ کے لئے مُفید دوائیں

(۱) شیحِ خام و پختہ کھانا (۲) سُرمہ اصفہانی اور (۳) سنگ بصری (جو

آب مرزنجوش یا آب بادیان سبز یا آب انگور خام میں پرورده کیا ہو) کا استعمال کرنا مقوی چشم ہے۔ اسی طرح (۴) آب بادیان کو سلائی کے ساتھ سُرمہ کی طرح لگانا اس باب میں عظیم المنفعت ہے (۵) مُشک (۶) زعفران (۷) انزروت کا سُرمہ کے طور پر اور (۸) شب یمانی کو پانی میں بحساب ۲ رتی فی نصف چھٹانک حل کر کے لگانے سے بھی آنکھ کو تقویت ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا (۹) عقیق کا سُرمہ بنا کر سونے کی سلائی کے ساتھ ہر مہینے میں دو مرتبہ لگانے سے آنکھیں ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہتی ہیں۔ طبری اور رازی کا قول ہے کہ رسوت کا ہر ہفتہ میں ایک دفعہ سُرمہ کے طور پر آنکھ میں لگانا اُس کی صحت اور تحلیل رطوبات خلطیہ کے لئے نہایت نافع ہے۔ علاوہ ازیں موسم سرما میں (۱۱) مشک اور گرما میں (۱۲) عنبر کا سونگھنا (۱۳) زمرد نیز دوسری تمام (۱۴) سبز و (۱۵) زرد چیزوں کی طرف نظر کرنا اور (۱۶) سونے کی خالی سلائی آنکھ میں پھیرنا مقوی بصر ہے۔ بقول مجربین (۱۷) دار چینی (۱۸) گندر (۱۹) سلیخہ (۲۰) قرنفل (لونگ) (۲۱) سُرمہ کے طور پر لگانا یا اندرونی طور سے استعمال کرنا بصارت کے لئے فائدہ مند ہے۔ اسی طرح (۲۲) مغز بادام ایک تولہ اور دیگر (۲۳) مغزیات کا بقدر مناسب نبات کے ساتھ کھانا یا (۲۴) سفوف بادیان ۶ ماشہ اور (۲۵) اصل السوس ۷ ماشہ شکر کے ساتھ پھانکنا یا (۲۶) ہلیلہ مُربّٰی ایک تولہ اور (۲۷) آملہ مربّٰی ایک عدد۔ نیز (۲۸) برگ تنبول کا استعمال اس باب میں مفید اعمال ہیں۔

نوٹ:۔ امراض چشم میں اصول علاج یہ ہے کہ مواد نازلہ کے استفراغ و تنقیہ کے بعد تقلیل و تلطیف (کم کرنے اور لطیف بنانے) غذا کے ساتھ دماغ کے مزاج کی۔ نیز مناسب طلاؤں اور ضمادوں کے ساتھ آنکھ کے مزاج کی اصلاح کیجئے

رَمَد

(آنکھ کے پردۂ ملتحمہ کا ورم کرنا) یعنی آنکھ دُکھنا

اِس مرض کو آشوب چشم یا آنکھ آنا بھی کہتے ہیں۔ عموماً یہ خون، صفراء، بلغم اور سودا چاروں خلطوں میں سے کسی ایک کے غلبہ سے۔ اور بعض دفعہ

ریح سے پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اسباب خارجیہ (بیرونی اسباب) غبار یا دھوئیں کے پہنچنے یا دھوپ میں پھرنے یا آگ وغیرہ کے سامنے رہنے نیز زیادہ روشن اشیاء کی طرف دیکھنے وغیرہ سے بھی اس کا ظہور ہوا کرتا ہے۔ ہر ایک سبب اپنی علامات مخصوصہ سے رجو بیان ہو چکی ہیں، شناخت کیا جا سکتا ہے۔

علاج - خلط غالب کے مطابق تنقیہ کرنے کے بعد (۱) رسوت ۲ رتی کو پیس کر شیر دختر (لڑکی والی عورت کے دودھ) ایک تولہ کے ساتھ آنکھ میں ڈالنا گرم رمد میں نافع ہے۔ اگر درد شدید ہو تو بقدر نصف چاول افیون بھی شامل کیجا سکتی ہے۔ اسی طرح (۲) انزروت (لائی) سفیدی بیضہ یا شیر دختر یا شیر بُز کے ساتھ پیس کر آنکھ پر طلا کرنے سے نافع ہے۔ علیٰ ہذا (۳) اسپغول کا ضماد درد کو تسکین دیتا اور گرنے والے مادہ کو روک دیتا ہے موسم گرما ہو تو (۴) سیب کو کوٹ کر ضماد کرنا بھی درد کی تسکین کا باعث ہے اس کے علاوہ (۵) کشنیز سبز کا نچوڑ گدھی کے دودھ یا شیر زنان کے ساتھ ہر قسم کے سخت درد کو دفع کرتا ہے۔ جس روز رمد شروع ہوا اسی دن (۶) آب برگ دھتورہ نیمگرم ۲ قطرہ مخالف جانب کے کان میں ٹپکانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۷) زرد چوب (ہلدی) ۴ رتی کو پیس اور ایک تولہ پانی میں ملا کر دو تین قطرہ دن میں دو تین مرتبہ ڈالنا رمد گرم کے لئے فائدہ مند ہے۔ (۸) کشنیز خشک وافر مقدار میں کوٹ کر آنکھ پر رکھ کر پٹی سے باندھ دینا نہایت سودمند ہے۔ لیکن اس پٹی کو ابتدائی زمانہ میں اور نرم باندھنا چاہیئے اور دن میں دو تین دفعہ بدل دینا چاہیئے۔ (۹) مغز تربوز اور (۱۰) بنفشہ کا ضماد بھی رمد حار کا دافع ہے (۱۱) گل سرخ تازہ تنہا یا حلبہ کے ساتھ کوٹ کر باندھنا بلغمی رمد کو فائدہ دیتا ہے اسی طرح (۱۲) زردی بیضہ یا (۱۳) زعفران کو روغن گل میں پیس کر آنکھ کے درد اور ورم سرد پر لیپ کرنا شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ (۱۴) اکلیل الملک (گیاہ قیصر) کو پیس کر زردی بیضہ کے ساتھ لگانا بھی عجیب المنفعت ہے (۱۵) آرد جو کو سفیدی بیضہ کے ساتھ طلاء کرنا

آنکھ سے مواد کے بہنے کو روکتا ہے۔ اسی طرح (۱۶) انگور کے پتے جو کے آٹے کے ساتھ ضماد کرنے سے نوازل کا آنکھ کی طرف گرنا رک جاتا ہے (۱۷) برگ کشنیز سبز کا پانی میں پیسکر ضماد کرنا بھی یہی عمل کرتا ہے۔ علیٰ ہذا (۱۸) برگ کاسنی کو گوکھرو کے پانی میں پیسکر لگانے سے بھی درد کو بیحد تسکین ہوتی ہے (۱۹) برگ سنگھاڑہ کو پیسکر ٹکیہ بنا کر آنکھ پر رکھنا اور (۲۰) کوکنار (پوست خشخاش) کو کوٹ کر پوٹلی میں باندھکر آب کوکنار میں بھگو کر نیم گرم ٹکور کرنے سے بھی نفع ہوتا ہے (۲۱) زردچوب یعنے ہلدی کو آب لیموں میں پیسکر ابرو اور پیشانی پر لیپ کرنا درد چشم اور درد شقیقہ جو سردی سے ہوں دور کرتا ہے (۲۲) شیر مدار کو ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں ملنا نافع ہے (۲۳) پنبۂ خام (کپاس) کو لوہے کے ہاون دستہ میں خوب کوٹیں جب نرم ہو جائے تو آنکھ پر باندھیں یہی عمل کریگا۔ (۲۴) اصل السوس مقشر کو پانی میں پیسکر روئی کو آلودہ کریں اور پلک پر رکھیں سرخی کو زائل کرنے میں کثیر المنفعت ہے۔ اسی طرح (۲۵) درخت جھاؤ کی لکڑی کو پیسکر آنکھوں کے ارد گرد دن میں دو مرتبہ ضماد کرنے سے بھی سرخی رفع ہو جاتی ہے۔ بقول امام سویدی (۲۶) بھیڑی کی مخ کو آنکھ کے اردگرد لیپ کرنا فایدہ بخش ہے۔ اسی طرح (۲۷) حی العالم (سدابہار) کو پیسکر سرمہ کی طرح آنکھ میں لگانے سے بھی گرم درد دور ہو جاتا ہے۔ (۲۸) جالینوس نے لکھا ہے کہ اگر مریض کو نیند نہ آتی ہو تو (۲۹) شیرہ خشخاس سفید ۹ ماشہ یا (۳۰) شیرہ تخم کاہو مقشر ۹ ماشہ شربت بنفشہ ۲ تولہ کے ساتھ پینا اور (۳۱) روغن بنفشہ کا ناک میں ٹپکنا عجیب الاثر ثابت ہوگا۔ نزلہ حار (گرم) کے سبب سے ہو تو (۳۲) شیر تازہ آنکھ میں ٹپکانا نافع اور دافع سوزش ہے اس کے علاوہ (۳۳) سماق کو عرق گلاب خالص میں پیسکر یا (۳۴) خرفہ کا پانی نکالکر ٹپکانا بھی شفائی تاثیر رکھتا ہے (۳۵) صمغ عربی یا (۳۶) کتیرا کو عرق گلاب میں حل کر کے لگانا بھی نفعمند ہے (۳۷) اترج (بجوڑا) کے پتوں کو کوٹ اور نچوڑ کر سلائی سے آنکھوں میں لگانا انہیں چرک وغیرہ سے صاف کرتا اور درد کو تسکین دیتا ہے۔ اسی طرح (۳۸) بندوق ہندی استر (ریٹھا) کا پانی نچوڑ کر ایک قطرہ آنکھ میں ٹپکانا

ہر قسم کے درد کو زائل کرتا ہے۔ ضربی اور سقطی (چوٹ لگنے یا گر پڑنے سے) درد لاحق ہوا ہو تو (۳۹) انڈے کی زردی روغن گل میں ملا کر ضماد کرنا عجیب الاثر ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح (۴۰) مغز گھیکوار کو کوٹ کر اس کا پانی دو تین قطرے سوتے وقت ٹپکانا آنکھ کے ورم اور درد کو زائل کر دیتا ہے علیٰ ہذا (۴۱) مُر مکی یا (۴۲) جند بیدستر یا (۴۳) صبر یعنے ایلوا ۴ رتی نصف چھٹانک پانی میں یا (۴۴) شب یمانی (پھٹکڑی) ۲ رتی نصف چھٹانک پانی میں یا (۴۵) توتیائے سبز ایک رتی نصف چھٹانک پانی میں یا (۴۶) جدوار یا (۴۷) لودھ پٹھانی کو پیس کر ٹپکانے سے نمایاں تاثیر ہوتی ہے۔ خفیف جوشش ہو تو صرف (۴۸) سرد پانی یا اس میں گلاب ملا کر کپڑا تر کر کے آنکھ پر رکھنے سے بھی رفع ہو جاتی ہے۔

مُضرّات

(۱) سیر (لہسن (۲) پیاز (۳) کرنب (۴) سرکہ (۵) شکر (۶) مچھلی کا گوشت (۷) کلہ و پاچہ حیوانات (۸) خرما (کھجور) (۹) انجیر (۱۰) شفتالو (۱۱) مویز یعنے منقیٰ (۱۲) انگور شیریں (۱۳) شہد (۱۴) خربوزہ (۱۵) اخروٹ اور (۱۶) بادنجان یعنے بینگن + نیز شراب بقول قدما خصوصیت سے رمد (ورم چشم) پیدا کرنے والی اشیا ہیں؛ علاوہ ازیں (۱۸) بدہضمی (۱۹) غصّہ (۲۰) کثرت خواب و بیداری (۲۱) سخت حرکات (۲۲) جماع (۲۳) کثرت حمام (۲۴) زیادہ بولنا (۲۵) سر جھکا کر بیٹھنا (۲۶) پڑھنا لکھنا (۲۷) سفید چمکدار چیزوں اور تیز روشنی کی طرف دیکھنا اور (۲۸) کروٹ کے بل سونا وغیرہ تمام امور اس میں مضر پڑتے ہیں۔ اسی طرح سر پر (۲۹) گھی یا کوئی تیل ڈالنا (۳۰) سر کو حرکت دینا موجب ضرر ہیں؛

نوٹ:۔ حکمائے متقدمین نے لکھا ہے کہ اس بیماری میں سر کے بالوں میں شانہ (کنگھی) کرنا یا ان کو کتروا دینا شفائی تاثیر رکھتا ہے

حکّۃ العین

(خارش چشم آنکھ میں کھجلی ہونا)

اس مرض میں تیز آنسو نیز درد و سرخی وغیرہ عوارض لاحق ہوا کرتے ہیں۔ اس کا سبب شور رطوبت یا خون غلیظ ہوا کرتا ہے بعض اوقات بغل کی بدبو کے پہنچنے سے بھی عارضہ ہو جایا کرتا ہے۔ آنسوؤں کا بہنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ درد وغیرہ علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں ۔

علاج:۔ (۱) گرم پانی سے منہ دھونا۔ (۲) جست کی سیاہی آنکھ میں لگانا (۳) برگ کاسنی یا (۴) تخم کاسنی کو روغن گل کے ساتھ پیس کر ضماد کرنا یا (۵) آب کشنیز کو روغن گل میں ملا کر دو تین قطرہ آنکھ میں ڈالنا (۶) ہلیلہ یا (۷) بلیلہ یا (۸) آملہ کے جوشاندہ یا خیساندہ سے آنکھوں کو دھونا نفع بلیغ رکھتا ہے علاوہ ازیں (۹) ایلوا یا (۱۰) زعفران یا (۱۱) رسوت یا (۱۲) سپاری کو پیس کر سرمہ کی طرح آنکھ میں لگانا یا پلکوں پر لیپ کرنا نفعمند اعمال ہیں (۱۳) اقلیمیائے ذہب (سونے کی سلائی) یا (۱۴) اقلیمیائے فضہ (چاندی کی میل) تنہا یا توتیائے کرمانی اور شکر کے ساتھ سرمہ کی طرح لگانے کے طور پر نہایت نافع ہیں علیٰ ہذا (۱۵) انیسوں یا (۱۶) انڈے کے چھلکے جلا کر باریک پیس کر لگانا بھی کامل النفع ہے (۱۷) مازو کو خوب باریک پیس کر پلکیں اولٹا کر رگڑیں تو بہت فائدہ ہوگا۔ اسی طرح (۱۸) قشر الاترج یعنے بجوڑا کے چھلکے کو چھیل اور نچوڑ کر دو تین قطرہ آنکھ میں ڈالنا یا (۱۹) سماق ۲ تولہ کو آدھ سیر پانی میں جوشا کر رکھ لینا اور اس کے اندر کپڑا تر کر کے آنکھوں پر پھیرتے رہنا سریع الاثر اعمال ہیں۔ (۲۰) شیرہ برگ سرس میں کپڑا تر کر کے سایہ میں خشک کر لیں پھر اس کی بتی بنا کر چراغ میں جلائیں اور جو کاجل حاصل ہو اس میں قدرے آنکھ میں لگاتے رہیں جید المنفعت ہے۔ اس کے علاوہ (۲۱) انسان کے سر کے بال جلا دو باریک پیس کر آنکھ میں لگانے سے بھی شفائی اثر ہوتا ہے۔ (۲۲) تخم انار ترش کا ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہے جالینوس لکھتا ہے کہ (۲۳) سرکہ خالص کو پانی میں ملا کر آنکھوں میں چند قطرہ

ٹپکانا اس میں اور ان تمام امراض میں جو مادہ لذاعہ (تیز کاٹنے والا) سے پیدا ہوتی ہیں جلیل الخاصیت علاج ہے۔ اسی طرح (۲۴) قطران (۲۵) کندر اور (۲۶) زفت کا کاجل بنا کر استعمال کرنا۔ اور (۲۷) سونٹھ کو غبار کی طرح باریک کر کے سرمہ کی طرح لگانا آنسوؤں کو جاری کرتا اور اس طرح مادہ مرض کو زائل کر کے موجب صحت ہوتا ہے۔ یا اسی طرح (۲۸) ایلوا (۲۹) نکچھکنی (۳۰) جند بیدستر کا ناک میں سڑکنا بیحد مفید ہے۔

خشونۃ الاجفان

(ککرے۔ پپوٹوں کا کھردرا ہو جانا)

اس مرض کا سبب رطوبت شور یا غبار اور دھواں وغیرہ کا پہنچنا ہے۔ پپوٹوں کے اندر کی جانب کھردرا پن سختی اور سرخی نیز آنسوؤں کا جاری ہونا اس کی علامات ہیں۔

علاج: حسب ضرورت تنقیہ کے بعد (۱) خبث الحدید (لوہے کی میل) یا (۲) زبد البحر یا (۳) عُصارۃُ الحِصرم (کچے انگور کا نچوڑ) یا (۴) مُر یا (۶) اُشق یا (۷) حرمل یعنی رائی یا (۸) شادنج کو باریک پیس اور شہد خالص میں ملا کر پلکوں اور آنکھ پر لیپ کرنا نفعمند ہے۔ ان میں سے اوّل الذکر یعنی خبث الحدید (لوہے کی میل) ا ماشہ کو اندرونی طور پر استعمال کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۹) کندر اور (۱۰) انزروت (لائی) دونوں کا فرداً فرداً کاجل بنا کر استعمال کرنا نفع بخش ہے۔ اسی طرح (۱۱) قلقطار یعنی زاج رومی کو جلا پیس اور شہد میں ملا کر آنکھوں میں لگانا ہر ایک مفید عمل ہے (۱۳) سُنبل الطیب یعنے بالچھڑ کو سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھ میں لگانا اور (۱۴) نشاستہ کو شیر دختر (اس عورت کا دودھ جسے لڑکی پیدا ہوئی ہو) یا انڈے کی سفیدی میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکانا شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ (۱۵) صمغ عربی کو عرق گلاب میں حل کر کے یا (۱۶) پھٹکڑی بریاں کو شہد اور گلاب میں ½ تولہ ملا کر بدستور استعمال کرنا بھی یہی عمل کرتا ہے۔ (۱۷) شیر دختر کا ہمیشہ آنکھ میں ڈالنا اور (۱۸) گل روغن کو بطور سرمہ لگانا فائدہ مند اعمال ہیں۔ (۱۹) بید انجیر کے پتوں کو آنکھوں پر ملنا بھی نفعمند ہے۔

سُلاق

(پپوٹوں کے کناروں کا سرخ اور موٹا ہوجانا اور پلکوں کا گر جانا)

اس مرض کو ہندی میں بامنی کہتے ہیں۔ تیز اور شور مواد کے گرنے یا زیادہ رونے سے پیدا ہوتا ہے۔ پلکوں کا سرخ اور موٹا ہوجانا نیز خارش کا محسوس ہونا اور بالوں کا گر جانا وغیرہ علامات ہیں۔

علاج:۔ (۱) آکھ کی جڑ کو جلا کر پانی میں حل کریں اور آنکھ کے گرداگرد طلا کرتے رہیں نفع مند ثابت ہوگا۔ اسی طرح (۲) توتیائے سبز ایک رتی کو سبز مکو کے ۲ تولہ پانی میں پیس کر سرمہ کی طرح لگانا نہایت مفید ہے۔ (۳) سیپ کو پیس اور جلا کر سرمہ کے طور پر لگانا جید الاثر ہے۔ اس کے علاوہ (۴) سانپ کی کینچلی کو جلا کر روغن کنجد کے ساتھ پلکوں پر لگانا مؤثر ہے۔ اسی طرح (۵) مگس زنبور کا سر دور کر کے خشک کرلیں اور پانی میں پیس کر طلا کرتے رہیں عجیب المنفعت ثابت ہوگا۔ (۶) سماق یا (۷) پوست بلیلہ زرد کو پانی میں تر کر کے چند قطرے آنکھ میں ٹپکانا اور اسی سے چھینٹے دینا فائدہ مند ہے۔ (۷) روغن زیتون کا سلائی کے ساتھ لگانا اس باب میں جید النفع ہے۔ علیٰ ہذا (۸) مردا سنگ ماشہ مغسول کو روغن گل ۲ تولہ میں پیس کر ایک دو سلائیاں لگانا مفید ہے (۹) اقاقیا کو آب برگ خرفہ کے ساتھ ملا کر طلا کرنا اور داخلی طور پر (۱۰) ہلیلہ مربیٰ کا استعمال کرنا کثیر الفوائد ہے۔

نوٹ:۔ اس مرض وہ سب دوائیں جن کا ذکر حکۃ العین یعنے خارش چشم میں کیا گیا ہے مفید پڑتی ہیں۔

اِستِرخاءُ الجَفن

(پپوٹوں کا ڈھیلا ہوجانا)

اس مرض کا سبب پپوٹوں کے اعصاب میں رطوبت کا گرنا ہے اور پلکوں کا لمبا ہونا اس کی علامت ہے۔

علاج:۔ تنقیہ مواد کے بعد (۱) عصفر زرد یا (۲) اقاقیا (۳) رسوت یا (۴) مُر مکی یا

(۵) زعفران کا پلکوں اور پیشانی پر ضماد کرنا نفعمند ہے۔ اسی طرح شب یمانی یعنے پھٹکری ۲ ماشہ کو ۲۔ تولہ گلاب کے ساتھ حل کر کے آنکھ میں لگانا فائدہ بخش ہے۔

نوٹ :۔ اگر استرخائے جفن (پپوٹوں کے ڈھیلا پڑ جانے) کی وجہ رعشہ۔ لقوہ یا فالج وغیرہ ہوں تو اصل امراض کا علاج کرنا چاہیئے۔

شَتَرَہ۔ یعنی پپوٹوں کا چھوٹا ہو جانا

اس بیماری میں پپوٹے اسقدر چھوٹے ہو جاتے ہیں کہ پلکیں آپس میں مل نہیں سکتیں۔ اور آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ اس کا سبب غشائے مخف (کھوپری کی جھلی) یا پلک کے عضلہ کا تشنج ہوتا ہے۔ اگر تشنج امتلائی ہو تو مرض کا دفعتہً لاحق ہونا اور پلک کا بوجھل نیز تنا ہوا محسوس ہونا وغیرہ علامت ظاہر ہونگی مگر بخلاف ازیں اگر یبسی تشنج ہوگا تو مرض کا بتدریج عارض ہونا نیز پلک کا لاغر و باریک معلوم ہونا وغیرہ علامتیں پائی جائینگی۔

علاج۔ اگر مادی یعنے امتلائی ہو تو تنقیہ کے بعد (۱) زنگار کو کسی ٹھیکری پر رکھکر بریان کرنا اور پیسکر مقام ماؤف پر لگانا۔ (۲) گرم پانی کی بھاپ دینا (۳) روغن گل روئی تر کر کے رکھنا نفعمند ہے۔ اگر سبب استرخائے عضلہ ہو تو (۴) اقاقیا یا (۵) مُر کو کوٹ چھانکر برگ مورد (حب الآس) کے اپنے پانی میں گوندھکر پلک پر ضماد کرتے رہیں فائدہ بخش ثابت ہوگا۔

نوٹ :۔ س مرض کا ظہور اگر پلک کو کاٹنے اور قدر مناسب سے زیادہ سی دینے سے ہوا ہو تو پلک کی جلد کو بھرنے (انگور آنے) کے مقام سے پھر شگاف دیکر اُس میں کوئی مُنبتُ اللحم گوشت اگانے والا مرہم (مثلاً مرہم ابیض یا باسلیقون) رکھیں حتی کہ خالی جگہ تک گوشت اُگ آئے۔

اَلشَّعرُ المُنقَلِب اَوِالزَّائِد

پڑبال (یعنی پلکوں کے بال کا اندر کو مڑ جانا یا پپوٹے کے اندر زائد بال پیدا ہو جانا)

اس بیماری کے پیدا ہونے کے اسباب رطوبات عفنہ (متعفن رطوبتیں) کے پیدا

ہونے والے ردی بخارات اور ایسی خراب قسم کی رطوبتوں کا اجفان یعنی پپوٹوں میں موجود ہونا یا بقول بعض مسام کے سوراخ کا ٹیڑھا واقع ہونا وغیرہ ہیں اور ہر ایک قسم یعنی منقلب یا زایدکی مخصوص علامات ظاہر ہیں۔

علاج:۔مناسب تنقیہ کے بعد (۱) سہاگہ تیلیا کو باریک کر کے لیموں کاغذی کے پانی میں تر کریں جب آب مذکور خشک ہو جائے سہاگہ کو باریک پیسکر انگلی سے اکھڑے ہوئے بال کی جگہ پر لگا دیں دوبارہ اگنے سے رک جائیگا۔ اسی طرح (۲) ایک سیر سرکہ کی بوتل میں بارہ جونکیں ڈالکر بوتل کو چالیس روز تک سرگین اسپ (گھوڑے کی لید) میں دفن کر رکھیں اس کے بعد نکالکر اس سرکہ کو پلکوں کے یا کسی اور مقام کے بال اکھاڑ کر لگادیں پھر بال پیدا نہیں ہونگے۔ (۳) اشق کو سرکہ میں حل کر کے طلاء کرنا بھی اس باب میں جید النفع ہے۔ (۴) کف دریا کو لعاب اسپغول میں ملا کر ملنا بھی یہی فائدہ رکھتا ہے۔ علیٰ ہذا بالوں کو اکھاڑنے کے بعد (۵) زاج یا (۶) توتیا اور زنگار باہم پیسکر یا (۷) زرنیخ (ہرتال) کو گھسکر باضیا طا لگانے سے بھی بال دوبارہ پیدا نہیں ہوتے۔

اندرونی طور پر (۸) ہلیلہ مربے ایک عدد یا (۹) یا ہلیلہ زرد ۳ ماشہ کا سفوف اسطوخودوس ۲ ماشہ اور شکر سفید مساوی کے ساتھ پھانکنا بھی نہایت نفع بخش ہے اسی طرح (۱۰) فلفل یا (۱۱) کندش یعنی نکچھکنی بقدر ضرورت سعوط لینے سے بھی شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ بارد مزاج میں (۱۲) مصطگی یا (۱۳) قرنفل یعنی لونگ یا (۱۴) جوزبوا یعنی جائفل کو منہہ میں رکھ کر چبانا سریع النفع تدبیر ہے۔ اسی طرح (۱۵) نوشادر سے پلکوں کو سیلانا اور (۱۶) اشق سوختہ یا غیر سوختہ کو سرکہ کہنہ میں تر کر کے ضماد کرنا جلیل المنفعت ہے۔

نوٹ۔ داؤد انطاکی لکھتا ہے کہ جب یہ بیماری مستحکم اور دیرینہ ہو جاتی ہے تو ادویہ وضعیہ (اوپر سے لگانے والی دوائیں) بہت کم مفید پڑتی ہیں مگر بخلاف اس کے ابتداء میں تنقیہ کے بعد کثیر النفع ثابت ہوتی ہیں۔

التصاق الاجفان

(پپوٹوں کا آپس میں چپک جانا)

اس مرض کا سبب رمد (ورم پردہ ملتحمہ) یا قرحہ یا سبل اور ناخنہ وغیرہ کا کاٹنا ہوا کرتا ہے۔ علامات بھی اسباب کی طرح نہایت سہل اور ظاہر ہیں۔

علاج :- اگر شدت سبب کی حالت میں دونوں پلکوں کے باستحکام پیوست ہو جانے کا اندیشہ ہو تو مناسب تنقیہ و تعدیل کے بعد (۱) سرمہ سیاہ کا لگانا اور (۲) انزروت (لائی) ۳ ماشہ کو شیر خر ایک چھٹانک میں پرورده کر کے تنہا یا نبات سفید اور کف دریا بھی چوتھائی چوتھائی جزو شامل کر کے باریک کرلیں اور پلکوں پر طلاء کریں بہت فائدہ ہوگا۔ اسی طرح (۳) شیر زنان یا (۴) لعاب اسبغول کو بھی سلائی کے ساتھ سرمہ کے طور پر لگانا عجیب الاثر ہے۔

نوٹ :- یہ مرض بچپن میں کثرت رطوبات کی وجہ سے زیادہ واقع ہوا کرتا ہے۔

العشا و الجہر

(شبکوری یا رتوندی اور روزکوری یا دنوندی)

شب کوری یعنے رتوندی کی بیماری میں مریض رات کے وقت دیکھ سکنے سے عاری ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اس کا سبب دماغی بخارات سے روح باصرہ کی غلظت گار ہا ہیں اور بعض اوقات معدہ وغیرہ کے غلیظ بخارات اس کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ مگر ان دونوں حالتوں میں فرق یہ ہے کہ دماغی بخارات میں مرض ایک حال پر قائم رہتا ہے اور معدی بخارات میں بھوک کے وقت تخفیف اور امتلاء کے وقت زیادتی ہو جایا کرتی ہے۔ یہ امتیاز نیز آثار مخصوصہ دریافت سبب کے لئے کافی ہیں۔

جہر یعنے روزکوری کو قل الذکر کی ضد یا اس کے بالکل برعکس سمجھنا چاہیئے۔

کیونکہ اس کا سبب روح باصرہ کی رقت یعنے پتلاپن اور اُس کا شعاع آفتاب سے
تحلیل ہو جانا ہے۔

علاج:- (رتوندی) (۱) آب بادیان ۲ تولہ کو شہد خالص ۹ ماشہ میں ملا کر یا (۲) آب
پیاز سفید کو بدستور بقدر ۲-۳ قطرہ آنکھ میں ڈالنا نفع مند ہے (۳) پوست بندق
ہندی (ریٹھہ) بقدر ۲ رتی کو پانی میں پیس کر ایک دو قطرہ چند دفعہ آنکھ میں ڈالنے
سے اس مرض یعنے رتوندی کا بہت جلد ازالہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۴) جگر
گوسفند کا کھانا اور اُس کا بخار آنکھ کو پہنچانا نیز اُس کو بھونتے ہوئے اُس پر
دار فلفل نیم کوفتہ بطور مصالحہ ڈالدیں تاکہ وہ اُس رطوبت میں پک جائے
اس کے بعد آب بادیان میں پیس کر سرمہ کی طرح لگائیں مفید ثابت ہوگا۔
اس کے علاوہ (۵) ادرک کو کوٹ کر کپڑے میں ڈال لیں اور نچوڑیں اس کے
چند قطرے آنکھ میں ڈالنا سریع الاثر ہیں۔ مولفات قدیمہ میں پایا جاتا ہے کہ
(۶) گدھے یا (۷) چمگادڑ کا تازہ خون ایک دو قطرہ گرم گرم آنکھ میں ڈالنا نہایت
فائدہ مند ہے۔ علیٰ ہذا (۸) شلجم کی بھاپ لینا عجیب المنفعت ہے۔ (۹) مغز کلنگ
کو سرمہ کی طرح لگانا (۱۰) کندش (نکچھکنی) کو روغن بنفشہ کے ساتھ سعوط (ناک میں
سڑکنا) اور اگر مل سکے تو (۱۱) بھیڑیا کا پتہ اسباب میں عمدہ اثر رکھتا ہے۔ علاوہ
ازیں (۱۲) شربت زوفا ۲ تولہ یا (۱۳) شربت افسنتین ۱۰ تولہ۔ (۱۴) صعتر ۵ ماشہ کا
جوشاندہ سکنجبین ۳ تولہ ملا کر پینا اور (۱۵) زوفائے خشک ۳ ماشہ یا (۱۶) سُداب
۳ ماشہ یا (۱۷) بادیان خشک ۵ ماشہ پیس چھانکر شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر چاٹنا
نافع اعمال ہیں۔ بخارات کے سبب سے یہ مرض لاحق ہوا ہو تو علی الصبح (۱۸) ہلیلہ
مربیٰ ایک عدد کا استعمال کرنا عجیب الاثر ہے۔ علاوہ ازیں (۱۹) کندش (نکچھکنی)
یا (۲۰) عنبر یا (۲۱) جندبیدستر اور مشک وغیرہ کا فرداً فرداً سونگھنا فائدہ بخش
ہے۔ اگر تدابیر مذکورہ سے نفع ظاہر نہو تو (۲۲) فصد صافین (دونوں پنڈلیوں
کی فصد کھولنا) یا (۲۳) گدی پر پچھنے لگانا عجیب المنفعت اعمال ہیں۔ اسی طرح
(۲۴) کندر بریاں یا (۲۵) دار فلفل کو خوب باریک پیس کر جگر گوسفند بریاں کے
جھاگ کے ساتھ ملا کر سرمہ کی طرح لگانا نہایت مفید ہے۔ اور (۲۶) حب شیر کو سرمہ

کی طرح پیسکر روغن بنفشہ ملا کے آنکھ میں لگانا ازحد نافع ہے۔

دنوندی:۔ علاج کلی۔ اس مرض میں آنکھ اور دماغ کو تر کرنے والی چیزوں کا استعمال اندرونی یا خارجی بالعموم بہترین علاج ہے (۲۷) روغن نیلوفر کا نشوق (سانس کے ساتھ ناک میں کھینچنا) مفید ہے۔ اسی طرح (۲۸) رسوت کو گلاب میں پیسکر آنکھ میں لگانا اور (۲۹) سفید کبوتر کے بازو کا خون ٹپکانا نفعمند ہے۔ علاوہ ازیں (۳۰) لعاب بہیدانہ ۶ ماشہ یا (۳۱) لعاب اسبغول انولہ (۳۲) شیرہ خشخاش سفید ۶ ماشہ یا (۳۳) شیرہ تخم خرفہ ۵ ماشہ یا (۳۴) شیرہ تخم کاہو ۶ ماشہ شربت بنفشہ ۳ تولہ یا شربت نیلوفر ۴ تولہ یا شربت خشخاش ۲ تولہ وغیرہ کے ساتھ ملا کر پینا مُرطب یا دماغ یعنی دماغ کو تری پہنچانیوالی تدابیر ہیں۔ اسی طرح (۳۵) آب انارین، تولہ شکر او عرق گلاب کے ساتھ پینا یا (۳۶) شیر گاؤ تازہ کا بقدر ہضم استعمال رکھنا بھی نفع مند ہے۔ علیٰ ہذا (۳۷) روغن بنفشہ کو شیر زنان میں ملا کر ناک میں سڑکنا اور (۳۸) حمام کے اندر نیم گرم پانی ڈالنا بھی نہایت مفید ہے۔ علیٰ ہذا (۳۹) آب سرد میں غوطہ لگانا اور آنکھیں کھولدینا نہایت نفع مند عمل ہے۔

غِشاوہ

(دُھند۔ غبار۔)

اس مرض کے متعلق اکثر مطولات میں ذکر نہیں ہے۔ چنانچہ امام سویدی اپنے تذکرہ میں لکھتا ہے کہ غشاوہ سبل سے علیحدہ ایک مرض ہے جس کا ذکر اکثر کحالین کے کتابوں میں ابتک نہیں دیکھا گیا۔ بہرحال اس مرض میں آنکھ کی شفافیت پر گندلاپن چھاجاتا ہے اور ظلمت بصر لاحق ہوجایا کرتی ہے۔

علاج:۔ (۱) زہر الملح یا (۲) زہر النحاس (تانبہ سے پگھلانے کے وقت نکلتی ہے) یا (۳) شب یمانی کو پیس کر سلائی کے ساتھ آنکھ میں بطور سرمہ لگانا مفید ہے۔ اسی طرح (۴) سکبینج یا (۵) افسنتین یا (۶) خردل (رائی) یا (۷) زعفران یا (۸) دارچینی یا (۹) مرواریدیا (۱۰) مرجان وغیرہ کو پیسکر فرداً فرداً سرمہ کے طور سے استعمال کریں

سیریع النفع ہیں (۱۱) فیروزہ کو پیسکر آنکھ میں بطور سرمہ لگانے سے بھی فائدہ ہوگا۔ اس کے علاوہ (۱۲) جگر گوسفند کا وہ پانی جو اس کو توے پر بھونتے وقت زنجبیل سائیدہ کی چٹکی دینے کے بعد اس میں سے ٹپکا ہو آنکھ کے اس مرض کا بالخاصیت قمع قمع کرتا ہے ؛

سبل

(آنکھ پر پھولی ہوئی اور سرخ رگوں کا ایک پردہ سا بن جانا)

خون غلیظ یا بخارات کثیف سے آنکھ میں امتلا پیدا ہو جانا اس مرض کا سبب ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں (۱) سبل تر (۲) سبل خشک - اگر اس کے ساتھ آنسو بہتے ہوں، بار بار چھینکیں آتی ہوں اور آنکھ کی گہرائی میں ضربان کا احساس ہو تو رطب یعنے تر ہے ورنہ یابس یعنے خشک ؛

علاج :- ضرورت ہو تو فصد و مسہل کے بعد (۱) آبنوس ۶ ماشہ یا (۲) جوز بوا یعنے جائفل یا (۳) اُسارون یا (۴) قرنفل یا (۵) نمک اندرانی ۶ ماشہ (اسی کو لاہوری نمک کہتے ہیں) یا (۶) زیت العتیق یعنے روغن زیتون ۲ تولہ کا فرداً فرداً کھانا اور تھوڑی مقدار میں آنکھ کے اندر لگانا اس باب میں جید الاثر ہے ؛ اسی طرح (۷) انزروت (لالی) یا (۸) شکر طبرزد یا (۹) زعفران (۱۰) سنگ بصری یا (۱۱) نوشادر سوختہ یا (۱۲) شب یمانی (پھٹکری) سوختہ کو باریک پیسکر سرمہ کی طرح آنکھ میں لگانا مفید ہے - علیٰ ہذا (۱۳) زنگار یا (۱۴) نمک یا (۱۵) مشک کو پیسکر سلائی سے لگانا قوی العمل ادویہ ہیں؛ اگر خارش بھی موجود ہو تو (۱۶) سماق تنہا کو پیس کر یا انزروت یعنے (لالی) اور صمغ عربی کے ساتھ آنکھ میں لگانا بہترین دوا ہے (۱۷) عصارہ قثاء الحمار (جنگلی کھیرا) عورتوں کے دودھ میں ملا کر ملاس لینا عجیب النفع ہے - (۱۸) پوست بیضہ مرغ کو خوب تیز سرکہ میں جوش دیکر دس دن تک اوس میں پڑے رہنے دیں پھر خشک کر کے خوب باریک پیسکر آنکھوں میں لگائیے نہایت مجرب ہے - اسی طرح (۱۹) نکچھکنی روغن بنفشہ کے ساتھ ناک میں سُڑکنا نہایت نافع ہے -

نوٹ - اس مرض میں جب ادویہ وغیرہ سے آرام نہ ہو اور مرض مزمن (پرانا)

ہوجائے تو اس مرض کی مخصوص دستکاری جس کو متقدمین اطباء نے اپنی تصانیف میں بہ تفصیل لکھا ہے۔ مفید ہوتی ہے ۔

بیاض العین

سفیدی چشم۔ آنکھ کی سفیدی۔ پھولا پھلی

اگر یہ سفیدی رقیق یعنے پتلی ہو تو غمام (ابر) یا جالا کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اگر غلیظ یعنے گاڑھی ہو تو بیاض (گل چشم) یا پھلی کہلاتی ہے ؛ اس کے اسباب رمد کے علاج میں سوء تدبیر (علاج کی خرابی) سے مادہ کا غلیظ ہو جانا یا شقیقہ اور صداع وغیرہ کے باعث مواد کا گرنا یا آنکھ کے زخم کا اندمال پانا وغیرہ ہیں۔ علامات ہر ایک سبب کی ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

علاج :- آخر الذکر کا (جو زخم کے باقیماندہ نشان سے ہو) کلیۃً زائل ہونا دشوار ہے ؛ باقی حالات میں حسب ضرورت تنقیہ کے بعد (۱) بیج کٹائی کلان کو آب لیموں کے ساتھ پیس کر آنکھ میں دو تین قطرے ٹپکانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ (۲) شاخ گوزن یعنے بارہ سنگا کے سینگ کو بقدر ۲ یا ۳ رتی عورت کے دودھ یا برگ سرس کے شیرہ میں پیس کر آنکھ میں ڈالنا بھی نفع مند ہے ؛ (۳) بیج ارہر کہنہ کو پتھر پر پیس کر یا (۴) شیر درخت برگد یا مغز تخم توری تلخ کو روغن میں پیس کر استعمال کرنا ہر ایک فرداً فرداً نافع عمل ہے۔ اسی طرح (۵) بادنجان یعنے بینگن کی جڑھ کو پانی میں پیس کر سلائی سے آنکھ میں لگانے سے بھی شفائی تاثیر ہوتی ہے۔ (۶) اجنول کو مساوی شکر کے ساتھ پیس کر آنکھ میں ڈالنا یا (۷) جوزہ مرغ کے بازو کا خون ایک دو قطرے ٹپکانا یا (۸) وہ شکر جو بھڑوں کے چھتے سے نکلتی ہے پیس کر ڈالنا اس باب میں جید النفع تدابیر ہیں۔ علیٰ ہذا (۱۰) عصارہ شقایق النعمان (گل لالہ) تنہا اور (۱۱) عصارہ قنطوریون شہد کے ساتھ چند بار ٹپکانے سے خفیف بیاض کو دور کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ (۱۲) عقیق کو باریک سرمہ کی طرح بنا کر ہر صبح اور شام پانچ پانچ سلائیاں آنکھوں میں لگایا جائے تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۱۳) کف دریا کو پانی میں

پیس کر چند مرتبہ آنکھ میں لگانے سے رقیق بیاض زائل ہو جاتی ہے (۱۴) طوطیا ۲ تولہ پانی میں ایک رتی کے حساب سے (۱۵) سرطان بحری سوختہ (۱۷) مرواریدہ (۱۸) خاکستر صدف (۱۹) مامیران چینی (۲۰) آبنوس (۲۱) وج (۲۲) اشق (۲۳) نوشادر (۲۴) سنگ بصری ہر ایک کو فرداً فرداً پانی میں پیس کر آنکھ میں ٹپکانے سفیدی زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح (۲۶) زاج ۲۰ تولہ پانی میں دو رتی کے حساب سے یا (۲۷) انزروت (لائی) کو پانی میں پیس کر ڈالنا بھی جلیل المنفعت ہے۔ علی ہذا (۲۸) پوست بیضہ محرق (جلایا ہوا۔ باریک پیس کر شکر یا شہد کے ساتھ بدستور استعمال کرنا نافع ہے۔ (۱۹) عصارۂ بادیان تازہ ۲ تولہ شہد خالص ۹ ماشہ کے ساتھ آنکھ میں کئی بار لگانا بھی عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح (۳۰) میتھی کو خوب باریک پیس کر سفیدی بیضہ کے ساتھ ملا کر خوب پھینٹیں جب جھاگ نکل آوے تو اوس کو روئی کے پھاہہ پر اوٹھا کر پلک پر لگانا نہایت مجرب ہے۔

ظُفرہ۔ ناخنہ۔ ناخونہ

یہ ایک زیادتی ہوتی ہے جو اکثر طبقہ ملتحمہ میں موق اکبر (اندرونی گوشہ چشم) کے قریب واقع ہوا کرتی ہے۔ کبھی کبھی موق اصغر یعنے باہر کی جانب کے گوشہ چشم میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور عموماً بڑھتے بڑھتے سیاہی تک بڑھ آتی ہے۔ اس کی ابتدا ایک سفید اور رقیق جھلی کی شکل میں ہوا کرتی ہے۔ اس میں اور سبل میں اسباب وغیرہ کے لحاظ سے کوئی تفاوت نہیں صرف یہ فرق ہے کہ سبل ہر طرف سے شروع ہو کر سیاہی چشم پر پھیل جاتا ہے اور ظفرہ ایک ہی جانب سے آغاز کرتا ہے۔

علاج:۔ شاخ گوزن یعنے بارہ سنگا کے سینگ کو بقدر ۲۔۳ رتی پانی میں پیس کر لگانا بھی عجیب الاثر ہے۔ علی ہذا (۳) ایرسا یا (۴) کندر کو نہایت باریک پیس کر آنکھ میں بطور سرمہ لگانا شفائی تاثیر رکھتا ہے (۵) نوشادر کو شکر کے ساتھ پیس کر لگانا (۶) کموں یعنے زیرہ سیاہ کو منہہ میں چبا کر لعاب دہن آنکھ میں ٹپکانا مفید تدابیر ہیں۔ اس کے علاوہ (۷) نمک لاہوری یا (۸) نوشادر کی سلائی بنا کر اس کو مداومت کے ساتھ آنکھ میں پھیرتے رہنا ناخنہ کے زائل کرنے میں نہایت موثر

ہے۔اسی طرح (۹) صبر کو آبِ مورد میں حل کر کے لگاتے رہنا اور (۱۰) آدمی کے کان کی میل شہد میں ملا کر آنکھ میں لگانا نفع بخش ہے خفیف ہو تو کلیتہً زایل ہو جاتا ہے اور زیادہ غلیظ اور سطبر ہو تو بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ (۱۱) بکری کے پتہ کا پانی سہ چند شہد خالص کے ساتھ ملا کر سلائی کے ساتھ آنکھ میں لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔اسی طرح (۱۲) پھٹکری اور نوشادر کو مساوی گھسکر بطور استعمال کرنے سے بیّن نفع پہنچتا ہے۔ (۱۳) بیخ درخت مدار یا بیخ کنول یا (۱۴) سفیدہ پانی میں پیسکر یا (۱۵) عرق پیاز سرخ تنہا کے چند قطرے آنکھ میں ڈالنا ہر ایک فرداً فرداً مفید عمل ہے۔ (۱۶) خبث الحدید کو آبِ انار میں ملا کر لگانا اور اگر یہ مرض پرانا ہو تو (۱۷) نمک کا پانی آنکھ میں ڈالنا عجیب الاثر ہے:

نوٹ۔ داؤد انطاکی نے لکھا ہے کہ ناخنہ میں وہی مفرد ادویہ جو سبل کو فائدہ دیتی ہیں استعمال کرنی چاہئیں۔ اس مرض میں بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں بخار انگیز چیزوں اور بے وقت کے کھانے سے پرہیز رکھیں۔

طرفہ

سرخ یا سیاہ یا نیلا نقطہ جو چوٹ لگنے سے ملتحمہ میں جم جاتا ہے

یہ ایک سرخ رنگ کا نقطہ ہے جو آنکھ کی سفیدی میں ظاہر ہوتا ہے اور بعد میں تیرہ رنگ اور مائل بسیاہی ہو جاتا ہے۔اس کے اسباب آنکھ پر چوٹ لگنا یا قے وغیرہ کی سی سخت حرکت کا واقع ہونا یا خون کے جوش سے کسی رگ کا منہ کھل جانا وغیرہ ہیں۔ تقدم اسباب یعنے مذکورہ بالا اسباب میں سے کسی ایک کا پہلے موجود ہونا ظاہر علامت ہے۔

نوٹ:۔ اس مرض میں خواہ کسی سبب سے واقع ہوا ہو علاج کی طرف جلد متوجہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ متحجر ہو جانے کے بعد اس کا زایل ہونا دشوار ہو جاتا اور بعض اوقات تعفن و تقرح تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے:

علاج:۔ (۱) کندر کا بخار پہنچانا مفید ہے۔ (۲) زرنیخ زرد کو کشنیز سبز کے پانی میں

۲. تولہ ایک رتی کے حساب سے پیسکر ٹپکانا بھی اسباب میں جید النفع ہے۔ اسی طرح (۳) زعفران کو عورتوں کے دودھ کے ساتھ ٹپکانا اور (۴) طباشیر کو روغن بنفشہ میں حل کرکے ناک میں چڑھانا ہر ایک نافع تدبیر ہے۔ علیٰ ہذا (۵) روغن گل سرکہ کے ساتھ ٹپکانا یا (۶) سندروس کو گلاب میں پیسکر یا (۷) کندر کو شیر زنان میں حل کرکے لگانا ہر ایک فرداً فرداً فائدہ مند ہے۔ (۸) میتھی کو نہار مُنہہ چباکر اس کا لعاب آنکھ میں لگانے سے نافع ہے۔ (۹) زیرہ سفید یا (۱۰) زوفائے خشک یا (۱۱) اکلیل الملک کو پکا کر آنکھ کے اوپر ضماد کرنا بھی مفید ہے۔ اس کے علاوہ (۱۲) انار ترش کا پانی آنکھ میں ٹپکانا یا (۱۳) باقلا یا (۱۴) افسنتین کو پیسکر ضماد کرنا بھی کثیر المنفعت ہے (۱۵) مولی کا پانی نکالکر ڈالنا یا (۱۶) مویز منقی کو مولی کے چھلکوں کے ساتھ پیسکر آنکھ پر ضماد کرنا نافع اعمال ہیں۔ اسی طرح (۱۷) ایلوا آب گرم میں ایک ماشہ فی ۲. تولہ کے حساب سے حل کرکے یا (۱۸) زردی بیضہ کو روغن گل میں ملاکر لگانا بھی جید النفع ہے۔ اگر طرفہ کے ساتھ درد چشم کی شکایت بھی ہو تو (۱۹) عورتوں کا دودھ یا (۲۰) لعاب اسپغول یا (۲۱) لعاب بہیدانہ یا (۲۲) سفیدی بیضہ کو نیم گرم روغن گل میں ملاکر آنکھ میں ٹپکانے سے درد کو بہت جلد تسکین ہو جاتی ہے۔ امام سویدیؒ کا تجربہ ہے کہ (۲۳) روزہ دار کا لعاب دہن لگانے سے چند روز میں یہ عارضہ زائل ہو جاتا ہے (۲۴) ماء الجبن یا (۲۵) کرفس کے پانی کا ٹپکانا بھی اس باب میں عجیب الاثر ہے۔

مُضرات

اس بیماری میں (۱) بطور غذا آش مونگ روغن بادام ڈال کر کھلائیں۔ جس میں روغن بادام ڈال کر پکایا گیا ہو۔ ا۔ باقی مقوی غذاؤں مثلاً (۲) گوشت مرغ (۳) شراب اور (۴) شیرینی سے پرہیز کریں۔

غَرَب

گوشۂ چشم کا ناصور

یہ ناصور آنکھ کے مُوق اکبر یعنے ناک کی جانب والے گوشہ چشم میں واقع ہوا کرتا ہے۔ ابتداءً تو ورم سا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ پھٹ کر ہمیشہ بہنے لگ جاتا ہے۔ بعض اوقات ناک کے اندر کی طرف سے پھٹ جاتا ہے۔ اس صورت میں مواد یعنے پیپ اور زرد آب وغیرہ ناک میں سے بہتا رہتا ہے۔

علاج:۔ حسب مناسب تنقیہ کے بعد (۱) بابُونہ کو نہایت باریک پیس کر دھوڑنا فائدہ دیتا ہے، (۲) زرنیخ زرد کو بچہ کے بول میں پیس کر خشک کرکے اور پھر پیس کر ناصور کو مواد سے پاک کرنے کے بعد اُس پر دھوڑے کے طور پر ڈالنا نفعمند ہے۔ اسی طرح (۳) عنب الثعلب کو پانی میں جوش دیکر اس میں مغز نان گندم ملا کر لیپ کرنے سے بھی غرب دفع ہو جاتا ہے (۴) برگ سُداب انار ترش کے پانی میں پیس کر فتیلہ (بتی) بنائیں اور صاف کرنے کے بعد سوراخ میں رکھدیں سریع النفع ہے۔ علیٰ ہذا (۵) کرسنہ یعنے مٹر کو کوٹ کر شہد خالص میں ملا کر یا (۶) کُندر کو بیخال کبوتر میں گوندھ کر یا (۷) پھٹکری کو پیس کر یا (۸) سکبینج کو سرکہ میں حل کرکے ہر ایک فرداً فرداً لگانا اس باب میں جید الاثر ہے۔ علاوہ ازیں (۹) زعفران یا (۱۰) مُرمکی یا (۱۱) صبر یا (۱۲) صدف سوختہ علیحدہ علیحدہ آب کاسنی تازہ یا عرق گلاب میں گھس کر لگانے سے بھی سودمند ہیں۔ اسی طرح (۱۳) اُشق کو مویز منقی یا شہد میں ملا کر لگانا اس ناصور کو زائل کر دیتا ہے۔ امام سویدی کا تجربہ ہے کہ (۱۴) پرانا اخروٹ جلا کر لگانا یا اخروٹ کا روغن استعمال کرنا غرب کو بہت جلد دفع کرتا ہے۔ اس ناصور میں پھوٹ جانے کے بعد (۱۵) اقاقیا اور (۱۶) انزروت (دلائی) کے چھڑکنے سے شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ (۱۷) برگ ترئی جنگلی کا پانی نچوڑ کر ناصور کے اندر ڈالنا نہایت مفید ہے۔

اطبائے ہند لکھتے ہیں کہ (۱۸) سنگ جراحت کے دو ٹکڑے لیکر ایک پر

پر روغن بید انجیر ڈالکر دوسرے ٹکڑے سے رگڑیں جب روغن گاڑھا ہو جائے تو فتیلہ بنا کر ناصور میں رکھیں یا (۲۰) پھول کے کٹورے میں روغن بید انجیر ٹپکائیں اور سپاری مُسلم سے اُسے اس قدر رگڑیں کہ خاکستری رنگ ہو جائے پھر اس میں فتیلہ آلودہ کر کے ناصور میں رکھیں ۔ یا (۲۰) گل تاتورہ خشک یا (۲۱) گل تنباکو روغن گاؤ میں حل کر کے یا (۲۲) سمندر سوکھ پانی میں باریک پیسکر بطریق فتیلہ ناصور میں رکھیں اسی طرح (۲۳) نیم اور پیوندی بیر کے پتے پیس اور کپڑے پر رکھکر ناصور پر باندھیں یا (۲۴) زرد چوب سائیدہ کو روغن گاؤ میں جوش دیکر اس روغن کو صاف کر کے رکھ لیں اور ناصور میں ٹپکایا کریں یہ سب اعمال فرداً فرداً نفعمند ہیں ۔ علیٰ ہذا (۲۵) مسور کی دال پوست انار ترش کے ساتھ پیسکر باندھنے سے بھی اس ناصور کو بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

سرطان العین

آنکھ کے پردہ قرنیہ کا سرطانی ورم

یہ ایک ورم ہے جو آنکھ کے پردۂ قرنیہ میں لاحق ہوتا ہے اور بالاکثر اس کے عارض ہونے کا سبب درد سر ہوا کرتا ہے ۔ اسکی مشابہت سرطان کے ساتھ پائی جاتی ہے ۔ اگرچہ یہ ورم عام طور پر دشوار علاج سمجھا جاتا ہے ۔ تاہم تسکین درد اور تخفیف عوارض میں کوشش کرنی چاہیئے ۔

علاج :- (۱) کتیرا زردی بیضہ مرغ میں ملا کر آنکھ پر رکھنا اور (۲) انڈے کی سفیدی عورت کے دودھ میں ملا کر آنکھ میں ٹپکانا مفید اعمال ہیں ۔ اسی طرح (۳) اسارون ۔ (۴) شیح (۵) کُندر (۶) مُر (۷) صبر یہ سب دوائیں فرداً فرداً کُحل (سرمہ) اور ضماد (لیپ) کے طور پر آنکھ کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں ۔ علاوہ ازیں (۸) عصارہ قنطوریون دقیق (جنطوریہ) کا آنکھ میں ڈالنا بھی نافع ہے اگر اس کے ساتھ شیر زنان بھی شامل کر لیا جائے تو عمل اور قوی ہو جائیگا ۔ علیٰ ہذا ۔ (۹) جنگلی زیتون کے پتوں کا نچوڑا ہوا پانی ۔ (۱۰) آنُشق سائیدہ اور (۱۱) سُرمہ سوختہ کا فرداً فرداً آنکھ میں لگانا اس کے ورموں کو تحلیل اور

زخموں کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے۔

اَدوِیہ جَالبِیہ وَمُزِیلہ آثارِ قُرُوح

زخموں کو صاف کرنے اور اُن کے نشانات کو مٹانیوالی دوائیں

یہاں بالاختصار بعض ایسی دواؤں کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو کحلاً و تقطیراً یعنے سُرمہ کی طرح لگانے اور ٹپکانے سے آنکھ کے زخموں کو بھرتی اور اُن کے باقیماندہ اثرات کو زائل کرتی ہیں۔

(۱) قشور کندر (۲) عُصارہ حندقوقا (بسکھپرہ) بستانی شہد میں ملایا ہُوا۔ (۳) سُندروس (۴) سکبینج (۵) پتہ خرگوش کا یہ سب دوائیں فرداً فرداً آنکھ کے زخموں کو صاف اور بیاض (سفیدی) کو دور کردیتی ہیں۔ اسی طرح (۶) مروارید اور (۷) عُصارہ قنطوریون دقیق دونوں چیزیں قروح چشم کے باقیماندہ اثرات زائل کرتی ہیں اور بیاض نیز درد چشم کہنہ کو فائدہ مند ہیں۔ اس کے علاوہ (۸) توتیا اور (۹) اقاقیا کا آنکھ میں لگانا بھی اس کی پھنسیوں کو زائل کرتا ہے۔ (۱۰) مُشک (۱۱) نوشادر (۱۲) سقمونیا (۱۳) زبد البحر کو علیحدہ علیحدہ پانی میں پیسکر لگانا نیز (۱۴) مرغ کے پتہ کا تازہ اور نیم گرم پانی آنکھ میں ڈالنا اس باب میں جید النفع ہے (۱۵) بیج کاسنی اور (۱۶) پوست بیضہ مرغ سوختہ کو غبار کی طرح باریک کرکے لگانا فائدہ مند ہے۔

بَرَدَہ

(آنکھ کے پپوٹے میں سخت وسفید اُبھار یا دانے کا پیدا ہوجانا)

یہ درحقیقت ایک غلیظ یعنی گاڑھی رطوبت ہے جو بالائی پلک کے اندر اور کبھی باہر بھی سفید رنگ چھوٹے اولے سے مشابہ پائی جاتی ہے۔ بعض دفعہ اس میں درد اور بعض دفعہ خارش ہُوا کرتی ہے۔ اور اس کا مادہ بلغم ہے۔

علاج:۔ (۱) اُشق کو گلاب اور سرکہ میں حل کرکے طلا کرنے سے اس مرض کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح (۲) حلتیت یعنے ہینگ کو سرکہ میں پیسکر لگانے سے بہت

نفع ہوتا ہے۔ (۳) بکیبنج کو بدستور استعمال کرنا بھی کثیر المنفعت ہے۔ (۴) انزروت رلائی کو سرکہ کے ساتھ پیس کر لگانا (۵) انجیریا (۶) میعۂ سائلہ کو شہد میں حل کر کے طلاء کرنا نیز (۷) لعاب حلبہ یا (۸) تخم کتان کو آنکھ میں ٹپکانا نہایت مفید اعمال ہیں ۔

شعیرہ

(انجنہاری، گوہانجنی، گھیری)

یہ ایک لمبوتری شکل کا ورم ہے۔ جلے ہوئے خون کے غلیظ فضلہ یا خون خالص کے اجتماع سے پلک کے کنارے پر اس کا ظہور ہوا کرتا ہے۔ اول الذکر صورت میں اس کا رنگ پلک کے رنگ سے ملتا جلتا اور آخر الذکر صورت میں سرخ ہوا کرتا ہے ۔

علاج :۔ (۱) خستۂ خرما (کھجور کی گٹھلی) کے سفوف کو روغن گل کے ساتھ ضماد کرنا نفعمند ہے۔ اسی طرح (۲) بکیبنج کو پانی میں حل کر کے لیپ کرنا فائدہ مند ہے (۳) بکرے کی گرم گرم گلائی ہوئی چربی کا لیپ کرنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں (۴) گیہوں کو چبا کر باندھنا اس باب میں جید الاثر ہے اور (۵) ماش کو چبا کر باندھنے سے بھی یہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ (۶) خانہ زنبور یعنی بھڑوں کے چھتے کو پانی میں پیس کر طلاء کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ جالینوس کا تجربہ ہے کہ (۷) مکھی کا سر کاٹ کر اُسے ورم شعیرہ پر ملنا محلل ہے۔ (۸) حمام میں داخل ہو کر گرم پانی کی بھاپ لینا اور (۹) صمغ عربی کو سرکہ میں حل کر کے لگانا بہترین علاج ہیں۔ اسی طرح (۱۰) مُصبر یعنی ایلوے کو پانی میں پیس کر لیپ کرنا شفائی تاثیر رکھتا ہے ۔

نزول الماء

(موتیا بند کی بیماری)

یہ ایک رطوبت غریبہ (اجنبی) ہے جو دفعتہً یا بتدریج سر کی طرف نازل ہوتی ہے۔ اور پتلی یا ثقبہ عنبیہ (اُس پردہ کا سوراخ جس کا نام عنبیہ ہے) میں ٹھہر جاتی ہے۔

جب یہ زیادہ غلیظ ہو اور تمام سوراخ پر چھا جائے تو نظر بالکل بند ہو جاتی ہے۔ اور اگر کسی حصہ پر چھا جائے اور کوئی حصہ خالی رہے تو کم و بیش بینائی باقی رہتی ہے۔ رطوبت مذکورہ کے رقیق رہتلی، ہونے کی صورت میں اگرچہ پورا سوراخ بھی رک گیا ہو۔ تاہم نورانی اجسام مثل چراغ یا روشنی آفتاب وغیرہ نظر آتے رہتے ہیں۔ اس بیماری کے اسباب سر کے بل گر پڑنا۔ چوٹ لگنا۔ رطوبت زائدہ کا بڑھ جانا۔ سخت قسم کا دردِ سر بکثرت اور بشدت قے آنا اور سخت سردی کا صدمہ پہنچنا وغیرہ ہیں۔ اگر یہ مرض چوٹ وغیرہ کی وجہ سے دفعتہً نہ عارض ہو جائے تو تدریجی طور پر واقع ہونے کی صورت میں مریض کی آنکھوں کے سامنے مچھر، مکھی یا بال وغیرہ کی شکل کے خیالات پھرتے ہیں اور چراغ یا چاند کی روشنی پھیل کر دوگنی نظر آتی ہے۔ ان علامات کے ظہور کے بعد آنکھ کی کدورت اور نظر کی خرابی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ چنانچہ مجربین نے لکھا ہے کہ جب اس قسم کے خیالات چھ ماہ تک برابر قائم رہیں اور آنکھ کا ضعف و تکدر بڑھتا جائے تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اب آنکھ نزول الماء (موتیابند) سے محفوظ نہیں رہ سکیگی۔

علاج: بعند الضرورت منضج و مسہل کے بعد (۱) نبات بادیان کو بدستور استعمال کرنا ابتداء میں فائدہ مند ہے۔ چنانچہ بادیان کے پودے کو سایہ میں خشک کرکے پیس لیں یا تازہ پودے کو کوٹ کر شیرہ نکال لیں اور اُسے چینی کے برتن میں خشک کرنیکے بعد پیس کر سرمہ بنائیں۔ اسی طرح (۲) مغز سر ابابیل کو شہد خالص کے ساتھ پیس کر آنکھوں میں لگانا بھی جید النفع ہے۔ (۳) مرزنجوش کا سونگھنا اور اس کے روغن کا سر پر لگانا اسی طرح (۴) چنبیلی اور (۵) شونیز کا سونگھنا بھی ابتدائی حالت میں نافع ہے۔ علیٰ ہذا۔ (۶) مغز گھونگھچی سفید کو کاغذی لیموں میں کھرل کرکے صبح کے وقت قدرے آنکھ میں ڈالنا عجیب الاثر ہے۔ اس کے علاوہ (۷) ہینگ کا بقدر دو تین رتی کھانا اور اُسے شہد کے ساتھ آنکھ میں لگانا نہایت نفعمند ہے (۸) سانپ کے پتہ کا پانی سلائی سے لگانا بھی عمدہ عمل کرتا ہے۔ (۹) روغن خشت کو آنکھوں میں لگانا نزول الماء کو تحلیل کرنے میں بے نظیر ہے۔ (۱۰) آب پیاز تنہا یا شہد خالص کے ساتھ ملا کر لگانا اس باب میں جید النفع ہے۔ (۱۱) ہرن کے بچہ کو ذبح کرنیکے بعد اُس کے پتہ کا تازہ پانی یا (۱۲) باغی انجیر کا دودھ لگانا سودمند ہے۔ اسی طرح

(۱۳) بوڑھے مرغ کا دماغ عورت کے دودھ میں ملا کر ڈالنا یا (۱۴) معصفر کو پیس کر سرمہ کے طور پر لگانا عجیب الخواص ہے۔ (۱۵) روغن زیتون کہنہ سے نزول الماء کے مقام پر سلائی کے ساتھ مالش کرنا اور آنکھ میں ڈالنا قدح (دستکاری) کا قائم مقام ہے۔ (۱۶) مرغی کا پتہ سرمہ کے طور پر آنکھ میں لگانا بھی ابتدائی حالت میں نافع ہے (۱۷) زرد چوب کو آب بادیان میں شافہ بنا کر دس پندرہ روز تک پانی میں گھس کر سلائی سے لگاتے رہنا۔ (۱۸) زعفران کو مشک کے ساتھ پیس کر یا (۱۹) مشک تنہا سرمہ کے ساتھ ملا کر لگانا مفید ہے۔ علاوہ ازیں (۲۰) عصارہ شقائق النعمان (گل لالہ کا نچوڑ) کا لگانا یا (۲۱) مامیران کو باریک پیس کر یا (۲۲) جنگلی پیاز کی راکھ کو روغن بلسان کے ساتھ یا (۲۳) مرجان کو باریک پیس کر یا (۲۴) فرفیون کو پانچ گنا شہد میں ملا کر لگانے سے بھی شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح (۲۵) سکبینج یا (۲۶) نوشادر کو ماء العسل کے ساتھ پیس کر آنکھوں میں لگانا نہایت نافع ہے۔ علیٰ ہذا (۲۷) صعتر ۴ ماشہ خوب باریک پیس کر سوتے وقت سرمہ کی طرح لگانا نزول الماء سے محفوظ رکھتا ہے۔ بیحد مجرب ہے۔

نوٹ:۔ خیالات کے متعلق یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر فرضی شکلیں جو آنکھوں کے سامنے اڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ایک ہی قسم کی ہوں تو سمجھنا چاہیئے کہ خرابی خاص آنکھوں میں ہے۔ اور اگر مختلف قسم کی ہوں تو بیماری کا حقیقی محل آنکھوں کے علاوہ کوئی اور عضو ہوگا۔

قدح یعنی دستکاری کے متعلق ہدایات

جب قدح یعنی دستکاری کی ضرورت ہو تو اس عمل سے پہلے تمام بدن اور دماغ کا تنقیہ کرا لینا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات خاص طور پر قابل لحاظ ہے۔ کہ مریض کی آنکھ قدح کے قابل ہے یا نہیں اور اس کا پانی کس قسم کا ہے سدہ عصبیہ کے ساتھ مرکب تو نہیں۔ اگر مرکب ہو تو سب سے پہلے تنقیہ سدہ (بندش کو کھولنا) کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ناقابل قدح ہونے کی حالت میں اسے قابل قدح بنائیں۔ قابل قدح بنانیکا یہ طریق ہے۔ کہ مریض کو نہایت کم مقدار و لطیف غذا دیں

چاہیئے۔ اور مُغلّظ (غلیظ کرنیوالی) غذائیں مثل گوشت گاؤ۔ دُودھ۔ عدس (مسور) پیاز۔ گندنا۔ شراب اور مچھلی وغیرہ سے پرہیز لازم ہے یہ احتیاطیں اُس حالت کے لئے ہیں جبکہ نزول الماء کا پانی غلیظ ہو۔ لیکن اگر یہ پانی ضرورت سے زیادہ رقیق ہو تو اُسے گاڑھا بنانے کے لئے برعکس تدابیر سے کام لیں۔ بہر حال حسب ضرورت غلیظ کو رقیق اور رقیق کو غلیظ بنا کر اُس کے قوام میں اعتدال پیدا کرنا ضروری ہے۔ ورنہ قدح کا عمل بیفائدہ ہوگا ؛

اِس کے علاوہ وقت اور موسم کا لحاظ بھی لازمی امر ہے۔ موسم نہ زیادہ سرد ہو۔ نہ زیادہ گرم۔ مریض کا نہار مُنہ ہونا۔ عمل کے بعد روئی کے پھاہے کو روغن بنفشہ و زردی بیضہ میں تر کر کے آنکھ پر باندھ دینا۔ اگر ایک آنکھ پر عمل کیا گیا ہے تو دوسری کو بھی اُس کے ساتھ بند رکھنا اور تین چار روز تک عمل کے بعد اندھیرے میں چت لیٹے رہنا۔ بات چیت اور حس و حرکت سے پرہیز رکھنا۔ حتیٰ الامکان کھانسی۔ چھینک اور غم و غصہ وغیرہ سے بچنا۔ کنپٹیوں پر کسی سرد اور مخدر دوا کا ضماد کرنا وغیرہ تمام ضروری امور ہیں۔ غذا نہایت قلیل مقدار میں اور ایسی دینی چاہیئے جس کے چبانے کی ضرورت نہ ہو۔ بعض اطباء نے ایسے موقع پر دلیہ گندم اور بعض نے حریرہ سبوس گندم تجویز کیا ہے۔ زیادہ ضعف اور کمزوری کی حالت میں تیتر کا شوربا جس میں چکنائی نہ ڈالی جائے۔ پلایا جاسکتا ہے۔ اگر عمل کی وجہ سے دردِ سر یا ورم پیدا ہو جائے تو کامل ایک ہفتہ تک دوا لگاتے رہنا اور بدستور چت لیٹے رہنا نہایت لازمی ہے۔ تاکہ درد ساکن ہو جائے۔ پٹی ہر تیسرے روز سہ پہر کو بدل دینی چاہیئے۔ کھولتے وقت نیمگرم پانی کے ساتھ روئی تر کر کے دھوئیں۔ اور آب بید یا آب کدو یا آب عنب الثعلب (لال ساگ) کے ساتھ تکمید (ٹکور) کر کے پھاہا کو سفیدی بیضہ میں تر کریں اور آنکھ پر باندھ دیں۔ مدت مذکورہ کے بعد جب مریض کو اُٹھانا چاہیں تو اُس کے ارد گرد تکیئے رکھ کر بٹھائیں اور آنکھوں کے اوپر سیاہ کپڑا ڈالے رکھیں ؛

اِس کے بعد مناسب سمجھیں تو شادنہ مغسول یا سُرمہ سیاہ لگائیں اور

رفتہ رفتہ اُٹھنے بیٹھنے کی اجازت دیں۔ لیکن غلیظ اور بخار انگیز غذاؤں سے بعد میں بھی پرہیز کرنا چاہیئے اور ہر فصل میں مطبوخ افتیموں یا حب ایارج وغیرہ کے ساتھ تنقیہ کرتے رہنا۔ ریاضت معتدل۔ حمام۔ خلوئے معدہ کے وقت پاؤں کی مالش کرنا مفید و مناسب اعمال ہیں۔

زُرقتہ العین
(آنکھ کی نیلاہٹ یا گربہ چشمی)

اِس مرض میں آنکھ کی سیاہی کا رنگ متغیر ہو کر نیلگوں ہو جاتا ہے۔ مولودی (پیدائشی) ہونے کی صورت میں علاج پذیر نہیں۔ عرضی ہو تو شفایاب ہونا ممکن ہے عرضی کے اسباب میں رطوبت جلیدیہ کا بڑھ کر اُبھر آنا۔ آنکھ کے طبقات صلبیہ مشیمیہ اور شبکیہ میں سے کسی ایک کا متورم ہو کر یا رطوبت زجاجیہ کا مقدار اً بڑھ کر جلدیہ کو باہر کی جانب اُبھارنا۔ رطوبت غلیظہ کا زیادہ پیدا ہونا وغیرہ ہیں۔ چنانچہ بچوں میں عموماً اس کا ظہور ہوا کرتا ہے۔ بوڑھوں میں یبوست کے باعث اور رطوبت بیضہ کے بڑھنے سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ اگر ضرورت ہو تو تنقیہ دماغ کے بعد (۱) بندق ہندی (ریٹھہ) کو پانی میں پیس کر چند یا پر طلاء کرنے سے آنکھ کی نیلگونی (نیلاہٹ) سیاہی سے بدل جاتی ہے۔ اسی طرح (۲) زعفران کا سرمہ کے طور پر باریک کر کے لگانا بھی یہی فائدہ دیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۳) عصارۂ عنب الثعلب (مکو کا نچوڑ) مداومت کے ساتھ سلائی کے ساتھ لگانا بھی فائدہ مند ہے (۴) انار تُرش کے چھلکے کا نچوڑا ہوا پانی ایک مدت تک آنکھ میں ڈالتے رہنے سے شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ (۵) شقائق النعمان یعنی گل لالہ کا عصارہ آنکھ میں ڈالنے سے بھی یہ بیماری زائل ہو جاتی ہے۔ جالینوس اپنا تجربہ بیان کرتا ہے کہ (۶) حنظل سبز یعنی سبز تُمّے کا عرق ٹپکانا مرض زُرقتہ العین (کبودی چشم) کا دافع ہے۔ اور (۷) بھنگ کے پتوں کا نچوڑ بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

نوٹ:۔ شارح صدود الامراض لکھتا ہے کہ شدید امراض کے باعث دماغ کو ضعف لاحق ہونے اور رطوبات دماغیہ کے تحلیل ہوجانے سے یبوست کا غلبہ ہوکر رطوبت جلدیہ جم جاتی ہے۔ بچوں کو جب یہ مرض رطوبت غلیظ دخام کے غلبہ سے غیر پیدائشی طور پر لاحق ہوجاتا ہے تو جوان ہونے پر خود بخود زائل ہوجایا کرتا ہے۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہوتی ہے کہ طبیعت کے قوی ہوجانے سے خام رطوبتیں تحلیل ہوجاتی اور مابقیٰ نضج حاصل کرلیتی ہیں۔ جمود جلدیہ سے لاحق ہونے والی نیلگونی علاج پذیر نہیں اور اُس میں بینائی بالکل جاتی رہتی ہے

امراضُ الاُذن

(کان کی بیماریاں)

اس میں کچھ شک نہیں کہ حواس خمسہ ظاہری (پانچ بیرونی حسوں) میں سُننے کی حس بھی ایک نہایت ضروری بلکہ قوت بصر سے افضل ہے۔ اس لئے کان کی جو سماعت کا آلہ ہے بہت حفاظت کرنی چاہیئے۔ اُسکو میل کے جمع ہونے۔ پانی یا کسی جانور کے داخل ہونے سے بچانا بیحد ضروری ہے۔ چنانچہ سوتے وقت کان میں روئی رکھنا اور ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ روغن بادام تلخ ٹپکانا کان کی صحت کو محفوظ رکھنے والے اعمال ہیں۔ اس کے علاوہ پھنسیوں اور ورموں کے عارض ہونے سے بھی حفاظت رہنی ضروری ہے۔ اگر اس قسم کا اندیشہ ہو تو شیاف مامیثا کو سرکہ میں حل کرکے ٹپکائیں۔ ہر ہفتہ میں ایک دفعہ یہ عمل کرنا کانوں کی طرف نوازل کے گرنے کو روکتا ہے۔ بدہضمی اور امتلاء سے اور خصوصاً ایسی حالت میں سونے سے محترز رہیں۔ زیادہ بولنا۔ زور کی آوازوں کا سُننا۔ سخت حرکتیں کرنا۔ زیادہ حمام۔ سُکر متوالی (پے در پے نشہ) یہ سب کانوں کی صحت کو خراب کرنے والے امور ہیں ۰

نوٹ:۔ جو دوا کان میں ٹپکائی جائے اُس کا نیم گرم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ بالفعل بارد دوا ایسی چیز جو چھونے سے سرد معلوم ہو عام اس سے کہ تاثیراً سرد ہو یا گرم، عضبۂ سمع یعنی کان کے پٹھے کو مُضر ہے ۰

وَجعُ الاُذُن

(کان کا درد)

درد گوش مختلف اسباب سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ مثلاً سُوءِ مزاج یا ورم یا بثرہ (پھنسی) یا تفرق اتصال یعنی زخم یا کان میں پانی یا اور شئے کا داخل ہونا وغیرہ سُوءِ مزاج جیسا کہ ابتدائے کتاب میں تفصیلاً لکھا گیا ہے آٹھ قسم کے ہوتے ہیں چار ساذج (بلا مادہ) اور چار مادی (با مادہ) اِن میں سے جس قسم کا سُوءِ مزاج گرم یا سرد یا خشک یا تر ہوگا علامتِ مخصوصہ سے شناخت کیا جائیگا جن کا ذکر متعدد مرتبہ ہو چکا ہے۔ بہر حال جن مفرد ادویہ کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے اُن میں سے مناسب حال ادویہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

عِلاج:۔ مادی ہونے کی صورت میں تنقیہ خلط غالب کے بعد اگر گرم ہو تو (۱) سرکہ دو جز روغن گُل ایک جز کے ساتھ ملا کر جوش دیں جب صرف روغن باقی رہ جائے تو نیمگرم کان میں ٹپکانا مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح سبب گرم ہو تو (۲) آب کدو کو شیر دختران کے ساتھ ملا کر نیمگرم ٹپکانے سے افاقہ ہوتا ہے (۳) سفیدی بیضہ نیمگرم یا (۴) شیر زناں نیمگرم ٹپکانا بھی نفعمند ہے (۵) عُصارہ گُل سُرخ کو شکر کے ساتھ اور (۶) خرفہ کا پانی روغن گُل کے ساتھ ملا کر ڈالنا کان کے گرم درد کو نفعمند ہے۔ اگر کان میں پھُنسی کے باعث سخت قسم کا ضربانی درد ہو تو (۷) افیون بقدر نصف رتی شیر زناں میں حل کر کے نیمگرم ٹپکانا نافع ہے۔ اگر چوٹ لگنے یا گر پڑنے سے درد لاحق ہُوا ہو تو (۸) ست لوبان کو دودھ میں حل کر کے چند قطرے ٹپکانے سے بہت جلد تسکین ہوتی ہے۔ اسی قسم کے درد میں (۹) خرمہرہ (کوڑی) کو جلا کر اور نرم پیس کر لیموں کے پانی میں کھرل کر کے ٹپکانا بھی عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح گرم درد کی حالت میں (۱۰) شیاف مامیثا کو عورت کے دودھ اور روغن گُل میں پیس کر نیمگرم ٹپکائیں جید النفع ہے (۱۱) اس کے علاوہ (۱۲) عصارہ برگ بنگ (۱۳) عصارہ تراشہ کدو یا برگ کدو (۱۴) عصارہ برگ بید (۱۵) عصارہ حی العالم (سدا بہار)

(۱۶) عصارہ عصبی الراعی (لال ساگ) (۱۷) عصارہ عنب الثعلب (۱۸) عصارہ برگ کاہو (۱۹) عصارہ برگ کشنیز (۲۰) عصارہ برگ کاسنی اور (۲۱) عصارہ برگِ خرفہ ہر ایک فرداً فرداً ٹپکانے سے کان کے گرم دردوں میں فائدہ کرتا ہے۔ اسی طرح شدید دردوں میں (۲۲) افیون بقدر ایک مُرغ کو جلا کر اُس کی خاکستر چار پانچ چاول کی مقدار میں روغن گُل کے ساتھ ملا کر نیمگرم ڈالنے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۲۳) روغن گُل کو انار میں پکا کر کان میں ٹپکانا بھی جلیل النفع ہے۔ اسی طرح (۲۴) نیم کے جوشاندہ کا بخار (بھاپ) کان کو پہنچانے سے ہر قسم کے درد کو تسکین ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا (۲۵) افسنتین کے جوشاندہ کی بھاپ یا (۲۶) عنب الثعلب کے جوشاندہ کی بھاپ یا (۲۷) گلمرُخ کے جوشاندہ کی بھاپ ہر ایک تنہا تنہا مفید ہے۔

سردی کے دردِ گوش کے لئے (۲۸) برگ زقوم تازہ یعنی تھوہر کے سبز پتوں کا پانی نکال کر نیمگرم کان میں ٹپکانا۔ یہانتک کہ کان بھر جائے پھر اُسے گرا کر مکرر یہی عمل کرنا نفعمند ہے۔ اور (۲۹) برگ سکھدرشن کا پانی نچوڑ کر نیمگرم کان میں ٹپکانا اور اسی طرح (۳۰) تمباکو والے پان کی پیک کان میں ڈالنا بچوں کے درد گوش میں خصوصیت سے مفید ہوتا ہے۔ ریاح باردہ یا سردی لگنے سے جو درد لاحق ہو اُس میں (۳۱) روغن زیتون سے روئی کو آلودہ کر کے نیمگرم ٹکور کرنا یا (۳۲) شلغم کے جوشاندہ خردل (رائی) کے ساتھ یا تنہا کی بھاپ دینا بھی نافع عمل ہے۔ اسی طرح (۳۳) مرزنجوش تنہا یا جاورس (باجرہ) کے ساتھ جوشا کر اُس پر کان کو رکھنے سے بھی شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ (۳۴) برگ مدار تازہ جو مائل بزردی ہوں اُنھیں آگ پر گرم کریں اور کسی قدر روغن گاؤ کے ساتھ چرب کر کے مَل اور نچوڑ لیں اس میں سے چند قطرہ ٹپکانے سے کان کے سرد درد کو بہت نفع پہنچتا ہے۔ اگر پتوں کو گرم کرتے وقت اُن میں قدرے لسن بھی لپیٹ لیں اور پھر اس کے نچوڑ کو استعمال کریں تو زیادہ قوی العمل ہوجاتا ہے۔ مادہ بلغم سے پیدا ہونے والے دردمیں (۳۵) تازہ پودینہ کا پانی ماء العسل کے (آب شہد) کے ساتھ ملا کر ڈالنا (۳۶) برگ مولی کا پانی اور (۳۷) پیاز کا پانی۔ ہر ایک فرداً فرداً کان میں نیمگرم ڈالنا سردی کے درد کو زائل کردیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۳۸) جھاڈ (ایک قسم کی لاکھ ہے) کو باسی پانی میں حل کر کے نیمگرم تین قطرے کان میں ڈالنا بلغمی

قسم میں نہایت مفید ہوتا ہے اسی طرح (۳۹) موسیائی اصیل کو روغن گل میں حل کر کے
کان میں ٹپکانا سردی کے درد نیز گرانی گوش دونوں کو مفید ہے۔ علیٰ ہذا (۴۰)
گردۂ زگاؤ اور کسی قدر اُس کی چربی لیکر اُس پر کسی قدر پسا ہُوا نمک چھڑک کر
نیم بریان کر لیں پھر اُسے نچوڑ کر جو پانی نکلے اُسے کان میں ٹپکائیں خصوصیت
سے مفید ہے۔ (۴۱) گھونگھچی کا چھلکا دُور کر کے روغن تلخ میں بھون لیں۔ جب
اچھی طرح بریان ہو جائیں تو روغن کو صاف کر کے کان میں ٹپکایا کریں سریع الاثر ہے
(۴۲) گل بابونہ تازہ یا خشک کو پانی میں جوش دیکر اُسکا بخار لینے سے بھی بہت
فائدہ ہوتا ہے (۴۳) خطمی کو روغن گاؤ میں پکا کر ضماد کرنا درد کو تسکین دیتا اور گرم
ورم کو زائل کرتا ہے۔ کان کے اندرونی ورم کو پختہ کرنے کے لئے (۴۴) آب
کنوچہ کو شہد خالص میں ملا کر ڈالنا مفید ہے۔ اسی طرح (۴۵) شہد خالص اور دودھ
میں بتّی تر کر کے کان میں رکھنے سے بھی کان کی صفائی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت
میں کہ کان کے زخم و رطوبت کے بند ہو جانے سے درد لاحق ہُوا ہو۔ (۴۶) روغن
نیم کو شہد کے ساتھ ملا کر ٹپکانے سے کان جاری ہو کر آرام ہو جاتا ہے (۴۷) شہد
خالص کو عورتوں کے دودھ میں ملا کر اُس میں بتّی تر کر کے کان میں رکھنا پرانے
زخموں کو صاف کرتا ہے۔ جب کان سے بکثرت پیپ جاری ہو تو اُس کے
بند کرنے کے لئے (۴۸) سُہاگہ بریان کو پیس کر کان میں بقدر ایک رتی ڈالکر
اوپر سے آب لیموں کے چند قطرے بھی ٹپکانا مفید ہوتا ہے۔ نیز کان کے
درد خارش اور پیپ کے لئے (۴۹) لعاب حلبہ کو عورتوں کے دودھ میں ملا کر
نیم گرم ٹپکانا قیمتی فوائد رکھتا ہے۔ اگر درد گوش کیڑوں کی وجہ سے ہو تو (۵۰)
صبر زرد کو روغن سرشف میں حل کر کے نیمگرم ٹپکانے سے کرم کش اثر ظاہر ہوتا ہے
خصوصاً (۵۱) لیم (ہندی دوا ہے) کو باریک پیس کر کان میں نلکی وغیرہ کے ذریعہ
پھونکنا یا اُس کا پانی نچوڑ کر نیمگرم کان میں ٹپکانا کیڑوں کو مارتا ہے۔ اسی طرح
(۵۲) حنظل تازہ کو آگ میں رکھیں جب خوب پک جائے تو اُس کا پانی کان
کے اندر ٹپکائیں اور مغز اوپر ملیں اس باب میں جید النفع ہے۔ علیٰ ہذا (۵۳)
شیرۂ برگ شفتالو یا (۵۴) شیرۂ پودینہ فرداً فرداً کان میں ٹپکانے سے قاتل کرم

ہیں۔ اِن کے علاوہ (۵۵) شیرہ تخم ترب اور (۵۶) شیرہ پیاز تنہا تنہا اس مرض کے دافع ہیں۔ نیز (۵۷) روغن مغز خستہ شفتالو زہرہ گاؤ کے پانی کے ساتھ ڈالنا بھی نفعمند ہے۔ اگر زیادہ تسکین مطلوب ہو تو (۵۸) کشنیز یا (۵۹) کاہو پیس کر کان کے اِرد گرد ضماد کرنا مفید پڑتا ہے۔ سخت درد کی حالت میں (۶۰) عصارہ بنگ کا لیپ کرنا بھی شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ بعض اوقات بچوں کے کانوں سے شیر خواری کے زمانے میں سفید سی رطوبت سیلان کیا کرتی ہے۔ جس کی وجہ دماغ میں رطوبات کا زیادہ پیدا ہونا ہے اُس کا علاج معمولی مجففات (خشک کرنیوالی دواؤں) سے کرنا چاہیئے (۶۱) مازو کو سرکہ کہنہ کے ساتھ پیس کر ٹپکانا اس باب میں عجیب الاثر ہے اسی طرح (۶۲) پوست انار کو پانی میں جوش دیکر یا (۶۳) برگ مورد یا (۶۴) برگ بارتنگ یا (۶۵) گلاب کی کلیاں سرکہ کے ساتھ پکا کر قطرہ قطرہ کانوں میں ٹپکانا اس قسم کی رطوبت کو خشک کر دیتا ہے خصوصاً (۶۶) کوڑی کو جلا کر اور باریک پیس کر کان میں چھڑکنا۔ نیز (۶۷) سہاگہ بریاں پیس کر کان میں ڈالنا اور اوپر سے آب لیموں کے چند قطرے ٹپکانا رطوبت کو خشک اور بدبو کو دُور کرتا ہے ؁

اِنفِجارُ الاُذُن

(کان سے خون کا جاری ہونا)

اِس کا سبب کسی رگ کا مُنہ کھُل جانا ہے جو اِمتلا یا ضربہ و سقطہ کی وجہ سے واقع ہوتا ہے۔ کبھی بحُران یا شِدّت نزلہ سے بھی کان سے خون جاری ہو جاتا ہے ؁

عِلاج:۔ بحُرانی میں جبتک غشی یا سقوط قوّت کا خوف نہ ہو بند نہ کرنا چاہیئے ضربہ اور سقطہ (چوٹ لگنے یا گر پڑنے کے) باعث کان سے خون بہنا بقول بقراط مہلک ہے۔ ان کے علاوہ دوسری قسم کے سیلانِ خون میں قابضات و مبردات (قابض اور سرد کرنیوالی دوائیں) کے ساتھ علاج کرنا چاہیئے۔ مثلاً (۱) انار کو مع پوست و شحم وغیرہ سرکہ میں خوب پکانا۔ پھر صاف کرنے کے بعد کان میں ٹپکانا خون کو بند کرتا ہے۔ اسی طرح (۲) آب بارتنگ میں اقاقیا حل کر کے ٹپکانا بھی نفعمند ہے۔

اگر کان کے اندر خون جم گیا ہو تو (۳) شیرۂ کرنب کو سرکہ کے ساتھ ملا کر نیمگرم ٹپکانے سے پگھل جاتا ہے (۴) گزدۂ زگاؤ نیم بریاں کا پانی کان میں ٹپکانا بھی خون کے جریان کو روکتا ہے۔ علیٰ ہذا (۵) مازو کو کوٹ کر اور سرکہ میں جوش دیکر اگر تپ ہو تو کسی قدر کافور بھی شامل کر کے کان میں ڈالنا سودمند ہے۔ سرہندی نے لکھا ہے کہ (۶) کوڑی کی راکھ کا کان میں بُرکنا خون کے بند کرنے میں سریع الاثر ہے۔ اگر کان سے رطوبت حادہ (تیز) بہتی ہو تو (۷) انار ترش کے چھلکے یا (۸) برگ آس یا (۹) برگ گاؤزبان کو سرکہ میں جوشا کر کان میں ڈالنا نفعمند ہے۔

اَوْرَامِ اَصْلِ الْاُذُن

(کان کے پیچھے کے ورم)

یہ اورام حبس مادہ کے سبب سے پیدا ہوا کرتے ہیں اور قرب دماغ کی وجہ سے خطرناک ہوتے ہیں۔ طاعونی ورم ہو تو سمیت مادہ کی وجہ سے مہلک ہے۔ اگر بطریق بحران واقع ہو تو خوفناک نہیں ہوتا۔ مادہ کا گرم و سرد ہونا علامات ظاہرہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔

علاج:- ان اورام میں بخلاف دیگر ورموں کے روادع (مادہ کو واپس کرنے والی) کا استعمال جائز نہیں ہے۔ کیونکہ قرب دماغ کی وجہ سے یہ امر خطرناک ہے۔ ضرورت ہو تو (۱) پچھنے یا (۲) جونکیں لگوائیں (۳) سوئے یا (۴) بابونہ یا (۵) السی کو روغن گل کے ساتھ پیس کر ضماد کریں۔ اسی طرح (۶) برگ بنفشہ و گل خطمی کو میتھی کے پانی میں پیس کر اور ماء العسل ملا کر لیپ کرنا بھی نافع ہے۔ علیٰ ہذا (۷) آرد جو (۸) آرد باقلا (۹) تخم خطمی (۱۰) اکلیل الملک میں سے کسی ایک کو آب گرم میں پیس کر باضافہ روغن بنفشہ ضماد کرنے سے شفائی تاثیر ہوتی ہے اگر ان ادویہ سے تحلیل نہ ہو تو (۱۱) آرد گندم کو جوشاندہ انجیر زرد میں پکا کر باضافہ روغن زیتون نیمگرم لیپ کرنے سے ورم پختہ ہو جاتا ہے اور (۱۲) مغز ساق گاؤ (گائے کی پنڈلی کے مغز) کا لیپ کرنے سے یہ ورم پک کر تحلیل ہو جاتا ہے جالینوس

کا تجربہ ہے کہ (۱۳) باقلا کا آٹا تخم خلبہ کے سفوف کے ساتھ یا (۱۴) اسپغول کو فتہ سرکہ اور روغن گل کے ساتھ بطور ضماد استعمال کرنے سے اس قسم کے ورم کا دافع ہے۔ (۱۵) رسوت کا لیپ بچوں کے ورم پس گوش کو نہایت مفید ہے اور اُس پر (۱۶) روغن گاؤ کا چھڑ کنا بھی عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح (۱۷) اشق یا (۱۸) تخم السی کو باریک کر کے شہد میں ملا کر لیپ کرنے سے بھی اس ورم کو شفاء ہو جاتی ہے (۱۹) برگ کشنیز سبز اور مویز سیاہ کو کوٹ کر ضماد کرنے سے نیز (۲۰) انڈے کی سفیدی روغن گل میں ملا کر لگانے سے بھی صحت ہو جاتی ہے ؛

قُلَاعُ الاُذُن

(کان کی جڑھ کا شقاق یا جراحت)

اس کا سبب خلط اکال و حریف (کھا جانے والا اور تیز مادہ) ہے جو دماغ سے کان کی طرف گرتی ہے۔ بالعموم بچوں میں یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اُن کی جلد ڈھیلی اور بشرہ نرم ہوا کرتا ہے ؛

علاج:۔ شدید حالت میں (۱) شانوں کے درمیان پچھنے یا (۲) کان کی جڑھ میں جونکیں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اندرونی طور پر (۳) شربت نیلوفر ۴ تولہ (۴) شربت بنفشہ ۳ تولہ (۵) شربت عناب ۳ تولہ ہر ایک کا فرداً فرداً پینا نافع عمل ہے۔ اور زخم کو (۶) تازہ دودھ سے دھونا اور (۷) مرداسنگ سفید یا (۸) سفیدہ کاشغری یا (۹) برگ حنا سائیدہ یا (۱۰) مغز ہندوانہ یا (۱۱) مغز کدو سوختہ یا (۱۲) دم الاخوین یا (۱۳) کتھ سفید یا (۱۴) گل ارمنی یا (۱۵) شب یمانی بریان کو باریک پیس کر زخم پر چھڑ کنا مفید ہے۔ اسی طرح (۱۶) انزروت (لائی) (۱۷) بُسّد (۱۸) کف دریا ہر ایک کو فرداً فرداً باریک پیس کر چھڑ کنا نہایت نفع بخش ہے ؛

طرش وصمم

(سماعت کا نقص اور بہرا پن)

اس مرض کے اسباب خلط غلیظ کا کان کے پیچھے پڑ جانا۔ سوء مزاج سادہ۔ یا مادی کا واقع ہونا۔ صماخ (سوراخ گوش) میں سُدّہ پڑنا وغیرہ ہیں۔ ہر ایک قسم کے سوء مزاج کی علامتیں ظاہر اور بارہا ذکر کی گئی ہیں۔

علاج:۔ اگر یہ مرض خلقی یعنی پیدائشی ہو تو علاج پذیر نہیں۔ عارضی (بعد میں لاحق ہونیوالا) اگر زیادہ دیرینہ نہ ہو تو بسہولت زائل ہو سکتا ہے ورنہ بمشکل اور کم مادی ہو تو تنقیہ مناسب کے بعد (۱) افسنتین رومی کا دھواں کان میں پہنچانا طرش صفراوی کا دافع ہے اسی طرح (۲) مصطگی کو روغن کنجد میں جوشا کر کان میں ڈالنا عجیب النفع ہے۔ (۳) پیاز کا پانی نفعمند ہے۔ علاوہ ازیں (۴) بیخ حنظل تازہ کو کوٹ کر اس کا نچوڑ نیمگرم کان میں ٹپکانا بھی شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ اگر گرم و تیز بخارات یا گرمی کا نتیجہ ہو تو (۵) روغن کاہو یا روغن گل یا روغن کدو کو کان میں ٹپکانا خصوصاً (۶) آب انار کا قطور کرنا نہایت مفید ہوتا ہے علی ہذا شدت حرارت میں (۷) سبز دھنیئے یا سبز کاہو کا پانی ڈالنا یا (۸) آب کدو یا روغن نیلوفر کا ٹپکانا قیمتی فوائد رکھتا ہے اگر طرش یعنی نقص سماعت سردی سے لاحق ہُوا ہو تو (۹) ابہل یعنی ہوبیر کو روغن کنجد میں خوب بریان کریں جب سیاہ ہو جائے تو کان میں قطرہ قطرہ ڈالا کریں جید الاثر ہے۔ اسی طرح (۱۰) افسنتین کے جوشاندہ کو روغن بادام تلخ کے ساتھ کان میں ڈالنا پرانے بہرہ پن کو زائل کر دیتا ہے۔ کان کی گرانی اور ریاح غلیظ کے تحلیل کرنے کے لئے (۱۱) گل بابونہ تازہ یا خشک کو سرکہ میں خوب جوشا کر کان میں بھاپ پہنچائیں۔ اخلاط غلیظہ موجب ہوں تو تنقیہ مناسب کے بعد (۱۲) فلفل سیاہ کو باریک پیس کر روغن زنبق میں حل کریں اور کان میں ٹپکایا کریں نہایت نافع عمل ہے۔ اس کے علاوہ طرش (نقص سماعت) بارد میں (۱۳) حنظل یا اس کی بوٹی کو روغن کنجد میں خوب جوش کر صاف کرلیں اور بدستور کان میں ڈالیں۔ اسی طرح (۱۴) روغن تخم ترب (مولی کے بیجوں کا روغن) کی اس باب

میں بہت کچھ مدح سرائی کی گئی ہے اور اس سے اکثر لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔ علیٰ ہذا (۱۵) رائی کا تیل کان میں ٹپکانا نیز اسکو کوٹ کر اور شہد خالص میں ملا کر آگ پر گاڑھا کر کے فتیلہ کے طور پر استعمال کرنا بہرہ پن کے دور کرنے میں سریع الاثر ہے (۱۶) آب زہرہ گاؤ کا کان میں ٹپکانا اور (۱۷) بھیڑ یا بکری کے پتے کا پانی ڈالنا بدستور نفع بخش ہے۔ علاوہ ازیں (۱۸) جند بیدستر کو روغن ثبت (سوئے) میں حل کر کے ٹپکانا بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ مرض سرد مادہ سے ہو اور اُسکے ساتھ ریاح غلیظہ بھی ہوں عجیب المنفعت ہے۔ اِسی طرح (۱۹) ایک دانگ لونگ اور اُس کی دوگنی مصطگی حسب معمول فتیلہ بنا کر کان میں رکھنا بیحد مفید ہے ؀

نوٹ:- اگر امراض حادہ مثل تپ وسرسام کے بعد بہرہ پن لاحق ہو تو خلط غالب کا تنقیہ کرنے کے بعد دماغ کو تقویت دینی چاہیئے۔ اور کان کو ہر حالت میں گرد وغبار۔ سیماب کے دھوئیں۔ پانی کے داخل ہونے وغیرہ سے جہانتک ممکن ہو محفوظ رکھنا چاہیئے ؀

طَنِین ودَوِی

(کان میں باریک اور موٹی آوازیں آنا)

اس مرض کے اسباب فضلہ دماغ۔ ضعف قوت سامعہ (سننے کی طاقت کی کمزوری) ذکائے حس سمع (سننے کی طاقت کی تیزی) اور خشکی کی زیادتی وغیرہ ہیں ہر ایک سبب اپنی علامات مخصوصہ سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔ علاج کلی اگر مزاج اور کان میں گرمی ہو تو سرد تیل جو بخارات کو تحلیل کرنے والے ہیں ورنہ مزاج کے سرد ہونے کی صورت میں گرم روغن محلل بخارات کان میں ٹپکانا بہترین تدبیر ہے ؀

علاج:- فضلہ دماغ سے ہو تو تنقیہ کے بعد (۱) فرفیون کو روغن حنا میں حل کر کے نیمگرم کان میں ٹپکانا نفعمند ہے (۲) زہرہ گاؤ گائے کا پتہ اکو گوندھنا

کے پانی یا روغن گُل کے ساتھ ڈالنے سے طنین بارد کو فائدہ ہوتا ہے (۴) حنظل دُکھے کو روغن زیتون میں جوش دیکر صاف کر کے کان میں ٹپکانے سے دَدی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح (۵) شیرۂ برگ پان یا (۶) شیرۂ مدار یا (۷) آب پیاز کا کان میں نیمگرم ڈالنا بھی فائدہ مند ہے۔ (۸) نازبُو کے پتّوں کا نچوڑ اور (۹) تلخ بادام کا روغن دونوں فرداً فرداً اس باب میں نافع ہیں (۱۰) سُداب کا نچوڑ پوست انار کے ساتھ پکا کر ٹپکانا بھی سریع الاثر ہے (۱۱) مولی کا پانی ڈالنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۱۲) روغن گُل یا (۱۳) روغن بادام ڈالنا نفعمند ہے۔ علیٰ ہذا (۱۴) مرزنجوش یعنی مروا ۹ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا۔ کان بھپارہ لینا اور ٹپکانا شفا بخش ہے (۱۵) سرکہ کی بھاپ دینا اور (۱۶) سرکہ و روغن گُل ہر ایک فرداً فرداً کان میں ٹپکانا جید الاثر ہیں۔

نوٹ:۔ اس مرض کے تمام اقسام میں دُھوپ۔ آگ۔ زیادہ گرم حمام سخت حرکات۔ بلند آواز۔ کثرت کلام۔ کثرت جماع۔ اِمتلائے معدہ۔ بخار انگیز اشیاء مثل پیاز۔ لہسن۔ گندنا۔ شراب۔ بھوک اور قبض وغیرہ سے بچنا چاہئیے

مُضرات

(۱) بھنگ کے بیج کھانے سے سماعت یعنی شنوائی کی طاقت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اِسی طرح (۲) سیماب یعنی پارہ کا دُھواں کان میں داخل ہونے سے قوت سامعہ زائل ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا (۳) چنار کا پھل اور اُس کے پتّوں کا غبار کان میں جانے سے بھی سماعت جاتی رہتی ہے۔

اَمراضُ الاَنف

(ناک کی بیماریاں)

ناک کے متعلق متعدد بیماریاں ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل میں علیحدہ علیحدہ کیجائیگی۔ اور ہر ایک بیماری کے متعلق مفردات مخصوصہ کا ذکر کیا جائیگا۔ جو غرغرہ طلاؤں۔ بخورات۔ شمومات۔ نشوقات۔ اور نفوقات کے طور پر استعمال کیجاتی ہیں

زکام و نزلہ

(ناک اور حلق کی طرف مواد کے گرنیکی بیماری)

فضلات جو دماغ سے گرتے ہیں اگر ناک کی طرف آئیں تو زکام اور اگر حلق یا کسی دوسرے عضو کی طرف گریں تو نزلہ کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ دماغ کو باہر سے زیادہ حرارت کا پہنچنا جس کی مثالیں اگر حمام یا آگ کے سامنے بیٹھنا یا مشک جند بیدستر اور زعفران وغیرہ کا سونگھنا ہیں۔ خاص مزاج دماغ کی گرمی کا بیرونی طور پر دماغ کو سردی پہنچنے سے مسامات کا بند ہو جانا۔ دماغ کے خاص اندرونی مزاج کی سردی اور تمام بدن کا بخارات سے ممتلی (بھرا ہوا) ہونا وغیرہ اسباب ہیں۔ اقسام مادہ کے اعتبار سے اس کی چار انواع ہیں (۱) صفرادی (۲) دموی (۳) بلغمی اور (۴) سوداوی۔ ان میں سے ہر ایک اپنی مخصوص علامات سے شناخت کیا جاسکتا ہے۔

علاج: حسب مادہ منضج و مسہل کے بعد (۱) حریرہ خشخاش یا (۲) شربت خشخاش بقدر ۳ تولہ یا (۳) شربت بنفشہ ۳ تولہ ہر ایک فرداً فرداً نزلہ حار کو فائیدہ مند ہے صاحب حاوی لکھتا ہے کہ (۴) عناب بقدر ۲۔ تولہ کو جوش دیکر شکر سفید ملاکر پینا زکام کے مادہ کو پکاتا ہے۔ علی ہذا (۵) گل نرگس کا سونگھنا اور اس پر مداومت کرنا بھی عجیب الاثر ہے۔ (۶) سبز سیب کا سونگھنا جید الاثر ہے (۷) شکر اور طباشیر کو جلا کر دھواں لینا یا (۸) سندروس کو تنہا یا شکر کے ہمراہ جلا کر دھواں لینا زکام کا ازالہ کرتا ہے (۹) شونیز یعنی کلونجی کو گرم پتھر پر ڈال کر اس کا دھواں لینا بھی یہی عمل رکھتا ہے (۱۰) شلجم اور بابونہ کو جوش دیکر اس کی بھاپ سر و ناک کو پہنچانا سرد نزلہ کو فائیدہ دیتا ہے۔ اسی طرح (۱۱) نان گندم گرم کے مغز سے پیشانی اور کنپٹیوں پر ٹکور کرنا دافع نزلہ ہے علی ہذا (۱۲) گل حنا بقدر ۴۔ ماشہ کا سفوف بناکر ماء العسل کے ساتھ کھانا بقول داؤد انطاکی نزلہ کو زائل کرتا ہے (۱۳) گندھک کا دھواں لینا زکام و نزلہ کا حابس ہے۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ (۱۴) مغز فندق یعنی بادام سہ گوشہ ۱ تولہ اور سیاہ مرچ ۳ ماشہ کو بھون کر کھانا سرد قسم کے نزلوں

کو پکاتا ہے۔ اسی طرح (۱۵) نارنج کے پھولوں کا روغن گُندر کے روغن میں ملا کر ملنے اور سونگھنے سے نزلات رُک جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۶) خمیرہ خشخاش ۱ تولہ یا (۱۷) رُب خشخاش ۶ ماشہ یا (۱۸) لعوق سپستان دلسوڑوں کی چٹنی، ۱ تولہ کے استعمال کرنے سے بھی شفائی اثر ہوتا ہے۔ اغذیہ میں سے نزلہ و زکام حار (گرم) کے لئے (۱۹) کدو (۲۰) پالک (۲۱) خُرفہ کا ساگ ہر ایک فرداً فرداً موافق ہے۔ نزلہ بارد (سرد) میں (۲۲) گنجشک کا گوشت (۲۳) چوزہ مرغ کا شوربہ (۲۴) بیضہ نیم برشت اور (۲۵) نخود آب سب مناسب اغذیہ ہیں۔ زکام سوداوی میں جو قلیل الوقوع مگر بدترین اقسام زکام قرار دیا گیا ہے (۲۶) افتیموں ۸ ماشہ اور (۲۷) بسفائج ۶ ماشہ کا جوشاندہ کے طور پر پلانا نیز (۲۸) ماء الشعیر (آش جو) باضافہ روغن بادام ۹ ماشہ دینا نفعمند ہے۔

مضرات قسم حار و بارد

(نزلہ و زکام گرم و سرد میں ضرر دینے والی چیزیں)

(۱) گوشت (۲) شراب (۳) پیاز (۴) لہسن (۵) چائے (۶) پستہ (۷) اخروٹ وغیرہ نزلہ و زکام گرم میں ناموافق ہیں۔ اسی طرح (۸) دودھ (۹) دہی (۱۰) ترشی (۱۱) چکنائی (۱۲) دن کو کھانا کھانے کے بعد سونا (۱۳) سرد ہوا میں رہنا (۱۴) سرد پانی پینا (۱۵) تازہ میوے کھانا اور (۱۶) گلاب سونگھنا وغیرہ نزلہ و زکام سرد میں نامناسب ہیں۔

رُعاف

نکسیر

نکسیر کے جاری ہونے کے متعدد اسباب ہیں۔ مثلاً خون کی کثرت یا فساد۔ تپ یا سرسام یا بُحران واقع ہونا۔ یا حیض کا برابر نہ آنا۔ سر یا پیشانی میں چوٹ لگنا وغیرہ بُحرانی نکسیر اکثر سرسام۔ سکتہ۔ ذات الجنب (درد پہلو) ذات الریہ جدری اور حصبہ وغیرہ کی حالت

میں لاحق ہوا کرتی ہے۔ جبکہ خون میں غلظت اور تیرگی پائی جاتی ہے۔ بخلاف ازیں غیر بحرانی میں خون رقیق اور سُرخ ہوا کرتا ہے۔

نوٹ:۔ بحرانی نکسیر کا بند کرنا نہایت مضر ہے اس لئے جبتک ضعف محسوس نہ ہو یا خون کے رنگ میں تبدیل نہ پائی جائے رکاوٹ کی کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیئے

علاج:۔ (۱) کافور کو آب کشنیز سبز میں حل کر کے ناک میں ٹپکانا سریع الاثر ہے اسی طرح (۲) کپڑے کی بتی بنا کر اُسکو سفیدہ تخم مرغ میں آلودہ کریں بعد اُس پر کافور چھڑک کر اُس نتھنے میں رکھیں جس سے خون جاری ہے بہت جلد نفع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ (۳) رگل مُلتانی کو پانی میں پیس کر سر، پیشانی اور گردن پر طلا، کرنا سودمند ہے۔ مگر اس عمل کا بار بار اعادہ کرنا چاہیئے۔ علیٰ ہذا (۴) کافور کو پانی میں پیس کر سر اور پیشانی پر ضماد کرنا نیز (۵) قشور بیضہ مرغ (مرغی کے انڈے کے چھلکے) کو غبار کی طرح باریک کر کے بطور نفوخ یعنی نلکی میں ڈال کر ناک میں پھونکنا کثیر المنفعت ہے۔ (۶) زیرہ کو سرکہ میں پیس کر اُس سے بتّی آلودہ کر کے ناک میں رکھنا عجیب التاثیر ہے۔ اسی طرح (۷) سالم بیضہ مرغ کو جلا کر کوئلہ کی طرح بنا کر اور پھر باریک پیس کر ناک میں پھونکنا شفائی تاثیر رکھتا ہے (۸) کہربائے شمعی کو پیس کر نفوخ کرنا بھی نہایت مفید ہے (۹) سکہ گاؤ (گائے کا مکھن) کو آب خرفہ سے مکرر دھو کر اُس میں کافور ملا کر ناک میں پہنچانا جلیل النفع ہے علیٰ ہذا (۱۰) حضض (رسوت) کو جلا کر اُس کی راکھ کو ناک میں پھونکنا بھی عجیب الفعل ہے (۱۱) سریش کو سرکہ میں پکا کر سر پر طلاء کرنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ (۱۲) بیل کے سینگ کا بُرادہ ناک میں ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۱۳) حور د سبز (ادھیرہ) نچوڑ کو ناک میں چڑھانا اور بقدر ۳ تولہ پینا دونوں طریق سے نافع ہوتا ہے۔ (۱۴) پنیر مایہ شتر اعرابی یا کوئی اور پنیر مایہ پانی میں گھول کر ناک کے اندر ٹپکانے سے نیز (۱۵) کبوتر کے تازہ خون کے ناک پر لگانے یا اندر ٹپکانے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے (۱۶) اونٹ کی پشم کو جلا کر ہلاس لینے سے بھی یہ خون رُک جاتا ہے۔ (۱۷) بقول جالینوس انسان کے بالوں کو جلا کر ہلاس لینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اسی طرح (۱۸) تیز سرکہ کو پانی میں ملا کر ناک میں ٹپکانا بھی مفید تدبیر ہے۔ علیٰ ہذا (۱۹) اجوائن خراسانی کے سبز پتوں کو پیس کر شہد میں آلودہ کریں اور اُس میں بتّی کو آلودہ کر کے ناک میں رکھیں عمدہ اثر ہو گا۔ (۲۰) کشنیز خشک

کوتا بہ سنگین پر بریاں کر کے باریک غبار کی طرح پیس کر ہلاس لینے سے بھی یہی عمل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۲۱) مٹی کو سرد پانی میں گھول کر مریض کے سارے جسم پر لیپ کر دینا اور اُسے نصف دن تک نہ اُتارنا بھی شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ اگر (۲۲) بجھا ہُوا اسفید چونہ زور سے ناک میں پھونکا جائے تو بھی یہ عارضہ رفع ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲۳) سر اور بدن پر ٹھنڈا پانی ڈالنے نیز (۲۴) ہاتھ پاؤں اور خصیتوں کو خوب باندھ دینے سے سخت قسم کی نکسیر جو کسی طرح نہ رُکتی ہو بند ہو جاتی ہے۔

کثرتِ حرارت کی حالت میں (۲۵) لعاب بھیدانہ ۳ ماشہ یا (۲۶) شیرۂ عناب ۱۰ عدد یا (۲۷) شیرۂ مغز تخم تربوز ۲ تولہ شربت نیلوفر ۴ تولہ کے ساتھ پینا فائدہ دیتا ہے۔ اسی طرح (۲۸) شیرہ مغز تخم خیارین ۹ ماشہ یا (۲۹) شیرۂ تخم خشخاش سفید ۱۰ تولہ یا (۳۰) شیرۂ کشنیز ۱ تولہ یا (۳۱) شیرہ مغز تخم کدو ۱ تولہ شربت بنفشہ ۲ تولہ یا شربت صندل ۲ تولہ اسپغول ۶ ماشہ پاشیدہ کے ساتھ پینے سے بھی شفائی اثر ہوتا ہے۔ شدت ضعف کی حالت میں (۳۲) شربت سیب ۳ تولہ یا (۳۳) شربت انار دانہ ۲ تولہ الائچی خورد سائیدہ ایک ماشہ اور ورق نقرہ ۲ عدد ملا کر چٹانا بھی سودمند ہے۔ اگر درد سر بھی شامل ہو تو (۳۴) شیرۂ کاہو ۹ ماشہ اور شیرۂ کشنیز خشک ۱ تولہ نبات سفید ملا کر پینا کثیر المنفعت ہے۔ اس کے علاوہ بطور غذا (۳۵) آشِ جَو یا (۳۶) مُزورۂ زرشک سے بنا ہُوا بے گوشت شوربا یا (۳۷) چوزۂ مرغ پالک کے ساتھ یا (۳۸) بکری یا (۳۹) مرغی کا دماغ یا (۴۰) خشکہ شوربے کے ساتھ یا (۴۱) شیر تازہ یا (۴۲) جَو کے ستو یا (۴۳) دہی ہر ایک فرداً فرداً موافق ہے۔

مُضرات

(۱) رعاف یعنی نکسیر کے مریض کو چت لیٹنا مُضر ہے (۲) لونگ کے پھولوں کا مداومت کے ساتھ سونگھنا (۳) پودینہ نہری کا زیادہ کھانا یا سونگھنا (۴) زور سے چھینکنا (۵) شور۔ تُرش اور گرم اشیاء کا استعمال کرنا سب اعمالِ نکسیر کے موجب اور اس مرض کے مریضوں کو مُضر ہیں۔

خَشَم

قوتِ شَم یعنی سونگھنے کی طاقت کا باطل یا ناقص ہو جانا

اس مرض کے اسباب ناک کے منافذ میں زائد گوشت کا (جسے بواسیر الانف کہتے ہیں) پیدا ہو جانا۔ اُس کی سُوراخ میں ورم زم کا ظہور کرنا۔ دماغ سے خلط غلیظ لسدار کا گر کر زائدتین (ناک کی دو عصبی افز ونیاں ہیں جن میں قوت شامہ رکھی گئی ہے) پر جم جانا۔ ناک کے راستہ کا پیدائشی طور پر تنگ واقع ہونا۔ مصفاۃ (ایک زم سوراخ دار ہڈی ہے جو زائدتین کے نیچے رکھی ہوتی ہے) کے سوراخوں میں غلیظ اور لسدار خلط کا جم جانا۔ ناک کے منفذ میں ریح غلیظ کا رُک جانا اور دماغ کے اگلے حصے یا زائدتین میں سوءِ مزاج (مزاج کا بگاڑ) کا عارض ہونا وغیرہ ہیں۔ ہر ایک سبب اپنی مخصوص علامات سے پہچانا جاتا ہے اور پیدائشی کے سوا سب علاج پذیر ہیں۔

علاج: (بشرط ضرورت خلط غالب کے تنقیہ کے بعد بلغمی میں (۱) شربت اسطوخودوس ۳ تولہ تنہا یا عرق بادیان ۷ تولہ کے ساتھ پلانا (۲) بادرنجبویہ ۵ ماشہ کا جوشاندہ پلانا نافع ہے۔ نضج مادہ کے لئے (۳) بادیان ۷ ماشہ یا (۴) اصل السوس ۷ ماشہ کو جوشا کر گلقند ۴ تولہ کے اضافہ سے متواتر چار پانچ روز تک دو وقت استعمال کرنا عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح (۵) شونیز (کلونجی) (۶) کُندش (نکچھکنی) (۷) مشک (کستوری) سائیدہ ان میں سے کسی ایک کا بطور ہلاس استعمال کرنا نفعمند ہے۔ علیٰ ہذا (۸) خردل (رائی) یا (۹) شحم حنظل یا (۱۰) مرزنجوش یا (۱۱) تخم کرفس یا (۱۲) پودینہ یا (۱۳) زیرہ سیاہ کو پانی میں پیس کر ناک میں ٹپکانا۔ نیز سر اور پیشانی پر نیمگرم ڈالنا جلیل النفع ہے (۱۴) روغن چنبیلی کا سونگھنا اور سر پر لگانا اس باب میں جید النفع ہے (۱۵) آب چقندر یا (۱۶) آب آذان الفار (چوہے کنی) یا (۱۷) آب سُداب کو ناک میں ٹپکانا نہایت مفید ہے۔ اس کے علاوہ (۱۸) عاقرقرحا کو کوٹ اور جوشا کر غرغرے کرنا تنقیہ مادہ میں بے عدیل ہے (۱۹) گلقند ۴ تولہ یا (۲۰) بنفشہ ۵ ماشہ یا

(۲۱) سکنجبین ۳ تولہ کا اندرونی طور پر استعمال کرنا اور (۲۲) سرکہ کا ناک میں سُڑ لنا یا جوش دیکر اُسکا بخار ناک میں پہنچانا صفراوی میں جید النفع ہے۔ اسی طرح (۲۳) روغن بنفشہ یا (۲۴) روغن گل یا (۲۵) روغن نیوفر یا (۲۶) آب حی العالم (سدا بہار) گلاب کے ساتھ ناک میں ڈالنا نیز (۲۷) صندل یا (۲۸) کافور یا (۲۹) گل سُرخ یا (۳۰) گل خشخاش کا علیحدہ علیحدہ سونگھنا نفعمند ہے۔ اگر امراض حادہ (تیز و گرم بیماریوں) کے بعد یہ مرض لاحق ہُوا ہو تو (۳۱) ماء الجبن اور (۳۲) سکنجبین وغیرہ کے ساتھ دماغ کی ترطیب یعنی اُس میں تری پیدا کرنا ذریعۂ صحت ہوتا ہے اسی طرح (۳۳) پتھر کا ایک ٹکڑا گرم کر کے اُس پر سرکہ ڈال کر جو بخار (بھاپ) پیدا ہو اُسے ناک میں لینا اور اس عمل کو بار بار کرنا اس خشم میں جو سوء مزاج حار (مزاج کی گرمی) سے پیدا ہوا ہو مفید ہوتا ہے (۳۴) روغن بیضہ کا ٹپکانا بھی عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح (۳۵) باقلا کو سرکہ میں تر اور خشک کر کے آگ پر جلا کر دھواں لینے سے بھی فائیدہ ہوتا ہے۔

اگر ناک کے اندر زائد گوشت پیدا ہو جانے کے سبب سے خشم لاحق ہُوا ہو تو (۳۶) قلقند یعنی سرخ کا ہی ناک میں ڈالنے سے فائیدہ ہوتا ہے۔

مصفات (چھلنی کی سی ہڈی جو زائدتین پر لگی ہُوئی ہے) میں سُدہ ہونے کی حالت میں (۳۷) گلِ سیوتی کو جوشا کر بھاپ لینا نافع تدبیر ہے۔ اسی طرح (۳۸) نازبو یا پودینہ نہری کو جوشا کر بھاپ لینا بھی نفعمند ہے۔

نوٹ :- ہر ایک سبز اور تازہ نبات کا نچوڑا ہُوا پانی ناک میں ٹپکانے سے قوت شامہ (سونگھنے کی قوت) اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔

اَوْرَامُ الْاَنْفِ وَبُثُورُہ

ناک کے ورم اور پھنسیاں

اِس مرض کے اسباب غلظت خون (خون کا گاڑھا ہو جانا)، بلغمی اور سوداوی فضلات وغیرہ ہُوا کرتے ہیں۔

عِلاج :- حسب ضرورت تنقیہ کے بعد (۱) روغن کدو یا (۲) روغن نیلوفر کو

سرکہ یا عرق گلاب ملا کر ناک میں ٹپکانا فرداً فرداً نفعمند ہیں ناک کے اندرونی ورم کے لئے (۳) مغز تخم تربوز کو گلاب خالص میں گھس کر ضماد کرنا عجیب الاثر ہے اور مریض کے قوی و توانا ہونے کی صورت میں (۴) سرارد کی فصد کرنا بھی مفید ہے (۵) صندل سُرخ کو پانی میں گھس کر ناک کے اندر ضماد کرنا بھی مفید ہے اسی طرح (۶) سرکہ انگوری کا طلا کرنا اور (۷) روغن گُل کا لگانا دونوں علیحدہ علیحدہ ناک کی پھنسیوں کے دافع ہیں۔ (۸) مرداسنگ کو پانی میں پیس کر لگانے سے بھی شفائی تاثیر ہوتی ہے بثور بینی کی ابتدائی حالت میں (۹) سرکہ کہنہ میں کپڑا تر کر کے (جس میں کسی قدر نمک بھی داخل کیا ہو) دو تین بار ناک میں رکھنا جید العمل ہے۔ مادہ مرض سرد ہو تو (۱۰) صبر زرد کو سرکہ انگوری یا روغن گل میں حل کر کے ناک کے اندر لگانا عمدہ اثر رکھتا ہے۔ ناک کے زخموں پر دن میں دو تین مرتبہ (۱۱) مکھن چپڑنا اور (۱۲) انار ترش کا نچوڑ شہد خالص میں پکا کر مرہم کی طرح ناک کے اندر لگانا فائدہ مند اعمال ہیں۔ (۱۳) چقندر کا نچوڑ ناک میں ٹپکانا بھی عجیب المنفعت ہے۔ اسی طرح (۱۴) بارتنگ کے پانی میں مصبّر کو ملا کر ناک کے اندر طلا کرنا نافع ہے۔ علاوہ (۱۵) بلیلہ زرد اور موم کو روغن گُل میں ملا کر مرہم سا بنا کر ایسے موقع پر استعمال کرنا شفا بخش ہے۔ اس کے علاوہ (۱۶) زاج سوری۔ یعنے پھٹکڑی سُرخ کو قیروطی میں ملا کر لگانے یا (۱۷) انار شیریں یا ترش کا پانی نچوڑ کر شہد کے ساتھ تانبے کے برتن میں خوب پکا کر ناک کے اندر اور باہر طلا کرنے سے اس قسم کے زخموں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ناک کے قروح خبیثہ منتنہ (بدبودار) میں مُنہ کو پانی سے بھر کر اُسی حالت میں (۱۸) زنگار کا سعوط کے طور پر استعمال کرنا جید النفع ہے۔

بواسیر الانف
ناک کی بواسیر

ناک کے اندر ایک زائد گوشت پیدا ہو جاتا ہے جسکا سبب اُس کی اندرونی رگوں میں خون سوداوی کا احتباس ہُوا کرتا ہے۔ اگر زیادہ سخت ہو۔ اور

اُس سے کسی قسم کی رطوبت نہ نکلے تو سرطان کی قسم سے شمار ہو کر بمشکل علاج پذیر ہوتا ہے لیکن اگر نرم اور بارطوبت ہو تو بسہولت علاج پذیر ہو سکتا ہے ۔

علاج:۔ (۱) زاج اخضر (ہیرا کسیس) کو سرکہ میں پیس کر صبح و شام ناک میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (۲) انار ترش کو کوٹ کر اُس کے پانی کو تانبہ کے برتن میں خفیف جوش دیکر اُس میں رکھیں اور ثفل (پھوک) کو خشک کر کے باریک پیس لیں پھر آب مذکور میں گوندھ کر بتی بنالیں اور اُس بتی کو ناک میں رکھیں یہ عمل بشرط مداومت بواسیر بینی کو بے تکلیف قطع کر دیتا ہے۔ دوسری تیز دواؤں کیطرح اس سے سوزش اور ورم وغیرہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس میں کسی قدر زنگار اور نوشادر اضافہ کردیں تو بیحد نافع ہو سکتا ہے (۳) کائی اور شہد خالص کو باہم ملا کر ضماد کرنا ناک کی بواسیر کو نفعمند ہے ۔

عُطاس

زیادہ چھینکیں آنا

ایک دماغی حرکت ہے جو اندرونی یا بیرونی تکلیف کو ہوائے مُتنشق (جو ہوا سانس سے اندر جاتی ہے) کی مدد سے دفع کرتی رہتی ہے کسی تکلیف دہ خلط کا دماغ میں پیدا ہونا یا نچلے اعضا مثل سینہ وغیرہ سے صعود کرنا یا باہر سے سردی یا گرمی کا پہنچنا یا کسی دوا مثل کندش (نکچھکنی) وغیرہ کا دماغ کی طرف چڑھنا اس کے اسباب ہیں۔ بہر حال اسکا اعتدال صحت ہے اور زیادتی مرض ۔

علاج:۔ (۱) افیون کا سونگھنا چھینکوں کی زیادتی کو روک دیتا ہے اسی طرح (۲) روغن خشخاش یا (۳) روغن بنفشہ کے سر پر لگانے سے بھی افاقہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۴) گُل خطمی کا نچوڑا ہوا پانی روغن گل میں ملا کر ناک میں چڑھانے سے شفائی اثر ہوتا ہے۔ (۵) بڑے بڑے اہم امور کی طرف توجہ کو لگانا اور غور کرنا بھی عجیب المنفعت ہے۔ خفیف سی چھینکیں آتی ہوں تو (۶) مُنہ کو کھلا رکھنے۔ یا (۷) انگڑائی لینے یا (۸) کسی چیز کی طرف تیز نظر کرنے سے رُک جاتی ہیں۔

(۹) آنکھ۔ کان یا تالو کے ملنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۰) کانوں کی جڑوں۔ کنپٹیوں اور جبڑوں کے نیچے تیل ملنے سے یا (۱۱) پسینہ لے کر سو جانے سے ہر قسم کی چھینکیں بند ہوتی ہیں۔ اگر حرارت دماغ کے سبب سے لاحق ہوں تو (۱۲) روغن کدو یا (۱۳) روغن بنفشہ یا (۱۴) روغن آس وغیرہ کا سر اور پیشانی پر لگانا نفعمند ہے اِسی طرح (۱۵) دھنیا یا (۱۶) صندل کا سونگھنا اور نیمگرم پانی سے حمام کرنا نافع اعمال ہیں +

مُعَطِسَات

چھینکیں لانیوالی دوائیں

نوٹ:۔ یہاں اُن مفرد ادویہ کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جن سے چھینکیں آتی ہیں۔ تاکہ ضرورت کے وقت اُن سے فائدہ اُٹھایا جائے اور عطاس (چھینکیں آنے کی بیماری) کے مریضوں کو اُن سے اجتناب کی ہدایت کیجا سکے +

عِلاج:۔ (۱) کُندش (نکچھکنی) (۲) خربق سفید (کُٹکی سفید) (۳) جُندبیدستر (۴) فلفل (۵) خردل (رائی) (۶) عاقرقرحا (۷) دارفلفل (۸) زنجبیل (۹) تمباکو (۱۰) اسطوخودوس (۱۱) بندق ہندی (ریٹھہ) (۱۲) کباب چینی (۱۳) عودصلیب (۱۴) برگ شُبت (سویہ) (۱۵) شونیز (کلونجی) (۱۶) مرزنجوش یعنے مروا (۱۷) دارشیشعاں (کاپھل) (۱۸) گُل سُرخ (۱۹) فرفیون (۲۰) سُداب دشتی (۲۱) ایرسا (۲۲) دارچینی (۲۳) جنگلی تُلسی (۲۴) تخم سرس۔ اِن میں سے ہر ایک دوا فرداً فرداً باریک پیس کر ناک میں سڑکنے یا پھُوکنے سے چھینکیں لاتی ہے +

جَفافُ الاَنف

ناک کی خشکی

یہ بیماری یبوست دماغ یا حرارت مفرطہ (سخت گرمی) کے سبب سے پیدا

ہوتی ہے ۔

علاج:۔ (۱) نیم گرم حمام کرنا (۲)، صندل یا (۳)، گلاب یا (۴)، کافور کا سونگھنا بڑا ایک نافع عمل ہے اسی طرح (۵)، روغن بنفشہ یا (۶)، روغن کدو کا ناک میں ٹپکانا شفائی اثر رکھتا ہے اگر حرارت زیادہ ہو تو کسی قدر کافور بھی اضافہ کر لینا چاہیے۔ علی ہذا (۷)، روغن بادام شیریں (۸)، شیر دختراں (۹)، شیر خر میں سے کسی ایک کا ناک میں ٹپکانا جید النفع ہے (۱۰)۔ شیرہ مغز تخم خیارین ۱ تولہ (۱۱) شیرہ مغز تخم تربز ۹ ماشہ (۱۲) شیرہ مغز تخم کدو ۹ ماشہ کا پینا فرداً فرداً عجیب التاثیر ہے ۔

حِکَّۃُ الْاَنْف

ناک کی کھجلی

دماغ یا کسی اور عضو میں تیز مادہ کے جمع ہو جانے اور اس سے بخارات کے متصاعد ہو کر ناک میں محتبس (بند) ہونے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ زکام یا پھنسیاں وغیرہ بھی اس کی وجہ ہوتی ہیں ۔

علاج:۔ (۱) صبر زرد ۳ ماشہ کا پانی میں پیس کر پینا اور اس سے فتیلہ (بتی) آلودہ کر کے ناک میں رکھنا دافع خارش ہے (۲)، صندل یا (۳) کافور یا (۴)، گلاب کو سونگھنا بھی نفعمند ہے۔ (۵) سرکہ دن میں دو تین بار ناک کے اندر ملا کرنا اس باب میں نہایت مفید ہے۔ (۶)، نوشادر کو سرکہ میں حل کر کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے ۔

عِلَّۃُ الرُّعَاف

نکسیر کی بیماری

اس مرض کے اسباب ناک کے اندر کی باریک رگوں کا حدت خون کی وجہ سے کھل جانا۔ اور شدت امتلائے خون یا ضربہ وسقطہ کے باعث دماغ کی نچلی جھلی

کی سُرخی نیز پہلے دردِ سر کا موجود ہونا۔ شریانی ہو تو خون کے نہایت سُرخ اور خالص ہونے کے عِلاوہ بمقدار کثیر نکلنا۔ اور حدّت و غلبۂ صفراء کے باعث ہو تو خون کی رقّت۔ (پتلاپن) اور تھوڑا تھوڑا نکلنا وغیرہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں ۔

عِلاج۔ ہر ایک سبب کا جداگانہ لحاظ رکھنے کے بعد (۱) پُرانے چونہ کو پانی میں پیس کر پیشانی پر طلاء کرنا (۲) کافور کو کشنیز سبز کے پانی میں حل کر کے سعوط کرنا ہر ایک فرداً فرداً نفعمند ہے۔ آخر الذکر میں کسی قدر افیون بھی شامل کر لی جائے تو زیادہ قوی العمل ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح (۳) بیضۂ مرغ کی سفیدی میں بتّی کو آلودہ کر کے اُس پر کافور چھڑک کر جس نتھنے سے خون بہتا ہو اُس میں رکھیں فائدہ بخش ہے۔ اسکے عِلاوہ (۴) گِل مُلتانی کو پانی میں پیس کر سر۔ پیشانی اور گردن پر بار بار لیپ کرنے سے بھی اس مرض کا ازالہ ہو جاتا ہے (۵) سریش کو کپڑے کے دو ٹکڑوں پر طلا کریں اور اُن میں سے ایک کو ناک کی نوک سے لیکر سر کی چندیا تک چپکا دیں اور دوسرے کو ایک کان کی جڑھ سے دوسرے کان کی جڑھ تک لگا دیں جب خون بند اور خشک ہو جائے تو روغن گاؤ کے دو تین قطرے ناک کے اندر ٹپکائیں۔ جب دوبارہ خون بہنے کا احتمال نہ رہے تو کپڑے کے دونوں ٹکڑوں کو پانی سے تر کر کے اُتار دیں عجیب المنفعت ہے اِسی طرح (۶) کافور کو پانی میں پیس کر پیشانی اور چندیا پر لیپ کرنا بھی نفعمند ہے۔ علیٰ ہذا (۷) برگ کنار (بیری کے پتّوں) کو پیس کر ماتھے پر طلاء کرنا سودمند ہے۔ اِسکے عِلاوہ (۸) بیضۂ مرغ سالم کو جلائیں جب کوئلہ بنجائے تو باریک پیس کر نلکی کے ذریعہ سے ناک میں پھونک دیں نکسیر بند ہو جائیگی۔ اِسی طرح (۹) کہربا کو باریک پیس کر ناک میں پھونکنا یا (۱۰) کندر کا بدستور استعمال کرنا بھی جیّد النفع ہے۔ علیٰ ہذا (۱۱) مسکہ گاؤ کو آب خرفہ سے کئی بار دھو کر کسی قدر کافور ملانے کے بعد بطور سعوط ناک میں چڑھانا۔ نیز (۱۲) برگ کنار (۱۳) برگ بید اور (۱۴) برگ بہ میں سے کسی ایک کو پانی میں پیس کر ماتھے پر لیپ کرنا نافع عمل ہے۔ اگر نکسیر کے ساتھ بخار بھی ہو تو (۱۵) شاہترہ تازہ یا خشک کو پیس کر اُس کا پانی پینے اور پیشانی پر طلاء کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۱۶) بادروج (تُلسی) کا پانی نچوڑ کر ناک میں ٹپکانا بالخاصیت نکسیر کو بند کرتا ہے (۱۷) آب پودینہ کی

میں باندھ کر جلائیں جب راکھ بن جائے اُسکو ناک میں پھونکیں عجیب المنفعت ہے (۱۹) اسپغول کو کوٹ کر سرکہ میں گوندھنا اور نیلے کپڑے پر پھیلا کر پیشانی پر لگانا بہت جلد فائدہ کرتا ہے (۲۰) بیل کے سینگ کا برادہ ناک میں چڑھانے سے بہت جلد نکسیر کا خون رُک جاتا ہے (۲۱) زیرہ کرمانی کو سرکہ کے ساتھ پیس کر ناک میں ٹپکانا نکسیر کا دافع ہے (۲۲) کبوتر کا تازہ خون ناک پر طلاء کرنے نیز اندر ٹپکانے سے شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ اسی طرح (۲۳) ونٹ کی پشم کو جلا کر ہلاس لینے اور (۲۴) کدو کے خشک چھلکوں کو جلا کر ناک میں پھونکنے سے بھی اس مرض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (۲۵) تیز سرکہ کو پانی میں ملا کر ڈالنا بھی یہی تاثیر رکھتا ہے۔ جالینوس کا تجربہ ہے کہ (۲۶) آدمی کے بال جلا کر ہلاس لینا بھی اس باب میں نفعمند ہے (۲۷) اجوائن خراسانی کے سبز پتوں کو پیس کر اور شہد خالص کے ساتھ بتی بنا کر رکھنے سے یہ خون بند ہوتا ہے (۲۸) تخم کشنیز کو نہ بہ سنگین (پتھر کے توے) پر بھون کر اور غبار کی طرح باریک پیس کر ہلاس لینا نافع ہے (۲۹) سر پر سرد پانی ڈالنے یا برف رگڑنے سے بھی نکسیر کو فائدہ پہنچتا ہے۔ نکسیر کے رد کرنے کے لئے ایک حیلہ یہ بھی ہے کہ (۳۰) مٹی کو سرد پانی میں گھول کر تمام جسم پر لیپ کر دیا جائے اور تقریباً چھ گھنٹے تک نہ اتاریں (۳۱) ہاتھ پاؤں اور خصیتین کو زور سے باندھ دینا اس باب میں جید النفع ہے۔ اور مادہ کا امالہ کرتا ہے۔

حُرقۃُ الانف

(ناک کی سوزش)

اِس مرض کا سبب مادۂ حار (گرم) کا ناک کی طرف گرنا ہے۔

علاج:۔ (۱) گلاب میں صندل کو گھس کر کپڑا تر کر کے ناک میں رکھنا اور (۲) روغن گل کو عرق گلاب میں ملا کر ناک میں ٹپکانا: دونوں عجیب الاثر اعمال ہیں۔ اسی طرح (۳) روغن کدو میں لڑکی والی عورت کا دودھ ملا کر ناک میں سُڑکنے

اور (۴) کافور کے سونگھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات گرم اور لذع پیدا کرنے والے بخارات کے دماغ میں جمع ہو کر ناک کی طرف آنے سے اس قسم کی سوزش ہوتی ہے جس سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے غذا کی اصلاح سے تعدیل مزاج کی ضرورت ہوا کرتی ہے ۰

اِحتِبَاسُ الشَّئِ فِی الاَنفِ

(ناک میں کسی شئے کا اٹک جانا)

بعض اوقات ناک میں کوئی چیز بند ہو کر تکلیف دیتی ہے۔ اس کے نکالنے کی تدبیر یہ ہے کہ ناک کو کسی روغن سے چرب کر کے مُعطسات (چھینک لانیوالی دواؤں) کے استعمال سے چھینکیں لائی جائیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ چھینک لیتے وقت مُنہ اور دوسرے نتھنے کو بند کر لیا جائے۔ اس طرح سے شئے محتبس یعنے اٹکی ہوئی چیز خارج ہو جائیگی۔ اگر اس میں کوئی امر مانع ہو تو ناک کو چرب کرنے کے بعد کسی مناسب آلہ سے پکڑ کر نکال لیں ۰

چھینک لانے کے لئے (۱) کندش یعنے نک چھکنی (۲) خربق سفید یعنی دُنکی سفید (۳) فلفل (۴) جُندبیدستر اور (۵) خردل میں سے کسی ایک کو پیس کر ناک میں پھونک دیں ۰

نوٹ :۔ بعض اوقات بچوں کی ناک میں کھاتے پیتے وقت کوئی چیز چلی جاتی ہے جو وہاں متعفن ہو کر توحش بدخوابی۔ ضعف اشتہا۔ زردی رنگ وغیرہ عوارض کا موجب ہوتی ہے۔ بلکہ تپ اور احتباس تنفس بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بچہ کو چت لٹا کر ناک میں زور سے پھونکیں تاکہ شئے محتبس (بند شدہ) حلق کی طرف نکل جائے ۰

سُدۂ خَیشُوم

نتھنے کا بند ہو جانا

اس مرض کا سبب خلط لزج (لسدار) یا زائد گوشت یا خشک ریشہ ہوا کرتا ہے آواز میں غنہ پیدا ہو جانا اس کی علامت ہے۔

عِلاج: بحسب ضرورت تنقیہ کے بعد (۱) جند بیدستر کو مُر اور زعفران کے ساتھ یا تنہا بقدر ایک رتی پیس کر ناک میں سُڑکنا نفعمند ہے اسی طرح (۲) مرزنجوش یعنے مروا کے پانی سے سعوط کرنا بھی جید النفع ہے۔ علیٰ ہذا (۳) مویزج عاقر قرحا و خردل یعنی رائی کے جوشاندہ سے غرغرے کرنا اور (۴) آب گرم کا ناک میں سڑکنا نافع اعمال ہیں۔ باقی تمام تدابیر خشم سُدی سے دیکھیں۔ گوشت زائد کے سبب سے ہو تو وہ دوائیں جو بواسیر الانف میں مذکور ہوئیں فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔

بَخرُ الانف

ناک کی بدبُو

اس مرض کا سبب دماغ کے اگلے حصہ میں متعفن رطوبت کا جمع ہونا ہے ناک سے سخت بدبو کا آنا اور خرابئ دماغ کے آثار کا پایا جانا علامت ہوتا ہے

عِلاج: بحسب ضرورت تنقیہ دماغ کے بعد (۱) دار شیشعاں (کا پھل) کو شراب میں پکا کر ناک میں ٹپکانا نفعمند ہے اسی طرح (۲) مُر مکی کو پودینہ کے پانی میں حل کر کے بدستور استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۳) سنبل الطیب کو پیس کر ناک میں چڑھانا بھی مفید ہے۔ علیٰ ہذا (۴) آب کدوئے تازہ اگر تازہ نہ ہو تو خشک کو شبنم میں رکھ کر صبح ایک دو قطرے ناک میں ٹپکانے سے بھی یہ بدبو زائل ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ (۵) سُعد کوفی (۶) سُنبل (۷) قرنفل (۸) دار شیشعاں (کا پھل) (۹) صبر زرد (۱۰) آس (۱۱) کافور (۱۲) مشک ہر ایک

بقدر ایک دورتی پیس کر فرداً فرداً بطور نفوخ (ناک میں پھونکنا) استعمال کرنے سے نفعمند ثابت ہوتا ہے (۱۳) روغن بنفشہ کا ٹپکانا مفید ہے (۱۴) گل نرگس اور (۱۵) روغن چنبیلی میں بھی یہی خاصیت ہے۔ چنبیلی کے پتوں کو خشک کر کے غبار کی طرح باریک پیس کر ناک میں چڑھانا بھی وہی فائدہ رکھتا ہے۔ چنانچہ جالینوس اور امام رازی کے تجربات اس کے مؤید ہیں ۰

أمراضُ الفَم

مُنہ کی بیماریاں

اس ذیل میں لب زبان اور تالو وغیرہ متعدد اعضاء کی بیماریوں کا ذکر کیا جائیگا اور ہر ایک کے متعلق مخصوص مفرد ادویہ درج ہونگی ۰

شِقاقُ الشفت

لبوں کا پھٹنا

اس مرض کا سبب غلبۂ یبوست (خشکی) ہوا کرتا ہے۔ جو مادہ کے احتراق سے حاصل ہوتا ہے ۰

علاج :۔ اگر ضرورت ہو تو تنقیہ کے بعد (۱) مغز بادام شیریں کو پانی میں پیس کر طلاء کرنا یا (۲) مغز تخم کدو یا (۳) مغز تخم تربوز کو بدستور استعمال کرنا اس باب میں نفعمند ہے (۴) روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر سے ناف و مقعد کو تر کرنا اس باب میں جلیل المنفعت ہے اسی طرح (۵) روغن زرد میں نمک ملا کر ناف پر ملنے سے لب کی خشکی دور ہوجاتی ہے اس کے علاوہ (۶) لعاب اسپغول یا (۷) لعاب سپستان یا (۸) ماء الشعیر یا (۹) مسکہ (مکھن) سے طلا کرنا عجیب الاثر ہے۔ (۱۰) مصطگی کو روغن گل میں حل کر کے لیپ کرنا (۱۱) مرغی کی تازہ اور صاف شدہ چربی ملنا (۱۲) مرغابی کی چربی لگانا ہر ایک فرداً فرداً اس مرض کے ازالہ میں

مؤثر ہے۔ اِسی طرح (۱۳) روغن گُل میں موم زرد کو پگھلا کر لگانے سے فایدہ ہوتا ہے۔ (۱۴) سفیدی بیضہ مرغ میں روغن گُل ملا کر لگانے سے بھی شفائی اثر ہوتا ہے۔ شیخ الرئیس کا تجربہ ہے کہ (۱۵) کتیرا کو مُنہ میں رکھ کر اُس کا لعاب لبوں پر پھیرنا نافع ہے۔ اگر شقاق غائر (گہرے) ہوں تو (۱۶) بط کی چربی اور موم پگھلا کر لگانے سے صحت ہو جاتی ہے۔ شدید یبوست ہو تو (۱۷) شیر زناں یا (۱۸) شیر بُز سے لبوں کو تر کرتے رہیں۔ یا (۱۹) بھیدانہ کی پوٹلی بنا کر عرق گلاب میں تر کر کے پھیرتے رہیں۔ علیٰ ہذا (۲۰) تخم خطمی کا بھی اسی طریق پر استعمال کرنا جید النفع ہے۔

اَوَرامُ الشَّفَت

لبوں کا ورم کرنا

اخلاط اربعہ خون۔ بلغم۔ صفرا۔ اور سوداء میں سے کسی ایک خلط کا غالب ہو جانا یا نزلہ کا گرنا یا مکھی۔ چیونٹی و دکھوڑی وغیرہ کا کاٹنا اس کے اسباب ہیں۔ ترش اشیاء مثل سرکہ اور دہی وغیرہ کا کھانا بھی بعض اوقات اس کا موجب ہُوا کرتا ہے۔ ہر خلط اپنی مخصوص علامتوں سے شناخت کیجا سکتی ہے۔ نیز خلطی اور غیر خلطی اسباب میں فرق کرنے کے لئے بھی معمولی غور کافی ہے۔

علاج: عند الضرورت تنقیہ کے بعد (۱) رسوت کو آب عنب الثعلب کے ساتھ طلا کرنا گرمی کے ورم کا دافع ہے۔ دموی میں (۲) شربت عناب ۳ تولہ عرق شاہترہ ۷ تولہ تنہا یا شیرۂ کاہو ۵ ماشہ کے ساتھ دینا یا (۳) شربت شفاء ۳ تولہ خاکشی ۷ ماشہ کے ساتھ پلانا بھی مفید ہے۔ نیز (۴) صندل سُرخ یا سفید آب کاسنی سبز یا عرق گلاب میں گھس کر لگانے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اِسی طرح (۵) گرم پانی سے بار بار دھونا نافع ہے۔ علیٰ ہذا (۶) شربت غورہ (انگور خام) ۴ تولہ (۷) آب انار ۷ تولہ ہر ایک فرداً فرداً پینے سے قسم گرم میں فائدہ ہوتا ہے۔ بلغمی ورم میں (۸) تخم شبت (سوئے کے بیج) (۹) بابونہ (۱۰) اکلیل الملک میں سے کسی ایک کو پانی میں پیس کر ضماد کرنا نفع بخش ہے۔ نزلہ کے باعث ہو تو (۱۱) عناب ۱۰ عدد یا (۱۲) پستہ ۱۰

۲۰ عدد کو عرق شاہترہ ۵ تولہ میں جوش دیکر باضافہ شیرینی پلانا سودمند ہے۔ بیرونی طور پر (۱۳) رسوت اور مرداسنگ کو آب کشنیز سبز میں پیس کر ضماد کرنا محلل ورم ہے اسی طرح (۱۴) ایلوا اور جدوار کو مکو سبز کے نیمگرم پانی میں پیس کر لگانے سے بھی ورم زنبی کو نفع پہنچتا ہے۔ بھچیونٹی وغیرہ کے کاٹنے سے ورم لاحق ہوا ہو تو ادویہ دافع السموم (زہروں کو دفع کرنے والی دواؤں) سے (جن کا ذکر آخر کتاب میں ملیگا) علاج کرنا چاہیئے

قُرُوحُ الشَّفَت

ہونٹوں کے زخم

اِس مرض کا سبب خون یا صفراء کا غلبہ یا حدت ہے۔ بعض دفعہ معدہ کی حرارت اور تبخیر بھی ہونٹوں کے زخم اور شقاق کی موجب ہوتی ہے۔

عِلاج: بحسب ضرورت تنقیہ کے بعد (۱) سفیدۂ کاشغری کا باریک سفوف بنا کر بُرکنا مفید ہے اِسی طرح (۲) انگور کے نچوڑ کا طلاء کرنا نافع عمل ہے۔ (۳) دھنیئے کے سبز پتّوں کا نچوڑ دیر تک مُنہ میں رکھنا اور اُس کے پتّوں کو پیس کر ضماد کرنا عجیب الاثر ہے (۴) سرکہ کو مُنہ میں رکھنا اور مضمضہ کرنا مُنہ اور ہونٹوں کے زخموں کو زائل کرتا ہے اِسی طرح (۵) سُعد کو پانی میں پیس کر لگانا نفعمند ہے۔ علیٰ ہذا (۶) برگ حنا، کا باریک سفوف بنا کر بُرکنا یا سرکہ میں گوندھ کر ضماداً استعمال کرنا جید الاثر ہے (۷) رسوت کو نہایت باریک پیس کر چھڑکنا اس باب میں نافع علاج ہے (۸) زنگار کو باریک کر کے شہد خالص اور سرکہ میں ملا کر لگانا مُنہ کے مایوس العلاج زخموں کو دفع کر دیتا ہے۔ (۹) سکھن کا مضمضہ کرنا بھی مُنہ اور ہونٹوں کی عفونت اور اُن کے زخموں کا بہترین علاج ہے۔ علاوہ ازیں (۱۰) ہلیلہ (۱۱) بلیلہ (۱۲) آملہ (۱۳) لودھ (۱۴) زرورد (۱۵) جوز السّرو وغیرہ میں سے کسی ایک کو کوٹ چھان اور شہد خالص میں ملا کر لگانا بھی مفید ہے

بَیَاضُ الشَّفَت

ہونٹوں کا سفید ہو جانا

اِس مرض میں ہونٹ سفید ہو جاتے ہیں۔ اعضائے سر میں حرارت غریزی کے اندر نقصان واقع ہونے سے رطوبت بلغمیہ کا خون میں مل جانا اسکا سبب ہے

عِلاج:۔ مناسب تنقیہ کے بعد (۱) شیطرج (چیتہ) یا (۲) بیخ انجیر دشتی کو سرکہ میں پیس کر ہونٹوں کو پارچہ خشن (کھردرے کپڑے) سے رگڑنے کے بعد لگانا مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح (۳) عاقرقرحا (۴) قرنفل (۵) جوز بوا (۶) مصطگی اور (۷) بسباسہ وغیرہ کا کوٹ چھان کر فرداً فرداً مکھن میں ملا کر لگانا نفعمند ہے۔ علیٰ ہذا (۸) روغن چنبیلی۔ یا روغن ناردین یا روغن زعفران کا ناک میں ٹپکانا بھی بلغم کو رقیق و لطیف اور دماغی قوت و حرارت کو برانگیختہ کر کے اس مرض کے ازالہ میں مفید ہوتا ہے۔ اگر بیاض یعنی سفیدی کے ساتھ تقشر (چھلکا اترنا) بھی ہو تو وہ ادویہ مفردہ جو شقاق لب میں مذکور ہوئیں استعمال کرنا اور ناف و مقعد پر (۹) روغن بنفشہ یا معمولی روغن زرد وغیرہ ملنا قیمتی فوائد رکھتا ہے۔

نوٹ:۔ بعض اوقات سوء مزاج کبد یعنے جگر کا مزاج بگڑ جانے سے بھی ہونٹوں پر سفیدی پائی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جگر کی اصلاح کے لئے اُن مفردات سے کام لینا چاہیئے جو اس باب میں مذکور ہیں۔

بَوَاسِیرُ الشَّفَت

لب کی بواسیر

اِس مرض کا سبب خون محترق کا انصباب ہے جس سے صرف لب زیرین (نچلا ہونٹ) یا دونوں موٹے ہو جاتے ہیں اور اُن میں شقاق (پھٹن) پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کبھی ہونٹ پر توت کے مانند ایک اُبھار نمایاں ہوتا ہے۔

علاج:۔ اگر ضرورت ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو اسرارو اور چہار رگ کی فصد کھلوائیں۔ اس کے بعد (۱) سرکہ میں نمک ملا کر ملیں (۲) زاج اخضر (ہیرا کسیس) کو سرکہ میں پیس کر دن میں دو دفعہ لگائیں (۳) کائی اور شہد خالص کو باہم ملا کر ضماد کرنا بھی نفعمند ہے۔ اسی طرح (۴) انار ترش کے عصارہ (نچوڑ) کو تانبہ کے بے قلعی برتن میں خفیف سا جوش دیکر طلاء کرنے سے بھی یہ مرض زائل ہو جاتا ہے +

لوٹ:۔ ادویہ حادہ (تیز دوائیں) سے سوزش وغیرہ کا خوف ہو تو ان میں روغن زرد شامل کر لینا چاہیئے۔ نیز وہ تمام دوائیں جو بواسیر الانف میں مفید ہیں یہاں بھی استعمال کیجاسکتی ہیں +

اِختلاجُ الشَّفَت

ہونٹوں کا پھڑکنا

یہ مرض بالاکثر فم معدہ کی مشارکت سے لاحق ہوا کرتا ہے اور اس کے ساتھ غثیان (متلی) اور ہچکی بھی پائی جاتی ہے۔ بعض دفعہ امراض حادہ میں بحران کے موقع پر اس کا ظہور ہوتا ہے۔ اور کبھی دماغ کی کثرت سے۔ اول الذکر حالت میں یہ اختلاج قے کی علامت منذرہ سمجھا جاتا ہے اور آخر الذکر صورت میں لقوہ یا صرع (مرگی) کا مقدمہ۔ لب کی باریک رگوں میں امتلائے دموی کے حاصل ہونے یا ریح غلیظ سے بھی عارض ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلی قسم میں متلی اور ہچکی۔ دوسری قسم میں بحران۔ تیسری قسم میں خلل دماغ اور چوتھی قسم میں غلبہ خون و ریاح کی علامتیں پائی جاتی ہیں +

علاج:۔ اگر متلی شامل ہو تو مندرجہ ذیل مفرد قے آور ادویہ کے ذریعہ قے کرانے سے اختلاج رفع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ (۱) تخم حلبہ ۵ ماشہ کا جوشاندہ پینا۔ (۲) تخم ترب یا تخم شبت ۵ ماشہ کو پیس کر کھانا یا ان کا فرداً فرداً جوشاندہ بنا کر پلانا (۳) ہر قسم کے نمک ۶ ماشہ کو گرم پانی میں حل کر کے شکم سیر پلانا یا (۴) نیشکر

دگنا)، جوسنے کے بعد گرم پانی پینا (۵)، سکنجبین ۴ تولہ کو گرم پانی میں ملا کر پلانا قے لاتا ہے علیٰ ہذا (۶)، پیاز نرگس یعنی نرگس کی جڑ ۹ ماشہ کو پانی میں پیس کر پلانا یا (۷)، اخروٹ ۲ تولہ کی مقدار میں نہار منہ کھلانا قے لانے کے لئے مفید ہوتا ہے اگر خلل دماغ کے باعث ہو تو لقوہ اور صرع (مرگی) کی دوائیں اصل مباحث سے دیکھ کر استعمال کرائیں۔ غلبۂ خون کی حالت میں قیفال کی فصد کھولیں۔ اگر ضرورت باقی رہے تو پانچ چھ روز کے بعد چہار رگ یا زبان کے نیچے والی رگ سے بھی خون نکالیں۔ اس کے بعد شاہترہ وغیرہ کا جوشاندہ پلائیں۔ علاوہ ازیں مفتحات (مسامات کو کھولنے والی دوائیں)، کا استعمال کرانے سے بھی اس حالت میں بہت فائدہ ہوتا ہے اور یہ مطلب مناسب قیروطیوں اور مقوی روغنوں سے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

نوٹ:۔ جن ادویہ مفردہ کا ذکر عام اختلاج کے مبحث میں ہے اُن کا استعمال کرنا یہاں بھی مفید ہے اس لئے وہاں سے مناسب حال دواؤں کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

تَقَلُّصُ الشَّفَتَین

ہونٹوں کا سکڑنا اور چھوٹا ہو جانا

اس کا سبب یا تو کوئی پیدائشی نقص ہوا کرتا ہے یا وہ تشنج جس کی وجہ امتلا یا استفراغ ہو۔ بعض دفعہ یہ حالت موت کے قریب واقع ہوتی ہے۔ مریض سے دریافت کرنا چاہیئے کہ اُسے کتنے عرصہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہے اُس کے بیان سے معلوم ہو جائیگا کہ پیدائشی ہے یا بعد میں عارض ہوا۔ اگر تشنجی ثابت ہو تو یہ دیکھنا ضروری ہے کہ مادی یعنی امتلائی ہے یا یُبسی یعنی استفراغی؟ اس قسم کا فرق کرنے کے لئے تقدم اسباب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ مولودی یعنی پیدائشی میں اگر مریض بچہ اور بحالت نشوونما ہو تو کھینچکر سیدھا کرنے آہستہ آہستہ ملنے اور باندھنے سے علاج ممکن ہے۔ اور اگر تشنج امتلائی کی وجہ سے ہو تو تنقیہ بلغم

اور گرم روغنوں کی مالش سے فائدہ ہوگا۔ مگر تشنج استفراغی کی حالت میں کچھ علاج نہیں ہو سکتا۔

تشقق شدقین

باچھوں کا پھٹ جانا

بعض اوقات سر کی طرف سے ایک قسم کی شور رطوبت اُترتی ہے اور اُسکے اثر سے باچھوں میں شقاق پیدا ہو جاتے ہیں جن کا رنگ سفیدی اور سبزی مائل نظر آیا کرتا ہے۔ اس مرض کا وقوع بیشتر بچوں میں پایا جاتا ہے جس کی وجہ اُن کے ماں باپ کے جسمانی اثرات ہُوا کرتے ہیں۔ کبھی کبھی بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ اور اُن میں اس کا سبب جلا ہُوا صفراوی خون یا سودائے محترقہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اُس شقاق کا رنگ جو بڑوں کو عارض ہوتے ہیں۔ سُرخ مائل بسیاہی یا مائل بسفیدی پایا جاتا ہے۔ اگر کسی گھر میں ایک شخص کو یہ مرض ہوتا ہے تو آتشک کی طرح ایک برتن میں کھانے پینے کے اثر سے تمام اہل خانہ میں سرایت کر جاتا ہے

علاج:۔ (۱) مازو کو سرکہ میں جوش دیکر مضمضہ (کُلّی) کرائیں (۲) سُرمہ کو تُرش انار یا سماق کے پانی میں ملاکر باچھوں پر طلاء کرائیں۔ بچوں میں (۳) جونکیں لگوانا۔ یا (۴) پس گردن حجامت (پچھنے) کرنا فصد کی قائم مقام اور مفید ہوتا ہے (۵) حجر الیہود روغن گل میں گھس کر ضماد کرنا اور (۶) پرانی ٹھیکری کا جو کنوؤں پر پائی جاتی ہے پانی میں رگڑ کر لگانا بھی نافع ہے۔

اَوَرامُ الْوجہِ وَاللّحیۃ

چہرے اور جبڑوں کے ورم

ورم چہرہ۔ اگر ورم چہرہ کے ساتھ ضعف جگر کی علامات ظاہر ہوں تو اُسی کا عرض تصور کریں اور اگر نزلہ کے آثار پائے جائیں تو اُسی سبب سے قرار دیں۔ لیکن اگر ورم

کے ساتھ خارش وسوزش بھی ہو تو اُسے ماشرا سمجھیں۔

علاج:۔ عرضی تہیج کے لئے (۱) عنب الثعلب ۵ ماشہ کو عرق کاسنی ۱۰ تولہ میں جوشا کر شربت بزوری ۲ تولہ اور خوب کلاں ۷ ماشہ داخل کر کے پلائیں۔ ورم نزلی میں (۲) نزلہ کا علاج کافی تصور کریں اور ماشرا نامی ورم میں (۳) فصد سرارو کرائیں کلہ یا رخسارہ کا ورم بیشتر خونی اور شاذونادر نزلی ہوتا ہے دموی میں فصد سرارو کے بعد (۴) لعاب بہیدانہ ۶ ماشہ شربت عناب ۴ تولہ کے ساتھ پلائیں (۵) عنب الثعلب یا (۶) گل خطمی یا (۷) مغز فلوس کا ضماد کریں۔ اگر ہوا سرد ہو تو پینے کی دوا بطور جوشاندہ استعمال کرائیں اور ضماد کے طور پر بعض محلل ادویہ مثل (۸) بابونہ اور (۹) اکلیل الملک وغیرہ استعمال کریں۔

نوٹ:۔ بادشنام اور کلف بھی چہرے کے امراض میں سے ہیں۔ لیکن اُن کا ذکر انشاءاللہ جلد کی بیماریوں میں آئیگا۔

اِسترخاءُ اللّسان وثقلہ

زبان کا ڈھیلا یا بھاری ہو جانا

اس مرض میں بھی وہی اسباب پائے جاتے ہیں جنکا ذکر عام بدن کے استرخاء میں ہو چکا ہے۔

علاج:۔ (۱) عاقرقرحا کو سرکہ میں پکا کر مضمضہ کرنا فائدہ مند ہے (۲) نطرون یا جوا کھار کو خمیر کے ساتھ ملا کر لگانا بھی زبان کے استرخاء کو فائدہ بخشتا ہے (۳) مازو کو پیس کر زبان پر چھڑکنے سے اُس کی طرف رطوبات فاسدہ کا سیلان رُک جاتا ہے (۴) وج یعنی گور بچھ یا زراوند مدحرج کا بطور نقوع (خیسانده) ۵ ماشہ استعمال کرنا ثقل اور شکستگی دونو حالتوں میں سودمند ہے۔ ایسے ہی (۵) کندر ۱ ماشہ سفوف بنا کر کھانا ایسی حالت میں مفید پڑتا ہے۔ جبکہ زبان کو حرکت دینا دشوار ہو جاتا ہے (۶) رائی کا غذا وغیرہ میں اکثر کھانا ثقل (بھاری پن) کو دور کرتا ہے۔ علی ابن سینا اور دیگر متعدد فاضل طبیبوں کا قول ہے کہ (۷) رائی کا تیل بھی اس مرض کے لئے نافع ہے (۸) ... ۷ ماشہ کے جوشاندہ کے ساتھ ... ۲ ... تی کے مقدار میں کھانا بیحد نافع ہے۔ (۹) ارم کا ساگ

کھانا اور (۱۰) زنجبیل سائیدہ کو پانی میں ملا کر دیر تک منہ میں رکھنا مفید پایا گیا ہے
دانتوں میں پس جانے کے سبب اگر زبان بھاری ہوگئی ہو تو کھانے کے ساتھ
(۱۱) کلونجی بقدر ۳ ماشہ کو پیس کر شامل کر لینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسی طرح
(۱۲) پستہ کا منہ میں رکھنا (۱۳) سیاہ مرچ کے جوشاندہ سے غرغرہ کرنا اس مرض پر نہایت
نافع ہے ؎

وَرَمُ اللِّسانِ وعِظمہ

زبان کا سوجنا اور بڑا ہو جانا

زبان کا ورم کبھی اُس کے تمام اجزاء پر حادی ہوتا ہے اور کبھی بعض اجزاء میں
محدود۔ بعض دفعہ صرف عضلات محرکہ میں ہُوا کرتا ہے۔ یہ ورم بعض اوقات خلط حار
یعنے خون یا صفراء کے غلبہ سے ہوتا ہے اور بعض دفعہ خلط بارد یعنی بلغم وسوداء کے
سبب سے حادث ہوتا ہے۔ تشخیص کا طریقہ وہی ہے جس سے دوسرے ورام
میں مدد لی جاتی ہے۔ خلط فاعل کے دریافت کرنے کے لئے زبان کا رنگ
دیکھ لینا کفایت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ خونی اور بلغمی میں لعاب دہن کی کثرت ہُوا
کرتی ہے۔ صفراوی اور سوداوی میں زبان کی خشکی ذریعہ تشخیص ہو سکتی ہے۔ کبھی
فطر وافیون وغیرہ زہروں کے کھانے سے بھی زبان متورم ہو جاتی ہے۔ جس کی شہادت
تقدم اسباب سے ملتی ہے ؎

عِلاج:۔ (۱) عصارۂ ہند بار کاسنی سے مضمضہ کرنا گرم ورم میں سود مند
ہے۔ اسی طرح زبان کے بڑے ہونے اور سوج جانے کی حالت میں (۲) عصارہ
عنب الثعلب یعنی مکو کے نچوڑ سے کلیاں کرنا جید الاثر ہے (۳) لبن الحامض
یعنے دہی (۴) ماء الورد یعنی گلاب یا (۵) گل سرخ یا (۶) پوست انار کے جوشاندہ
سے فرداً فرداً مضمضہ (کلیاں کرنا) زبان کے گرم ورموں میں مستعمل اور مفید ہے (۷)
جوشاندہ سماق (۸) جوشاندہ عدس یعنی مسور اور (۹) جوشاندہ آس (۱۰) مطبوخ برگ
زیتون ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ مضمضہ یا غرغرہ کرنا اس مرض میں نافع ہے۔

اگر مادہ نضج کا محتاج ثابت ہو تو (۱) جوشاندہ ملٹھی (۲) جوشاندہ انجیر (۳) حلبہ اور (۴) رازیانہ وغیرہ منضجات سے غرغرے کرانا حصول نضج کا ذریعہ ہیں۔ اگر ان ادویہ کے استعمال سے کامیابی نہ ہو تو (۵) بیخ بادیان کو جلا کر ورم پر لگایا جائے اس سے اورام حارہ اور اورام بلغمیہ دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ورم میں صلابت پائی جائے تو (۶) حلبہ کا نقوع (خیساندہ) یا طبیخ (جوشاندہ) باضافہ انجیر زرد یا (۷) حب الغار اور (۸) مویز منقیٰ کا منہ میں دیر تک رکھنا مفید ہوتا ہے (۹) شیر زناں (۲۰) شیر بز اور (۲۱) شیر میش کو منہ میں رکھنا بھی بدستور نافع ہے (۲۲) انجیر زرد کو نبیذ (شراب انگور) یا رب انگور میں جوشا کر مضمضہ کرنا ورم صلب (سخت) زبان کے لئے سریع الاثر ہے۔ جب زبان بڑی ہو کر منہ سے باہر نکل پڑتی ہو یا منتفخ ہو جائے تو (۲۳) حماض اترج (۲۴) ریباس یا (۲۵) ترش انار سے اسکو خوب ملنا چاہیئے تاکہ اس سے پانی کی ایک کافی مقدار خارج ہو جائے۔ اگر باایں‌ہمہ زبان اپنے سابق حجم کی طرف رجوع نہ کرے تو اسے (۲۶) نمک کے ساتھ خوب مالش کرنا بعموم اس کے حجم کو گھٹا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ورم بلغمی ہو تو (۲۷) تخم لسی تو نوٹ کر منہ میں رکھنا بہت مفید ہے۔ امام سویدی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ ایک بیمار کی زبان اس قدر سوج گئی تھی کہ منہ میں نہ سماتی تھی اور نہایت متورم ہو کر منہ سے باہر نکل آئی تھی میں نے اسے (۲۸) حب قوقایا سے استفراغ کرایا اس کے علاوہ (۲۹) شیرہ کاہو اس کے منہ میں ڈالتے رہنے کی ہدایت کی جب کچھ افاقہ ہوا تو شیرہ مذکور منہ میں رکھایا۔ اسی علاج سے مریض شفایاب ہو گیا۔ اسی تجربہ کی تائید جالینوس اور رازی کے اقوال سے بھی ہوتی ہے۔ اور اورام زبان میں استفراغ و تنقیہ کی حاجت ہو تو اسہال کو قے پر ترجیح دیں۔ زبان کی بڑائی کی وجہ سے مسہل دوا کا پینا دشوار ہو تو کسی نرم حقنہ سے استفراغ کریں۔

خُشُونَۃُ اللِّسَان وتشنجہ

زبان کا کھُردرا ہونا اور کھنچ جانا

علاج:- اس مرض میں (۱) روغن بنفشہ یا روغن کدو کے ساتھ مضمضہ کرنا مفید ہے۔ اسی طرح (۲) اکلیل الملک (۳) مرزنجوش (۴) شبت اور (۵) بابونہ وغیرہ ادویہ میں سے جو میسر آئے یا موجود ہو اُسے پانی میں جوشا کر مضمضہ کرانا اُس تشنج میں جو سرو اسباب سے پیدا ہو مفید ہوتا ہے۔ اور جس طرح ان ادویہ کے جوشاندوں سے فائدہ پہنچتا ہے اُسی طرح ان کے روغنوں سے غرغرہ کرنے اور مُنہ میں رکھنے سے بھی بہت نفع ہوتا ہے (۶) تخم حلبہ یا (۷) تخم کتان، ماشہ کے جوشاندے کو پلانا اور اُسی سے کُلیاں کرانا مفید ہوتا ہے علیٰ ہذا (۸) برگ سماق کو پانی میں اس قدر پکائیں کہ اُس کا جوشاندہ شہد کے قوام پر آجائے پھر اُسے شہد خالص میں ملا کر منہ میں رکھیں زبان کی خشونت (کھُردراپن) کو دفع کرتا ہے اسی طرح سے (۹) مُرغی کی چربی کا لگانا اِس مرض میں نافع ترین چیز ہے۔ (۱۰) نعناع یعنی پودینہ کا زبان پر ملنا اور (۱۱) کتیرا کا مُنہ میں رکھنا تمام اجزائے دہن حلق اور زبان کی خشونت کو دفع کرتا ہے۔ علیٰ ہذا (۱۲) لعاب اسپغول سے مضمضہ کرنا (۱۳) آلوئے بخارا کا مُنہ میں رکھنا (۱۴) اور تمام سرد و تر عصارات کے غرغرے دہان و زبان اور حنجرہ کی خشونت کو رفع کرتے ہیں امام سویدی علیہ الرحمۃ کا تجربہ ہے کہ (۱۵) سماق کے تازہ پتے شہد میں ملا کر زبان پر ملنے سے اُس کی خشونت زائل ہو جاتی ہے اس تجربہ کی تائید جالینوس اور دیگر متعدد افاضل اطبّاء کے بیانات سے بھی ہوتی ہے۔

ضِفدَعُ اللِّسَان

زبان کے نیچے سخت غدود کے مانند ورم

یہ ایک ورم ہے جو ایک سخت غدود کی شکل پر زبان کے نیچے حادث

ہُوا کرتا ہے۔ اس کے زیادہ بڑھ جانے کی صورت میں کلام کرنا دُشوار ہو جاتا ہے اور درد کی تکلیف برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس کو ضفدع یعنے مینڈک سے تشبیہ دینے کی یہ وجہ ہے کہ زبان کی سُرخی۔ مادّہ ورم کی سفیدی، اور رگوں کی سبزی مرکب ہو کر مینڈک کے رنگ کے مشابہ ہو جاتی ہے۔ بعض کے نزدیک یہ وجہ تسمیہ ہے کہ ورم مذکور مینڈک کے سر کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس مرض کا مادہ خون غلیظ یا گاڑھا اور لسدار بلغم ہُوا کرتا ہے۔ دونوں قسم کے مواد میں فرق کرنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ ورم سرخ اور باسوزش ہے یا سفید اور سرد۔ چنانچہ اوّل الذکر صورت میں خون غلیظ کو اور موخر الذکر حالت میں بلغم لزج یعنے لسدار کو مادہ مرض قرار دینا چاہیئے۔ اگر مادہ خونی مشخص ہو تو (۱) فصد سر ارو کُھلوانے یا جونکیں لگوانے کے بعد تنقیۂ دماغ کی طرف توجہ کریں۔ اور بلغمی میں (۲) نضج کے بعد مسہل بلغم دیں۔ ضفدع اللسان میں (۳) مازو یا (۴) زنگار کا لیپ کرنا بھی نافع ہے۔ اگر مادّہ حار یعنے گرم ہو تو (۶) مکو کے سبز پتّوں کے نچوڑ سے یا (۷) دہی سے کُلیاں کرنا اور (۸) سبز کاسنی کے غلیظ عصارہ (نچوڑ) سے لیپ کرنا بہتر ہے۔ تنقیہ کے بعد (۹) مازو اور نوشادر کو بار بار زبان پر ملنا مفید ہے۔ اِسی طرح (۱۰) زرد رد کو گلاب میں پیس کر مُنہ میں رکھنا نافع ترین دوا ہے (۱۱) کھٹے دہی یعنے جغرات کا لگانا بھی بدستور فائدہ مند ہے۔

حُرقَتُہ اللِّسان یعنی زبان کی جلن

اِس کا سبب دماغ یا فم معدہ کی وہ حرارت ہے جو تپ کے درجہ تک نہ پہنچی ہو۔ نیز تلخ و تیز اور شور و شیریں اشیاء کے کھانے سے یا تیز اور جلانے والے مواد کے گرنے سے زبان کو سوزش لاحق ہو جاتی ہے اسکے عظیم ترین اسباب حُمیات حادّہ اور اورام باطنہ قرار دیئے جاتے ہیں۔ طریق تشخیص یہ ہے کہ اگر تپ یا ورم احشاء موجود ہو تو اُسی کا عرض سمجھنا چاہیئے ورنہ حرارت دماغ و معدہ کی مخصوص علامات جو اپنے اپنے مقامات پر درج ہیں مطالعہ کریں۔ دونوں میں سے جو متحقق ہو اُسی کو حرقت لسان کا سبب قرار دیں

تمام انواع میں مریض کو پشت یعنی پیٹھ کے بل لیٹنے سے منع کریں۔ اور سرد ادویہ مثل (۱) شیرۂ خرفہ (۲) شیرہ کشنیز (۳) لعاب بہیدانہ اور (۴) لعاب اسپغول مفرداً یا مرکباً منہ میں رکھنا اور بار بار بدلتے رہنا مفید ہے (۵) آب کاہو (۶) آب خرفہ کا منہ میں رکھنا بھی بدستور نافع ہے۔ اگر حرارت دماغ و معدہ کے باعث ہو تو ان کی اصلاح میں کوشش کریں (۷) کافور کا زبان پر ملنا بھی دافع سوزش ہے۔ تیز اشیاء کے استعمال سے اگر یہ جلن پیدا ہوئی ہو تو (۸) دوغ۔ (چھاچھ) سے مضمضہ کرنا فوراً تسکین دیتا ہے (۹) برگ مورد و (۱۰) گلنار کو سرکہ میں جوشا کر کُلی کرنے یا مُنہ میں رکھنے سے نیز (۱۱) روغن نیلوفر (۱۲) روغن بنفشہ (۱۳) روغن گل یا (۱۴) موم روغن کے فرداً فرداً زبان اور سر پر ملنے سے بھی بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

شقاق اللسان یعنی زبان کا پھٹ جانا

اس مرض کا سبب اُن جلی ہوئی خلطوں کا بخار ہوا کرتا ہے جو معدہ میں جمع ہو جاتی ہیں یا یبوست دماغ کا وہ اثر ہوتا ہے جو زبان میں سرایت کر جاتا ہے اس میں کھانے پینے کی بہت تکلیف ہوتی ہے جب کوئی ترش یا شور چیز زبان سے مس کرتی ہے تو ایک قسم کی سوزش ہونے لگتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ اسکا سبب ہی چونہ وغیرہ کی سی تیز اشیاء کا کھانا ہوا کرتا ہے۔ طریق تشخیص یہ ہے کہ مریض سے دریافت کیا جائے کہ اُس نے کوئی تیز چیز تو نہیں کھائی۔ اگر وہ اقرار کرے تو یہی سبب ہے ورنہ بیخوابی وغیرہ یبوست دماغ کے آثار کی نسبت سوال کیا جائے۔ اگر اسکا کچھ ثبوت نہ ملے تو فساد معدہ کے علامات ڈکار دخانی وغیرہ کا پتہ لگائیں۔

علاج:۔ اگر یبوست دماغ کی وجہ سے شقاق زبان کی شکائیت عارض ہوئی ہو تو (۱) لعاب اسپغول یا (۲) آش جو گھونٹ گھونٹ کرکے پلائیں (۳) اسپغول تنہا یا قدرے نبات شامل کرکے یا (۴) بہیدانہ یا (۵) کتیرا منہ میں رکھنے کی ہدایت کریں۔ یا ان ادویہ میں سے کسی ایک

کا لعاب لیکر مضمضہ کرائیں۔ اس کے علاوہ (۶) کف خیار (کھیرے کے جھاگ، کو جو اُس کے ایک ٹکڑے کو دوسرے پر ملنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ زبان پر ملنا نہایت فائدہ مند ہے (۷) روغن بنفشہ (۸) روغن کدو (۹) روغن بادام ہر ایک علیحدہ علیحدہ اور ملا کر دونوں طرح سے نفع بخش ہیں (۱۰) شیر دختراں روغن بنفشہ کے ساتھ ملا کر ناک میں ٹپکانا اور ہر روز مذکورہ روغن یا (۱۱) روغن زرد کا زبان پر ملنا۔ (۱۲) ماء الشعیر اور روغن بنفشہ سے حقنہ کرنا اور بشرط موسم بہار (۱۳) ماء الجبن کا استعمال کرنا سب مفید اعمال ہیں۔ اگر بخارات معدہ کی وجہ سے یہ تکلیف عارض ہوئی ہو تو مادہ محترقہ کے تنقیہ کے بعد (۱۴) کشنیز خشک کا ہمیشہ چباتا یا (۱۵) پستان کا منہ میں رکھنا مفید ہے۔ تیز اشیاء کے کھانے سے زبان پھٹ گئی ہو تو مذکورہ مرطب دواؤں اور لعابوں سے فائدہ ہو جاتا ہے (۱۶) مغز بادام یا (۱۷) مغز ناریل کے چبانے اور (۱۸) ماء الشعیر یا (۱۹) شیرہ خرفہ کے ساتھ مضمضہ کرنے سے بھی نفع ہوتا ہے۔ اسی طرح (۲۰) پوست درخت گولر کو پانی میں پیس کر کلیاں کرنا بھی جید الاثر ہے۔

جفاف اللسان یعنی زبان کا خشک ہو جانا

اس کا سبب حرارت و یبوست یعنے گرمی اور خشکی ہے جو بالعموم حمیات صفراوی اور خناق وغیرہ میں عارض ہوا کرتی ہے۔ اس کی ایک اور قسم بھی ہے جو زبان کی سطح پر لسدار خلط کے جم جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ ان دونوں میں تشخیصی علامت یہ ہے کہ قسم اول میں زردی۔ خشونت اور دیگر آثار صفرا ظاہر ہوتے ہیں اور قسم دوم میں اس کی سطح پر لسدار رطوبت پائی جاتی ہے نیز آب دہان بالزوجت یعنی لسدار ہوا کرتا ہے۔

علاج: اول الذکر میں (۱) لعاب اسپغول کے ساتھ کلیاں کرائیں۔ (۲) شیرہ تخم خرفہ یا (۳) آب خرفہ یا (۴) آب تربوز یا (۵) آب خیار سے مضمضہ کرنا بھی مفید ہے۔ (۶) روغن بادام کا زبان پر ملنا اور (۷) مرغی کی چربی کو شہد خالص میں ملا کر لگانا نافع تدابیر ہیں۔ اگر معدہ میں صفراوی مادہ موجود ہو تو تنقیہ اور لعابات

سے کُلی کرانے کے بعد (۸) اسپغول ۴ ماشہ-۲ تولہ سکنجبین تفاحی لیموتی کے ساتھ دینا عجیب الاثر ہے۔ اگر مُنہ میں ہوا کے جانے سے زبان کو خشکی لاحق ہوگئی ہو تو (۹) کتیرا اور شکر مساوی الوزن کا مُنہ میں رکھنا مجربات سے ہے۔ جن مفرد ادویہ کا شقاق اللسان میں ذکر ہو چکا ہے۔ اس حالت میں بھی وہ مفید ہو سکتی ہیں۔ دوسری قسم یعنی سطح زبان پر رطوبت لزجہ کے جم جانے کی حالت میں (۱۰) سکنجبین کا چاٹنا اور (۱۱) چوب بید کو آب خربوزہ و شکر میں تر کر کے بطور مسواک زبان پر ملنا مفید ہے۔ علیٰ ہذا (۱۲) سماق کو شہد میں ملا کر یا (۱۳) خالی پودینہ کو زبان پر اچھی طرح ملنے سے بھی بہت فائدہ ہُوا کرتا ہے۔

حِکّۃ اللّسان یعنی زبان کی خارش

اِس کا سبب وہ تیز اور احتراق پذیر مواد ہُوا کرتے ہیں جو دماغ سے زبان کی طرف گرتے ہیں۔ یا بخارات کی شکل میں معدہ یا تمام بدن سے اس کی جانب مرتفع ہوتے ہیں۔ بعض اشیاء مثل زمین قند وغیرہ کے کھانے سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اس میں زبان سُرخ ہو جاتی ہے اور مریض ہر وقت اُسے اپنے دانتوں سے کھجلاتا رہتا ہے۔ گرم پانی یا گرم شوربے سے مضمضہ کرنا کسی قدر راحت کا باعث ہُوا کرتا ہے۔

عِلاج: تنقیہ مادہ اور مسہل سوداء کے بعد (۱) سکنجبین سادہ کا ہر روز اِستعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر روز یکے بعد دیگرے (۳) آب گرم (۴) شیر و شکر اور (۵) ... روغن گل کے ساتھ علی الترتیب مضمضہ کرنا کثیر النفع ہے (۶) ہلیلہ۔ بلیلہ اور آملہ کے جوشاندہ سے کُلیاں کرنا بھی مفید عمل ہے۔ اسی طرح (۷) بلیلہ زرد کو چباتے رہنا اور اُسکو زبان پر ملنا زبان کے گرم مادے کے لئے موجب استفراغ ہوتا ہے۔

تقشّر اللّسان یعنی زبان کا چھلکا اُترنا

زبان کا پوست اُترنا۔ اس مرض کے خارجی و داخلی دو قسم کے اسباب

ہُوا کرتے ہیں۔ قسم اوّل یعنی خارجی شراب اور آب دریائے شور کا پینا۔ نیز نمک شور کا کھانا۔ اور قسم دوم یعنے داخلی تیز اور لذّاع بخارات کا صعود ہے۔ جو بدن سے مُرتفع ہوتے ہیں۔ جن سے صرف زبان ہی نہیں بلکہ تالو۔ مُنہ کے اندر کی سطح اور دانتوں کا درمیانی گوشت بھی جسے عمور کے نام سے موسوم کیا کرتے ہیں متقشر ہوجاتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ جب مریض اپنے کام و دہان کو کپڑے وغیرہ سے ملتا ہے تو وہاں سے باریک اور سفید سے چھلکے اُترتے ہیں۔ مگر کسی قسم کا درد وغیرہ محسوس نہیں ہوتا۔

علاج:۔ اگر مریض شیر خوار ہو تو اُس کے مُنہ کو اندر سے (۱) شیر مرضعہ (دودھ پلانے والی کے دودھ) کے ساتھ دھوئیں اور دودھ پلانے والی کا حسب اسباب معالجہ کریں (۲) گل سُرخ اور (۳) گلنار کو سرکہ میں جوش دیکر کُلیاں کرنا مفید تدبیر ہے نیز (۴) سماق کو گلاب میں بھگو اور مل کر مضمضہ (کُلی) کرنا بھی نافع ہے۔ اور بطور غذا ایسے مریضوں کو (۵) حصرمیہ (وہ غذا جس میں خام انگور کا پانی شامل کیا گیا ہو) یا (۶) سماقیہ (جس میں سماق داخل ہو) اور (۷) آش جَو اور (۸) مونگ کی دال وغیرہ مفید ہوتی ہیں۔

بثور و قروح فم و قلاع

مُنہ کی پھنسیاں۔ زخم اور مُنہ آنا

اِس کا سبب یہ ہے کہ خون میں صفراء کی آمیزش سے حدت یا تیزی پیدا ہوجاتی ہے۔ یا گرم اور احتراق پیدا کر دینے والی اشیاء کے کھانے سے خون میں تیزی عارض ہو کر ظاہر جلد کی طرف پھنسیوں اور زخموں کا ظہور ہوتا ہے۔ مقام ماؤف پر سخت درد محسوس ہوتا اور کھانا پینا بلکہ مُنہ اور زبان کو ذرا سا حرکت دینا بھی دُشوار ہوجاتا ہے۔ شیخ الرئیس کا قول ہے کہ مُنہ کی پھنسیاں نواحی سر اور معدہ کے بخارات اور حرارت سے لاحق ہوتی ہیں اور بعض حُمیات میں بھی اسی سبب سے انکا ظہور ہُوا کرتا ہے۔ اہل تجربہ کا بیان ہے کہ جب حمیات حادہ یعنے تیز بخاروں میں زبان پر سیاہ یا نیلگوں بثور واقع ہوجاتی ہیں تو بیمار دوسرے ہی روز ہلاک ہوجایا کرتا

ہے تشخیص کے لئے مریض سے درد کے شدید و خفیف ہونے کے متعلق سوال کرنا چاہیئے۔ شدت کی صورت میں مادہ حار اور خفت کی حالت میں بارد ہو گا۔ اسکے علاوہ پھنسیوں کے رنگ سے دمویت بلغمیت اور سوداویت مادہ پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔ دماغ کی گرمی کے آثار حرارتِ سر اور معدہ کی گرمی کے علامات حرارت معدہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔

علاج: ۔ر مادہ مرض خونی ہو تو (۱) فصد سرار دیا (۲) حجامت پس گردن کے بعد، (۳) مسہل صفرا یا (۴) جوشاندہ ہلیلہ ۲ تولہ سے تنقیہ کریں (۵) روغن بادام میں کافور ملا کر اور (۶) صندل سرخ کو لوہے پر گھس کر طلاء کرنا مفید ہے (۷) سرکہ کا بمقدار مناسب پینا اور کلیاں کرنا (۸) عنب الثعلب کے سبز پتوں کے جوشاندہ سے مضمضہ کرنا اور (۹) کشنیز خشک و عدس کو سرکہ میں جوشا کر منہ میں رکھنا نافع تدبیر ہیں بقول شیخ ابتداء میں جب کہ تبرید و تخفیف دسرد اور خشک کرنے، کی ضرورت ہوتی ہے تو (۱۰) ہلیلہ (۱۱) مازو (۱۲) تخم گل (۱۳) نشاستہ (۱۴) کزمازج (۱۵) شیاف مامیثا (۱۶) گلنار (۱۷) کتیرا کو علیحدہ علیحدہ پیس کر چھڑکنا اور سرد ادویہ کے عصارات میں سے ہر ایک فرداً فرداً بطور مضمضہ استعمال کرنا مفید ہوتا ہے مگر ابتداء انتہا کے درمیان گرم و سرد ادویہ کو مخلوط کر کے بطور مذکورہ بالا استعمال کرنا فائدہ کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اوقات تبرید میں (۱۸) مسور (۱۹) گل ارمنی (۲۰) اقماع الرمان (انار کے ڈوڈے) (۲۱) سپاری اور اسی تاثیر کی دوسری دواؤں میں سے جو بھی میسر موجود ہو اُس کا پیس کر چھڑکنا نافع ہے۔ علیٰ ہذا (۲۲) خرفہ (۲۳) عصی الراعی دلال ساگ) (۲۴) عنب الثعلب (۲۵) برگ انگور اور (۲۶) کشنیز تر کا عصارہ (نچوڑ) فرداً فرداً منہ میں رکھنے سے بیحد تسکین دیتا ہے۔ ان کو منہ میں لیکر چبانا یا کلیاں کرتے رہنا بھی فائدہ کرتا ہے۔ یہ دوائیں روغن گل کے اضافے سے اور بھی جید الاثر ہو جاتی ہیں۔ بچوں کے منہ کی پھنسیوں کو (۲۷) شکر طبرزد اور (۲۸) کافور ہی کفایت کرتا ہے۔

ان بثور کے پھوٹ جانے یا پیپ پڑ جانے کی حالت میں (۲۹) تخم السی (۳۰) تخم کنوچہ (۳۱) تخم ناز بو اور (۳۲) تخم خطمی کے لعابات سے فرداً فرداً

گُلیاں کرنا مفید ہوتا ہے یا انہی تخموں میں سے کسی ایک کو یا (۳۳) آردِ جَو کو شیر مادہ خر میں ملا کر بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔ بسا اوقات مُنہ کے زخموں کی میل کو صاف کرنے کی غرض سے (۳۴) تخم السی۔ انجیر زرد اور پودینہ کے جوشاندہ سے گُلیاں کرنے کی ضرورت ہُوا کرتی ہے۔ مُنہ کی پھُنسیوں کے علاج میں (۳۵) روغن اِذخر نیمگرم کا مضمضہ کرنے سے خصوصیت کے ساتھ فائدہ ہوتا ہے اور بچوں میں (۳۶) شکر طبرزد کا چوسنا بھی بے نظیر فائدہ رکھتا ہے۔ اور قروح دہان یعنے مُنہ کے زخموں کے لئے (۳۷) سُرخ پھٹکڑی اور (۳۸) زرنیخ (اسکو باحتیاط استعمال کریں) قیروطی میں ملا کر لگانے سے نہایت نفع ہوتا ہے اسی طرح (۳۹) سُرخ پھٹکڑی جلائی ہُوئی شہد میں ملا کر آکلۂ دہن میں سریع الاثر ثابت ہوتی ہے (۴۰) کبابہ اور (۴۱) برگ حنا دھوڑے کے طور پر مُنہ کے پرانے زخموں کو فائدہ دیتے ہیں (۴۲) دُودھ کے ساتھ گُلیاں کرنا بھی اس قسم کے قروح کو نافع اور اُن سے عارض ہونے والے درد کو تسکین دیتا ہے (۴۳) بطم کو جسے حبۃ الخضر۔ اور ہندی میں بن کہتے ہیں۔ پانی میں پکا کر صاف کر لیا جائے اور پھر دوبارہ آگ پر چڑھا کر اس قدر پکایا جائے کہ اُس کا قوام بہت گاڑھا بن جائے تو گلی کرنے سے مُنہ کے دردوں کو بہت مفید پڑتا ہے (۴۴) قرطاس محرق یعنے جلا ہُوا کاغذ (۴۵) زراوند مدحرج (۴۶) سعد ہندی۔ نیز کوفی (۴۷) پودینہ کوہی (۴۸) اور قسط سوختہ ہر ایک بطور ذرور (چھڑکنے کے طور پر) مُنہ کے گندے زخموں کو نفع رساں ہے نیز (۴۹) گل ارمنی کا چھڑکنا اس قسم کے قروح عفنہ کے حق میں ویسا ہی قوی الاثر ثابت ہوتا ہے جس طرح (۵۰) گل مختوم کی تاثیر مُنہ کے بہتے ہُوئے خون کو بند کر دینے کے متعلق تسلیم شدہ ہے (۵۱) ترش انار کے پانی کو تانبے کے برتن میں پکا کر اور شہد خالص کے ساتھ ملا کر ان قروح پر لگانے سے بیّن فائدہ ہوتا ہے اسی طرح (۵۲) حضض یعنی رسوت (۵۳) طباشیر۔ دونوں فرداً فرداً مُنہ میں رکھنے اور پیس کر چھڑکنے سے ذریعۂ صحت ہوتے ہیں (۵۴) مویز کو شہد میں ملا کر چپڑنا (۵۵) برگ حنا کو چبانا (۵۶) گل معصفر یعنی کسنبہ کو شہد خالص کے ساتھ طلاء کرنا بچوں میں اس مرض کا قلع و قمع کر دیتا ہے (۵۷) کافور تنہا (۵۸) طباشیر

گلاب کے ساتھ اور اسی طریق سے (۵۹) سماق اس بیماری میں بیّن فائدہ دکھاتا ہے ان کا دیر تک مُنہ میں رکھ کر مضمضہ کرتے رہنا مستعمل و مجرب طریق ہے۔ اطفال کے مُنہ آنے میں (۶۰) گاؤزبان کے پتّوں یا لکڑی کی خاکستر چھڑکنے سے خاص فائدہ ہوتا ہے (۶۱) زرشک کی جڑ کا چھلکا پانی میں جوشاکر اور (۶۲) صندل سُرخ و سپاری کو آب عنب الثعلب میں پیس کر نیز (۶۳) برگ بھنگ کو سرکہ میں پکاکر کلیاں کرنا اور دیر تک مُنہ میں رکھنا اس مرض میں نافع ترین اعمال میں علیٰ ہذا (۶۴) زہرمہرہ کو گلاب میں گھس کر لگانا بچوں کے سُرخ مُنہ آنے میں اور (۶۵) رشتۂ نیلگوں (نیلے دھاگے) کو جلاکر چھڑکنا سفید قسم میں بالعموم مفید ہوتا ہے۔ امام سویدی کا تجربہ ہے کہ (۶۶) انار کا چھلکا باریک کرکے برگ مورد تازہ کے نچوڑ میں گوندھ کر پتھر کے توے پر روٹی کی مانند پکانا اور خشک و باریک کرکے مُنہ کے زخموں پر بُرکنا نہایت فائدہ دیتا ہے (۶۷) نیز منسبر کے پانی سے غرغرہ کرنا قلاع کی بیخکنی میں بے نظیر فائدہ رکھتا ہے۔ بقول ایلاقی و جرجانی (۶۸) رسوت کو سرکہ میں جوشاکر مُنہ میں قُلاع سُرخ و سفید یعنی دموی و بلغمی دونوں کو دفع کرتا ہے۔ اسی طرح (۶۹) سندروس اور (۷۰) گل سُرخ کا بُرکنا یا بطور مضمضہ استعمال کرنا بہترین ادویہ ہیں (۷۱) ہکائن کو جلاکر مُنہ میں چھڑکنا اور (۷۲) آب بارتنگ سے کُلیاں کرنا اس بارہ میں مفید عمل ہے (۷۳) فلوس خیار شنبر کو گلاب میں پیس کر مُنہ میں لگانا اقسام قلاع یعنی جوشش دہان کی مختلف قسموں میں نافع ہے

کثرتِ سیلانِ لُعاب

لُعابِ دہن کا زیادہ جاری رہنا

اِس مرض کا سبب یا تو فم معدہ کی حرارت اور رطوبت ہوتی ہے یا معدہ اور دماغ میں بلغمی رطوبت کا اجتماع یا شکم میں کیڑوں کا پیدا ہونا۔ شیخ الرئیس فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ صرف حرارت کے غلبہ سے بھی یہ حالت عارض ہو جاتی ہے چنانچہ اس کی نظیر روزہ دار اور فاقدہ الغذا فاقہ کش لوگوں میں مل سکتی ہے

اُن کا تھوک گرسنگی کی حالت میں جاری اور شکم کی سیری کی حالت میں بند ہو جایا کرتا ہے۔ بہرحال یہ صورت اِس لئے مستثنیٰ ہے کہ مرض کی حالت نہیں۔ لعاب دہن کی کثرت خواب اور بیداری دونوں صورتوں میں پائی جاتی ہے۔

طریق تشخیص۔ اگر مریض خواب کی حالت میں لعاب دہن کا بہنا ظاہر کرے اور بیداری میں اس کا مُنہ خشک رہتا ہو تو باعث مرض کرم شکم کو قرار دیں۔ اگر فقط جاگتے میں یا جاگتے اور سوتے دونوں وقتوں میں لعاب کا جاری رہنا بیان کرے تو سوال کرنا چاہیئے کہ خلو معدہ یا قلتِ غذا کی حالت میں زیادہ شکایت ہوتی ہے یا امتلائے معدہ میں؟ خلو معدہ میں زیادہ ہو تو حرارت و رطوبت کا غلبہ مرض کا سبب سمجھیں۔ امتلاء یا پُری میں زیادتی پائی جائے تو دیکھنا چاہیئے کہ لعاب ترش اور غلیظ ہے؟ اگر ایسا ہے تو یہ سردی اور تری کی علامت قرار دیں اگر مُنہ کے علاوہ ناک سے بھی بکثرت پانی بہتا ہو اور اس کے ساتھ ہی نزلہ۔ گرانی سر اور کدورت حواس کی علامات پائی جائیں تو مرض کا سبب رطوبت دماغ کا غلبہ قرار دیں۔

علاج: حرارت و رطوبت یعنی گرمی اور تری کا غلبہ ہو تو (۱) باسلیق کی فصد کرنا۔ بعدہٗ (۲) سکنجبین ۲ تولہ کے ساتھ شیرہ زرشک ۹ ماشہ یا شربت انار ۴ تولہ ملا کر پینا مفید ہے ترش اور قابض ربوب مثل (۳) رُب غورہ (۴) رب انار اور (۵) رب ریباس میں سے کسی ایک کو بمقدار ایک تولہ عرق گلاب میں ملا کر ہر صبح استعمال کرنا نفع دیتا ہے (۶) تازہ کاسنی کو تھوڑے سے نمک کے ساتھ چبانا اور اُس کا پانی نگلتے جانا (۷) [illegible] ہم وزن بقدر ۳ ماشہ نہار منہ نیم گرم پانی سے پینا نافع ترین اشیاء میں سے ہے (۸) [illegible] نعمانی کو منہ میں رکھنا (۹) اذخر (۱۰) عاقرقرحا اور (۱۱) فلفل سیاہ میں سے کسی ایک کو پانی میں جوش دے کر اور اُس کے ساتھ سکنجبین عسلی ملا کر غرغرے کرنا سردی کی لعاب دہن کے لئے مفید تدابیر ہیں۔ (۱۲) ہینگ (۱۳) جاوشیر (۱۴) بڑی اور چھوٹی الائچی اور (۱۵) حب بلسان میں سے جو چیز میسر ہو منہ میں رکھنے اور چبانے سے بلغم اور لسدار رطوبتوں کو خارج کرتی ہے۔ جو لعاب رطوبت دماغ کی وجہ سے ہو اُس کے لئے تنقیہ دماغ کے بعد (۱۶) الائچی یا (۱۷) دارچینی کا چبانا فائدہ مند ہے۔ بچوں کے مُنہ سے

رطوبت بہنے کے لئے (١٨) برگ مورد کا نچوڑ منہ میں رکھنا اور (١٩) سونٹھ و مصطگی کا چبانا نافع ہے (٢٠) اسی طرح (٢١) آملہ ۲ تولہ کا خیساندہ یا جوشاندہ کے طور پر پینا بھی اس مرض کا قلع و قمع کر دیتا ہے (٢٢) حماحم کو جسے بستان افروز اور کلغہ بھی کہتے ہیں بچوں کے سرہانے کے نیچے رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (٢٣) مر یعنے بول کا چبانا اور گلے میں لٹکانا بھی مفید ہے۔ اگر رطوبت دہان یعنے رال کے منقطع ہونے سے بچہ کو کھانسی عارض ہو جائے تو (٢٤) رب السوس ولایتی اس کی ماں کے دودھ میں حل کر کے دینا چاہیئے (٢٥) فوۃ الصبغ یعنے مجیٹھ کو منہ میں رکھنا بچوں اور بڑوں کے لعاب دہن کو بند کر دیتا ہے۔

نوٹ :۔ بچوں کو شربت اور شیرینی سے بہر حال پرہیز کرانا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں مرض بادہ کا اندیشہ ہے۔

بَخَرُ الفَم

گندہ دہنی ۔ بدبوئے دہن ۔ منہ سے بو آنا

اس مرض کے اسباب مختلف ہیں (١) بن دندان کے گوشت یعنی مسوڑھوں وغیرہ کا متعفن اور فاسد ہو جانا یا خود دانتوں میں تاکل یا ان کی جڑوں میں عفونت کا حادث ہونا (٢) منہ کی اندرونی جلد میں ایسے سوء مزاج کا واقع ہونا جو اس کی رطوبتوں میں تغیر پیدا کر دے۔ اور یہ سوء مزاج اکثر و بیشتر گرم ہوا کرتا ہے۔ (٣) فم معدہ میں صفراوی یا بلغمی خلط کا عفونت پذیر ہو جانا (٤) شش اور نواحی شش یعنی پھیپھڑا اور اس کے آس پاس کے اعضاء میں زخم اور عفونت کا پیدا ہو جانا جس کی تفسیر سل کے مریضوں کی آخری حالت میں ملتی ہے (٥) دماغ سے فاسد اور بدبودار رطوبت کا حلق کی طرف گرنا چنانچہ مریضان نزلہ حار بھی اس میں مبتلا پائے جاتے ہیں (٦) رحم میں بدبودار مواد کا جمع ہو جانا یا جنین کا مر جانا (٧) تمام جسم کی رطوبات کا متعفن ہونا جیسا کہ بعض ردی بخاروں میں پایا جاتا ہے۔

طریق تشخیص:۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کوئی مرض سل۔ تپ

یا نزلۂ حار وغیرہ پہلے موجود تو نہیں ؟ اگر ہو تو اُسی کو باعث مرض سمجھیں - ورنہ منہ
مسوڑوں اور دانتوں کو دیکھیں اگر مسوڑوں پر ورم اور استرخاء یا دانتوں میں تاکل
وغیرہ پایا جائے تو وہی گندہ دہنی کا سبب قرار دیں - غرض کامل تشخیص کے بعد
جس سبب سے ہو اُس کے مطابق علاج کریں - خلط فاعل کے دریافت کرنے
کے لئے نبض رنگ عضو سے استدلال کریں جو بارہا ذکر کیا جاچکا ہے - بعض
اوقات کسی بدبودار چیز کے کھانے سے بھی بدبو آنے لگتی ہے مگر وہ اسی وقت
تک قائم رہ سکتی ہے جب تک وہ چیز معدہ میں موجود ہو -

علاج :- اگر بُن دندان اور مسوڑوں وغیرہ کے فساد سے بدبوئے دہن
لاحق ہوئی ہو تو (۱) سرارو یا چہار رگ کی فصد کھلوائیں اور نضج و تنقیۂ صفراء کے
بعد (۲) مازو مورد و گلنار کو سرکہ میں جوش کر مضمضہ کرنا اور اُس کے بعد (۳) اقاقیا
گل سُرخ و اقاقیا کو پیس کر چھڑکنا مفید ہوتا ہے (۴) ریحان قرنفلی کے چبانے
سے وہ کیڑے جو دانتوں کی جڑوں میں پیدا ہوتے ہیں مر جاتے ہیں - اور
متعفن رطوبت خارج ہو جاتی ہے اسی طرح (۵) تخم گندنا کو باریک کوٹ
کر قطران میں ملا کر دھواں پہنچانا بھی کرم کش ہے (۶) سعد یعنے ناگرموتھ کے
چبانے سے دانتوں کی عفونت دور ہو کر منہ خوشبودار ہو جاتا ہے علی ہذا (۷)
مصطگی (۸) کلاہ قرنفل یعنے لونگ کا سر (۹) عود (۱۰) جاوتری اور (۱۱) سنبل الطیب
میں سے کسی ایک کا چبانا فائدہ مند ہے (۱۲) صبر اور (۱۳) مُر یعنے بول کا مسوڑوں
پر ملنا (۱۴) عنصل یعنے پیاز دشتی کو بطور مضمضہ استعمال کرنا اور (۱۵) مویز منقی کو
چبانا مُنہ کی بدبو کو دفع کرتا ہے (۱۶) پھٹکڑی کو پانی میں حل کر کے منہ میں رکھنا بھی
قوی الاثر تدبیر ہے - (۱۷) جوز بوا دجائفل بقدر ۲ ماشہ پینے اور چبانے کے طور
پر منہ کی اُس بدبو کو دفع کرتا ہے جو معدہ کی اخلاط متعفنہ سے لاحق ہوئی ہو -
اسی طرح (۱۸) پستہ کے چبا چبا کر کھانے سے بدبو کی قسم مذکورہ کو فائدہ ہوتا ہے -
(۱۹) بادرنجبویہ کو پانی میں جوش کر اُس سے کُلیاں کرنا یا بغیر جوش کئے منہ میں ڈال
کر چبانا بخر کو زائل کرتا ہے (۲۰) سرد پانی کا پینا خصوصاً کسی قدر نبیذ شراب
انگوری ملا کر بدستور نفع بخش ہے (۲۱) کرفس ۲ ماشہ کے کھانے (۲۲) فرنجمشک

۱۰ ماشہ (۲۳) مصطگی ۶ ماشہ (۲۴) بڑی الائچی ۳ ماشہ (۲۵) لونگ اور ترنج کے چھلکے سے فرداً فرداً کھانے سے بھی منہ کی بدبو زائل ہو کر خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ ۲۶ زرنباد یعنی زرنجور میں یہ ایک بڑی خاصیت ہے کہ اگر اُسے دیر تک مُنہ میں رکھا جائے تو مرض کی بدبو کے علاوہ پیاز لہسن اور شراب وغیرہ کی بو کو بھی دفع کر دیتا ہے (۲۷) راسن اور (۲۸) بیخ بنفشہ بھی بالانفراد منہ میں رکھنے سے وہی عمل رکھتی ہے (۲۹) خولنجان (۳۰) لاکھا بول (۳۱) مسور خام (۳۲) نئے کاغذ (۳۳) برگ کشنیز سبز (۳۴) صعتر (۳۵) سداب اور (۳۶) برگ کنار میں سے ہر ایک کے مُنہ میں رکھنے اور چباتے رہنے سے شراب۔ پیاز اور لہسن وغیرہ کی بو منہ سے رفع ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر اُن چیزوں کا ذکر بھی ضروری ہے جو بخر الفم یعنے گندہ دہنی کو پیدا کرنے والی ہیں۔ تاکہ اُن سے احتراز و اجتناب کیا جا سکے۔ چنانچہ (۱) مشک کا کسی جوشاندہ میں ڈال کر پینا (۲) معدنیات کے پانی پر مداومت کرنا (۳) سمسم یعنے کنجد کا کھانا وغیرہ بدبوئے دہن کو پیدا کرنے والی اشیاء ہیں۔

ادّویہ مفردہ مقویۂ اسنان

دانتوں کو طاقت دینے والی مفرد دوائیں

(۱) گلنار کو پانی میں جوش دے کر مضمضہ کرنے سے ہلتے ہُوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور لثہ دمیہ یعنی مسوڑوں سے خون آنے کی بیماری کو بھی فائدہ ہوتا ہے (۲) خل العنصل (وہ سرکہ جس میں جنگلی پیاز گلایا گیا ہو) سے کلیاں کرنا اور اُسے مُنہ میں رکھنا دانتوں کو ہلنے سے روکتا اور اُن کی طرف گرنے والے مواد کو تحلیل کر دیتا ہے (۳) کُندر کے چبانے سے بھی انسان کے اس نہایت ہی ضروری آلہ تغذیہ کی اصلاح اور پائیداری میں مدد ملتی ہے (۴) شیر مادہ خر سے مضمضہ کرنا اور فرنجمشک کو چبانا بھی دانتوں کو تقویت دیتا ہے۔ (۵) مقل مکی میں ایک لکڑی ہوتی ہے جو سنونات منجنوں میں بھی داخل کیجاتی

ہے۔ دانتوں کو مضبوط کرنے اور تقویت دینے میں نظیر نہیں رکھتی (۶) سرکہ کے ساتھ کلیاں کرنا خصوصاً اگر اُس میں شب یمانی بھی شامل کر لی جائے۔ دانتوں کے ہلنے اور اُن سے خون بہنے کو فوری اور بیّن فائدہ دیتا ہے۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ (۷) سرکہ میں شہد خالص ملا کر باضافہ شب یمانی مضمضہ کرنے سے بھی بدستور فائدہ ہوتا ہے (۸) بارہ سنگا کی شاخ کو جلا اور پیس کر دانتوں پر ملنا۔ نیز گائے کے ٹخنے کی ہڈی کو بطریق مذکور استعمال کرنا بھی مقوی دندان تدبیریں ہیں۔ (۹) ہلیلہ زرد کی گٹھلی کو نکال پھینکنے کے بعد منہ میں چباتے رہنا اور (۱۰) برگ پان کو مُنہ میں رکھنا۔ اور نہایت طاقت کے ساتھ چبانا اسی طرح (۱۱) سپاری کو پیس کر آب بارتنگ کے ساتھ شامل کر کے مضمضہ کرنا بھی دانتوں کی چوٹ یا رطوبات کی وجہ سے ہلنے کو روکتا اور تقویت دیتا ہے (۱۲) عاقرقرحا کے جوشاندہ اور (۱۳) عصارۂ قنطوریون سے کُلیاں کرنا بھی بدستور نافع ہے۔

وَجعُ الاَسنَان یعنی دانتوں کا درد

یہ درد بعض اوقات دانت کے جوہر۔ کبھی اُس کی جڑھ کے پٹھے اور کبھی مسوڑے میں عارض ہُوا کرتا ہے۔ مسوڑوں میں درد پیدا ہونے کی دو صورتیں ہیں (۱) ورم (۲) لحم زائد (فاضل گوشت۔ ورم اور لحم زائد دونوں کی وجہ یہ ہے کہ مسوڑے اپنی نرمی اور استرخار کے باعث مواد کو قبول کر لیتے ہیں اور اُس میں مختلف قسم کے مواد متشرب ہو کر متعفن ہو جایا کرتے ہیں۔ جن کی وجہ سے دانت تکلیف پاتے اور ہلنے لگ جاتے ہیں۔ درد دندان کے اسباب مختلف قسم کے ساذج اور مادی سوء مزاج ہُوا کرتے ہیں مثلاً دموی۔ صفراوی۔ بلغمی اور ریحی۔ بسا اوقات دانتوں یا اُن کی جڑوں میں کیڑے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ رطوبات کی عفونت یا کسی خارجی چیز کی سڑاند ہُوا کرتی ہے جو کرم خوردہ دانت میں داخل ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ اصل مادہ معدہ یا سر یا تمام جسم میں ہوتا ہے۔ کبھی کبھی حمیات حادہ یعنی تیز بخاروں میں بھی دانت درد کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس حالت میں تمام بدن کے سوء مزاج کے ساتھ دانت بھی شریک ہو جایا کرتے ہیں۔ اگر کرم خوردہ دانتوں کے نیچے درد اور ضربان محسوس ہو تو سمجھ لینا

چاہیئے۔ کہ اُن کی جڑوں میں خام فضلات ہیں ؛

طریق تشخیص۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ دردِ دندان کے ساتھ مسوڑوں میں یا اُن کے آس پاس ورم موجود ہے یا نہیں۔ اگر ورم موجود ہو اور مسوڑوں کو دبانے سے درد محسوس ہوتا ہو تو یہ امر متحقق ہو جائیگا کہ درد کا محل خاص مسوڑوں میں ہے۔ لیکن ورم کی عدم موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ خاص دانت یا اُن کی جڑوں کے پٹھے ماؤف ہیں۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ضروری ہے کہ درد دانتوں کے طول میں ہے یا گہرائی میں۔ اوّل الذکر صورت میں خاص جوہر دندان میں مادّہ ہوگا اور مؤخر الذکر حالت میں اُس عصب (پٹھا) میں جو دانتوں کے نیچے ہُوا کرتا ہے۔ حرارت و برودت مادہ کی مزید تحقیق کے لئے مریض کو ہدایت کرنی چاہیئے کہ ایک بار گرم اور ایک بار سرد پانی مُنہ میں رکھ کر محسوس کرے کہ کس قسم کے پانی سے درد کو تسکین ہوتی ہے۔ اِس کے علاوہ مقام ماؤف کے رنگ سے بھی کیفیت مادہ پر روشنی پڑ سکتی ہے۔ ریحی اور غیر ریحی میں امتیاز کرنے کے لئے درد کے منتقل یا راسخ ہونے کا حال دریافت کرنا ضروریات سے ہے۔ معدہ کے امتلاء اور شکم سیری کی حالت میں درد کے ترقی کرنے سے ظاہر ہوگا کہ اصل مادّہ کا محل معدہ ہے۔ اسی طرح سر کی گرانی دِماغ کے محل مادہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اگر دانتوں کے ہلنے اور درد کرنے کے باوجود خود مقام ماؤف اور تمام جسم میں یبوست کے آثار پائے جاتے ہوں۔ آنکھیں اندر کو دب گئی ہوں تو ایسی حالت میں مرض کا سبب سوءمزاج یابس ہُوا کرتا ہے ؛

علاج۔ جس عضو کی مشارکت ظاہر ہو اُس کا تنقیہ کریں۔ مثلاً اگر دماغ سے مواد گرتے ہیں تو (۱) بلیلہ زرد ۱ تولہ (۲) اسطوخودوس ۱ تولہ یا (۳) شحم حنظل ۳ ماشہ یا (۴) سقمونیا ۲ یا ۵ رتی کا استعمال کریں۔ اور اگر خلط فاعل معدہ میں ہو تو سب سے پہلے (۵) قے کرانا چاہیئے پھر تقلیل غذا کی ہدایت کرنا اور دودھ نیز سبز میووں سے اجتناب کا حکم دینا ضروریات سے ہے۔ تمام جسم کے سوءمزاج کی صورت میں (۶) عام تنقیہ ضروری اور مفید ہوتا ہے۔ (۷) بیخ خطمی کو سرکہ میں جوش دیکر کُلیاں کرنا اور دیر تک

بھنگرہ بیج اور پیازی وغیرہ ہیں بالخاصیت سرکہ میں پیس کر درد ناک جانب کے انگوٹھے پر طلاء کرنے سے اور سرکہ ہی میں جوشا کر کلیاں کرنے سے نافع ہوتا ہے۔ اسی طرح (۹) پوست و بیخ حنظل کو آگ پر رکھ کر بخور کرنا بھی مفید عمل ہے (۱۰) بیخ کبر کو درد والے دانت کے نیچے رکھ کر زور سے کاٹنا یا دبانا فائدہ مند ہے اور اُسے سرکہ میں جوش دیکر مضمضہ کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ نیز اُس کا ثمر بھی درد کے زائل کرنے میں اُس کی بیخ کے برابر ہوتا ہے۔ (۱۱) بارتنگ کی جڑ کو چبانا یا سرکہ میں جوشا کر کلیاں کرنا (۱۲) اور عصارہ بیخ خطمی کو جانب مخالف کے کان میں ٹپکانا بھی عجیب الاثر ہے (۱۳) دارچینی دانت کے درد کو ملنے۔ چبانے اور دبانے کے طور پر فائدہ کرتی ہے۔ اگر یبوست کی وجہ سے درد ہو تو (۱۴) مسکہ گاؤ یا (۱۵) بط کی چربی ملنے سے بھی تسکین ہو جایا کرتی ہے۔ اگر یہ درد گرمی کے سبب سے ہو تو (۱۶) سبز کاسنی کے نچوڑے ہوئے پانی سے کلیاں کرنا اور مُنہ میں رکھے رہنا (۱۷) عنب الثعلب سبز کے نچوڑ اور (۱۸) روغن گل سے مضمضہ کرنا کثیر النفع اعمال ہیں (۱۹) ورق السلق یعنے برگ چقندر کو شہد خالص میں ملا کر سعوط کرنے یعنی ناک میں ٹپکانے سے اُس درد کو جو نزلہ دماغی سے لاحق ہُوا ہو نفع ہوتا ہے (۲۰) توت کے پتوں کو کوٹ کر سرکہ میں ملا کر مُنہ میں رکھنا اور بار بار بدلتے رہنا۔ اسی طرح (۲۱) جوز اسرد اور (۲۲) برگ طرفا یعنے جھاؤ کو بطریق مذکور منہ میں رکھ کر مضمضہ کرنا دردِ دندان کو تسکین دیتا ہے۔ روغنیات میں سے (۲۳) روغن اذخر (۲۴) روغن ترنج (۲۵) روغن مصطگی (۲۶) روغن بان اور (۲۷) روغن نسرین یعنی سیوتی سب کے سب نافع ہیں (۲۸) مویز منقی اور (۲۹) عاقرقرحا کو سرکہ میں پکا کر اوجاع باردہ یعنے سرد دردوں میں کلیاں کرانا مفید ہیں۔ ریحی دردوں میں (۳۰) طالیسفر اور (۳۱) روغن بان کسی قدر کستوری کے اضافے سے سریع النفع ہیں (۳۲) لومڑی کی چربی کو روغن سوسن میں گلا کر مُنہ میں رکھنا اور (۳۳) عصی الراعی (لال ساگ) کے برگ و شاخ کو چباتے رہنا بھی عجیب الاثر تدابیر ہیں۔ علیٰ ہذا (۳۴) عروق الصباغین یعنے مجیٹھ کا چبانا اور (۳۵) لہسن کا ملنا دانتوں کے سب دردوں کو نہایت سرعت کے ساتھ فائدہ کرتا ہے (۳۶) لہسن کو روغن زیتون میں جوش کر کے لیا جائے اور باقیماندہ روغن کو منہ

میں رکھا جائے۔ نیز (۳۷) خراطین یعنی کیچوؤں کو بدستور روغن مذکور میں بریاں کرنے اور نکال دینے کے بعد مخالف طرف کے کان میں چند قطرے ٹپکائے جائیں۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ (۳۸) شحم حنظل کو سرکہ اور روغن زیتون میں جوشا کر کلیاں کرنے سے دانتوں کی جڑوں سے مواد خارج ہو کر آرام ہو جاتا ہے اور بغیر روغن زیتون کے بھی کافی فائدہ کرتا ہے۔ سرد پانی کے پینے اور سردی لگنے سے جو درد لاحق ہو جاتا ہے اُسے (۳۹) انڈوں کی زردی کی گرم گرم ٹکورسے شفا ہوتی ہے۔ اسی طرح (۴۰) انسان کے بالوں کو جلا کر روغن گل میں ملا دیا جائے اور مخالف جانب کے کان میں قطوراً استعمال کیا جائے یا بالفاظ دیگر ٹپکایا جائے تو درد دندان کو تسکین ہوا کرتی ہے۔ (۴۱) گل سرخ کو دیر تک مُنہ میں رکھے رہنے سے بھی شفا ہوتی ہے درد دندان کے مریض کو (۴۲) خرگوش کا دانت مقام ماؤف کے قریب لٹکانے سے بھی فائدہ پہنچتا ہے (۴۳) خل عنصل (یعنی وہ سرکہ جس میں پیاز دشتی کو گلایا گیا ہو) سے مضمضہ کرنا اور (۴۴) خالی سرکہ کو گرم کر کے اُس سے کُلیاں کرنا بھی مفید ہے۔ یہ علاج حار و بارد یعنے گرم و سرد دونوں قسم کے درد میں یکساں موجب صحت ہے۔ (۴۵) صمغ سماق اور (۴۶) صمغ زیتون جنگلی۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دانت میں بمقدار وافر ڈالنے یعنے اُس میں کرم خوردگی کی وجہ سے جتنی جگہ خالی ہو گئی ہو اُسکو بھر دینے سے قابل قدر منافع حاصل ہوتے ہیں۔ اور دانت کی اصلاح ہو کر درد کو تسکین حاصل ہو جاتی ہے، یہی نفع (۴۷) حلتیت یعنی ہینگ اور (۴۸) کُندر کے چبانے کا ہے (۴۹) سوہاگہ سفید کا ملنا دانتوں کی کرم خوردگی اور درد ضربانی (ٹیس والے درد) میں عجیب خاصیت رکھتا ہے۔ لیکن اس کے زیادہ استعمال سے دانتوں کے جلد گر جانیکا خوف ہے اسلئے احتیاط رکھیں (۵۰) انار کے چھلکوں میں یہ تاثیر ہے کہ اگر اُن کو سرکہ میں پیس کر کرم خوردہ مقام پر ٹپکایا جائے تو آرام دیتے ہیں اس کے علاوہ اگر انہیں سرکہ میں ملا کر کُلیاں کی جائیں تو بھی یہی اثر ظاہر ہوتا ہے (۵۱) مازو اور (۵۲) سُرخ پھٹکڑی پیس کر کرم خوردہ دانت کی داخلی گہرائی میں رکھنے سے نافع ثابت ہوئے ہیں (۵۳) کافور اور (۵۴) مشک کو بھی اگر ایسے کھوکھلے دانتوں میں بھر دیا جائے تو سب سے پہلے درد موقوف ہو جاتا ہے اور بعد میں آئندہ کے لئے کرم خوردگی کا سلسلہ رُک جاتا

ہے اور مُنہ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے (۵۵) مُر یعنے بول کے رکھنے سے بھی یہی فائدے ہوتے ہیں (۵۶) یاسمین دشتی یعنے جنگلی چنبیلی کو دانت میں رکھنے سے بھی درد کو تسکین ہو جاتی ہے۔ (۵۷) ثمرۂ اثل یعنی ایک قسم کے جھاؤ یا بقول بعض جھاؤ کے قریب مگر جھاؤ سے بڑے درخت کا پھل اگر ہمیشہ سنون (منجن) کے طور پر دانتوں کو ملا جائے تو تاکل یعنے کرم خوردگی کو فائدہ دیتا ہے (۵۸) شونیز یعنے کلونجی کو روغن زیتون میں بریان کر کے پیس لیا جائے تو اُس سے طِلاء کرنا بھی مفید ہے۔ کھائے ہوئے دانت میں (۵۹) آتش نارسیدہ یعنے آگ نہ پہنچی ہوئی گندھک کو رسوت کے ساتھ ملا کر رکھنا بیحد مفید ہے (۶۰) دو کھجوریں لیکر ان کی گٹھلی نکال پھینکنے کے بعد اُنہیں خوب کوٹ کر کسی قدر رائی بلا لینا اور ملانے کے بعد اتنا کوٹنا کہ خمیر کی طرح ہو جائے اِس کے بعد کرم خوردہ جگہ پر رکھنا درد میں عجیب سکون پیدا کرتا ہے (۶۱) میعہ سائلہ اور افیون کو ملا کر کیڑے کے اُس سوراخ میں جو اُس نے دانت میں بنایا ہے رکھنا بہی فائدہ رکھتا ہے (۶۲) سلخ الحیہ یعنے سانپ کی کینچلی کو سرکہ میں جوشا کر یا سرکہ میں حنظل کو پکا کر اُس سے مضمضہ کرنا درد دندان میں مفید ہوتا ہے اگر درد بلغمی ہو۔ تو سرکہ کی بجائے شراب کا استعمال مناسب ہے۔ یعنی کینچلی اور حنظل کو شراب ہی میں پکا کر کرم خوردہ مقام پر لگانا مفید ہوتا ہے جرجانی اور ایلاقی کہتے ہیں۔ کہ اگر مادہ مرض گرم ہو تو (۶۳) آب عنب الثعلب (۶۴) آب کشنیز یا (۶۵) آب بارتنگ کو مُنہ میں رکھنا اور اُس سے مضمضہ کرنا فائدہ مند ہے اگر مادہ کی حرارت حد سے بڑھی ہوئی ہو تو (۶۶) کافور بھی شامل کرنا چاہیئے بالجملہ ابتدا میں وہ سرد دوائیں جن میں کسی قدر قبض اور معتدل یبوست ہو۔ واجب الاستعمال ہیں اور زمانہ ابتداء کے بعد تحلیل کرنے والی دوائیں بھی شامل کرتے جائیں۔ بارد و قابض ادویہ میں سے (۶۷) تازہ برگ آس کا عصارہ (نچوڑ) سرکہ میں ملا کر یا (۶۸) آب برگ زیتون عصارۂ عنب الثعلب میں شامل کر کے کلیاں کرنا۔ اور (۶۹) روغن گل میں مصطگی کو جوش دیکر کلیاں کرنا موجب شفا ہوتا ہے سخت قسم کے درد میں (۷۰) عاقرقرحا اور کافور کو ملا کر یا (۷۱) روغن گل میں

افیون کو جوشا کر اُس میں پنبہ تر کر کے رکھنا مفید ہے۔ انطاکی کا قول ہے کہ دانتوں کے درد حار میں اگر مادہ خاص جو ہر دندان یا اُس کے قریب ہو تو (۷۲) چہار رگ یا سرارو کی فصد کھلوائیں اور اس کے بعد (۷۳) آب نارین ۱۵ تولہ میں ہلیلہ زرد ۲ تولہ کو جوشا کر پلائیں اور تنقیہ کریں۔ (۷۴) آب تمر ہندی ۲ تولہ اور (۷۵) ماء الشعیر یعنے آش جو بھی اس باب میں جلیل النفع دوا ہے۔ اس کے علاوہ (۷۶) افیون (۷۷) بزر البنج یا (۷۸) برگ آس میں سے کوئی ایک جو میسر آسکے روغن بنفشہ یا سرکہ میں جوشا کر چند بار مضمضہ کریں۔ اگر ضربان (ٹیس) اور ورم لثہ کی شدت ہو تو مسوڑوں پر (۷۹) جونکیں لگوا کر (۸۰) سرکہ میں افیون یا بزر البنج کو جوشائیں اور مضمضہ کرائیں یہ بہترین تدبیر ہے۔ طبری کہتا ہے کہ اگر دانتوں کی جڑوں یا اُن کے محیط پٹھے میں درد ہو تو بشرط ضرورت و برداشت فصد و تنقیہ کے بعد (۸۱) برگ راسن اور (۸۲) پیاز دشتی کو پُرانے سرکہ میں پکا کر یا (۸۳) شراب قابض میں مازو کو جوش دیکر مضمضہ کرنا مفید تدبیر ہے۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیئے مادۂ مرض دانتوں کی جڑیں گرگیا ہے اس حالت میں اس کے سوا چارہ نہیں کہ دانت کو اُکھاڑ کر اُس کی بیخ میں (۸۴) گلنار (۸۵) مازو (۸۶) پوست انار یا (۸۷) بزر البنج کو بالانفراد سرکہ میں پکا کر لگایا جائے یعنی بطور مضمضہ استعمال کیا جائے۔ حکیم علی کا قول ہے کہ بیخ دندان پر (۸۸) جونکیں لگوانے سے درد کو فوراً تسکین ہوتی ہے قرشی کہتا ہے کہ تمام قسم کی کُلیاں نیمگرم استعمال کرنی چاہئیں لیکن حکیم شریف خاں مرحوم نے لکھا ہے کہ یہ حکم کُلّی نہیں بلکہ اکثری ہے کیونکہ بعض جگہ گرم مضمضہ مضر اور سرد مفید پڑتا ہے۔ اور مادہ کو نضج دیکر درد کو ساکن کرنے کے لئے (۸۹) خیار شنبر کے جوشاندہ کے ساتھ مضمضہ کرنا بہترین علاج ہوتا ہے۔ ثابت بن قُرہ کا بیان ہے کہ دردِ دندان کے علاج میں متقدمین نے اس امر کو باتفاق تسلیم کیا ہے کہ (۹۰) سرکہ اور نمک ملا کر منہ میں رکھنا افضل ترین دوا ہے۔ گرم مادہ کے درد میں نمک کم اور سرد میں زیادہ استعمال کرنا مفید و مناسب ہوتا ہے۔ نیز (۹۱) شحم حنظل اور صبر مساوی الوزن کو کسی سنگین یا آہنین برتن میں سرکہ کے ساتھ جوش دے کر دردناک دانت کی طرف کے کان میں قطرہ قطرہ ٹپکانے سے ضربان اور درد کو بہت فائدہ پہنچتا ہے نیز۔ (۹۲) بیخ خشخاش کو کوٹ کر روغن گل میں جوشا کر دردناک دانت کے مخالف کان میں قطور کرنا فائدہ

رسان عمل ہے (۹۳) مویزج کو چبانا اور سرکہ کے ساتھ اُس کا ضماد کرنا اور (۹۴) ابہل یعنے ہاؤ بیر۔ (۹۵) شبل یا (۹۶) کنوچہ میں سے کوئی ایک مقام درد پر رکھنے سے نفع بخش ہے۔ اِسی طرح (۹۷) مامیران چبانے سے شفا دیتا ہے رازی لکھتا ہے کہ (۹۸) روغن گاؤ یا (۹۹) روغن کنجد نیمگرم کو منہ میں رکھنے سے عصبہ بن دندان و دانت کے جڑ کے پٹھے کی اینٹھن دور ہو کر درد کو تسکین ہو جاتی ہے (۱۰۰) ہینگ اور رائی کو سرکہ میں جوش دیکر اُس سے کلیاں کرنا بھی مادۂ درد کو تحلیل کرتا ہے۔ شیخ الرئیس کا قول ہے کہ (۱۰۱) کمیلہ کو باریک کر کے دانتوں کو اندر باہر سے اچھی طرح ملنا بکثرت لعاب خارج کرنے۔ کیڑوں کو مارنے اور درد کو تسکین دینے میں مؤثر ہے۔ علیٰ ہذا (۱۰۲) بابڑنگ متعشر کو کوٹ کر پانچ چھ پوٹلیاں باندھ لی جائیں اور اُن کو پانی میں جوش دیا جائے اس کے بعد دردناک دانت پر یکے بعد دیگرے رکھ کر ٹکور کیجائے تو کرم کش اور دافع درد اثر ہوتا ہے۔ ماؤف دانت کی دوسری جانب کے کان میں (۱۰۳) برگ تاتورہ کے پانی سے قطور کرنا بھی ازالہ درد میں عجیب اثر رکھتا ہے (۱۰۴) شیح یعنی درمنہ ترکی کو قطران دچرنیل کے تیل) میں پیس کر سوراخ کرم میں رکھنا کیڑوں کے قتل کرنے میں سریع التاثیر ہے (۱۰۵) زنجبیل کو نرم کوٹ کر شہد خالص اور سرکہ تند میں گوندھنے کے بعد کرمخوردہ دانت کے سوراخ میں رکھنا فائدہ دیتا ہے (۱۰۶) نیم کی لکڑی سے مسواک کرنا دانتوں میں کیڑا لگنے کو مانع اور بہترین حفظ ماتقدم ہے (۱۰۷) سہاگہ سفید اور توتیائے سبز کسی برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور لوہے کے دستہ سے ہلاتے جائیں جب دونو باہم آمیز ہو جائیں تو اُتار کر بکر رپیس لیں اس دوا کو دانتوں پر ملنے سے بھی کرمخوردگی کی حالت میں ازحد فائدہ ہوتا ہے۔ پھٹکڑی اور نوشادر کو پیس کر دانت میں بھر دینے سے بھی کیڑے مرکر درد رفع ہو جاتا ہے ॰

بلا اوزار دانتوں کو اُکھاڑنے والی دوائیں

نوٹ: بعض وقت دانت سخت بوسیدہ اور کرمخوردہ ہو کر دوامی درد و تکلیف کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اسی حالت میں زنبور یا کسی مناسب اوزار یا مذکورہ ذیل دواؤں سے اُس کا اکھاڑ دینا ضروری ہوتا ہے ॰

چنانچہ (۱) تخم انجرہ کو جسے ہندی اٹنگن بھی کہتے ہیں۔ قینہ یعنی بہروزہ کے ساتھ ملا کر اُس دانت کی جڑھ میں جسے اُکھاڑنا مقصود ہو۔ رکھنے سے جلد منقلع ہو جاتا ہے۔ اگر (۲) برگ زیتون دشتی کو کھٹے انگور کے پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ اُس کا قوام شہد کے قوام کی طرح غلیظ ہو جائے تو اُسے کرم خوردہ دانت کی جڑھ پر لیپ کر دینے سے بسہولت اُکھڑ جاتا ہے۔ اسی طرح (۳) روغن زیتون کی میل یا دُرد کو حصرم یعنی ترش انگور کے پانی میں پکا کر شہد کے قوام پر لے آئیں تو یہ بھی لگانے سے دانت کو اُکھاڑ دیتا ہے۔

ضرس الاسنان یعنی دانتوں کا گُند ہو جانا

یہ ایک قسم کا خدر (سن ہونا) ہے جو دانتوں کو عارض ہو کر اُنہیں گُند بنا دیتا ہے۔ اس کا خارجی سبب ترش اور قابض اشیاء کا کھانا اور داخلی سبب معدہ سے ترش اخلاط کے بخار کا اثر پہنچنا ہے۔ بعض دفعہ کسی شخص کو ترشی کھاتے ہوئے دیکھ کر بھی دانتوں کو عارضی طور پر گُندی لاحق ہو جاتی ہے جو زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی۔

طریق تشخیص۔ جو شخص دانتوں کی گُندی کی شکایت کرتا ہے۔ اُس سے پہلے یہ سوال کرنا چاہئے کہ اُس نے خود ترش اور قابض اشیاء کا استعمال کیا ہے؟ یا کسی دوسرے شخص کو ترشی کھاتے ہوئے دیکھا ہے؟ اگر ان ہر دو امور میں سے کسی ایک کا اقرار کرے تو وہی سبب سمجھیں ورنہ ترش ڈکار یا ترش قے آنے کا حال دریافت کریں۔ نیز لعاب دہن کی کثرت کے متعلق پوچھیں اگر یہی معلوم ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ معدہ میں ترش خلط کا اجتماع ہو گیا ہے۔ جس کے ساتھ اگر غلبۂ بلغم کے علامات ہوں تو وہ بلغم حامض (ترش بلغم) ورنہ علامات سوداء کے ساتھ سوداء ہُوا کرتا ہے۔

علاج:۔ اگر تُرش اشیاء کے کھانے سے شکائیت پیدا ہوئی ہو تو حرارت مزاج کی حالت میں (۱) برگ اور ساق ڈنٹھل خرفہ چبانے کی ہدایت کریں (۲) تازہ دودھ تنہا یا اُس میں خرماء کو بھگو کر کلیاں کرنا نیز (۳) گدھی کے نیم گرم دودھ یا (۴) لعاب اسپغول کے ساتھ مضمضہ کرنا اور منہ میں رکھنا مفید ہوتا ہے۔ اگر مریض کا مزاج گرم

نہ ہو تو (۵) شہد میں نمک ملا کر ملنا (۶) صعتر (پودینہ بری) اور (۷) بادروج یعنے تلسی جنگلی کا چبانا نیز (۸) روغن بادام یا (۹) روغن ناردین کا منہ میں رکھنا مفید ہے (۱۰) روغن نیم گرم (۱۱) آب گرم اور (۱۲) آب دریائے شور سے مضمضہ کرنا۔ (۱۳) پستہ (۱۴) مغز جوز (اخروٹ) (۱۵) نارجیل اور (۱۶) بادام کا فرداً فرداً چبانا یا کوٹ کر ملنا دانتوں کی گندی کو دفع کرتا ہے (۱۷) مصطگی یا (۱۸) موم زرد کا چبانا نافع ہے اور (۱۹) روغن زیت کے دُردیعنے تلچھٹ کو کسی برتن میں ڈال کر دھوپ یا آگ پر رکھیں تاکہ غلیظ القوام ہو جائے اس کے بعد گندے دانتوں پر ملنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۲۰) حماض یعنے چوکا کے سبز پتے چبانے اور انگلی سے دیر تک ملتے رہنے سے شفا حاصل ہوتی ہے؟ اگر معدہ میں بلغم ترش یا سودا کے اجتماع سے ضرس لاحق ہوئی ہو تو (۲۱) قے یا مسہل بلغم وسودا سے تنقیہ کریں بعدہٗ ادویہ مذکورہ کے چبانے کی ہدایت کریں۔ اس مرض میں (۲۲) روغن بان اور (۲۳) زبرۂ زگاؤ (بیل کے پتے) کا ملنا بھی مفید ہے۔ حکیم روفس ضرس کا علاج ہمیشہ ایارج کے ساتھ کیا کرتا تھا اور اُس کے مریضوں کو شفا ہو جایا کرتی تھی۔ بعض متقدمین نے لکھا ہے کہ (۲۴) صمغ عربی یا (۲۵) سداب کو کوٹ کر ملنے سے دانتوں کی گندی بہت جلد زائل ہو جاتی ہے۔ انطاکی کہتا ہے کہ میٹھی چیزوں کا ملنا نیز (۲۶) روغن آس و (۲۷) گلاب سے بار بار مضمضہ کرتے رہنا اس مرض کا ازالہ کر دیتا ہے (۲۸) نمک اور خرفہ عظیم النفع ہے۔ اطباء نے لکھا ہے کہ تمام ترشیاں باستثنائے سرکہ ضرس یعنے گندی دندان کو پیدا کرنے والی ہیں۔ سرکہ اس لئے مستثنےٰ ہے کہ وہ اپنی لطافت کی وجہ سے فعل کرنے سے پہلے نفوذ کر جاتا ہے (۲۹) کشنیز کا چبانا اور (۳۰) روغن گل کا منہ میں رکھنا شفائی اثر رکھتا ہے۔ اگر مرض طویل ہو جائے تو (۳۱) ایارج فیقرا سے تنقیہ کرنا نیز اُسے دانتوں پر ملنا ضروری اور مفید ہوتا ہے۔ طبری لکھتا ہے کہ جب ضعف کی وجہ سے جو بیخ دندان کو اس مرض میں لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ گندی کا دفعیہ دشوار ہو جائے تو دانتوں کو تقویت دینے سے شفا ہوا کرتی ہے۔ بعض اوقات سرد اشیاء کے کھانے سے بھی ضرس عارض ہو جایا کرتی ہے۔ ایسی صورت میں (۳۲) روٹی کا ٹکڑا۔ کباب کا پارہ یا بیضہ نیمبرشت کی زردی گرم گرم دانتوں میں لینے سے فائدہ ہوتا ہے مگر یہ اشیاء اس قدر گرم ہونی چاہئیں

کر انہیں دانتوں میں لیتے ہی شدت حرارت کے باعث آنکھوں سے آنسو نکل پڑیں اس کے بعد (۳۳) روغن گل میں قدرے مصطگی حل کر کے منہ میں رکھیں یا (۳۴) روغن ناردین اور روغن سوسن سے کلیاں کریں یہ سب سودمند تدابیر ہیں۔

ذہاب ماء الاسنان

دانتوں کی آب کا زائل ہو جانا

یہ ایک ایسی حالت ہے کہ دانتوں پر عارض ہو کر ان میں گرم و سرد اشیاء کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں چھوڑتی۔ وہ گرمی اور سردی کے پہنچنے سے تکلیف پاتے ہیں اور سخت اشیاء کو چبا نہیں سکتے۔ اس کا سبب اکثر تو برودت مکثف یعنی کثیف کر دینے والی سردی ہوا کرتی ہے مگر بعض دفعہ حرارت مجفف و خشک کرنیوالی گرمی سے بھی یہ شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔

تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ مسوڑوں کے رنگ کی سفیدی اور ان کی سردی سے مادہ کی برودت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ اور سرخی و گرمی سے حرارت کا پتہ ملتا ہے

علاج: اگر سبب بارد ہو تو (۱) بادیان ۶ ماشہ کو گلقند عسلی ۳ تولہ کے ساتھ جوشا کر پلائیں (۲) گرم روٹی (۳) زردی بیضہ اور (۴) بھرتہ کئے ہوئے پیاز دشتی سے فرداً فرداً ضماد کرتے رہیں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو (۵) ایارج فیقرا کی مالش کریں (۶) روغن بلسان اور (۷) روغن خردل ہر ایک گرم منہ میں رکھنا اور دانتوں پر ملنا مفید ہے۔ گرمی مادہ کی حالت میں (۸) روغن گل جس میں بقدر چوتھائی جزء کافور داخل کیا گیا ہو ملنا مفید ہوتا ہے (۹) برگ اور تخم خرفہ کا چبانا اور (۱۰) مغز بادام کا استعمال کرنا۔ نیز (۱۱) بلغ اور (۱۲) مرغی کی چربی کا ملنا سودمند ہے۔ اس کے علاوہ قلاع حار و گرمی سے لاحق شدہ جوشش دہان میں جن ادویہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ سب اس میں بھی فائدہ دیتی ہیں۔

تفتت و تکسر اسنان

دانتوں کا ٹوٹنا اور ریزہ ریزہ ہونا

تفتت اور تکسر میں صرف اتنا فرق ہے کہ اول الذکر میں دانتوں سے چھوٹے چھوٹے اجزاء علیحدہ ہوتے ہیں اور مؤخر الذکر میں بڑے بڑے اجزاء منفصل ہُوا کرتے ہیں۔ اکثر اوقات اس کی وجہ دانتوں کے مزاج کی رطوبت ہوتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ سخت قسم کی یبوست سے بھی یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ دونوں قسم میں تمیز کرنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ دانت باریک اور لاغر و خشک ہیں۔ نیز مریض کمزور، سخت محنت کرنے والا یا پیر سال ہے۔ اگر ایسا ہو تو یبوست سبب پر دلالت ہوگی اور اگر اس کے خلاف حالت ہو تو رطوبت کو مادہ مرض قرار دیا جائیگا۔

علاج: رطوبی میں مادہ کی ریزش کو روکنا اور شدید القبض اشیاء سے دانتوں کو تقویت دینا مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ (۱) شب یمانی اور (۲) مازو سوختہ وغیرہ کا ملنا جنکا پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے مفید چیزیں ہیں (۳) پھٹکڑی (۴) نوشادر اور (۵) کتھی سیاہ ہر ایک تنہا تنہا شہد میں ملا کر ملنے سے سریع التاثیر ہے۔ یابس یعنے خشک مادہ میں جو بدشواری صحت پذیر ہو سکتا ہے۔ زیادتی مرض کو روکنے کے لئے مرطب (رطوبت افزا) غذائیں شل (۶) آش جو (۷) قریعہ (جس غذا میں کدو داخل ہو) اور اسفاناخیہ (جس میں پالک ڈالی گئی ہو) اختیار کرنا۔ اور خشکی پیدا کرنے والی اغذیہ سے مجتنب رہنا ضروری اور مفید ہوتا ہے (۹) لعاب اسبغول (۱۰) سفیدی بیضہ مرغ (۱۱) شیر مادہ خر وغیرہ مرطب اشیاء سے جو میسر ہو بطور مضمضہ (کلی) استعمال کرنا اور (۱۲) روغن بنفشہ (۱۳) روغن بادام سے تدہین کرنا اور منہ میں رکھنا۔ نیز (۱۴) مسکہ گاؤ اور (۱۵) بطخ کی چربی سے طلاء کرنا فائدہ مند ہے جس جس مقام سے دانتوں کے ریزے جُدا ہو گئے ہوں اُن جگھوں میں سک مصطگی اور قدرسے کا خود بھر دینا مزدری اور مفید ہوتا ہے۔

حَفَر و قَلَح یعنی دانتوں کی جڑوں میں میل کا جمجانا

اِس کا رنگ سیاہ سبز یا زرد ہُوا کرتا ہے۔ اور سبب یہ ہے کہ جو اخلاط معدہ میں مجتمع ہو جاتی ہیں اُن میں سے غلیظ بخارات چڑھ کر دانتوں پر جم جاتے ہیں۔ ان بخارات کو جب سواک اور منجن وغیرہ سے صاف نہیں کیا جاتا تو حفر و قلح کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ خلط فاعل کی شناخت اس جمی ہُوئی میل کے رنگ سے کیجاتی ہے ؛

عِلاج۔ خلط غالب سے معدہ کا تنقیہ کریں۔ اور جالی (جلا کرنیوالے) منجن مثل (۱) زبد البحر (۲) خاکستر صدف اور (۳) شاخ گوزن سوختہ استعمال کرائیں اسی طرح (۴) ازر دند مدحرج کو پیس کر ملنے سے دانتوں پر جلا اور سفیدی آتی ہے (۵) عقیق کا منجن بنا کر ملنا اور (۶) درخت جھاؤ کی لکڑی کو باریک کر کے بدستور استعمال کرنا بھی مفید ہے (۷) شہد خالص کو اگر انگلیوں کے ذریعہ سے دانتوں پر اچھی طرح ملا جائے تو یہ اُن کو صیقل کرنے۔ اُن کی صحت کو محفوظ رکھنے اور مسوڑوں کو مضبوط بنانے میں عدیم النظیر دوا ہے۔ رازی کہتا ہے کہ (۸) شہد خالص کو سرکہ میں ملا کر ہر مہینے میں چند روز کُلیاں کیجائیں تو دانتوں پر کسی قسم کی عفونت اور میل جمنے نہیں پاتی۔ (۹) بعض مجربین نے لکھا ہے کہ تنقیہ مناسب کے بعد (۱۰) میل کو لوہے کے اوزار کے ساتھ آہستہ آہستہ کرید ڈالیں۔ جب صاف ہو جائے تو گرم پانی میں (۱۱) حاشا یعنی پودینہ کوہی کو جوشا کر اُس سے کُلیاں کریں (۱۲) سعد (ناگرموتھ) سے دانتوں کو ملنا اور (۱۳) شہد خالص و نطرون (جو اکھار) سے طلاء کرنا شفاء بخشتا ہے۔ (۱۴) اشخار یعنی سجی سفید اور آبگینہ سائیدہ۔ نیز (۱۵) نمک اندرانی و (۱۶) خولنجان یعنے بیخ پان ہر ایک دوا بطور منجن استعمال کرنے سے جلا کرتی ہے ؛

تَزَیُّدُ الاَسنان یعنی دانتوں کا بڑھجانا

اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں دانت معمولی غذا کو قبول کرتے ہیں وہاں اُن

مواد کو بھی جو اُن کی طرف گرا کرتے ہیں اپنے اندر جگہ دے سکتے ہیں۔ جس سے اُن کے حجم اور غلظ میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب اُن پر کوئی مادہ ریزش پاتا ہے اُس سے ممتلی ہو کر ایک قسم کا ورم قبول کر لیتے ہیں۔ جس کے ساتھ بعض اوقات درد بھی ہوتا ہے اور اکثر نہیں ہوتا۔ اگر مادہ گرم ہو تو ورم درد ناک ہوتا ہے۔ لیکن خلط رطوبی کی صورت میں درد نہیں پایا جاتا۔ بعض دفعہ متورم دانت اس قدر لمبے ہو جایا کرتے ہیں کہ دوسرے دانتوں سے بھی کسی چیز کو چبانے میں مانع آتے ہیں۔ اس قسم کے بڑھے ہوئے دانت یا تو پیدائشی طور پر سب دانتوں کی نسبت زیادہ سخت ہوتے ہیں یا اُن کی جڑوں میں ورم ہوا کرتا ہے اور یا وہ اپنے مرکز سے اوپر کو اُکھڑ آتے ہیں۔

علاج:۔ اگر اس ورم کے ساتھ درد بھی موجود ہو تو (۱) سرارو کی فصد کھلوانی اور (۲) مناسب مسہل سے تنقیہ بدن کرنے اور غذا کی اصلاح دکمی سے فائدہ ہوتا ہے اور تخدیر و تسکین درد کے لئے (۳) ماءالشعیر خشخاشی (وہ آش جو جس میں خشخاش بھی ڈالی گئی ہو) کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے اس حالت میں چونکہ ردع (مادہ کو واپس لوٹانے) کی بھی ضرورت ہے اس لئے (۴) آب سماق (۵) آب عنب الثعلب یعنی مکو سرکہ میں ملائے ہوئے گلاب اور روغن گل میں سے کسی ایک کے ساتھ کُلیاں کرنی سود مند ہیں (۶) خاکستر چوب انگور اور (۷) خاکستر کشنیز خشک سرکہ میں گوندھ کر طلاء کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اگر دانتوں کا ورم بلا درد ہو تو منضج کے بعد (۸) مطبوخ افتیموں سے عام تنقیہ (۹) پھر حب ایارج سے خاص دماغ کا تنقیہ کرنا ذریعۂ صحت ہوتا ہے اور مریض کے مزاج کے مطابق (۱۰) گلقند شکری ۴ تولہ یا عسلی ۲ تولہ کا التزام بھی قیمتی فوائد رکھتا ہے (۱۱) عاقرقرحا (۱۲) مویزج یا (۱۳) رائی سے غرغرہ کرنا اور مادہ کو تحلیل کرنے کے لئے (۱۴) سعد (۱۵) مصطگی کو چبانا اور لعاب پھینکتے جانا بھی مفید ہوتا ہے (۱۶) شراب سے کُلیاں کرنا اور (۱۷) لہسن کو گھی میں بریاں کر کے دانتوں پر ملنا نیز کھانا عظیم الاثر ہے۔ اگر کوئی دانت پیدائشی صلابت کی وجہ سے دراز ہو گیا ہو تو اُسے دو انگلیوں یا کسی آہنین آلے میں قابو کر کے (۱۸) سوہان کے ساتھ رگڑ ڈالنا بہتر ہوگا۔ تاکہ وہ دوسرے دانتوں کے

ساتھ برابر ہو جائے اور جس دن سوہان کا عمل کیا جائے اُس روز دن بھر بلکہ رات کو بھی کھانا موقوف رکھنا چاہیئے جڑھ کے ورم سے جو طوالت واقع ہُوئی ہو اُس کے لئے (۱۹) فصد قیفال اور مناسب استفراغات عمل میں لانے ضروری ہیں۔ اگر جڑھ میں مادہ جمع ہو جانے کی وجہ سے دانت اکھڑ گیا ہو تو بالکل جدا ہو جانے کی صورت میں لاعلاج ہوتا ہے لیکن اگر ہنوز تعلق باقی ہو تو (۲۰) فصد سرارو اور استفراغ مادہ کے بعد (۲۱) شب یمانی اور (۲۲) حنظل کو سرکہ میں جوشا کر کُلیاں کرنا اور اُکھڑے ہُوئے دانت کو اُس کی جڑھ میں داخل کر کے (۲۳) چاندی یا سونے کے تار سے باندھ دینا پھر اُسکے قیام و بقا کا ذریعہ ہوتا ہے (۲۴) اس کے بعد مصطگی کو پیس کر جڑ میں چھڑکنے یا (۲۵) شب یمانی یا (۲۶) شاخ گوزن سوختہ کے چھڑکنے سے اُس کی جڑھ کو تقویت ہوتی ہے اور آئندہ گرنے والے مواد فاسدہ کو قبول نہیں کرتا۔

حِکّۃُ الاَسنَان یعنی دانتوں کا کھجلانا

یہ مرض بعض اوقات مختلف قسم کے ردی الکیفیت پانی پینے یا تیز اور لذاع غذائیں کھانے سے لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ تیز اغذیہ و شربہ سے جو گرم لذاع خلط پیدا ہوتی ہے اُس کا کچھ حصہ بُن دندان کی طرف گر کر دانتوں یا مسوڑوں میں خارش پیدا کر دیتا ہے۔ اگر جسم کے باقی حصص میں بھی یہی مادہ پھیل گیا ہو تو اور جگھوں میں بھی خارش محسوس ہُوا کرتی ہے۔ اس قسم کی خارش کا دانتوں میں یہ عالم ہُوا کرتا ہے کہ جب تک مریض اُن کو پیس پیس کر کھجلاتا نہ رہے چین نہیں آتا۔

عِلاج: ۔ (۱) گلاب و سرکہ (۲) سکنجبین سادہ یا عنصلی سے کُلیاں کرائیں (۳) آب خرفہ ۹ ماشہ یا سکنجبین ۴ تولہ یا (۴) عناب ۸ عدد اور آلو بخارا ۱۰ عدد کا خیساندہ پلائیں (۵) سرکہ اور عنصل یعنے پیاز دشتی سے دانتوں کی جڑوں پر مالش کریں۔ اور لعاب دہن باہر پھینکتے جائیں۔ اس کے علاوہ (۶) بیخ حماض یعنے چوکا کو سرکہ میں جوش دے کر منہ میں رکھنے سے بھی صحت ہو جاتی ہے۔ مریض کا مزاج اگر سردی کی طرف مائل ہو تو (۷) سرکہ میں شہد خالص اور قطران (چڑ کا تیل) جوشا کر مضمضہ اور طلا کرنا نفع بخش ہے۔ اس مرض میں تیز اور تلخ نیز نمکین اشیاء سے پرہیز کرنا

ضروریات سے ہے۔

صریر الاسنان یعنی دانتوں کا پیسنا

اکثر بچے، بوڑھے اور عورتیں نیند کی حالت میں دانت پیسا کرتے ہیں۔ جس کا سبب جبڑوں کے عضلات کا تشنج ہوا کرتا ہے اور اس تشنج کی وجہ یا تو دماغی رطوبت کا بکثرت گرنا یا اُن میں ریح غلیظ کا پیدا ہونا ہے۔ اِس کے علاوہ پیٹ کے کیڑے بھی اس مرض کے اسباب میں شمار کئے جاتے ہیں۔

علاج۔ منضج بلغم کے بعد مسہل بلغم یا حب ایارج وغیرہ سے تنقیہ دماغ کریں۔ نیز دماغ اور اعصاب کو تقویت دینے کے لئے گرم اور خوشبودار روغنوں مثلاً (۱) روغن زنبق (۲) روغن قسط اور (۳) روغن سوسن وغیرہ سے گردن کو چرب کرتے رہیں۔ اگر کرم امعاء موجب مرض ہوں تو ان کا مستقل علاج جو اپنے موقع پر مذکور ہے کام میں لائیں بچوں میں یہ مرض عند البلوغ یعنے بڑے ہو کر علاج کئے بغیر ہی رفع ہو جایا کرتا ہے۔

تسہیل نباتِ اسنان

دانتوں کے اُگنے میں آسانی پیدا کرنا

بچوں کے دانتوں کو بآسانی اُگانے کی تدبیر یہ ہے کہ جب اگلے دانتوں کے ظہور کے آثار نظر آئیں مسوڑوں کو چربیوں اور مینگوں سے تر رکھا جائے خصوصاً (۱) مُرغی کی چربی اور (۲) خرگوش کا مغز ملنے سے بہت جلد دانت اُگتے ہیں۔ اس کے علاوہ (۳) شہد اور مسکہ یا (۴) روغن بادام یا بطخ کی چربی سے مسوڑوں کو چرب کرتے رہنا بھی کثیر النفع ہے۔ اس موقع پر درد کے زائل کرنے کے لئے (۵) عنب الثعلب کا عصارہ روغن گل میں ملا کر گرم گرم ملنے سے مفید پڑتا ہے نیز (۶) گوگل کے اندر ایک لکڑی پائی جاتی ہے جسے بالعموم دوسرے منجنوں میں بھی ڈالا کرتے ہیں۔ وہ بھی اس بارہ میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

اَوْرام لِثّہ یعنی مسوڑوں کے ورم

یہ ورم عام طور پر حار دگرم، دموی یا صفراوی ہُوا کرتے ہیں۔ دموی یعنے خونی میں ضربان۔ درد۔ سرخی اور کثرت آماس وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں صفراوی میں درد زیادہ شدید مگر آماس نسبتاً کم ہوتا ہے۔ کبھی اس کا سبب نزلہ یعنی سر کی طرف سے مادّہ کا ریزش پانا اور کبھی معدہ سے تبخیر کا چڑھنا ہُوا کرتا ہے۔ طریق تشخیص یہ ہے کہ مسوڑوں کا رنگ اور مَلمس (چھونے کی جگہ) کو دیکھیں۔ اگر مسوڑے سرخ اور ملمس گرم ہو تو اس امر پر غور کریں کہ سوجن کم ہے یا زیادہ زیادہ آماس اور درد وضربان کے ساتھ دیگر آثارِ غلبۂ دم کے پائے جانے کی صورت میں مادّہ کو حار دموی قرار دیں۔ ورم کی کمی اور درد کی شدت نیز سوزش کی موجودگی میں مادّہ کی صفراویت قطعی سمجھیں ؛

علاج:۔ دموی میں (۱) فصد قیفال اور چہار رگ یا (۲) جونکیں لگوانے میں عند الضرورت تامل نہ کریں۔ مسوڑوں کے گرم ورم میں (۳) سماق کو گلاب کے اندر حل کر کے مضمضہ یعنی کُلیاں کرائیں۔ اسی طرح (۴) پوست درخت سلطان الاشجار یعنی سرس کی چھال اور (۵) خیار شنبر یعنی املتاس کے جوشاندہ سے فرداً فرداً کُلیاں کرنا اور اُن کو مُنہ میں رکھنا بھی مفید عمل ہے (۶) برگ آلو بخارا شراب قابض میں جوشا کر یا مصطگی کو پانی میں گلا کر منہ میں رکھنا بھی نافع ہے ؛

قُرُوح وتآکُل وناصُور لِثّہ

(مسوڑوں کے زخم اُن کے گوشت کا کھایا جانا اور کُہنہ ہو کر ناصُور کی شکل اختیار کر لینا) مسوڑوں کے زخم بعض اوقات بے عفونت اور بلا ورم ہوتے ہیں اور بعض اوقات اُن میں عفونت اور ورم بھی پایا جاتا ہے۔ موخر الذکر کو قرحہ خبیثہ کہتے ہیں۔ بعض زخموں میں گوشت فاسد ہو جاتا ہے اُن کو آکلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ناصُور اُس قرحہ (پیپدار زخم) دیرینہ کو کہتے ہیں۔ جو گوشت میں دُور تک نفوذ کر گیا ہو اور اُس سے زرد پانی رستا رہے۔ یہ مرض دُشوار

علاج ہے۔ اس میں اکثر موت واقع ہوتی ہے۔ اس کا سبب تیز اور متعفن مواد کا گرنا یا بخار کے طور پر چڑھنا ہے۔

علاج:۔ (۱) رسوت اور شہد سے ملا کرنا (۲) تخم گُل کو پیس کر زخم پر چھڑکنا مفید ہے (۳) کبابہ مسوڑوں اور اُن کے علاوہ تمام اعضاء کے پُرانے قروح کے لئے نافع ثابت ہوتا ہے (۴) زراوند مدحرج کو پیس کر روغن گُل یا شہد یا دونوں میں ملا کر ضماد کرنا مُتاکل یعنی کھائے ہُوئے مسوڑوں میں از سر نو گوشت پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ (۵) گُل مختوم سائیدہ کے چھڑکنے سے اُس حالت میں فائدہ ہوتا ہے۔ جبکہ متقرح (پکے ہوئے) مسوڑوں سے خون جاری ہو۔ (۶) اسی طرح خل العنصل (وہ سرکہ جس میں جنگلی پیاز گلایا گیا ہو) سے مضمضہ کرنا اور (۷) دار شیشعان (کاٹپھل) کو پیس کر منجن کے طور پر ملنا سودمند اعمال ہیں۔ نیز (۸) سرکہ کُہنہ سے مضمضہ (کلی) کرنا مسوڑوں کے سڑاندے زخم اور ناصور میں مفید ہوتا ہے اور اسی طرح (۹) شب یمانی کو لوہے کے ظرف میں بریان کر کے اور سرکہ میں ڈال کر نکالیں اور نمک کی طرح پیس کر چھڑکیں آکلہ میں نہایت مفید ہے۔

لِثہ دامیہ یعنی مسوڑوں سے خون بہنا

اس مرض کے دو سبب ہُوا کرتے ہیں (۱) قوت غاذیہ (غذا پہنچانیوالی) کی کمزوری (۲) غلبۂ خون۔ تشخیص کے لئے یہ دیکھنا کافی ہے کہ اگر زیادتی خون کے دیگر علامات موجود نہ ہوں تو ضعف غاذیہ یقینی ہے۔

علاج:۔ (۱) روغن مورد کا منہ میں رکھنا (۲) روغن زیتون سے مضمضہ کرنا اور (۳) خبث الحدید۔ لوہے کی میل چھڑکنا فرداً فرداً مسوڑوں سے خون آنے کو نافع ہیں (۴) گُل انار کو سرکہ میں جوشا کر دیر تک منہ میں رکھنے اور (۵) بُسد (مونگا) کو جلا کر مسوڑوں پر چھڑکنے سے بھی یہ بیماری دفع ہوتی ہے۔

امراضِ حلق و لہات و مری و قصبۂ ریہ

حلق سے مراد وہ فضا ہے جس میں نفس (سانس) اور غذا کے مجاری (گذرگاہیں) واقع ہیں۔ لہات وہ لحمی جسم ہے جو تالو کی طرف سے حلق میں لٹکا ہوتا ہے اور مری مجری (گذرگاہ) آب و طعام (پانی اور کھانے کا راستہ) کو کہتے ہیں۔ قصبۂ ریہ۔ یہ پھیپھڑے کی نالی کا نام ہے جو ہوا کا راستہ ہے ؛

ورم اللہات یعنی کوے کا سوج جانا

اس مرض کے اسباب مختلف ہوتے ہیں اور آماس کے رنگ و کیفیت سے خلط فاعل کا پتہ ملتا ہے۔ ورم گرم خونی یا صفراوی اور ورم بارد بلغمی یا سوداوی ہوتا ہے ؛

علاج:۔ ورم گرم میں (۱) آب عنب الثعلب یعنی مکو (۲) آب انار ترش (۳) آب بارتنگ (۴) آب خرفہ میں سے کسی ایک کا بطور غرغرہ استعمال کرنا مفید پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ (۵) سماق (۶) پوست انار (۷) گلسرخ (۸) کزمازج (۹) گل انار یا (۱۰) اقاقیا کا فرداً فرداً جوشاندہ بنا کر غرغرہ کرنے سے بھی شفا ہوتی ہے۔ ورم بارد میں (۱۱) پودینہ کوہی یا (۱۲) قسط کو ماء العسل میں جوش دیکر اُن سے غرغرے کرنا فائدہ بخش تدبیر ہے (۱۳) نیم گرم پانی سے غرارے کرنا یا اُسے گھونٹ گھونٹ کر کے پینا اورام حلق و سینہ میں سودمند ہے (۱۴) چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جن کو نمک لگا کر خشک کیا ہو جلا کر کوّے کے ورم پر لگانے سے بہت فائدہ دیتی ہیں۔ (۱۵) عاقرقرحا کو جوشا کر غرارے کرنے سے بھی آرام ہوتا ہے۔ جالینوس اور دیگر مجربین کا قول ہے کہ (۱۶) مغز خیار شنبر (املتاس) کو روغن بادام شیریں کے ساتھ شامل کر کے غرارے کئے جائیں تو ہر قسم کے ورم لہات (کوا) و حلق کو مفید پڑتے ہیں۔ بعض اطباء نے ورم دموی میں (۱۷) گُدی پر جونکیں لگانا مفید لکھا ہے ؛

اِسترخاءَ اللَّہَات

کوّے کا سُست یا ڈھیلا پڑ جانا

اس کو سُقُوطُ اللّہات بھی کہتے ہیں۔ اس کا سبب بالاکثر بلغمی رطوبت ہُوا کرتی ہے اور شاذو نادر طور پر گرم خلط سے بھی واقع ہو جاتا ہے۔ سرد و گرم کی تشخیص یوں ہو سکتی ہے کہ سرد میں سُرخی اور سوزش مطلق نہیں پائی جاتی اور گرم میں معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

علاج:۔ (۱) کھجور کی گٹھلی کو جلا کر اُس کی خاکستر لگانے اور بتکرار عمل کرنے سے سرد استرخائے لہات کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ مادۂ مرض گرم ہو تو (۲) سرکہ سے غرغرے کرنا بھی فائدہ دیتا ہے۔

خُناق یعنی حلق کا ورم

اس مرض میں ورم حلق سے کسی چیز کے نگلنے اور سانس لینے میں دُشواری یا بالکل بندش ہو جاتی ہے۔ اس کا سبب لوزتین (عصبانی گوشت کے دو غدود جو حلق میں پائے جاتے ہیں) یا عضلات مری (غذا کی نالی) اور حنجرہ (حلقوم) کا ورم ہُوا کرتا ہے۔ اگر صرف نگلنے میں تنگی ہو تو ورم مری کی علامت ہوتی ہے اور محض سانس کی دشواری ہو تو حنجرہ کے آماس کی دلیل ہوتی ہے خناق دموی۔ صفراوی۔ بلغمی اور سوداوی چاروں قسم کا پایا جاتا ہے۔ انکے علاوہ دو قسمیں اور بھی ہیں۔ جن میں سے ایک خناق کلبی اور دوسری ذبحہ کے نام سے موسوم کیجاتی ہے۔

تنبیہہ:۔ مخنوق (مریض خناق) کے لئے غرغرے اور پینے کی دوائیں نیمگرم ہونی چاہئیں مگر خناق صفراوی اس کلیہ سے مستثنےٰ ہے۔ کیونکہ اُسکا مادہ زیادہ حاد یعنی تیز ہوتا ہے۔ کثرتِ مادہ کی حالت میں اوّل تنقیہ کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ عدم تنقیہ کی صورت میں رادع (مادہ کو واپس لوٹانے والا) غرارون

سے پھیپھڑے یا دل کی جانب مادہ کے رجوع کا اندیشہ ہے۔ ابتدائے مرض میں
روادع (مادہ کو واپس لوٹانے والی) ادویہ کا استعمال ہونا چاہیئے اور انتہائے مرض میں
ملینات کا۔

علاج:۔ گرمی کے باعث ہو تو سرد ادویہ سے غرغرے کرائیں (۱) رُب توت
شامی کے جوشاندہ سے غرغرہ کرنا اور (۲) روغن حنا گلے میں ٹپکانا یا لگانا (۳) تازہ
عنب الثعلب کا عصارہ (۴) تازہ برگ مورد کا عصارہ باہم ملا کر یا علیحدہ علیحدہ
غرارے کرنے سے مفید پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ (۵) رسوت کے غرارے
بھی نفع بخش ہیں۔ بارد یعنے سردی میں (۶) زہرہ گاؤ کا پانی شہد میں ملا کر غرغرے کرنا
اور علیٰ ہذا (۷) زہرہ ماکیاں (مرغی) یا (۸) زہرہ سلحفاۃ (کچھوا) بطور غرغرہ استعمال
کرنے سے سودمند ہے۔ مادہ مرض غلیظ اور لسدار ہو تو (۹) رُب لیموں کے
غرارے زیادہ مؤثر ہوتے ہیں (۱۰) مغز املتاس اور روغن بادام کے غرارے
بھی فائدہ مند ہیں۔ اسی طرح (۱۱) خاکستر ابابیل سوختہ بالخصوص اگر بچہ ہو تو چٹکی ڈالنے
کے طریق پر عجیب التاثیر ہے۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابابیل کا بچہ اور
اُس کی ماں دونوں ایک نئی ہنڈیا میں ڈال کر جلالئے جائیں اور شہد میں ملا کر
حلق میں ٹپکایا جائے تو ورم لہات (کوا) اور خناق دونوں کو شفا ہو جاتی ہے۔
سوداوی اور بلغمی خناق کے لئے بھی اگر اسی خاکستر کو ۳ ماشہ کی مقدار میں ۳ اوقیہ
یعنی ۷ تولہ ماء العسل کے ساتھ پئیں تو آرام ہو جاتا ہے۔

تعلق العلق فی الحلق

حلق میں جونک کا چمٹ جانا

بعض دفعہ حوض تالاب وغیرہ کا پانی پینے سے اُس میں کوئی چھوٹی سی جونک
بھی آجاتی اور حلق میں چمٹ کر رہ جاتی ہے۔ جو بعض اوقات ناک یا ہوا کی نالی میں
پہنچ کر مزید تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ تشخیص اس طرح ہوسکتی ہے کہ اگر ناک
میں ہوگی تو مقدم دماغ (سر کے اگلے حصے) کی گرانی اور مجری الانف (ناک کا

راستہ اکی بندش لازمی ہوگی اور قصبتہ الریہ یعنی ہوا کی نالی میں پہنچ جانے کی صورت میں جبتک وہ نکل نہ جائے ایک لحظہ بھی کھانسی رُک نہیں سکتی۔

علاج:۔ اگر نظر آتی ہو تو منقاش (موچنا) یا زنبور سے پکڑ کر ذرا انتظار کریں جب وہ حلق کے گوشت سے مُنہ ہٹالے تو آہستگی سے نکال لیں۔ بصورت دیگر اگر اندر کی طرف ہو اور نظر نہ آئے تو (۱) سرکہ اور نمک یا (۲) سرکہ اور ہینگ کو ملا کر بار بار غرغرہ کرائیں اسی طرح (۳) اجوائن کے جوشاندہ سے غرغرے کرنا بھی جونک کو خارج کرنے کے لئے مجرب ہے (۴) اُترج کو سرکہ میں جوشا کر ۲ تولہ کی مقدار میں پینے سے چمٹی ہوئی جونک مرجاتی ہے۔ پھر اسی سے غرغرے بھی کئے جائیں تو باہر آجاتی ہے (۵) نوشادر کو آب سداب میں کھرل کر کے گھونٹ گھونٹ پینا بھی یہی فائدہ دیتا ہے (۶) عصارۂ فراسیون کے غراروں سے بھی نکل آتا ہے (۷) پھٹکڑی اور کوئیلے پیس کر ناک میں پھونکنے سے بھی یہ مطلب حاصل ہوتا ہے۔ اگر جونک معدہ میں چلی جائے تو قے آور دوا سے نکل آتی ہے۔

بَلعُ الاِبرَۃِ اَوِالشَّوک یعنی سُوئی یا کانٹے وغیرہ کا نِگلا جانا

اگر کسی کے حلق میں سُوئی چلی جائے تو ایک درم سنگ مقناطیس کو رگڑ کر ایک چمچہ شراب انگوری میں ملا کر نہار پلائیں اور دو گھنٹے کے بعد مسہل دیں۔ کانٹا یا لقمہ وغیرہ اگر حلق میں پھنس جائے تو نظر آنے کی صورت میں زنبور وغیرہ کے ذریعہ سے نکال لیں۔ اگر آم کی گٹھلی یا اور کوئی پھسلنے والی چیز ہو تو دونوں شانوں کے درمیان ایک ضرب مشت لگانے سے بھی نیچے اُتر جاتی ہے۔ مچھلی کا کانٹا یا ہڈی کی قسم سے ہو تو پانی پی کر یا بڑا سا لقمہ کھا کر قے کر دیں۔ یا تکہ گوشت یا انجیر خشک کو تاگے سے باندھ کر نگل جائیں اور پھر تاگے کا سرا پکڑ کر باہر کو کھینچ لیں۔ سوئیں۔ کانٹا یا ہڈی کے نکل آنے کے بعد اگر حلق میں خراش باقی رہے تو مناسب اشیاء کے لعاب کو گھونٹ گھونٹ کر کے پینے سے اس کا دفعیہ ہو سکتا ہے۔

بحتہ الصوت یعنی گرفتگی آواز۔ آواز کا بیٹھ جانا

اس کے متعدد اسباب ہیں (۱) گرم نزلہ (۲) قصبہ ریہ و حنجرہ کے گرم۔ سرد۔ تر اور خشک سوء مزاجات (۳) زور سے چلانا (۴) ریہ یعنی شش یا دیگر اعضائے مجاورہ کی شارکت۔ طریق تشخیص یہ ہے کہ گرفتگی آواز کے ساتھ کسی اور مرض مثل جذام یا ورم اعضائے حلق و صدر۔ یا امتلاء و نفخ معدہ وغیرہ کی شرکت دریافت کریں۔ اگر یہ نہ ہو تو مریض سے خشونت حلق وغیرہ کے متعلق پوچھیں اور نزلہ کے آثار و علامات کی جستجو کریں ۞

علاج:۔ (۱) خولنجاں یعنی بیخ پان کا منہ میں رکھنا نزلی درطوبی میں مفید ہے اسی طرح گرم پانی یا ماء العسل کے ساتھ (۲) ہینگ ۱۰ ماشہ کا کھانا بھی نفعمند ہے (۳) میعہ سائلہ یعنی سلارس ۶۔ ماشہ کا پینا (۴) لہسن کا بھون یا پکا کر کھانا (۵) مرغی کا نیمگرم شوربا پینا (۶) مُردبول، کو زبان کے نیچے رکھ کر اُس کا لعاب نگلتے رہنا (۷) ماء الشعیر کا استعمال۔ اور (۸) کیا بہ کا منہ میں رکھنا یہ تمام فرداً فرداً گرفتگی آواز اور خشونت حلق و سینہ کو زائل کرتے ہیں۔ یہ مرض اگر دماغی رطوبات کی ریزش سے لاحق ہو تو (۹) دارچینی کے چباتے رہنے سے بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ خشونت حلق کو دفع اور آواز کو صاف کرنے کے لئے (۱۰) کتیرا ۴۔ ماشہ کو شہد خالص ۱ تولہ میں ملا کر لعوق کے طور پر چاٹنا بھی عظیم النفع علاج ہے۔ (۱۱) مغز قرطم (کسنبہ) ۳ ماشہ شکر سرخ میں ملا کر استعمال کرنے اور (۱۲) خفیف سے اُبلے ہوئے انڈے کے کھانے سے بھی شفاء کے آثار پیدا ہوتے ہیں۔ اگر زیادہ چیخنے اور چلانے سے گلا بیٹھ گیا ہو تو (۱۳) بیضہ نیمبرشت کو شہد میں ملا کر دیا کرتے ہیں۔ (۱۴) کرم کا ساگ پکا کر کھانے یا اُس کا جوشاندہ بنا کر پینے سے بھی گلا صاف ہو جاتا ہے ۞

امراض ریہ و صدر یعنی پھیپھڑہ و سینہ کی بیماریاں

اس مبحث میں امراض شش و سینہ کے بیان کرنے سے پہلے اُن مفرد ادویہ کا ذکر کیا جائیگا جو ریہ اور صدر میں جمع شدہ فضلات کا تنقیہ کرتی ہیں ۞

حاشیہ ۴۔ ماشہ کا جوشاندہ تنقیہ صدر کے علاوہ پھیپھڑوں کو کسی قدر نفع دیتا

بھی پہنچاتا ہے اور (۲) حاشا پودینہ کوہی ۹ ماشہ مسحوق (پسے ہوئے) کو شہد میں ملا کر چاٹنے سے سینے اور پھیپھڑے کے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ اسی طرح (۳) تخم کتان ۱۰ ماشہ کا شہد خالص ۲ تولہ میں ملا کر کھانا اور (۴) نمک اندرانی یعنے سیندھا ۲ ماشہ و (۵) نمک نبطی یعنے پونگا نون ۲۰ ماشہ کے استعمال سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے۔ انکے علاوہ (۶) اصل السوس مقشر ۶۰ ماشہ کو لعوق یا جوشاندہ کے طور پر کھانا اور (۷) مصری کو گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا منقیات صدر میں سے ہیں (۸) تخم انجرہ یعنی اٹنگن ۲ ماشہ کو پیس کر آش جو کے ساتھ کھایا جائے تو جلائے سینہ کا فائدہ دیتا ہے۔ (۹) انجیر خشک ۷ عدد (۱۰) پر سیاوشاں ۷۰ ماشہ (۱۱) زوفا ۹ ماشہ (۱۲) انیسوں ۱ تولہ (۱۳) زراوند طویل ۶۰ ماشہ مطبوخ یالعوق کے طور پر سب تنہا تنہا بہیۃ الغمل ہیں (۱۴) بادیان ۶۰ ماشہ اور اس کی جڑ ۹ ماشہ کو پانی میں جوشا کر پینے سے سینے کے فضلات تحلیل ہوجاتے ہیں (۱۵) فلفل سیاہ کا کھانے کے ساتھ التزام رکھنا لسدار اخلاط ردیہ کی پیدائش کو مانع اور انکے زائل کرنیکا معاون ہے اسی طرح (۱۶) جنگلی گاجر کے بیج ۲ ماشہ (۱۷) تخم ترب ۳ ماشہ (۱۸) تخم خربوزہ ۱ تولہ (۱۹) برگ سداب ۶ ماشہ (۲۰) دارچینی ۷۰ ماشہ (۲۱) تسطا شیریں ۱۱ ماشہ (۲۲) اسطو خودوس ۱ تولہ (۲۳) اُشق ۳ ماشہ (۲۴) عصارۂ برگ چقندر ۵ تولہ (۲۵) قنطوریون ۵ ماشہ (۲۶) جاؤشیر ۳ ماشہ اور (۲۷) مویز منقی ۱۵ عدد یہ سب دوائیں تنقیہ صدر و ریہ کے علاوہ اُن کے امراض کو بھی زائل کرتی ہیں ♦

ضیق النفس یعنی سانس کی تنگی۔ دمہ

یہ مرض ذی ادوار (جو دورہ سے شدت کرتا ہے) ہے ربو اور بہر اور ہندی میں دمہ بھی کہتے ہیں اسکے اقسام میں زیادہ تکلیف دہ وہ قسم ہے جسے انتصاب النفس کہتے ہیں۔ اُس میں جبتک مریض گردن کو اونچا نہ کرے سانس نہیں لے سکتا۔ اختلاف اسباب کی وجہ سے یہ بیماری متعدد قسموں میں منقسم ہے (۱) ضیق النفس بلغمی (۲) ضیق النفس بخاری (۳) ضیق النفس ریاحی (۴) ضیق النفس استرخائی۔ قسم اول میں سردی مزاج شش ہے کے باعث بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے یا دماغ سے نزلہ گرتا ہے قسم دوم میں خفقان اور ضعف دل کے باعث بخارات متصاعد ہوتے ہیں۔ قسم

سوم میں اشیاء باد انگیز کے استعمال کی وجہ سے اعضائے تنفس میں ریاح اور بخارات مجتمع ہوا کرتے ہیں۔ قسم چہارم میں سینہ کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور مریض کو اس قسم کی سانس آتی ہے جیسے رونے کی حالت میں بچوں کو آیا کرتی ہے۔

علاج: اس مرض میں (۱) بیخ کرفس ۱۰ ماشہ کا جوشاندہ پینا (۲) دہن البلسان ۲ ماشہ (۳) زعفران ۵ ماشہ ماء العسل کے ساتھ اور (۴) سکبینج ۲ ماشہ کو تازہ سداب کے پانی میں حل کر کے پینا نہایت نفع بخش ہے۔ اس کے علاوہ (۵) اسقیل یعنی جنگلی پیاز ۷ ماشہ کو بریان اور شہد میں ممزوج کر کے استعمال کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے (۶) اسی ۷ ماشہ یا (۷) میتھی ۵ ماشہ کا جوشاندہ شہد یا مصری ملا کر پلانا قیمتی فوائد رکھتا ہے اسی طرح (۸) سہاگہ تیلیہ بریان ۲ ماشہ کو چوگنے شہد میں ملا کر دو تین انگلی چاٹنا دو ہی تین روز میں بیّن فائدہ کرتا ہے (۹) پرسیاوشاں ۷ ماشہ کا جوشاندہ اور (۱۰) قنطوریون کبیر کی جڑ ۵ ماشہ کا شراب کے ساتھ استعمال کرنا دمہ میں فائدہ دیتا ہے۔ لیکن بخار بھی ساتھ ہو تو شراب کی بجائے پانی کے ساتھ دینا مناسب ہوتا ہے (۱۱) کبریت یعنی گندھک ۱ ماشہ بیضہ نیمبرشت کے ساتھ استعمال کرنے سے بھی اس مرض کا قلع وقمع ہوتا ہے۔ اسی طرح (۱۲) سندروس ۲ ماشہ کا سفوف اور (۱۳) برگ سداب ۶ ماشہ کا جوشاندہ دونوں فرداً فرداً مفید ہیں (۱۴) شحم حنظل ۲ ماشہ سے استفراغ کرانے سے انتصاب النفس میں جو دمہ کی نہایت خوفناک اور تکلیف دہ قسم ہے شفائے کامل حاصل ہوتی ہے (۱۵) غاریقون کے متواتر استعمال کرنے سے بھی اس مرض کا مادہ منقلع ہو جاتا ہے۔ (۱۶) زہرۂ ثعلب (لومڑی کا پتہ) سکھا اور پیس کر ۳ ماشہ کی مقدار میں کھانا اس مرض میں قوی الاثر ہے۔ اس کے علاوہ (۱۷) عصارۂ سفرجل (بہ) ۲ تولہ (۱۸) انجیر خشک ۷ عدد کا جوشاندہ نافع اشیاء میں سے ہے (۱۹) مرغی کے چھوٹے چھوٹے بچے التزام سے ساتھ کھائے جائیں تو وہ بھی صحت بخش ثابت ہوتے ہیں۔

سُعال یعنی کھانسی

یہ قصبہ ریہ (ہوا کی نالی) کی ایک غیر طبعی حرکت ہے جو پھیپھڑوں اور دیگر اعضائے صدر کی اذیت رفع کرنے کے لئے وقوع میں آتی ہے۔ پھیپھڑے کے

لئے کھانسی بعینہٖ ایک ایسا فعل ہے جیسے دماغ کے لئے عطسہ (چھینک) ہے۔ اسکے اسباب تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) سوءِ مزاجات سادہ، مادی یا (۲) پھیپھڑے کے اورام وقروح وبثور (۳) آلاتِ تنفس میں کسی موذی چیز کا ناگاہ دخل پانا۔ جیسے سرد ہوا غبار یا دھواں اور کھانے پینے کے وقت غفلت کے باعث غذا کی نالی کے عوض ہوا کی نالی میں کسی چیز کا جا پڑنا۔ اس کے علاوہ شرکی یا عرضی اسباب سے لاحق ہونے والے انواع کا علاج اصل مرض موجب کی طرف توجہ کرنے سے خود بخود ہو جاتا ہے۔ طریق تشخیص یہ ہے کہ جو مریض کھانسی کی شکایت کرتا ہے اُس سے خشکی اور تری کے متعلق دریافت کریں۔ اگر کھانسی خشک ہو۔ اور کہیں درد بھی پایا جائے تو بالعموم ایسی کھانسی کسی اندرونی عضو کے ورم یا احتباس بدہ (کسی عضو میں پیپ کے رُکنے) سے ہوتی ہے درد وغیرہ نہ ہو اور کھانسی رات کو شدت کرے تو یہ اُسکے نزلی ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ اگر امتلائے معدہ اور ہضم غذا کے وقت زیادہ ہو تو مشارکت معدہ و جگر کے سبب ہوا کرتی ہے اس کے علاوہ آثار حرارت و برودت کو ہر حالت میں ملحوظ رکھنا چاہیئے ؛

عِلاج :- (۱) ایرسا ۵ ماشہ کا جوشاندہ اُس کھانسی کو مفید ہے جس کا سبب رطوبت غلیظہ ہو۔ اسی طرح (۲) تخم کتاں ۱۰ ماشہ کو پیس کر شہد ۲ تولہ کے ساتھ لعوق کے طور پر چاٹنے سے سُعال مزمن کو تسکین ہوتی ہے (۳) مغز بندق (اریٹھا کی گری) ۲ ماشہ کا سفوف ماءالعسل کف گرفتہ کے ساتھ بھی یہی اثر کرتا ہے (۴) آلو بخارا ۱۸ اعدد کا خیساندہ اُن اقسام سُرفہ میں جنہیں سرکہ ناموافق پڑتا ہے۔ جید النفع ثابت ہوتا ہے (۵) صمغ عربی کو مُنہ میں رکھنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ رقیق دماغی نزلات غلیظ ہو کر نفث (تھوک) کے ساتھ خارج ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں اسی طرح (۶) تخم خطمی ۶ ماشہ کا لعاب گرم پانی میں نکال کر شکر سرخ یا چینی ملانے کے بعد استعمال کرنے سے بھی سُرفہ گرم شفا پذیر ہوتا ہے (۷) لعاب بھیدانہ ۶ ماشہ اور (۸) اسپغول ۱ تولہ بدستور۔ (۹) اسفاناخ (پالک) بالخصوص گھی میں پکائی ہوئی کھانسی

لے گرم سبب سے عارض شدہ کھانسی اور لزوجت دار مواد کے تنقیہ وتقطیع کیلئے ترشیوں کا استعمال ناگزیر اور مفید ہے

اور خشونت حلق وسینہ کو نافع ہے۔ گلی بغداد (۱۰) افیون ایک رتی نزلی کھانسی کے روکنے میں قوی العمل ہے۔ اسی قسم کی حالتوں میں (۱۱) بزر البنج یعنے بھنگ کے بیج ۱ ماشہ کا استعمال بھی مجوز ہے۔ سرفہ گرم کو (۱۲) عنبر ۳ رتی کا کھانا بہت نفع دیتا ہے۔ اگر (۱۳) جو ۲ تولہ کے ساتھ سرطان نہری ۱۰ ماشہ اور اصل السوس ۶ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر استعمال کیا جائے تو سل تک کی کھانسی میں بھی معتدبہ فائیدہ ہوتا ہے (۱۴) دُنبہ اور (۱۵) بھیڑی کا گوشت کھانے سے اس بیماری کو شفا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ (۱۶) بطخ کا گوشت بھی مزمن حالت میں مفید پڑتا ہے (۱۷) برگ بانسہ ۵ ماشہ شہد خالص ۲ تولہ کے ساتھ کھانا (۱۸) کاکڑا سینگی کوٹ چھان اور پانی سے بقدر فلفل گولیاں بنا کر منہ میں رکھنا نہایت مفید ہیں۔ بچوں کی کھانسی کے لئے (۱۹) سبز بادیان کا پانی نچوڑ کر عورت یا گائے کا دودھ شامل کرکے پلانا عجیب الاثر ہے (۲۰) لہسن ۵ ماشہ کا شہد ۲ تولہ میں لعوق بنا کر چاٹنا اور (۲۱) مویز منقیٰ ۵ اعدد دونوں تنہا تنہا قصبۂ ریہ اور سعال کے لئے بیحد موافق ہیں (۲۲) اصل السوس ۶ ماشہ اور اس کا رُب سینہ پھیپھڑہ اور حلق کے تمام امراض کو مفید پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں کے سینوں پر (۲۳) روغن بنفشہ موم سفید ملا کر ملنے سے بہت فائیدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۲۴) لاون اور روغن گل ملا کر کھانسی کے مریض بچے کا تالو چپڑا جائے۔ تو بہت کچھ تسکین حاصل ہوتی ہے۔ نیز (۲۵) برگ شجر القطن (کپاس) ا تولہ کو نچوڑ اور کھنڈ ملا کر پلانا فائیدہ مند تدبیر ہے اور (۲۶) میعہ سائلہ کا ۷ ماشہ کی مقدار میں ایک ہفتہ تک استعمال کرنا خشک اور پرانی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ گرم نزلہ موجب سرفہ ہو تو (۲۷) تخم خشخاش سفید ۶ ماشہ کا مثلث (آگ پر پکائی ہوئی شراب جو تہائی رہ جائے) کے ساتھ استعمال کرنا بہتر ہوگا۔

نفث الدم یعنی منہ سے خون آنا

یہ خون بعض دفعہ اجزائے دہن مثل لثہ (مسوڑے) وغیرہ کبھی اجزائے حلق مثل کوا اور تالو۔ اور کبھی دماغ سے آتا ہے۔ بعض اوقات پھیپھڑے یا دیگر اعضائے

نوٹ افیون کا استعمال رقیق اندادہ نزلی کھانسی میں فائیدہ بخش ہے مگر جہاں پھیپھڑوں میں مادّہ کا اجتماع ہو۔ بالخصوص بچوں کی کھانسی میں ممنوع ہے۔

تنفس تنجرہ وقصبتہ الریہ (ہوا کی نالی) وغیرہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے ہر مقام کے متعلق آثار لازمہ سے تشخیص بہم پہنچانی چاہیئے +

علاج: رسینہ کے نفث الدم میں (۱) حضض ہندی (رسوت) ۲ ماشہ کا پانی کے ساتھ کھانا (۲) نشاستہ ۷ ماشہ کا سفوف نیز (۳) گل شاموس ۶ ماشہ کو آب بارتنگ میں حل کرنے کے بعد استعمال کرنا سودمند ہے (۴) یاقوت کا سفوف بقدر ۲۔۰ رتی (۵) کندر مع قشور ۱۰ ماشہ (۶) خاکستر برگ انگور کسی سرددوا کے شیرہ سے کھانا نہایت مفید ہے۔ ایسا ہی (۷) سرطان نہری ۱۰ ماشہ کے ساتھ پکا یا ہُوا آش جو اور (۸) گل ارمنی ۷ ماشہ نیز (۹) خرفہ کا ساگ۔ یہ سب چیزیں اس مرض میں نافع ہیں۔ (۱۰) کاغذ کو پانی میں حل کر کے پینا اور برگ انار کو پیس کر اور نبات ملا کر نوش کرنا فائدہ دیتا ہے۔ خصوصاً (۱۱) انار کی کلی دو عدد پانی میں پیس کر مصری کے ساتھ پلانا اور (۱۲) دوب گھاس ۷ ماشہ (جو اکثر کنوؤں اور دریاؤں کے کنارے مرطوب مقام میں ملتی ہے) کا پانی میں شیرہ نکال کر پینا اور قوی الاثر بنانے کے لئے اُس کے ساتھ فلفل سیاہ ۵ عدد کا اضافہ کرنا خون کو روکنے اور بند کرنے میں نہایت مفید ہوتا ہے (۱۳) بزغالہ کا خون تازہ جو ہنوز سرد نہ ہُوا ہو تولہ سوا تولہ کی مقدار میں کسی قدر سرکہ کے ساتھ ملا کر تین روز تک نہار منہ کھانا اس مرض میں عجیب الخاصیت ہے (۱۴) شیرہ برگ بانسہ ۵ ماشہ پانی میں نکال لیں اور قند سفید یا شہد خالص ملا کر پئیں۔ نفث الدم کو روکنے کے لئے مجرب ہے۔ اسی طرح (۱۵) شاخ گوزن محرق (بارہ سنگا کا سینگ جلایا ہُوا) بقدر ۴ رتی تنہا یا دیگر قابضات کے ساتھ سریع الاثر ہے۔ مسیحی اور دیگر مجربین کا قول ہے کہ (۱۶) کشنیز خشک بریان ۱ تولہ کو پیس کر آب بارتنگ کے ساتھ استعمال کرنا نافع ہے (۱۷) خشخاش سفید ۶ ماشہ اور (۱۸) بزر البنج ۶ ماشہ کا شیرہ نکال کر پینے سے شفائے عاجل حاصل ہوتی ہے (۱۹) دم الاخوین کا سفوف ۴۔ ماشہ کسی مناسب شربت یا شیرہ سے پینا۔ اور (۲۰) بکری کے شیر خوار بچوں کا گوشت کھانا نہایت موافق پڑتا ہے۔ روفس کا قول ہے کہ نفث رطب میں (۲۱) اسفنج کو بھگو کر جلا لیا جاوے اور پھر اُس کی خاکستر بقدر ۲ ماشہ مریض نفث الدم کو کھلائی جائے تو مفید ہوتی ہے (۲۲) بلوط ۷ ماشہ

جوشاندہ یاسفوف کے طور پر ہر طرح سے مفید ہے (۲۳) انجبار کا سفوف ۴ ماشہ مطبوخ یا شیرہ کے طور پر استعمال کرنا صدر حجاب صدر اور قصبہ ریہ (ہوا کی نالی کے نفث الدم کے انسداد میں قوی العمل ہے (۲۴) افیون ۲ رتی ہر قسم کے نفث الدم میں سریع الاثر ثابت ہوتی ہے اور نفث الدم کی تمام دواؤں سے زیادہ نافع ہے۔ ابن زکریا رازی اپنی کتاب اطادی میں لکھتا ہے کہ (۲۵) تر و تازہ پنیر نفث الدم کے مریضوں کی غذاؤں میں شامل کرنا چاہیئے کیونکہ اُن کے لئے یہ ایک نہایت موافق غذا ہے (۲۶) مومیائی بقدر ۲ رتی گل مختوم ۳ ماشہ کے ساتھ کھانے اور (۲۷) خبازی کو مُنہ میں رکھ کر چباتے رہنے اور لعاب نگلنے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ تیاذوق اور رازی دونوں متفق اللفظ ہیں کہ اگر خبازی کے عصارہ میں صمغ عربی ۴ ماشہ اور اسپغول ۱ تولہ کو بھی شامل کر لیا جائے تو اس مرض میں اس سے بے نظیر فائدہ ہوتا ہے (۲۸) عصارۂ خیار کو منہ میں رکھنا اور تھوڑا تھوڑا نگلتے رہنا یا اُس کے مغز کا شیرہ پینا عمدہ دوا ہے (۲۹) شادنہ عدسی مغسول ۱۰ ماشہ آب انار کے ساتھ سینہ کے نفث الدم اور تمام قروح باطنی کے لئے مفید ہے۔ ایسا ہی (۳۰) رُبّ آس ۱ تولہ (۳۱) کہربا ۱۰ ماشہ اور (۳۲) خرفہ ۹ ماشہ یہ سب چیزیں فرداً فرداً نفعمند ہیں۔ نیز (۳۳) مُرغی کا خون غبار الرحیٰ (چکی کا گردہ) کے ساتھ ملا کر دانہ باقلا کے برابر دینے سے شفا ہوتی ہے ۔

اَوَرامُ الصَّدرِ وَالرِّیَہ یعنی سینے اور پھیپھڑے کے وَرم

ان اعضاء کی سوجن کو اطباء نے اختلاف محل کے اعتبار سے مختلف اسماء سے موسوم کیا ہے۔ مثلاً ورم سینہ کو ذات الصدر اور پھیپھڑے کے ورم کو ذات الریہ کہتے ہیں۔ ذات الصدر سے اُس حجاب کا گرم ورم مراد ہے جو مُنصّفُ الصدر (سینے کے دو حِصّوں کو تقسیم کرنے والا) ہے اور تپ کا دائم رہنا نیز مریض کا فم معدہ سے ترقوہ (ہنسلی کی ہڈی) تک ناخس یعنی چبھنے والا درد محسوس کرنا اس کے علامات ہیں۔ اور ذات الریہ سے پھیپھڑے کا ورمِ حار مراد ہوتا ہے جس میں تپ کی مداومت پیاس۔ کھانسی۔ سانس کی تنگی۔ اور سینے کے اگلے حِصّہ میں سخت درد وغیرہ علامات

پائے جاتے ہیں۔ جس طرف کے پھیپھڑے میں ورم ہوتا ہے اُسی طرف کا رخسارہ زیادہ سُرخ ہُوا کرتا ہے ؛

نوٹ: نگاہ ہے یہ اورام سرد بھی ہوتے ہیں۔ جنکا سبب بلغم یا سودا ہُوا کرتا ہے۔ مگر اس بلغم اور سودا میں حدت اور تیزی ضرور ہوتی ہے ؛

علاج: اورام سرد (۱) انجیر خشک، عدد اور (۲) زوفا یابس ۹ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا اور اُس سے غرارے کرنا پھیپھڑے اور اُس کی نالی کے ورم کو فائدہ مند ہے (۳) سداب ۶ ماشہ اور (۴) شبت رسوئے کے بیج ۴ ماشہ کا جوشاندہ بھی درد سینہ اور ورم شُش کو نافع ہے (۵) بادام تلخ ۱۰ ماشہ کو صمغ بطم میں ملا کر لعوق کے طور پر استعمال کرنا بھی شفائی تاثیر رکھتا ہے (۶) سکبینج بقدر ۲. ماشہ سینے کے اُس ورم اور درد کو موافق ہے جس میں تنقیہ کی ضرورت ہو۔ (۷) تخم انجرہ ۶ ماشہ کو کوٹ اور شہد میں ملا کر چاٹنا شوصہ (اُس حجاب کا گرم ورم جو اضلاع خلف پر واقع ہے) اور پھیپھڑے کے اورام میں مفید ہے۔ اسی طرح (۸) روغن حنا تنہا یا روغن زیتون میں گلائی ہُوئی موم کے ساتھ ملا کر لگانے سے شوصہ کو تسکین دیتا ہے (۹) روغن نرگس بھی حجاب کے سرد اور سخت ورموں کو تحلیل کر دیتا ہے (۱۰) تخم کتان بریان ۱۰ ماشہ کے مقدار میں پینے سے درد اور ورم سینہ کو بہت فائدہ ہوتا ہے (۱۱) پرسیاوشاں ۷ ماشہ پینے اور ضماد کرنے کے طور پر اعضائے صدر کے پُرانے اورام کو زائل کرتی ہے (۱۲) صبر ۴ ماشہ جیسا کہ تنگی تنفس میں مذکور ہے سینہ کے دردوں کو بھی شفا دیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۱۳) عصارۂ سوسن بقدر ۱ تولہ پینے اور طلاء کرنے سے صدر اور آلات تنفس کو نہایت موافق ہے۔ اس کے علاوہ (۱۴) شربت بنفشہ ۲ تولہ ذات الریہ اور ذات الجنب میں نفعمند ہے (۱۵) شربت نیلوفر ۲ تولہ گرم کا شوصہ میں خاص اثر ہے (۱۶) بیضہ نیمبرشت کی زردی بھی ورم الصدر اور ورم حجاب الصدر میں بہترین چیز ہے۔ بارد یعنے سرد اسباب سے لاحق ہونے والے درد سینہ کو (۱۷) لہسن بھی نافع ہے۔ (۱۸) میعہ سائلہ یعنے سلارس ۲ ماشہ کا کھانا۔ جلا کر دھونی لینا اور خارج میں طلاء کرنا درد سینہ کو دور کرتا ہے ؛

ورم ریۂ اطفال میں جسکو ڈبہ بھی کہتے ہیں (۱۹) ایلوہ ایک رتی ماں

کے دودھ میں حل کرکے پلانا اور اسی سے پھیپھڑے پر طلاء کردینا۔ نیز (۲۰) جند بیدستر اور گاؤزبان ایک ایک رتی کی مقدار میں یا حسب عمر کم وبیش بچہ کو ماں کے دودھ میں حل کرکے دینا بھی موجب شفا ہوتا ہے اور بعض اوقات بچہ کو (۲۱) شراب کے دو چار قطرے دینے سے بھی صحت ہو جاتی ہے (۲۲) سلاجیت ایک یا دو رتی کی مقدار میں ماں کے دودھ میں دینے سے بھی ذریعہ صحت ہوتی ہے۔

قروح الصدر والریۃ والسل

سینے اور پھیپھڑے کے زخم اور مرض سل

پھیپھڑے کا زخم اور سل دو مترادف الفاظ ہیں۔ اور اس کے اسباب مختلف ہیں گرم نزلے گرنے یا ذات الریہ وذات الجنب کے انفجار (پھوٹ بہنے) سے بالعموم اس مرض کا وقوع ہوا کرتا ہے۔ ان کے علاوہ ضربہ وسقطہ وغیرہ اسباب سے بھی ظہور ممکن ہے تپ دق اور کھانسی اس کے لازمی علامات میں سے ہیں۔ کھانسی کے ساتھ کبھی خون۔ کبھی پیپ اور کبھی خشک ریشہ آیا کرتا ہے۔ مریض کا چہرہ اوائل مرض میں سرخ رہتا ہے ریم (پیپ) اور بلغم کے درمیان یہ فرق ہے کہ بلغم پانی پر تیرتا رہتا ہے اور پیپ تھوڑی دیر کے بعد تہ نشین ہو جاتی ہے۔ نیز اسکو آگ میں ڈالنے سے بخلاف بلغم سخت بدبو پیدا ہوا کرتی ہے۔

علاج: اگرچہ یہ مرض بہت کم علاج پذیر ہے۔ لیکن ابتدائی حالت میں مناسب دوا وغذا و پرہیز وغیرہ سے مریض کی حالت رو باصلاح ہو بھی جاتی ہے۔ چنانچہ (۱) تندرست عورت کا دودھ اس کے پستان سے پینا (۲) تندرست گدھی کا دودھ اور (۳) تندرست بکری کا دودھ پینا سل کے مریضوں کو نہایت موافق ومفید ہوتا ہے۔ آہرن لکھتا ہے کہ کئی ایسے مریض جن کے پھیپھڑوں میں سے خون نیز نہایت گاڑھی بدبودار پیپ نکلا کرتی تھی وہ سب کے سب بکری اور گدھی کے دودھ سے شفایاب ہو گئے۔ پیپ کے زیادہ بدبودار ہونے کی حالت میں گدھی کا دودھ بالخصوص مفید پڑتا ہے۔ کیونکہ تنقیہ کرنے میں یہ زیادہ نافع ہے (۴) ماء الشعیر میں

سرطان نہری ۱۰ ماشہ کو پکا کر دینا مسلول کے لئے مفید چیز ہے (۵) رب انار شیریں بقدر ۱ تولہ اس مرض میں بدن کی رطوبت کو بڑھاتا ہے اور تازہ انار کے دانے چوستے رہنے سے سینہ اور حلق کی خشونت رفع ہوتی ہے (۶) صمغ البطم کا تنہا چبانا یا شہد میں ملا کر چاٹنا قرحہ شش کو نفع بخشتا ہے۔ اگر ابتدائے سل میں (۷) روغن گل ۹ ماشہ گو کشک جو کے ساتھ ملا کر پیا جائے تو بہترین دوا ہے۔ اس سے اُس خاص قسم کی سل کو بھی شفا ہوتی ہے۔ جو اعضائے رئیسہ کے انحلال (تحلیل پذیر ہونے) سے واقع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ (۸) سرطان نہری ۱۰ ماشہ خصوصاً گدھی کے دودھ کے ساتھ اس بیماری کے لئے عجیب الاثر دوا ہے۔ اور ان کا شوربا پکا کر کھلانا بھی تقریباً یہی فعل کرتا ہے (۹) گل مختوم ۵ ماشہ بھی پھیپھڑے کے زخم کو خشک اور نفث الدم کا انسداد کرتی ہے۔ نیز (۱۰) برگ اڑوسہ ۳ عدد گرم پانی میں بھگو اور مل چھان کر شربت اعجاز یا مصری سے شیریں کر کے دینے سے بھی اس مرض میں بڑا فائدہ ہوتا ہے (۱۱) قرد مانا رشاہ زیرہ جنگلی) (۱۲) زرنیخ سرخ (۱۳) پودینہ نہری (۱۴) بیخ حنظل ان دواؤں میں سے کسی ایک کی دھونی سے سرفہ رطوبی کو فائدہ ہوتا ہے (۱۵) شیرہ تخم اسفاناخ ۹ ماشہ یا (۱۶) خاکشی ۹ ماشہ بکری کے دودھ پر چھڑک کر دینے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے بعض کا قول ہے کہ (۱۷) دہن السمسم (روغن کنجد) ۱۰ ماشہ پر مداومت کرنے سے اس مرض کو شفا ہوتی ہے (۱۸) غری السمک (مچھلی کا سریش) ۵ ماشہ گرم پانی یا عرق گاؤزبان میں حل کر کے اور شکر سفید سے شیریں کر کے تھوڑا تھوڑا پلانا یا اس کو گرم شربت بنفشہ میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا چٹانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ امام رازی اور بقراط دونوں متفق ہیں کہ مریض سل کو صمغ عربی یعنی کیکر کی گوند نہایت مفید ہے +

ادویہ منقیہ صدریہ

سینے اور پھیپھڑوں کو ریم سے صاف کرنیوالی دوائیں

(۱) روغن بلسان بقدر ۲ ماشہ کے استعمال سے مادہ بآسانی خارج ہوتا ہے اور سانس لینے میں بھی کسی قسم کی تکلیف باقی نہیں رہتی۔ خصوصاً سینے سے نہایت

گاڑھی پیپ کو یہ روغن بہت جلد خارج کر دیتا ہے۔ اسی طرح (۲) مُر (بول) کو منہ میں رکھنا یا بیضۂ نیمبرشت کے ساتھ کھانا بھی منقّی صدر ہے۔ (۳) تخم انجرہ ۶ ماشہ کو کوٹ کر اور شہد خالص میں ملا کر چاٹنا (۴) زوفائے خشک ۹ ماشہ کا جوشاندہ (۵) پیاز دشتی مشوی (بھنے ہوئے) کا اندرونی پکا ہوا حصّہ بقدر ۴ ماشہ لیکر پتھر یا لکڑی کے ہاون مین کوٹ کر شہد خالص میں ملا کر لعوق کے طور پر استعمال کرنا منقیات مدہ (پیپ) میں سے ہیں (۶) گندم کوفتہ کو پانی میں اس قدر پکا کر کہ وہ گھل جائے چاٹنا اور (۷) کبریت یعنے گندھک بقدر ۶ رتی کا کھانا نیز بخور لینا بھی سینے سے پیپ کو خارج کرتا ہے

مُولِّدَاتُ السِّل یعنی سِل کو پیدا کرنے والی چیزیں

(۱) شترمرغ کی ہڈیوں کا مغز (گودا) غذا کے طور پر استعمال کرنے سے مورث سل ہے۔ اسی طرح (۲) سیب کے کھانے سے عضلات و عروق میں ریاح پیدا ہوتی ہیں اور بسا اوقات کمزور اور مستعدین کے لئے سِل کا سبب بن جاتا ہے اور (۳) نزلہ و زکام کا زیادہ ہونا اور اُس کے علاج میں بے پرواہی کرنا خصوصیت سے اس مرض کا سبب ہوتا ہے۔

ذات الجنب یعنی پہلو کا درد

یہ مرض ایک گرم ورم ہے جو نواحی سینہ۔ پہلوؤں کے حجاب مستبطن (اندرونی جھلّی) یا حجاب حاجز (رویا فرغما) (جو درمیان اعضاء غذا اور آلات تنفس کے حائل ہے) میں وقوع پذیر ہوا کرتا ہے۔ اور بالعموم اس بیماری کا مادّہ خالص صفرا یا صفراوی خون ہوتا ہے کبھی کبھی ذات الریہ (ورم شُش) کے برخلاف اس کا سبب خلط بلغم بھی ہوتی ہے۔ حقیقی و غیر حقیقی میں تشخیص کرنے کا طریق یہ ہے کہ ذات الجنب کے مریض کو دیکھیں کہ اُسے بخار۔ کھانسی۔ تنگی تنفس۔ پہلو کی خلش اور منشاریت نبض کے عوارض سے لاحق ہیں یا نہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو حقیقی ہے ورنہ غیر حقیقی۔

علاج:۔ حقیقی میں بشرط قوت و غلبۂ خون فصد یا مسہل کے بعد (۱) شربت

حاشا دپودینہ کوہی ۳ تولہ اور (۲) اصل، غاشر، بیخ بزار فشاں ۲ ماشہ کا جوشاندہ شہد خالص
میں ملا کر چاٹنے یا پینے سے سرد ذات الجنب حقیقی کو فائدہ پہنچتا ہے (۳) کرنب بستانی
کی تر و تازہ ڈنٹھل جلا کر ان کی خاکستر کو شحم الخنزیر (سؤر کی چربی) میں ملا کر طلا کرنے
سے بھی بہت تخفیف ہوتی ہے (۴) برگ سداب ۲ ماشہ کو تنہا یا شبت (سویا)
۳ ماشہ کے ساتھ جوشا کر اور (۵) سکبینج ۱ ماشہ کو حل کر کے پینا اس سرد مرض میں نہایت
بہتر پایا گیا ہے۔ اسی طرح (۶) صمغ البطم تنہا یا بہ کے ساتھ ضماد کرنے سے فائدہ بخش
ہے (۷) روغن بادام تلخ بقدر ۴ ماشہ کا پلانا (۸) شربت اسطوخودوس ۲ تولہ اور (۹)
شربت افسنتین ۱۰ تولہ کا استعمال کرنا سرد درد پہلو میں مفید ہوتا ہے۔ لسدار اور غلیظ
رطوبتوں سے لاحق ہونے والے درد کو (۱۰) پودینہ نہری ۷ ماشہ تنہا یا انجیر زرد ۴ عدد
کے ساتھ جوشا کر دینے سے بہت آرام پہنچتا ہے (۱۱) زراوند مدحرج ۵ ماشہ کا جوشاندہ
کے طور پر پینا مفید ہے (۱۲) پیاز دشتی مشوی (بھونا ہوا) ۳ سے ۷ ماشہ تک مزاج
مریض کی رعایت کے ساتھ استعمال کرنا بہترین ادویات میں سے ہے (۱۳) بادیان
۱۰ ماشہ اور بیخ بادیان ۵ ماشہ کا جوشاندہ اس ذات الجنب کا قلع و قمع کر دیتا ہے
جو اخلاط لزجہ اور ریاح غلیظ سے عارض ہوتا ہے (۱۴) آب گرم بھی فائدہ دیتا ہے
(۱۵) پوست بیضہ شترمرغ کا سفوف شہد خالص میں ملا کر بطور لعوق استعمال کرنا درد
پہلو میں نہایت مجرب اور قوی العمل ہے۔

امراض القلب

اس میں کچھ شک نہیں کہ دل ایک ایسا عضو رئیس ہے جس پر جسم کی حیات
کا دارومدار ہے۔ اس لئے طبیب کو چاہیئے کہ اس عضو کے علاج میں نہایت گہری
توجہ مبذول کرے۔ ارسطاطالیس کا قول ہے کہ "دل ہی وہ پہلا عضو ہے جو تعلق
حیات کے وقت سب سے پہلے متحرک ہوتا ہے اور دل ہی وہ آخری عضو ہے
جس کی حرکت سب سے پیچھے موت کے وقت رکتی ہے" چنانچہ یہاں مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے ان ادویہ مفردہ کا ذکر کیا جائے جو دل کی تقویت و
تفریح کے لئے مخصوص اور اس باب میں ممد ہیں۔

اَدوِّیہ مُفردہ قلبیہ

(۱) آملہ اس دوا کے متعلق اطبائے قدیم میں اختلاف رہا مگر وہ اختلاف بحیثیت
مزاج ہے۔ اکثر تو اسے بارد یعنی سرد کہتے ہیں اور شیخ الرئیسؒ بھی اسی کی تائید کرتے
ہیں۔ لیکن حکیم یہودی نے جو صاحب کناش ہے اس کی طبیعت کو گرم سخن (گرم
کرنے والی) قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ اطباء کی ایک اور جماعت نے بھی آملہ
کے سرد ہونے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اسکو پہلے درجہ میں سرد بتاتے ہیں۔ اور بعض
دوسرے میں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اوّل میں سرد اور ثانی میں خشک ہے۔ اسی لئے
اسکو قابضات میں شمار کرتے ہیں اور اس میں تقویت دل کی عجیب ترین خاصیت ودیعت
کی گئی ہے۔ بلکہ اگر اسکو تمام اعضاء کا مقوی بھی کہیں تو بجا ہے (۲) آس بھی درجہ اولی
میں سرد اور درجہ ثانیہ میں خشک ہے۔ چونکہ اس میں برودت و قبض کے علاوہ کسی
قدر عطریت (خوشبو) تلطیف (لطیف کرنا) اور تنقیہ کی صفات بھی ہیں۔ اس لئے یہ دل
کے امراض کو زائل کرنے اور اسکو تقویت دینے والی ادویہ میں رکھا گیا ہے (۳) اترج
(بجورہ) اس کا قشر (پوست) مفرحات تریاقیہ میں سے ہے اور اسے دوسرے درجہ
میں حار و یابس قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے پتے اور پھول دونوں چھلکے کی نسبت
زیادہ لطافت رکھتے ہیں۔ اور تخم اترج زہروں کو نافع ہونے کے علاوہ جوہر روح کو
متین و قوی بنانے کی وجہ سے دل کو بھی تقویت دیتا ہے (۴) اُشنہ پہلے درجہ میں گرم
اور دوسرے میں خشک ہے۔ ذی عطریت ہونے کی وجہ سے جوہر روح کو تقویت
اور متانت بخشتا ہے (۵) اسطوخودوس اوّل میں گرم اور دوم میں خشک ہے
اس میں یہ خاصیت ہے کہ دماغ اور دل سے خلط سوداوی کا تنقیہ کرتا ہے اسکے
علاوہ بالخاصیت بھی تقویت قلب اور تزکیہ فکر کی تاثیر رکھتا ہے (۶) بادرنجبویہ۔
دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے اور ذی عطریت (خوشبو دار) ملطف (لطیف بنانے
والا) نیز مفتح (سُدّہ کھولنے والا) ہونے کی وجہ سے تفریح اور تقویت قلب میں عجیب
خاصیت رکھتا ہے (۷) بادروج یعنی رام تلسی پہلے درجہ میں گرم و خشک اور کسی قدر
قبضیت و تلطیف کے ساتھ ذی عطریت ہونے کی وجہ سے دل کو فرحت دیتا ہے

(۸) بہمن۔ دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے۔ اس کی سفید اور سُرخ دو قسمیں ہیں لیکن سُرخ میں سفید کی نسبت زیادہ حرارت ہے دونوں مقوی اور مفرح قلب ہیں (۹) بسفائج اس لحاظ سے مفرح ہے کہ دماغ اور دل سے سودا کو مستفرغ کرتا ہے۔ اس لئے اس کی تفریح کو بالذات نہیں بلکہ بالعرض سمجھا جاتا ہے (۱۰) جدوار۔ یہ اعلےٰ درجہ کی مفرح اور مقوی دل دوا اور زہر افعی کا تریاق ہے (۱۱) درونج۔ دوسرے درجہ کے ابتدا میں گرم و خشک ہے۔ تقویت و تفریح کی زبردست خاصیت رکھتا ہے (۱۲) ہلیلہ کابلی اور ہندی دونوں پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہیں۔ طبعاً قابض ہیں۔ مگر قوت اسہال کا خاصہ اُس کی قوت عاصرہ (نچوڑنے والی) سے تعلق رکھتا ہے ہندی کابلی کی نسبت زیادہ دست آور ہوتی ہے۔ (۱۳) گُل سُرخ۔ یہ بھی ذی عطریت ہونے کی وجہ سے جوہر روح سے مناسبت رکھتا اور تقویت و تفریح کا فائدہ دیتا ہے (۱۴) زعفران دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے میں خشک ہے۔ اس میں قبض و تحلیل کی دونوں قوتیں موجود ہیں اور جوہر روح کی تفریح و تقویت میں خاصیت عظیم رکھتا ہے بلکہ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے روح کو اس قدر انبساط اور خارج کی طرف شدید تحریک ہوتی ہے کہ اُسکا نتیجہ وقوع موت کی صورت میں نکلتا ہے (۱۵) زرنب (برہمی) اور زرنباد (نرکچور) دونوں دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہیں دونوں کی طبیعت میں قبضیت کے ساتھ تلطیف پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے تفریح و تقویت کا خاصہ رکھتے ہیں (۱۶) حجر ارمنی مغسول دل کو تقویت اور تفریح دیتا ہے (۱۷) طباشیر اس دوا میں تفریح و تقویت قلب کے لئے عجیب خاصیت ہے (۱۸) ہرخشقوق (کاسنی بری) پہلے درجہ میں سرد و خشک ہے اس میں تریاقی قوت پائی جاتی ہے۔ شربتاً (پینے سے) وضماداً (لیپ کرنے سے) مقوی قلب ہے (۱۹) گل مختوم حرارت و برودت میں معتدل اور انسانی طبائع سے ملتی جلتی ہے اس میں تفریح و تقویت کا خاصہ تریاقیت کی حد تک پہنچا ہوا ہے (۲۰) یاقوت تفریح تقویت اور تریاقیت میں عظیم الخاصیت ہے۔ ان کے علاوہ (۲۱) کُندر (۲۲) کافور (۲۳) کہربا (۲۴) گاؤزبان اور (۲۵) لاجورد مغسول۔ (۲۶) مروارید (۲۷) مشک (۲۸) عنبر (۲۹) عود (۳۰) فرنجمشک۔ نیز (۳۱) صندل وغیرہ تمام ادویہ تفریح و تقویت قلب میں کسی قدر اختلاف درجات و خاصیات کے ساتھ ممدوح ہیں ۔

خفقان یعنی دِل کا دھڑکنا

یہ ایک مضطربانہ حرکت ہے جو دل کو لاحق ہوجایا کرتی ہے۔ اسکے اسباب میں حرارت برودت۔ رطوبت اور یبوست کے علاوہ ذکاء حس قلب (دل کی حس کا تیز ہو جانا) اور کسی دوسرے عضو مثلاً معدہ وغیرہ کی مشارکت بھی ہوتی ہے ہر ایک سبب کی تشخیص آثارِ مخصوصہ کے لحاظ سے کیجا سکتی ہے +

علاج:۔ (۱) اظفار الطیب ۶ ماشہ کا جوشاندہ پینا سرد خفقان کے لئے اور (۲) آلو بخارا، عدد کا کھانا دل کی گرمی اور التہاب اور دھڑکے میں مفید ہے۔ (۳) آنس النفس ایک دوا ہے جو مصر و شام کے اطراف میں نمناک مقامات پر پائی جاتی ہے بکریاں اس نبات کو برغبت تمام کھاتی ہیں اور اُن کے دودھ میں یہ خاصیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اُس کے پینے سے شراب کا سا سرور ہوتا ہے۔ مگر وہ نشہ نہیں ہوتا اور نہ اُس کے بعد خمار کی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ اِس کے پتوں اور باریک شاخوں کا شیرہ یا جوشاندہ پینے سے بھی دل کو نہایت تفریح اور تقویت ہوتی ہے سوداوی وسواس اور خفقان کو نفعمند ہے (۴) کاسنی کا ضماد کرنے سے بھی خفقان کو تسکین ہوتی ہے (۵) مسکۂ گاؤ بھی اس مرض میں شفا بخش تاثیر کرتا ہے۔ چنانچہ رازی نے اپنی کتاب الحاوی میں اس کی تائید کی ہے۔ اِسی طرح لسان العصافیر (اِندر جو شیریں) ۶ ماشہ کے جوشاندہ کا پینا سرد و تر خفقان کیلئے اور (۶) حجر العقیق ۱ ماشہ کا سحوق مناسب بدرقہ یا عرق گاؤزبان ۷ تولہ یا شربت صندل ۲ تولہ وغیرہ کے ساتھ کھانا دافع خفقان حار ہے۔ (۷) تانبول (پان) کا شیرہ یا اُسکا عرق پینا یا مُنہ میں رکھ کر چباتے رہنا دل میں خوشی اور سرور پیدا کرتا ہے (۸) پوست لیموں ۱ تولہ کا جوشاندہ بنا کر پینا مقوی دل اور دافع اضطراب ہے (۹) بہ اور (۱۰) امرود دونوں کا سونگھنا خفقان کو تسکین دیتا ہے لیکن اول الذکر زیادہ قوی العمل ہے (۱۱) آب تربوز ۱ تولہ گلاب ۲ تولہ اور کیوڑہ ۲ تولہ میں ملا کر پینا اور (۱۲) گل گڑھل ۷ عدد کا خیسانده ہر روز صبح کو ۲ تولہ مصری کے ہمراہ پینا سوء مزاج حار قلب اور خفقان کے لئے نافع ہے علاوہ ازیں (۱۳) کشنیز خشک ۱ تولہ کا خیسانده پینا اور (۱۴) تخم ریحان ایک تولہ رات کو

گلاب میں بھگوکر اور صبح مصری سے شیریں کرکے پلانا نیز (۱۵) شرخ گاجر کو بھوبل میں دبا کر گلانا بعدہ چھلکا اور ہڈا جدا کرکے رات کو شبنم میں رکھنا اور صبح کو تھوڑا سا گلاب اور مصری ملاکر کھلانا اقسام خفقان میں مفید ہوتا ہے اور (۱۶) گاؤزبان کا سفوف رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ کھانا اس مرض میں عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ امام سویدی نے ذخیرہ حمیدہ میں جالینوس سے نقل کیا ہے کہ ہر ایک (حلال) جانور کا دل پکاکر کھانا تقویت قلب میں مفید ہے۔ سفیان الاندلسی کا قول ہے کہ جو خفقان سرد اسباب سے پیدا ہو اس میں (۱۷) جند بیدستر ۴۔ رتی نہایت مفید پڑتا ہے (۱۸) آملہ بمقدار ۱۰۔ ماشہ کا استعمال جیساکہ مفرحات قلب میں ذکر کیا گیا ہے ہر حال میں امراض القلب کا قلع وقمع کرتا ہے۔ گرم اسباب سے ضعف دل اور خفقان لاحق ہو تو (۱۹) طباشیر ۵ ماشہ بہترین مقویات میں سے ہے (۲۰) پنجہ مریم یعنی ہتھاجوڑی۔ ماشہ کا سفوف اور (۲۱) زردی بیضۂ نیمبرشت بھی سرد خفقان کے لئے مفید اشیاء ہیں۔

غشی یعنی بیہوشی

اس مرض میں تمام قوائے حساسہ (حس کرنیوالی قوتیں) معطل ہو کر مریض بیہوش ہو جاتا ہے۔ اگر سبب خفیف ہو تو بیہوشی اور افاقہ کے درمیان حالت رہتی ہے غشی کے اسباب مختلف اور متعدد ہیں۔ مثلاً استفراغات کی کثرت۔ بھوک کی شدت اور نواحی قلب میں کسی ذی سمیت مادہ کے احتباس سے روح کا تحلیل ہو جانا وغیرہ اسباب داخلیہ ہیں۔ حد سے بڑھا ہوا غم۔ خوف۔ لذت اور خوشی بھی کمی روح کے موجبات میں سے ہیں اور ان کو اسباب خارجیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہر ایک سبب کے متعلق اُس کے تقدم وجود (مرض سے پہلے موجود ہونا) سے تشخیص ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد گرم سبب ہو تو سرد ادویہ سے اور سرد سبب ہو تو گرم ادویہ سے علاج کرنا چاہیئے۔ چنانچہ دونوں قسم کی مفردات کا ذکر کیا جاتا ہے

علاج:- (۱) طباشیر ۵ ماشہ کا پانی میں پیس کر پینا اُس غشی میں جو معدہ میں انصباب صفرا کی وجہ سے لاحق ہو مفید پڑتا ہے۔ (۲) زرنباد ۲ ماشہ کو سرکہ

میں ملاکر سونگھنا غشی کو افاقہ دیتا ہے۔ اسی طرح (۳) ثمر نارنج کا چھلکا جو خفقان میں بھی مذکور ہوا ہے سونگھنے کے طور پر غشی کو بھی زائل کرتا ہے (۴) بادروج کا سونگھنا (۵) گلاب کا سونگھنا اور بمقدار ۲ تولہ پینا ہر ایک بالانفراد مقوی قلب اور دافع غشی ہے۔ (۶) روغن بادام شیریں سے فم معدہ کو چرب کرنا اُس غشی کے لئے جو لذع صفراء سے حادث ہوئی ہو نہایت نافع ہے (۷) تازہ خیار کا کھانا اور سونگھنا علیٰ ہذا (۸) مشک اور (۹) عطر گلاب کا سونگھنا (۱۰) عرق گلاب کا منہ پر چھڑکنا اور (۱۱) عود کا دُھواں دینا۔ یہ تمام تدابیر غشی میں مفید ہیں (۱۲) اظفار الطیب کا بخور بھی اس مرض میں بہتر دوا ہے۔ اور مریض کو ہوش میں لانے کے لیئے (۱۳) چونہ اور نوشادر ہموزن شیشی میں ڈال کر سنگھانا مفید ہوتا ہے۔

امراضُ الثدی

پستانوں کی بیماریاں:۔ اِس مبحث میں یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پستانوں کا گوشت غدوی سفید رنگ کا ہُوا کرتا ہے۔ چنانچہ اُن کی غذا کے لئے جو خون آتا ہے وہ مغتذی کی مشابہت حاصل کرنے کے لئے سفید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اصول تغذیہ یہ ہے کہ جبتک غذا مغتذی (غذا لینے والا) کی ہمشکل نہ ہو اُس کی جزو بننے کے قابل نہیں ہو سکتی۔

اورامُ الثدی

پستانوں کے ورم:۔ پستانوں کے ورم بھی دوسرے اعضاء کے ورموں کی طرح چاروں خلطوں میں سے کسی ایک خلط کے غالب ہونے یا ریح اور مائیت کے بڑھ جانے سے حادث ہُوا کرتے ہیں۔ لیکن بالاکثر اِن کا وقوع غلبۂ خون یا خون اور بلغم کی آمیزش سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات انجماد شیر بھی موجب ورم ہُوا کرتا ہے۔ حار و بارد یعنے سرد اور گرم کی تشخیص اس طریق سے کرنی چاہیئے کہ تمدد۔ ضربان۔ تپ۔ اور سُرخی کا حال دریافت کریں اگر یہ علامات موجود ہوں تو ورم گرم ہے ورنہ برعکس ذیل میں جو ادویہ مفردہ لکھی جاتی ہیں اُن میں سے گرم و سرد کا حسب موقع استعمال کرنا چاہیئے۔

علاج :۔ (۱) کُندر کو گل قیموسیا اور روغن گل میں ملا کر ضماد کرنے سے ورم گرم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۲) کرفس بستانی کو روٹی کے گُودے یا آٹے کے ساتھ ملا کر ضماد کرنے سے بھی جید تاثیر پیدا ہوتی ہے (۳) خطمی کو شراب میں یا پانی میں جوش دیکر ضماد کرنے سے بھی نفع ہوتا ہے (۴) کرسنہ کو شہد خالص میں ملا کر پستانوں کے سخت ورموں پر لیپ کرنا اور (۵) آرد جو کو بارہ سنگا کی چربی کے ساتھ (۶) حلبہ (۷) گل سُرخ (۸) بابونہ کو روغن خیری یا موم سفید کے ساتھ مفرد یا مجموعی طور پر ضماد کرنا فائدہ مند ہے (۹) تخم السی کو کوٹ اور سرکہ میں ملا کر لگانا اور (۱۰) روغن بادام شیریں سے مقام ورم کو چرب کرنا جید النفع اعمال ہیں (۱۱) پودینہ کو روغن زیتون یا کسی ایک چربی کے ساتھ ضماداً استعمال کرنا انجماد شیر سے لاحق ہونے والے ورموں کو زائل کرتا ہے (۱۲) عدس کو سرکہ میں پکا کر لیپ کرنے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ (۱۳) موم کو پگھلا کر گرم گرم لیپ کرنے سے دودھ کا انجماد زائل ہو جاتا ہے۔ ایام ولادت کے بعد دودھ کے جم جانے پر (۱۴) سبوس گندم کو سرکہ میں جوش دیکر ضماد کرنا بہترین تدبیر ہے۔ ایسے ہی (۱۵) کنجد سیاہ کو کوٹ کر شیر گاؤ کے ساتھ یا (۱۶) بیضۂ مرغ کی سفیدی کو تنہا پستان پر لگانے سے شیر بستہ رواں ہوتا ہے۔ ایام نفاس کے بعد پستانوں میں ورم ہو جائے تو اُس پر (۱۷) ارنڈ کے پتے یا تخم کوٹ کر لگانے سے محلل تاثیر پیدا ہوتی ہے (۱۸) آرد باقلا کو پانی میں پکا کر ضماد کرنے سے درد کو تسکین اور ورم کو شفا حاصل ہوتی ہے (۱۹) خراطین کو جو زندہ ہوں کوٹ کر پستان متورم پر باندھنے سے بقول صاحب اقتباس وخلاصہ ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور شیر بستہ میں روانی پیدا ہوتی ہے۔ ذکائی اپنے مجربات میں لکھتا ہے۔ کہ (۲۰) کاہو بستانی کے پتے بقدر ۳ تولہ کو سرکہ اور گھی میں پکا کر کھانا۔ نیز لیپ کرنا ورم اور ام کے لئے نہایت نافع علاج ہے۔

قِلّتُ اللَّبَن یعنی دُودھ کا کم ہو جانا

اگر دودھ کی کمی خون کے کم ہونے سے پیدا ہوئی ہے تو جسم کی خشکی لاغری۔ فاقہ کشی یا طول مرض وغیرہ سے تشخیص ہو سکتی ہے۔ در اگر امتزاج خلطی (خون میں صفرا یا بلغم وغیرہ

نئے ملنے اسے یہ شکایت لاحق ہوئی ہو تو غلبۂ صفرا کی حالت میں دودھ کے اندر حدت اور رقت کا پایا جانا اور غلبۂ بلغم کی صورت میں دودھ میں سفیدی۔ مائیت اور ترشی کا موجود ہونا اسی طرح ہر ایک خلط کے آثار مخصوصہ کا پایا جانا ذریعۂ تشخیص ہوتا ہے ؛

علاج: ۔ جسم میں عام طور پر خون کم ہو گیا ہو تو خون کو پیدا کرنے والی غذائیں۔ مثلاً دودھ۔ زردی بیضۂ مرغ۔ گوشت بزغالہ و چوزۂ مرغ وغیرہ دیئے اور مختلف قسم کے مولّدات خون سے حتی الوسع فائدہ اٹھانا مفید ہوتا ہے (۱) برگ رازیانہ کوہی یعنی پہاڑی سونف کے پتے کا جوشاندہ پینے سے دودھ بکثرت جاری ہوتا ہے (۲) رازیانہ بستانی یعنی باغی سونف ۲۰ ماشہ اور اس کے تخم کھانے سے بھی وہی فائدہ پہنچتا ہے۔ اِنکے علاوہ (۳) تخم جرجیر ۲ ماشہ (۴) شونیز (کلونجی) ۱۰ ماشہ سردی مزاج کی حالت میں ۵ ماشہ کو مداومت کے ساتھ کھاتے رہنے سے بھی دودھ میں روانی اور کثرت پیدا ہوتی ہے ایسے ہی (۵) انیسوں ۱ تولہ (۶) آش گندم بادیان ۶۔ ماشہ کے ساتھ پکا ہوا۔ اور (۷) خبازی ۳ تولہ کا جوشاندہ دودھ کو بمقدار وافر جاری کرتے ہیں (۸) مولی ۳۔ تولہ اور اُسکے بیج ۳ ماشہ نیز (۹) کاہو ۳ تولہ کا کھانا بھی یہی فائدہ دیتا ہے (۱۰) گائے کا دودھ جس میں آرد نخود کو پکا کر حریرہ بنایا ہو شیر افزا عمل کرتا ہے (۱۱) برگ گاؤزبان کا لعاب پینے میں بھی یہی فوائد ہیں۔ شریف اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جس عورت کا دودھ کم ہو گیا ہو اگر وہ بکری کے پستانوں کا گوشت یعنی (کھیری) کھائے تو دودھ کی مقدار بڑھ جاتی ہے (۱۳) نخود سیاہ یا (۱۴) دیسی باقلا کے کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ (۱۵) میدہ کی روٹی جو بادیان اور خشخاش چھڑک کر نہایت خوبی کے ساتھ پکائی گئی ہو۔ اسباب میں عجیب التاثیر ہوتی ہے (۱۶) ستاور ۹۔ ماشہ کو کوٹ چھان کر برابر کی شکر ملالیں اور بعضہ کو شیرۂ بادیان ۷۔ ماشہ یا شیر گاؤ کے ساتھ پلایا کریں۔ اس کے علاوہ (۱۷) تودری سُرخ ۶ ماشہ کے نہار منہ پانی کے ساتھ کھانے (۱۸) زیرہ سفید ۶ ماشہ کوٹ کر کھانڈ ملا کر کھلانے سے دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہے ؛

کثرت اللبن یعنی دُودھ کی زیادتی

بعض اوقات دُودھ اس قدر کثرت کے ساتھ جاری ہو جاتا ہے۔ کہ اُس سے

کمزوری جسم اور خرابی شیر وغیرہ مضار پیدا ہونے کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں اُس کے علاج اور انسداد کرنے کے سوا چارہ نہیں ہوتا۔ اسکے اسباب قلتِ اللّبن کے اسباب سے مخالف یا اُن کی ضد ہیں۔ بعض عورتوں کو بلا حمل حیض بند ہو جانے کی وجہ سے پستانوں میں دودھ آتا اور درد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح مرد کو جوانی کے آغاز میں بالغ ہونے کے قریب پستانوں میں درد اور کبھی دُودھ کا ظہور ہوتا ہے۔

علاج:- (۱) شوکران کو کوٹ کر پستانوں پر لیپ کرنے سے دودھ خشک ہو جاتا ہے (۲) دُنبہ کے پتّہ سے طلاء کرنا کثرتِ شیر کو زائل کرتا ہے۔ اسی طرح (۳) تخم میتھی کوفتہ اور (۴) سرکہ کی تلچھٹ سے لیپ کرنا بھی مفید ہے (۵) تخم السی سوختہ کا ضماد کرنا (۶) زیرہ سیاہ کو سرکہ میں پیس کر لگانا اور (۷) سُداب کو سفوف بنا کر بمقدار ۷ ماشہ کھانا۔ ان سب سے دُودھ خشک ہو جاتا ہے۔

حِفظُ الثّدی مِن العِظَم یعنی پستانوں کو بڑھنے سے روکنا

(۱) برگ شوکران کو پانی میں پیس کر نوخیز عورتوں کے پستانوں پر ضماد کرنا اُنکو زیادہ بڑھنے سے روکتا ہے (۲) مینڈک کا خون لگانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ (۳) شب یمانی کو پیس کر روغن زیتون کے ساتھ سرخی (سیسے کے بنے ہوئے) ہاون میں پیسنے اور متواتر طلاء کرنے سے بھی پستان کی موزونیت قائم رہتی ہے۔ اس کے علاوہ (۴) زیرہ سیاہ کو پانی میں پیس کر ضماد کرنا اور سرکہ میں ترکیا ہوا کپڑا اُس پر رکھ کر ۳ روز تک سینہ بند چڑھائے رہنا بھی مفید عمل ہے (۵) مازو کا جوشاندہ بنا کر اُسے برف سے سرد کریں پھر اُس میں کپڑا بھگو کر پستانوں پر رکھیں فائدہ مند ہوتا ہے۔ (۶) سفیدہ ارزیر قلعی کا سفیدہ (۷) روغن مصطگی (۸) رقاق مرتک یعنی مردا سنگ کی پتلی سی ٹکیا (۹) بیخ یبروج یعنی لکھمنا لکھمنی کی جڑھ اور (۱۰) افیون۔ ان سب میں سے کسی ایک کا لگانا بھی پستانوں کو بڑھنے سے روکتا ہے۔

حکّۃُ الثّدی و تشقّقہ یعنی پستانوں کی خارش اور اُنکا پھٹ جانا

جب پستان کی خارش عارض ہو تو (۱) انجیر زرد کو شرابی سرکہ میں پیس کر طلاء کریں

اور اس کے بعد (۲) کرفس کے جوشاندہ سے نطول یعنے تریڑہ کریں۔ علاوہ ازیں شانوں کے بالائی حصہ میں (۳) سینگیاں کھچوائیں۔ پستان۔ شکم یارانوں پر شقاق (پھٹن) لاحق ہو تو (۴) گل قیمولیا یا (۵) کندر کوٹ کر روغن گل کے ساتھ ضماد کریں ؛

اَمراضُ المِعْدَۃ یعنی معدہ کی بیماریاں

اس میں کچھ شک نہیں کہ معدہ ایک مہتم بالشان عضو ہے اور بدن کی صحت اُس کی صحت سے وابستہ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ مزاج اُسی حالت میں تندرست رہ سکتا ہے جبکہ اخلاط صالح پیدا ہوں۔ اور اخلاط صالح کا وجود درستی ہضم کے سوا ممکن نہیں یہی وجہ ہے۔ اطباء کے ایک گروہ نے معدہ کو اعضاء رئیسہ میں شمار کیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک عضو شریف ہے اور اُس کی نگرانی حال میں جس قدر کوشش اور اہتمام کیا جائے بجا ہے۔ چونکہ غذاء کے حاصل کرنے میں تمام اعضاء معدہ کے محتاج رہتے ہیں اور اُس کی تکلیف سے تمام اعضاء کو تکلیف پہنچتی ہے اسلئے اُسے "عضو مشارک" کہا جاتا ہے اور ہر ایک مرض کے علاج میں اُس کی رعایت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ حتی الامکان تداخل (کھانے پر کھانا) اور امتلاء سے پرہیز رکھنا۔ اور معدہ کی صحت کے قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہنا ضروری ہے ؛

وَجعُ المِعْدَۃ یعنی درد معدہ

چونکہ معدہ عضو مشارک ہے اور اس کے امراض و تکالیف کا اثر کم و بیش تمام اعضاء پر پڑتا ہے لہذا درد معدہ جیسے تکلیف دہ مرض میں پورے غور و توجہ سے علاج کرنا چاہیئے۔ یہ مرض ریاح خراب و ثقیل و دیر ہضم غذا کے کھانے اور سخت حار لذاع (تیز) صفراوی مادہ کے گرنے۔ اور غیر طبعی طور پر بلغم کے معدہ میں جمع ہونے سے بالعموم پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور بعض اوقات معدہ کے ذکی الحس ہو جانے سے بھی درد ہونے لگتا ہے۔ ہر ایک سبب کی تشخیص آثار و علامات مخصوصہ سے کیجا سکتی ہے۔ (۱) گرم سبب کی حالت میں۔ معدہ میں گرمی و سوزش۔ پیاس کی زیادتی۔ منہ کی تلخی و رم در شیائیں سے نفع پانا وغیرہ علامات نمایاں ہوتی ہیں

اور سرد سبب میں اس کے برعکس عوارض کا ظہور ہوتا ہے۔ لیکن سادہ گرمی و سردی میں یہ علامات بلا ثقل و گرانی خفیف اور مادی (یا مادہ) میں مذکورہ علامات ثقل و گرانی کے ساتھ قوی و شدید ہو کر نمایاں ہوتی ہیں اور کبھی ساتھ ہی مادۂ مرض قئے کی صورت میں خارج بھی ہُوا کرتا ہے۔ نفخ ریاح کی صورت میں معدہ سے قراقر کی آوازوں کا آنا اور درد کا چمک کے ساتھ رُک رُک کر ہونا ذریعۂ تشخیص ہوتا ہے۔

نوٹ:- کبھی قروح معدہ (معدہ کے زخموں) کے سبب درد ہُوا کرتا ہے ایسی صورت میں کسی چیز کے کھانے پینے کے ساتھ جو خصوصاً تیز و تلخ ہو سوزش و درد لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ قئے کے ذریعہ زخم کی آلائش اور چھلکے وغیرہ بھی نمایاں ہوتے ہیں اور بالعموم بخار بھی ساتھ ہی ہُوا کرتا ہے علیٰ ہذا ورم معدہ سے اگر درد ہو تو بالعموم گرم سبب کی مذکورہ علامات کے ساتھ مقام معدہ پر ورم و گرانی اور چھونے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے اور عموماً بخار ہُوا کرتا ہے۔

علاج:- درد معدہ حار میں (۱) دوغ (مٹھے) کو برف سے سرد کر کے پلانا۔ (۲) تمر ہندی (املی) ۳ تولہ یا (۳) زرشک ۹ ماشہ کو پانی میں بطور زلال و شیرہ کے پینا یا (۴) سرکہ بقدر ۲ تولہ دینا خصوصاً (۵) سکنجبین سفرجلی کا چار پانچ تولہ کی مقدار میں پلانا نہایت مفید ہوتا ہے علیٰ ہذا (۶) آب انارین ۱۰ تولہ خصوصاً اس میں سبز پودینہ ۷ ماشہ ملا کر پلانا اور قوی اور تندرست اشخاص میں (۷) کھانے کے بعد تھوڑا سا سرد پانی پلانا نیز (۸) امرود و بہی کا بقدر مناسب کھلانا معدہ کو قوت دیتا اور اُس کی طرف درد پیدا کرنے والے صفراوی مواد کو انصباب پانے سے روکتا ہے نیز (۹) کشنیز خشک ایک تولہ کو کسی تُرش چیز کے ساتھ ملا کر بطور شیرہ پلانا اسی طرح (۱۰) پوست بہی یا روغن بہی کو بطور ضماد و طلاء فم معدہ پر لگانا یا (۱۱) تازہ گُل سُرخ یا (۱۲) کرم کے ساگ کو پیس کر بدستور لیپ کرنا اور (۱۳) آملہ، ماء کو داخلی طور پر استعمال کرنا معدہ کو قوت دیکر رفع درد کا ذریعہ ہوتا ہے علیٰ ہذا (۱۴) چھلیہ سپاری اور کابلی کو ہی ۷ ماشہ کی مقدار میں کھلانا خصوصاً مزید توجہ طبیعت

کے لحاظ سے انگور مربے کی شکل میں دینا بھی معدہ کو قوی اور درد کو رفع کرتا ہے۔ اور درد معدہ بارد میں رجو سرد سبب سے ہو (۱۵) بسباسہ یعنی جاوتری ۳ ماشہ کھلانا اور اُسی کا معدہ پر لیپ کرنا علیٰ ہذا (۱۶) مصطگی ۳ ماشہ کا کھانا اور لیپ کرنا اور بقول جالینوس (۱۷) غاریقون مغز بل ۳۔ ماشہ یا (۱۸) زرنباد ۳ ماشہ کو بطور سفوف کھانا (۱۹) افسنتین ۶ ماشہ کا جوشاندہ یا اُسکا شربت ڈیڑھ تولہ پلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲۰) دار شیشعان (کانپھل) ۴۔ ماشہ کا جوشاندہ مصری سے شیریں کر کے پینا (۲۱) اظفار الطیب کو بقدر ۳ ماشہ کھلانا اور اسی سے معدہ پر لیپ کرنا خصوصاً (۲۲) جدوار نفسجی کو ۲ رتی کی مقدار میں ہمراہ عرق گاؤزبان یا عرق بادیان کھلانا اور بقول فخر المتاخرین علامہ ارزانی (۲۳) جدوار اصیل بقدر ڈیڑھ ماشہ گرم گرم گلاب کے ساتھ پلانا درد معدہ میں خصوصیت سے مفید ہوتا ہے اسی طرح (۲۴) راوند خطائی ۴۔ ماشہ (۲۵) فرنجمشک ۶ ماشہ کا کھلانا بھی فائدہ کرتا ہے (۲۶) دارچینی ۵ ماشہ سفوف بنا کر کھانا اور غذاؤں میں شریک کرنا نیز تنقیہ کے لحاظ سے (۲۷) صبر زرد ۳۔ ماشہ کھلانا اور تقویت معدہ کے لئے اُسکا لیپ کرنا سردی کے درد معدہ میں نہایت مفید ہوتا ہے نیز (۲۸) فستق (پستہ) بقدر ایک تولہ کھانا یا (۲۹) فقاح اذخر ۲۔ ماشہ (۳۰) کندر ڈیڑھ ماشہ کھلانا بھی سرد درد معدہ میں فائدہ کرتا ہے۔ ریاحی درد میں (۳۱) خیربوا (چھوٹی الائچی) ۳ ماشہ گلاب میں جوشا کر پلانا (۳۲) انیسون ۷ ماشہ پیس کر۔ گلقند ۴ تولہ یا شہد خالص ۲۔ تولہ کے ساتھ استعمال کرنا (۳۳) نانخواہ ۷ ماشہ بدستور کھلانا قیمتی فوائد رکھتا ہے علاوہ بریں (۳۴) عنبر روغن گل میں حل کر کے شکم پر طلاء کرنا یا (۳۵) مقل ۲۔ ماشہ۔ (۳۶) مشک ایک ماشہ کھانا اور معدہ پر طلاء کرنا معدہ کے سرد درد میں مفید ہوتا ہے۔ اور بطور غذا (۳۷) بطخ کا گوشت کھانا معدہ کو قوی کر کے درد سے محفوظ رکھتا ہے۔

ہاضمہ میں مدد دینے والی مفرد دوائیں

(۱) کندر ڈیڑھ ماشہ کھلانا (۲) صعتر فارسی ۸ ماشہ کا جوشاندہ پینا (۳) مرنفل

۱۲ ماشہ (۴) الائچی خورد و کلاں بقدر ۳ ماشہ (۵) دار فلفل ۳ ماشہ (۶) زنجبیل ۵ ماشہ (۷) دار چینی ۷ ماشہ (۸) فلفل سیاہ و سفید کوئی ۳ ماشہ (۹) خولنجان ۴ ماشہ یہ سب معدہ کی سرد رطوبتوں کو خشک کرکے ہضم کو قوی کرتی ہیں اس کے علاوہ (۱۰) زعفران ۳ ماشہ کھانا اور (۱۱) شربت عنصل (پیاز دشتی) ۲ تولہ پینا خرابی ہضم کو دفع کرتا ہے اسی طرح (۱۲) جوشائے ہوئے پانی میں عود بلسان ۳ ماشہ کا سفوف ملاکر پینے سے سوء ہضم میں فائدہ ہوتا ہے اور (۱۳) ہلیلہ کابلی کا مربی ایک عدد کھلانا ہضم غذا میں کافی مدد دیتا ہے اور گرم معدہ میں تقویت ہضم کے لئے (۱۴) آب لیموں ۲ تولہ یا لیموں کا ست دو تین رتی دینا یا (۱۵) انار شیریں یا ترش کا رُب بقدر ایک تولہ کھلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔

مُنَبِّہاتُ الشَّہوۃ یعنی بھوک پیدا کرنیوالی دوائیں

(۱) مصطگی معدہ کو تقویت دینے اور بلغم کو گلانے کی وجہ سے بھوک کو بڑھاتی اور پیدا کرتی ہے (۲) افسنتین کا جوشاندہ یا خیسانده پینے سے عدم اشتہاء کی شکایت جاتی رہتی ہے (۳) کاسنی بستانی بھی عمدہ میں سے ہے لیکن بستانی بری کے برابر نہیں (۴) قشرِ لیموں خشک کیا ہوا (۵) حماض الاترج (ترشی ترنج) اور (۶) پودینہ سب مقوی معدہ اور اشتہاء آور ہیں (۷) اقحوان یعنی بابونہ گاؤ چشم معدہ کی حالت کو درست کرتا ہے اور (۸) فلفل سیاہ کو نانخورش میں شامل کرنے سے بھوک بڑھتی ہے (۹) انگور معدہ کے لئے بہت اچھی چیز ہے اور اُسے تمام دوسرے ترمیوؤں کی طرح غلیظ نہیں بناتا۔ اسی طرح (۱۰) فادزہر معدنی اور (۱۱) فادزہر حیوانی دونو مقوی معدہ اور مزید اشتہاء ہیں۔

مُسْقِطاتُ الشَّہوۃ یعنی بھوک کو زائل کرنیوالی دوائیں

یہ ظاہر ہے کہ جس طرح بعض اوقات بھوک کو تحریک دینے اور زیادہ کرنے والی دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے اُسی طرح بعض حالات میں بھوک کو ساقط و زائل کرنے والی ادویہ سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔ اس لئے بعض اشتہاء کو

ساقط کرنے والی دوائیں بھی درج کی جاتی ہیں +

(۱) زعفران باوجودیکہ مقوی معدہ اور ہاضم طعام ہے مگر اس خاصیت کی وجہ سے کہ وہ معدہ کی اُس ترشی کو جس سے بھوک لگتی ہے باطل کردیتا ہے بھوک کو زائل کرنے والا ہے (۲) شتاقل مُربّٰی اور (۳) بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ کا ساگ دونوں بھوک کو ساقط کرتے ہیں (۴) کنجد بھی ہاضمہ کے فعل کو سُست اور معدہ کو ڈھیلا کرنے کے باعث مانع اشتہاء ہے۔ صبح کو نہار مُنہ حبۃ الخضراء (درخت بطم کا میوہ) کا استعمال کرنے سے بھوک زائل ہو جاتی ہے +

اَلوَحم اَوِالشّھوۃُ الفَاسِدَۃ

اُن اشیاء کی خواہش جو کھانے کے لائق نہ ہوں

اس مرض میں مٹی۔ چونہ اور کوئلہ وغیرہ کے کھانے کو مریض کا دل بہت چاہتا ہے۔ اکثر حاملہ عورتوں کو ابتدائے حمل میں اس قسم کی خواہش ہُوا کرتی۔ اس کا دوسرا نام وَحم[1] بھی ہے۔ اسکا سبب معدہ میں اخلاط ردیّہ کا جمع ہونا ہے۔ اگر اخلاط مجتمعہ گرم ہوں تو بارد ردی اشیاء پر طبیعت مائل ہوتی ہے اور اگر سرد ہوں تو بالعکس +

عِلاج:۔ حاملہ عورتوں میں تین ماہ کے بعد خود بخود زائل ہو جاتی ہے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو سکنجبین عسلی یعنے شہد کی سکنجبین بقدر ۲ تولہ اور گلقند ۳ تولہ دینے سے فائدہ ہوتا ہے (۱) کشوث کو سرکہ میں بھگو کر سایہ میں خشک کرلیں اس کا سفوف بقدر ایک تولہ اس مرض کو نافع ہے (۲) قاقلہ کبار ۳ ماشہ اور (۳) کبابہ ۴ ماشہ دونوں کو چھلکے سمیت پیس کر استعمال کرنا بھی مفید ہے علاوہ ازیں (۴) طباشیر ۵ ماشہ اور (۵) جوز یعنے اخروٹ بقدر ۲ تولہ سے شفا ہوتی ہے۔ (۶) چھوٹے چھوٹے بھُنے ہُوئے جانور خصوصاً اُن کی جلد اور ہڈیاں مٹی وغیرہ کی خواہش کو زائل کرتی ہیں۔ اسی طرح (۷) تیتہ کو بھُ ان کر خوب پیسی ہوئی نفل لگائیں۔

---

[1] وحم بعض کے نزدیک صرف ماکولات ر[illegible] ں خواہش پر اطلاق پاتا ہے اور فساد شہوت غیر ماکولات مثلاً مٹی کوئلہ اور روی [illegible] خواہش پر بھی حادی ہے +

اور اُس کے گوشت کے ایک ٹکڑے کو مُنہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔ اس سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ رازی نے اپنی کتاب الحاوی میں لکھا ہے کہ مٹی وغیرہ کی خواہش کو رفع کرنے کے لئے سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ صبح نہار منہ (۷) کسی پرندے کا چھوٹا بچہ بھُون کر کھایا جائے (۸) کبوتر کے بچے کی ہڈیوں کو بھُون کر چبانا اور اُس کا پانی نگلتے جانا علیٰ ہذا (۹) ہلیلہ زرد ۸ ماشہ (۱۰) بلیلہ ۸ ماشہ (۱۱) جفت بلوط ۳ ماشہ (۱۲) تخم مورد ۱۰ ماشہ (۱۳) چلغوزہ بریان ۷ ماشہ اور (۱۴) نخود بریان۔ ان میں سے ہر ایک اس مرض میں نفع بخش ہے (۱۵) گوسالہ (بچھڑے) کا اور (۱۶) آہو کا گوشت خشک کیا ہُوا۔ نمک اور نانخواہ کے ساتھ مُنہ میں رکھ کر چباتے رہنا اور اس کا لعاب نگلنا بھی بدستور موجب صحت ہے (۱۷) باقلہ بریان نمک لگا کر کھانا (۱۸) صمغ عربی کا مُنہ میں رکھنا اور (۱۹) روغن کنجد کا بقدر ۲ تولہ پینا۔ ہر ایک مٹی وغیرہ کھانے کی خواہش کے دفعیہ میں مؤثر ہے۔

اورام المعدۃ یعنی معدہ کے ورم

ورم سرد ہو یا گرم اسے تپ اور درد ہونا اس کے ساتھ لازم ہوتا ہے البتہ ورم حار یعنی گرم میں تپ اور درد دونوں مدحو الرتے ہیں اور سرد میں خفیف۔ اخلاط موجبہ کی تشخیص آثار و علامات مخصوصہ سے ہی ہو سکتی ہے ورم حار یعنی گرم میں صفراوی اور دموی کے درمیان فرق کرنے کے لئے یہ دیکھنا چاہئیے کہ زبان اور چہرہ کا رنگ سرخ ہے یا زرد۔ اگر زرد ہو نیز پیاس کی شدت اور اشتہاء ساقط تو ورم صفراوی ہے۔ اور اگر زبان اور چہرے کا رنگ سُرخ پایا جائے تو دموی۔ اسی طرح بلغمی اور سوداوی کے درمیان تمیز کرنے کے لئے ان دونو خلطوں کی علامتیں دیکھنی چاہئیں

علاج: (۱) اِذخر کا لیپ کرنا سرد ورموں کو نفع دیتا ہے۔ (۲) مصطگی بھی ۳ ماشہ کھانے اور ضماد کرنے سے اس قسم کے ورموں کو تحلیل کرتی ہے۔ اسی طرح (۳) خیار شنبر (املتاس) ۴ تولہ آب عنب الثعلب یا آب کشنیز تر کے ساتھ پینے اور لیپ کرنے سے فائدہ مند بہت ہوتا ہے (۴) چرایتہ ۵ ماشہ اور (۵) تخم کرفس ۶ ماشہ دونوں موجب صحت ہیں۔ اگر ورم معدہ چوٹ وغیرہ کے لگنے سے

واقع ہُوا ہو تو (۶) مومیائی ۲ رتی گل ارمنی ۴ ماشہ اور زعفران ۳ ماشہ کے ساتھ مقیہ پڑتی ہے (۷) قحوان (بابونہ) ضماداً گرم ورم کو تحلیل کرنے میں قابل تعریف ہے اور (۸) گل تیھولیہ سرکہ کے ساتھ ضماد کرنے سے گرم ورم کے لئے شفا بخش ہے۔ علاوہ ازیں (۹) عصارہ حنب الثعلب (۱۰) عصارہ گل لالہ روغن گل میں ملا کر لیپ کرنا معدہ کے گرم ورم کو تحلیل کر دیتا ہے۔ ایسا ہی (۱۱) رسوت کے ضماد سے نیز (۱۲) میعہ سائلہ ۷ ماشہ اور (۱۳) شہد خالص ۳ تولہ کے فرداً فرداً پینے سے اورام معدہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (۱۴) انگور کے درخت کی نرم نرم ٹہنیوں کا آرد جو کے ساتھ ضماد کرنا (۱۵) کافور ۳ رتی کا پینا اور (۱۶) عصی الراعی زلال ساگ کا لیپ کرنا ہر ایک علیحدہ علیحدہ نافع ہے۔ اسی طرح (۱۷) غافث ۸ ماشہ اور (۱۸) اکلیل الملک ۹ ماشہ معدہ کے سرد ورم میں شفا بخش ہیں۔ صاحب رموز اعظم اپنے اُستاد کی بیاض سے نقل کرتا ہے کہ (۱۹) پیلو جس کی شاخ سے مسواکیں بنائی جاتی ہیں۔ اُس کا چھلکا پیس کر لیپ کرنے سے ورم معدہ کو فائدہ ہوتا ہے ؛

نفخ و ریاح معدہ یعنی معدہ کا اپھارہ اور ریاح

اس مرض میں معدہ میں ریاح جمع ہو کر شکم کو پھلا دیتے ہیں اور قراقر کی آوازیں آیا کرتی ہیں اور اس کا سبب بالعموم باد انگیز غذاؤں کو کھانا معدہ کی سردی۔ اور اس میں اخلاط غلیظہ کا جمع ہونا ہوتا ہے ؛

علاج :- (۱) اذخر ۶ ماشہ جوشاندہ بنا کر پینے اور اس کا نطول (ترارہ) کرنے سے ریاح معدہ تحلیل ہو کر اس کا اپھارہ زائل ہو جاتا ہے (۲) حلتیت (ہینگ) کو گلاب میں پیس کر مقام معدہ پر نیم گرم طلاء کرنا بھی ریاح کو تحلیل کرتا ہے (۳) افسنتین ۶ ماشہ اور (۴) سنبل رومی ۶ ماشہ دونوں داخلی طور پر اس باب میں مفید ہیں۔ اسکے علاوہ (۵) انیسوں ۱ تولہ (۶) تخم کرفس بستانی ۶ ماشہ (۷) تخم شبت (سوئے کے بیج) ۴ ماشہ اور (۸) زیرہ سیاہ ۵ ماشہ ہر ایک کا فرداً فرداً جوشاندہ پینا ریاح کو تحلیل اور نفخ کو دفع کرتا ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ (۹) شہدانج (تخم بنگ) ۱ ماشہ بھی نفخ اور ریاح معدہ محلل ہے۔ اسی طرح (۱۰) زرنباد (نرکچور) ۶ ماشہ (۱۱) درونج عقربی ۴ ماشہ (۱۲) زرنب

یعنی برہمی ۴۰ ماشہ اور (۱۳) دو تولہ (تخم گندر دشتی) ۲ ماشہ نیز (۱۴) پودینہ ۷ ماشہ (۱۵) اترج یعنے بجورہ کے پتے اور پھول بقدر ۲ تولہ (۱۶) نمک ہندی ۷ ماشہ اور (۱۷) صعتر فارسی ۸ ماشہ فرداً فرداً فائیدہ مند ہیں۔ اگر (۱۸) مصطگی ۳ ماشہ کو شہد خالص میں ملا کر لعوق کے طور پر استعمال کیا جائے تو سرد معدہ کو گرم اور غلیظ ریاح کو تحلیل کر دیتی ہے۔ ایسی حالت میں یہ امر بھی ضروریات میں سے ہے کہ اُن ادویہ و اغذیہ سے پرہیز کی ہدایت کی جائے جو نفخ اور ریاح کو پیدا کرتی ہیں۔ (۱۹) مُر مکی ۱ ماشہ (۲۰) مُقل (گوگل) ۲ ماشہ (۲۱) سلیخہ زنج ۵ ماشہ (۲۲) سنبل الطیب ۳ ماشہ (۲۳) شک ۱ ماشہ اور (۲۴) زلفل دراز ۳ ماشہ سب کا علیحدہ علیحدہ استعمال کرنا ریاح کی تحلیل اور غلیظ نفخ کا ازالہ کا موجب ہے۔ اِسی طرح (۲۵) دونوں زراوند یعنے مدحرج ۵ ماشہ اور طویل ۷ ماشہ معدہ کے نفخ اور ریاح کو توڑتے ہیں۔

جُوعُ الکَلب یا شہوۃ کلبی یعنی کُتے کی بھوک

اِس مرض میں مریض کُتے کی طرح کھانے کا بے انتہا حریص بن جاتا ہے اور جا ہے کتنا کھا جائے سیر نہیں ہوتا۔ اسباب کے اختلاف سے اس مرض کو بھی مختلف اقسام میں منقسم کیا گیا ہے۔ اس کی ہر ایک حالت میں ترش۔ نمکین اور تیز چیزوں سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔ اسباب یہ ہیں (۱) فم معدہ کی سردی اور اُس میں بلغم حامض و ترش کا جمع ہو جانا (۲) فم معدہ پر سوداء کا بکثرت انصباب پانا اور (۳) معدہ اور تمام اعضاء میں حرارت کا پیدا ہو جانا۔

علاج:۔ (۱) حبۃ الخضراء (بُن)۔ تولہ کو چند روز تک نہار منہ کھانا شیخ الرئیس کا مجرب ہے (۲) جوز (اخروٹ) ۱۰ تولہ (۳) بادام ۲ تولہ (۴) بکرے کی چربی اور (۵) گائے کی چربی ان کا فرداً فرداً استعمال کرنا اس مرض میں نافع ہے۔

جُوعُ البقر

اس مرض کو یونانی میں بولیموس کہا جاتا ہے۔ جب باوجودیکہ اعضاء کو غذا کی سخت ضرورت ہو اور معدہ میں بالکل بھوک محسوس نہ ہو تو اُسے جوع البقر کے

نام سے موسوم کرتے ہیں۔ عضاء کی اشتہاء و احتیاج کے لحاظ سے اس مرض کو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے ورنہ مریض کو اس میں بھوک مطلق محسوس نہیں ہوتی۔ اس کا سبب فم معدہ کا زیادہ سرد ہوجانا ہے۔ چنانچہ یہ مرض بالعموم جاڑوں کے موسم میں عارض ہوا کرتا ہے۔ سخت سردی میں سفر کرنے سے بالعموم یہ بیماری عارض ہوجاتی ہے۔ روز بروز لاغر ہوتے جانا۔ بھوک کا نہ ہونا۔ کبھی کبھی غشی کا وقوع اس کے علامات ہیں۔ اس میں فم معدہ کے مقام پر ہاتھ لگانے سے ملمس (چھونے کی جگہ) سرد محسوس ہوتا ہے

علاج:۔ (۱) عود ۳ ماشہ (۲) سماق ۱۰ ماشہ (۳) تخم لیموں ۲ ماشہ تینوں علیحدہ علیحدہ سفوف وغیرہ بناکر کھائے جائیں تو اس بیماری میں مفید پڑتے ہیں۔ ان کے علاوہ (۴) کشنیز خشک ۱ تولہ اور (۵) پوست ترنج بھی تنہا تنہا شفائی تاثیر رکھتے ہیں۔ اس کے متعلق شیخ الرئیس رحمہ اللہ کا قول ہے کہ بھوک زیادہ کرنے اور اسکو تحریک دلانے والی تمام ادویہ اس مرض کو بھی فایدہ دیتی ہیں +

فی علۃ الغثیان والتہوع والقیٔ

متلی ابکائی اور قے کی بیماری

معدہ کی وہ حرکت جس کے ساتھ منہ سے غذائے فاسد یا کوئی مادہ موذی خارج ہو اسکو قۓ کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور جب معدہ کی حرکت کے ساتھ کوئی چیز خارج نہ ہو تو اس کو تہوع اور ابکائی سے تعبیر کرتے ہیں اور ان کے علاوہ ایک اور حالت بھی ہے جس میں صرف دل متلا کر رہ جاتا ہے اور کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ اسے غثیان یا متلی کہا جاتا ہے۔ اس کے اسباب متعدد ہیں (۱) خود معدہ میں مادۂ فاسد کا پیدا ہونا یا کسی دوسرے عضو سے انصباب پانا (۲) فساد غذا (۳) کسی قۓ آور چیز مثل مکھی یا دوائے مقئی (قۓ لانیوالی) کا کھا جانا (۴) بدبو کا سونگھنا یا خیال کرنا۔ وغیرہ +

علاج:۔ (۱) قۓ لانے کی تدبیر کرنا اور مادہ کے متقعر (گہرا) ہونے کی صورت میں

ؒ کراہتی دگندنا کے رنگ کی، سیاہ اور زنگاری قے آنا۔ یا محض خلط کا خارج ہونا ردی ہے۔ ایک ہی دن میں مختلف رنگوں کا قے سے مندفع ہونا بہت ردی اور سبز بدبودار قۓ مہلک ہوتی ہے +

(۲) مسہل یا حقنہ کرنا۔ (۳) ناف کے نزدیک اور دونوں شانوں کے درمیان خالی سینگیاں کھچوانا سب فرداً فرداً مفید اعمال ہیں۔ (۴) قرنفل ۲. ماشہ کا جوشاندہ اُس غثیان کو ساکن کرتا ہے جسکا سبب معدہ کا ضعف و برودت ہو (۵) لیموں کا پانی بقدر ۵ تولہ نیم گرم پانی میں ملاکر پینے سے بھی صحت ہوجاتی ہے (۶) برگ کاسنی کا پانی ۵ تولہ تنہا اور (۷) پودینہ بری کے پتوں کا پانی ۳ تولہ قدرے سرکہ میں ملاکر نیز (۸) سنبل ہندی ۲ ماشہ سرد پانی کے ساتھ پینے سے غثیان یعنی متلی رفع ہوجاتی ہے (۹) اجوائن ۱ ماشہ سے سردی کے سبب سے لاحق ہونے والی متلی اور منہ کی بے مزگی کو نفع پہنچتا ہے (۱۰) پستہ بقدر ا تولہ بھی اس مرض میں نافع شئے ہے (۱۱) آملہ ۸ ماشہ بطور سفوف قئے کو منقطع اور ضعف معدہ کو زائل کرتا ہے (۱۲) پستہ کے اندر کا سبز چھلکا بقدر ۳ ماشہ پانی میں بھگوکر پینے سے سخت سے سخت قے کو بھی دفع کر دیتا ہے۔ اسی طرح (۱۳) رُبِ ریباس تولہ مفید ہے اور زیادہ قوی العمل بنانے کے لئے اُس میں نعناع یعنے پودینہ ۲ ماشہ شامل کر دیتے ہیں (۱۴) حماض یعنے بجورہ کا نچوڑہ تولہ صفراوی قئے کو زائل کرتا ہے (۱۵) بہ کا شربت ۲ تولہ جو شہد کے ساتھ تیار کیا گیا ہو بلغمی قئے کے لئے نہایت نفع بخش اشیاء میں سے ہے۔ علاوہ ازیں (۱۶) شربت انار ۴ تولہ اور (۱۷) تمر ہندی ا تولہ کا زلال دونوں مانع قئے دوائیں ہیں (۱۸) سماق ۶ ماشہ کو زیرہ سیاہ ۲. ماشہ کے ساتھ نیکوب کرکے سرد پانی سے پھانکنا سریع الاثر ہے ایسا ہی (۱۹) کہربا ۱. ماشہ کو گلاب ۵ تولہ کے ہمراہ پینا (۲۰) طباشیر ۵ ماشہ نیز (۲۱) جوز بوا و جائپھل ۶ ماشہ اور (۲۲) الائچی خورد مع پوست ۲ ماشہ کو سفوف بناکر آب انارین ۱۰ تولہ سے پینا نہایت فائدہ مند چیزیں ہیں (۲۳) ~~فادزہر~~ میں ۶ رتی کو گلاب ۵ تولہ میں پیس کر پینا قئے کو روک دیتا ہے۔ مجربات ذکائی میں مرقوم ہے کہ (۲۴) پر طاؤس کو جلا کر خاکستر بنائیں اور مساوی شہد خالص میں ملاکر دو تین اُنگلی چٹائیں بہت فائدہ ہوتا ہے (۲۵) مغز کنول گٹھ کا سفوف ۵ ماشہ گلاب ۵ تولہ کے ساتھ کھانا بھی نفعمند ہیں (۲۶) گیرو بقدر ۲ تولہ لیکر آگ میں گرم کریں اور جب سرخ ہوجائے تو گلاب یا پانی میں تین بار بجھا دیں۔ یہی پانی گھونٹ گھونٹ کرکے پلانے سے مفرط قئے کو تسکین ہوجاتی ہے۔

اَلمُقَیّات یعنی قے لانے والی دوائیں

(۱) بیج نرگس بقدر ۷ ماشہ کا سفوف کھانا قے لاتا ہے۔ اسی طرح (۲) مولی کے چھلکے بقدر ۲ تولہ کو سکنجبین کے ساتھ استعمال کرنے سے نہایت آسانی کے ساتھ قے آجاتی ہے۔ اس کے بیج بھی ۳ ماشہ کی مقدار میں سرکہ کے ساتھ یہی اثر رکھتے ہیں۔ اور (۳) بزرالسرمق یعنی بتھوے کے بیج ۶ ماشہ نہایت قوی قے آور ہیں اور اُن سے بلا تکلیف نیز بافراغت قے ہوتی ہے ان سب کو ماءالعسل یا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے اسی طرح (۴) تاتورہ[*] مدبر ۴ رتی اور (۵) گندش ۴ رتی میں سے ہر ایک تنہا تنہا اس باب میں مؤثر ہے۔ بقراط کا قول ہے کہ (۶) خربق ابیض یعنی کٹکی سفید ۲ ماشہ سوداوی قے لاتی ہے۔ رازی کہتا ہے کہ (۷) حب البان کے عصارہ کو شہد خالص یا ماءالعسل کے ساتھ استعمال کرنے سے بکثرت قیئیں آتی آتی ہیں (۸) بیخ انجدان ۷ ماشہ میں بھی یہی تاثیر ہے (۹) تخم میتھی ۴ ماشہ کا جوشاندہ اور (۱۰) تخم شبت ۴ ماشہ (سوئے کے بیج) یا نمک طعام ۹ ماشہ گرم پانی کے ساتھ پلانا قے لاتا ہے

عِلّۃُ الفُوَاق یعنی ہچکی کا مرض

بعض اطباء کہتے ہیں کہ فواق کے معنے اجزائے معدہ کا اجتماع ہے درحقیقت وہ اجزائے معدہ کی ایک حرکت ہے جس سے فم معدہ کی کسی ایذا (تکلیف) کو دفع کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ایذاو کے اسباب مختلف ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ سردی گرمی۔ خشکی اور تری وغیرہ سے اذیت لاحق ہو یا ورم اور خراش وغیرہ موجب تکلیف ہو بعض دفعہ حمیاتِ حادہ (تیز بخاروں) کے بعد معدہ کے تشنج سے بھی یہ مرض لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ ہر ایک سبب کی علامتیں آثار مخصوصہ سے پائی جاتی ہیں۔

نوٹ: فواق یبسی جو شدید خشکی کے سبب بالعموم قرب موت کے وقت عارض ہوا کرتی ہے وہ ردی اور لاعلاج ہوا کرتی ہے۔

علاج: (۱) بادرنجبویہ کے پتوں کا پانی ۶ تولہ کے قریب پینے سے ہچکی رکجاتی

---

* یہ سم قاتل ہے احتیاط سے استعمال کرنا چاہیئے۔

ہے (۲) دار چینی ۷. ماشہ کو مصطگی ۳. ماشہ کے ساتھ جوش دیکر اُسکا پانی پینا دافع فواق ہے اسی طرح (۳) نسرین (سیوتی) کا پنچوڑ ۳ تولہ تنہا اور (۴) مومیائی ۲ رتی کا تخم کرفس ۶. ماشہ کے جوشاندہ سے پلانا بھی سودمند اعمال ہیں (۵) زراوند مدحرج کا سفوف ۵ ماشہ پانی کے ساتھ پلانا مفید ہے اور خود سرد پانی تنہا بھی نفع دیتا ہے (۶) مرزنجوش یعنی دونا مروا ۶. ماشہ کا سفوف کوزیرہ کے ساتھ کھانا بدستور (۷) جندبید ستر ۴. رتی اُس ہچکی کو جو سرد اور غلیظ اخلاط سے عارض ہوئی ہو۔ سرکہ میں ملاکر استعمال کرنے سے زائل کر دیتا ہے (۸) آش جو آب انار ترش و شیریں ۷ تولہ کے ہمراہ پینا اور تنہا (۹) آب انارین کا تھوڑا تھوڑا نوش کرنا نافع ہے۔ اسی طرح (۱۰) لعاب اسبغول ۱ تولہ میں روغن بادام شیریں ۱ تولہ ملاکر اور (۱۱) روغن بنفشہ ۹ ماشہ تنہا صحت بخش دوائیں ہیں (۱۲) عود العطاس (نکچھکنی) کا سونگھنا اور (۱۳) عود قماری ۱ تولہ کو جلاکر مسادی شہد خالص میں شامل کرکے تین چار دفعہ چاٹنا دونوں عجیب الاثر ہیں (۱۴) اصل السوس مقشر ۹ ماشہ اور مصری کوزہ ۶ ماشہ ملاکر اس کی تین خوراک بنانا اور سرد پانی کے ساتھ دن میں تین دفعہ صبح۔ دوپہر اور شام کو کھلانا خصوصیت سے مفید ہوتا ہے (۱۵) قاقلہ صغار (الائچی خورد) ۳ ماشہ مع پوست کا جوشاندہ مایوس العلاج ہچکی کے لئے مفید ثابت ہُوا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۶) سوہاگہ سفید بریان ۴ رتی قند سیاہ میں پیسٹ کر کھانے سے شفا ہوتی ہے (۱۷) برگ تلسی تازہ کا پانی نکال کر اُس میں سے دو تین قطرے ناک میں ٹپکانے سے بھی ہچکی کا دفعیہ ہوجاتا ہے (۱۸) کلونجی ۳ ماشہ کو پیس کر مکھن کے ساتھ کھانا بھی مانع فواق ہے۔ نیز (۱۹) خستہ شفتالو کا سفوف بقدر ۵ رتی کھانا اور (۲۰) انسان کے سر کے بالوں کو گرم کرکے سونگھنا فایدہ مند ہے اور (۲۱) زبان کو دانتوں کے نیچے دبا لینا بھی بعض وقت ہچکی کو بند کرتا ہے۔

عِلّۃُ العَطش یعنی پیاس کا مرض

اِس مرض میں پیاس کا نہایت غلبہ ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) صادق (۲) کاذب۔ صادق وہ ہے کہ طبیعت حرارت کے بجھانے اور رطوبت کا عوض بہم پہنچانے کے لئے پانی کی طرف رغبت کرے۔ اور کاذب میں بلغم شو۔

یا جصی یا سوداے احتراقی کی آلائش کو دھونے کے لئے پانی طلب کرتی ہے اسباب یہ ہیں۔ (۱) معدہ میں اخلاط لزجہ کا جمع ہونا (۲) معدہ کی گرمی اور خشکی (۳) سینہ پھیپھڑہ اور قلب کی حرارت (۴) گرم اشیاء کا کھانا پینا ۔

علاج:۔ (۱) شربت لیموں ۴ تولہ (۲) رب انگور ترش ۱ تولہ (۳) رب انارین ۱ تولہ یا آب انارین ۷ تولہ (۴) تمر ہندی ۲ تولہ (۵) زرشک ۹ ماشہ (۶) امرود دو یا چار بقدر قوت (۷) نیلوفر ۵ ماشہ (۸) ریباس (۹) سماق ۱۰ ماشہ اور (۱۰) آملہ ۸ ماشہ یہ سب چیزیں فرداً فرداً شربت سفوف یا خیساندہ کی شکل میں معدہ کو تقویت دیتی اور پیاس کو زائل کرتی ہیں (۱۱) طباشیر ۵ ماشہ کے سفوف میں بھی یہی خاصیت ہے۔ ان کے علاوہ (۱۲) دودھ (۱۳) لعاب اسبغول ۱ تولہ (۱۴) لعاب بھیدانہ ۶ ماشہ (۱۵) لعاب خطمی ۶ ماشہ (۱۶) لعاب گاؤزبان ۹ ماشہ (۱۷) مشمش (زرد آلو) ۷ عدد (۱۸) قرع (کدو) (۱۹) آلو بخارا ۱۰ عدد (۲۰) شفتالو پانچ یا ۶ عدد (۲۱) ترنجبین ۲ تولہ اور (۲۲) خرفہ کا ساگ ان سب ادویہ کے ساتھ تنہا تنہا استعمال کرنے سے تشنگی رفع ہوتی ہے مگر مضعف معدہ (معدہ کو کمزور کرنے والی) ہیں۔ طبری کا قول ہے کہ (۲۳) تخم خرفہ ۹ ماشہ کا شیرہ سرکہ کے ساتھ ملا کر پینے اور پیاس پر کچھ عرصہ صبر کرنے سے بھی اس مرض کا ازالہ ہو جاتا ہے (۲۴) انجیر تر مانع تشنگی ہے مگر خشک پیاس پیدا کرتی ہے ۔

عطش کاذب یعنی جھوٹی پیاس کے لئے (۲۵) آب بادیان سبز ۶ تولہ کا پینا مفید ہے (۲۶) لہسن تقریباً ۲ ماشہ اُس پیاس کو زائل کرتا ہے جو معدہ میں بلغم پیدا ہونے یا عروق ماساریقا کے سُدّہ سے لاحق ہوئی ہو۔ اور اس پر بہت سے اطبا کا اتفاق ہے۔ جس تشنگی میں قلب کی شارکت بھی ہو اُسکو (۲۷) آب کاسنی ۷ تولہ یا (۲۸) شربت صندل ۳ تولہ یا (۲۹) شربت نیلوفر ۴ تولہ سے فایدہ ہو جاتا ہے (۳۰) آب تربوزہ ۱۵ تولہ میں شکر سفید ملا کر پینا اُس پیاس کو جو حرارت معدہ سے لاحق ہوئی ہو نافع ہے۔ اسی طرح (۳۱) تخم خرفہ ۹ ماشہ کا سفوف السی کے ساتھ تین مرتبہ پینے سے کئی دن تک تسکین رہتی ہے ۔

مُضعِفات المعدۃ یعنی معدہ کو کمزور کرنیوالی چیزیں

نوٹ: معدہ کو ضعیف اور کمزور کرنے والی چیزیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں تاکہ عام لوگ اور خصوصاً وہ لوگ جن کے معدے پہلے ہی سے کمزور ہیں ان سے پرہیز کریں۔

(۱) جَو کی شراب (بیر) معدہ کیلئے ردّی ہے۔ اگر اسے کھانے کے بعد پیا جائے تو خود بھی بہت جلد متعفن ہو جاتی اور غذا کو بھی فاسد بنا دیتی ہے اور جس کا نتیجہ قراقر اور نفخ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے (۲) اسی طرح مشمش یعنی زرد آلو کا کھانا معدہ کو ضعیف کرتا ہے (۳) گرم پانی کے پینے سے بھی یہی تاثیر پیدا ہوتی ہے (۴) روغن پستہ کے استعمال سے بالخاصیت معدہ کمزور ہوتا ہے۔ یہی حال (۵) کنجد اور اس کے روغن نیز (۶) روغن بادام کا ہے۔ یہ سب فرداً فرداً معدہ کو مُضر اور ردّی بنانے والے ہیں علیٰ ہذا (۷) سورنجان کو کسی مصلح کے ساتھ ملائے بغیر مداومت کے ساتھ کھاتے رہنا بھی مضر ہے (۸) پُرانا جوز یعنی اخروٹ (۹) جوز ہندی (۱۰) نمک سود اور پُرانا پنیر (۱۱) ہینگ (۱۲) کرات یعنے گندنا (۱۳) شبت (۱۴) کُل جانوروں کے مغز۔ یہ سب چیزیں معدہ کو مضر ہیں۔ (۱۵) افیون بھی مضر ہے چنانچہ اگر کوئی شخص غذا کھانے کے بعد اسکا استعمال کرے تو ہاضمہ باطل ہو کر نفخ پیدا ہو جاتا ہے (۱۶) دہی اور (۱۷) مولی دونوں مُضر معدہ اور دیرہضم ہیں

حرارۃُ المعدۃِ والتہابُہا یعنی معدہ کی گرمی اور سوزش

اس مرض میں (۱) شربت انگور خام ۲ تولہ (۲) شربت انار ترش ۴ تولہ اور (۳) آب کاسنی سبز ۵ تولہ یہ سب کی سب دوائیں پینے کے طور پر التہاب معدہ کو زائل کرتی ہیں کاسنی کا ضماد بھی تنہا یا آردجو کے ساتھ مفید پڑتا ہے اسی طرح (۴) عنب الثعلب کو باریک پیس کر ضماد کرنے سے معدہ اور جگر کی حرارت کو تسکین ہوتی ہے (۵) عصی الراعی (لال ساگ) اور (۶) برگ بنفشہ دونوں بطور ضماد جید الاثر ہیں (۷) بقلۃ الحمقاء یعنی خرفہ کا ضماد بھی فائدہ مند ہے۔ اگر اس کے ساتھ صندل کو بھی شامل کر لیا جائے تو زیادہ قوی الاثر ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا (۸) قثاء یعنی کھیرا (۹) زرد آلو (۱۰) خوخ یعنی شفتالو پختہ پانچ چھ عدد (۱۱) زرشک ۵ ماشہ (۱۲) تخم کاہو ۶ ماشہ (۱۳) طباشیر ۵ ماشہ اور (۱۴) دہی ۱۰ تولہ

تمام اشیاء معدہ کی حرارت کو سرد اور اس کے التہاب کو تسکین دیتی ہیں۔ ان کے علاوہ (۱۵) حماض یعنی چوکا ۲ تولہ (۱۶) نارنج ایک یا دو (۱۷) آلو بخارا ۱۰ عدد (۱۸) پالک سب اس مرض میں نافع ہیں (۲۰) کنجد ا تولہ بھی معدہ کی اس سوزش اور لذع کو جو کسی تیز خلط یا گرم دوا یا شراب خالص کے پینے سے لاحق ہو۔ دفع کرتا ہے +

قروح المعدۃ و بثور ہا یعنی معدہ کے زخم اور پھنسیاں

اس مرض میں ترش اور تیز اشیاء مثل سرکہ و خردل وغیرہ کے کھانے سے سخت درد ہوتا ہے۔ نیز قے اور اسہال میں خون اور پیپ خارج ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بدبو دار ڈکار اور متلی نیز منہ کا خشک رہنا اس کے علامات ہیں +

علاج :۔ (۱) راتینج ۱۰ ماشہ کو روغن بادام ۲ تولہ میں حل کر کے چاٹنے سے قروح معدہ کو فائدہ پہنچتا ہے (۲) آب بارتنگ ۶ ماشہ (۳) آب سماق ۱۰ ماشہ (۴) ماء العسل (۵) گلاب ۵ تولہ شکر کے ساتھ اور (۶) آب سبوس گندم کوزہ مصری کے ساتھ سب کے سب زخموں کو صاف کرتے ہیں۔ قروح کے صاف ہو جانے کے بعد (۷) گائے کی لسی رُبّ بہ ا تولہ کے ساتھ نہایت مفید ہے +

جمود الدم واللبن یعنی خون اور دودھ کا جم جانا

بعض دفعہ خون خود معدہ کی تجویف میں کسی رگ کے پھٹنے سے جمع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات کسی دوسرے عضو مثل دماغ اور مری وغیرہ سے معدہ میں آجاتا ہے جو سردی اور ضعف حرارت کے باعث منجمد ہو کر ردی اور زہریلی کیفیت پیدا کر دیتا ہے اسی طرح بعض اوقات دودھ بھی معدہ کی سردی یا پنیر وغیرہ اشیائے مجمدہ (جمانے والی چیزیں) کے سبب سے منجمد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بیقراری۔ اضطراب غشی۔ ٹھنڈا پسینہ۔ ہاتھ پاؤں کی سردی۔ نبض کا ساقط ہو جانا۔ سانس کی تنگی۔ پیٹ کا نفخ۔ سخت قسم کی متلی اور بول و براز کا احتباس اس مرض کے علامات ہیں۔ بعض دفعہ سخت لرزہ بھی عارض ہو جاتا ہے۔ جو خطرناک ہے ۰

علاج :۔ (۱) خاکستر چوب انگور کا پانی یعنی جس پانی میں وہ حل اور تہ نشین ہوگئی

ہو معدہ میں جمے ہوئے دودھ کو گلادیتا ہے (۲) ہینگ ۱۰ ماشہ معدہ میں جمے ہوئے خون کو تحلیل کرتی ہے (۳) تیز شرابی سرکہ بھی اس باب میں قوی الاثر ثابت ہوا ہے۔ (۴) پودینہ بمقدار پانچ درم (۱۰ تولہ) کھانا جمے ہوئے دودھ کے تحلیل کرنے میں سریع الاثر چیز ہے۔ علی ہذا (۵) پنیر مایہ بز ۱۰ ماشہ گرم پانی کے ساتھ دینا بہت مفید ہے (۶) سکبینج ۲ ماشہ (۷) مصطگی ۳ ماشہ (۸) ماء العسل اور (۹) تخم شبت (سوئے) ۵ ماشہ کا جوشاندہ نیز (۱۰) زراوند طویل ۶ ماشہ آب گرم کے ساتھ ان میں سے ہر ایک دوا جمے ہوئے خون اور دودھ کو گلا دیتی ہے (۱۱) پنیر مایہ خرگوش ۲ رتی بھی اس باب میں قوی الاثر ہے اسی طرح دوسرے جانوروں کے پنیر مائے دودھ وخون کو فوراً حل کر دیتے ہیں بلکہ پنیر مایہ میں عجیب خاصیت یہ ہے کہ رقیق وسیال اخلاط کو جما دیتا ہے اور جمے ہوئے اخلاط کو حل کر دیتا ہے۔ (۱۲) قرطم (کسنبہ کا بیج) ۱۲ ماشہ پیس کر کھانا بھی منجمد دودھ کو حل کر دیتا ہے اسی طرح (۱۳) خاکستر چوب انجیر کا پانی جمے ہوئے دودھ کو گلادیتا ہے (۱۴) خردل یعنی رائی کا گرم پانی کے ساتھ کھانا بھی یہی تاثیر رکھتا ہے ؞

ہیضہ

اس مرض میں مواد ردیہ فاسدہ حرکت میں آکر قے اور اسہال کے طور پر مندفع ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ اس میں صرف اسہال سے مادہ خارج ہوا کرتا ہے اور بعض اوقات قے اور اسہال دونوں طریق سے اس مرض کا سبب یہ ہے کہ جب غذا معدہ میں کسی وجہ سے ہضم نہیں ہوتی اور فاسد ومتغیر ہوجاتی ہے تو وہ قوت دافعہ کی تحریک سے دفع ہوجاتی ہے۔ اور اُس کے ساتھ جسم کے دیگر غیر منہضمہ مواد نیز اخلاط ما لحہ بھی متحرک ہو کر نکلنے لگتے ہیں۔ ہیضہ میں جس قسم کے مواد کا غلبہ پایا جاتا ہے اُسی کے طرف ہیضہ کو منسوب کر دیتے ہیں۔ مثلاً صفراوی۔ بلغمی اور سوداوی۔ جن ایام میں عفونتِ ہوا کے باعث اس بیماری کا وقوع عام طور پر ہوا کرتا ہے۔ اُسے ہیضہ وبائی کے نام سے موسوم کرتے ہیں ؞

نوٹ:۔ اس میں یہ امر بالخصوص قابل لحاظ ہے کہ جبتک قے اور اسہال کے تمام مادہ خارج نہ ہوجائے قابضات کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ زہریلے

مادہ کا احتباس (بند کرنا) دل و دماغ اور دیگر اعضاء کی طرف سرایت کر جانے کے باعث سخت خطرناک بلکہ مہلک ہوتا ہے۔

علاج:۔ (۱) نارجیل بحری ۶ رتی اور (۲) پاپیتہ ۱ رتی دونوں فرداً فرداً مواد فاسدہ موذیہ کو دفع و تحلیل کر کے قبض صالحہ پیدا کرتے ہیں (۳) پیارانگا (ایک گھاس ہے جو نواح پورب اور کلکتہ میں پیدا ہوتی ہے) بقدر ۴ رتی چار پانچ عدد فلفل سیاہ کے ساتھ گلاب ورنہ پانی میں پیس کر پلانا تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ ان کو اُس حالت میں استعمال کرنا چاہیئے جب صفراویت کے آثار شل تشنگی۔ قلق اور التہاب وغیرہ نہ پائے جائیں (۴) برگ نورستہ درخت بید انجیر دو عدد نچوڑ کر اُن کا عصارہ مریض کو پلائیں (۵) چونہ بقدر نخود لیکر گولی بنائیں اور اُسے زرد چوب سائیدہ میں پھرا کر ایسی ایک یا دو گولیاں کھلائیں (۶) جائفل کو پیس کر روغن کنجد میں ملا کر بدن پر مالش کریں۔ صاحب رموز اپنے استاد کے بیاض سے نقل کرتا ہے کہ (۷) ایک درم یعنی ۳ ماشہ لونگ کو عرق گلاب اور عرق بادیان میں جوش دیکر گھونٹ گھونٹ پئیں (۸) جدوار ۳ رتی کو گلاب میں پیس کر پلانا بہترین دوا ہے۔ خلاصہ میں مرقوم ہے کہ جدوار خطائی بقدر ۱ ماشہ کا کوٹ کر نگل لینا فوری صحت دیتا ہے۔ اسی طرح (۹) پوست درخت آکھ کو منہ میں رکھکر چبانا اور اُسکا پانی نگلتے رہنا نہایت مفید ہے (۱۰) پوست لیموں کا منہ میں رکھنا حابس ہے (۱۱) مرچ سیاہ اور پوست بیخ مدار ہموزن ادرک کے پانی میں پیس کر گولیاں بقدر فلفل بنائیں اور عرق بادیان کے ساتھ ہر دو یا تین گھنٹوں کے بعد ایک ایک گولی کھلاتے رہیں (۱۲) غسالہ برنج ساٹھی یعنی وہ پانی جس میں ساٹھی کے چاولوں کو دھویا گیا ہو اور (۱۳) ماء الرائب (لسی) دونو فرداً فرداً قے کو تسکین دینے میں بے نظیر ہیں (۱۴) شربت انار ۴ تولہ (۱۵) شربت سیب ۲ تولہ اور شربت بہ ۲ تولہ بھی نافع تاثیر رکھتے ہیں۔

اَلذَّرَبُ وَالتُّخَلَفَۃُ وَالْاِخْتِلَافُ

ان ناموں کا اطلاق معدہ کی خرابی اور اسہال پر کیا جاتا ہے اور ان میں باہم فرق یہ ہے کہ ذرب ان اسہال کو کہتے ہیں جن میں کھانا معدہ میں ہضم ہونے کے بعد

تمام جسم میں پہنچنے سے پہلے علی الاتصال اسہال کے طور پر مندفع ہو جائے اور خلفہ کا لفظ اُن اسہال پر بولا جاتا ہے جو مختلف ہوں یعنے کبھی بالفاقہ اور کبھی متصل کبھی غذا کے ہضم ہونے کے بعد اور کبھی فاسد ہونے کے باعث پہلے ہی جاری ہو جائیں اور اس میں کھانا حسب عادت معدہ میں نہیں ٹھیرتا۔ اختلاف سے وہ اسہال مراد ہیں جو ورم کے ساتھ اور رنگارنگ ہوں۔ اس کے اسباب کثیر التعداد ہیں۔ کبھی سوء مزاج سرد تر کبھی سرد خشک۔ کبھی گرم تر یا گرم خشک سے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں معدہ کے اندر غذا کا فاسد ہونا۔ ہاضمہ کی خرابی بھوک کا نہ لگنا۔ نیز بدبودار اور ترش ڈکاریں آنا۔ وغیرہ علامات پائے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ اس کا ظہور سطح معدہ کی نرمی اور بعض دفعہ زخموں اور پھنسیوں کی وجہ سے ہوا کرتا ہے ان ہر دو اسباب کی علامتیں علی الترتیب غذا کا متغیر ہو جانا اور قے یا دست کے ساتھ پیپ خون یا پھنسیوں کے چھلکوں کا خارج ہونا ہے بسا اوقات صفراء کے معدہ میں گرنے سے بھی یہ مرض عارض ہو جایا کرتا ہے لیکن اس قسم میں اسہال صفراوی ہوتے ہیں ؁

علاج :۔ (۱) عود ۳ ماشہ کا کھانا برودت سبب کی حالت میں ذرب۔ خلفہ اور اختلاف تینوں کو منقطع کر دیتا ہے اسی طرح (۲) قرنفل ۲ ماشہ اور (۳) بسباسہ ۲ ماشہ کا شراب قابض کے بعد نقل کے طور پر استعمال کرنا ان عوارض میں نافع ہے (۴) تخم خطمی ۶ ماشہ کا لعاب نکال کر پینا بھی اس ذرب و خلفہ کے لئے جو زخم کے باعث ہو نفعمند ہے (۵) کندر ۱ ماشہ (۶) عود صلیب ۲ ماشہ تک شراب کہنہ کے ساتھ اور (۷) طالیسفر ۳ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۸) طباشیر ۵ ماشہ اُس حالت میں کہ مرض گرمی کے باعث لاحق ہوا ہو شفا بخش ہوتی ہے۔ (۹) حضض ہکی (رسوت) ۲ ماشہ کا پینا (۱۰) روٹی کو نصف سرکہ اور نصف پانی میں بھگو کر کھانا دونوں بدستور مفید ہیں۔ ان کے علاوہ شاخ گوزن سوختہ ۴ رتی کو کسی مناسب بدرقہ کے ساتھ پینا عجیب النفع ہے۔ اسی طرح (۱۱) تخم حماض ۵ ماشہ (۱۲) کہربا ۱ ماشہ (۱۳) لحیۃ التیس اُس کے پھول اور پتے ۶ ماشہ بھی اس باب میں جید اثر ہیں ؁

قئ الدم یعنی خون کی قے

اِس مرض کے اسباب مختلف ہیں۔ مثلاً معدہ یا مری کی کسی رگ کا پھٹ جانا جو چوٹ لگنے یا تیز اور گرم مواد کے گرنے یا زور سے چلانے وغیرہ سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یا جگر۔ طحال اور سر سے کسی صدمہ کے باعث معدہ میں خون کا انصباب پانا اور وہاں سے بذریعہ قے مندفع ہونا وغیرہ۔ ہر ایک عضو کے خون کی علامت اس عضو میں درد اور آفت کا پایا جانا ہے۔

عِلاج:۔ (۱) خرفہ ۹ ماشہ اور آش جو کا پینا اور (۲) کہربا ۱۔ ماشہ کا سفوف کھانا خونی قے کے دفعیہ میں مجرب ہے (۳) بہ خام اور مشوی دونوں طرح سے بقدر ۲ تولہ کھانا مفید ہے (۴) طراثیث (بل شیرین) بقدر ۵ ماشہ بکری کے تازہ دوہے ہوئے دودھ کے ساتھ اور (۵) زرشک ۹ ماشہ کا مساوی گل ارمنی کے ساتھ استعمال کرنا مفید اعمال ہیں۔ اسی طرح (۶) انار کا چھلکا جلا کر اُس کی خاکستر کو شہد خالص میں جائیں۔ اس سے معدہ کے نچلے حصے اور سینہ کے بالائی حصہ میں لیپ کریں خونی قے کو فائدہ ہوگا۔ رازی کہتا ہے کہ ایک شخص کو معدے سے خون آنیکی شکایت تھی میں نے اُسے مختلف و متعدد دوائیں دیں صحت نہ ہوئی بالآخر جب (۷) مومیائی ۲ رتی کو شراب قابض کے ہمراہ دیا گیا تو بہت جلد افاقہ ہوا۔ (۸) آب برگ بانسہ ۸ ماشہ شہد خالص میں ملا کر پینا نافع ہے۔ علاوہ ازیں (۹) آب بارتنگ ۶ ماشہ (۱۰) شیرہ خرفہ ۹ ماشہ اور (۱۱) آب برگ انگور ہر ایک سودمند ہے۔

اَمراضُ الکَبَدِ والطِّحَال یعنی جگر اور تلی کی بیماریاں

جگر میں بیشتر امراض وقوع پذیر ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً درد۔ ورم۔ سُدہ۔ التہاب اور استسقاء وغیرہ وغیرہ بعض دفعہ سوء مزاج دموی کے سبب سے ان بیماریوں کا ظہور ہوتا ہے اور بعض اوقات صفراء۔ بلغم اور سودا کے غلبہ سے لاحق ہوتی ہیں۔ بہر حال ہر ایک خلط موجب کے آثار مخصوصہ کے مطابق تشخیص کرنے کے بعد علاج کرنا چاہیئے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر ایک عضو کے مبتلائے امراض ہونے کی سب سے بڑی وجہ اُس کی کمزوری ہے۔ جبتک کوئی عضو بعض معلوم یا غیر معلوم اسباب سے ضعیف نہیں ہو جاتا۔ اُس کی طرف مواد فاسدہ کی توجہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اُن مفرد دواؤں کا ذکر کیا جائے جن کے استعمال سے جگر کو تقویت ہوتی ہے ؞

اَلْاَدْوِیَۃُ الْمُفْرِدَۃِ الْمُقَوِّیَۃ لِلْکَبِدِ

جگر کو تقویت دینے والی مفرد دوائیں

(۱) راوند چینی ۴ ماشہ جگر اور دیگر اعضائے اندرونی کو تقویت دینے کے علاوہ اُن کے سُدّوں کو کھولتی۔ فاسد رطوبتوں کو خشک کرتی اور ڈھیلے عضلات کو مضبوط بناتی ہے۔ اور جگر کی مخصوص ادویہ میں سے ہے۔ اسی طرح (۲) پستہ ۱ تولہ غذا سے پہلے یا بعد شکر سفید یا مویز منقیٰ کے ساتھ اور تنہا مقوی جگر ہے (۳) زرشک ۹ ماشہ کا پینا یا اغذیہ میں شامل کر کے کھانا بھی یہی اثر رکھتا ہے علیٰ ہذا (۴) لک یعنی لاکھ ۲ ماشہ تنہا یا مویز کے ساتھ جگر کے جوہر پر مقوی اثر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں (۵) گائے کے ٹخنے کی ہڈی کو جلا اور پیس کر بقدر ۴ رتی سکنجبین کے ساتھ پینا ضعف جگر کو زائل کرتا ہے اسی طرح (۶) افسنتین ۷ ماشہ (۷) بیخ انجدان ۷ ماشہ (۸) جوز یعنی اخروٹ ۱ تولہ (۹) زرنباد ۳ ماشہ (۱۰) بسباسہ ۲ ماشہ (۱۱) دارچینی ۷ ماشہ (۱۲) سعد یعنی موتھہ ۹ ماشہ (۱۳) درونج عقربی ۴ ماشہ (۱۴) کشوث ۳ ماشہ (۱۵) سنبل الطیب ۳ ماشہ (۱۶) زیت ۲ تولہ (۱۷) ابریشم ۸ ماشہ (۱۸) رب الحصرم (رب انگور خام) ۱ تولہ (۱۹) آب آہن تاب یعنی جس میں لوہا گرم کر کے بُجھایا گیا ہو۔ (۲۰) قرنفل ۳ ماشہ (۲۱) بہ مربیٰ ۲ تولہ وغیرہ سب دوائیں فرداً فرداً مقوی جگر ہیں۔ اگر ضعف کی وجہ سردی ہو تو (۲۲) زعفران ۵ ماشہ اور (۲۳) زیرہ سیاہ ۵ ماشہ کا استعمال بھی نافع ہے۔ گرمی کے ضعف کو (۲۴) طباشیر ۵ ماشہ (۲۵) لیموں ایک یا دو عدد اور (۲۶) آب انارین ۷ تولہ نیز آب کاسنی سبز ۸ تولہ وغیرہ مفید ہیں (۲۷) چرائتہ (۲۸) سنبل اور (۲۹) سُک تینوں علیحدہ علیحدہ ضماداً جگر کو تقویت دیتے ہیں ؞

اَوجَاعُ الکَبِد یعنی جگر کے درد

جگر کے درد بالعموم حرارت (گرمی)، برودت (سردی)، سُدّہ اور ریح غلیظ سے پیدا ہُوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک سبب کی تشخیص ملمس (چھونے کی جگہ) اور دیگر آثار مخصوصہ سے کیجا سکتی ہے۔ بعض دفعہ ورزش۔ محنت اور حمام کے بعد سرد پانی کے پینے سے بھی جگر میں درد لاحق ہو جاتا ہے جسے شرقۃ الکبد کے نام سے موسوم کرتے ہیں ۔

علاج:۔ جن ادویہ کا ذکر تقویات جگر میں کیا گیا ہے وہ سب باستثناء تُرش دواؤں کے دردوں کو بھی مفید ہیں۔ کیونکہ تُرش اشیاء تقویت کے لئے تو کام آسکتی ہیں لیکن درد کو تنہا فائدہ نہیں کرتیں۔ (۱) بھیڑیا کا جگر خشک اور باریک کیا ہُوا ۳۔ ماشہ کی مقدار میں آب شاہترہ کے ساتھ درد جگر کے لئے فائدہ مند ہے (۲) راوند چینی کے پینے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے (۳) کاسنی سبز کا پانی نچوڑ کر کسی قدر جوش دیکر اُس کی جھاگ دُور کی جائے اور سکنجبین کے ساتھ پلایا جائے تو گرم و سرد دونوں قسم کے درد جگر کو شفا ہوتی ہے۔ شیخ الرئیس رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ کاسنی ہر حالت میں جگر کے مزاج سے مناسبت رکھتی ہے اگر گرمی سے درد لاحق ہُوا ہو تو بیحد موافق ہو گی اور اگر سردی کا درد بھی ہو تو بھی مضر نہیں بلکہ مفید ہے (۴) عود ۳ ماشہ کو باریک کرکے پانی کے ساتھ پینا نہایت نافع ہے اسی طرح (۵) فقاح اِذخر ۲۔ ماشہ (۶) اظفار الطیب ۴ ماشہ اور (۷) تخم ترب ۳ ماشہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ جوشاندہ کے طور پر پینا مفید ہے (۸) غاریقون ۳۔ ماشہ کا پینا۔ دور (۹) ایرسا ۵۔ ماشہ کسی قدر سرکہ کے ساتھ۔ نیز (۱۰) قاقلہ خرد (چھوٹی الائچی) ۲ ماشہ سکنجبین کے ساتھ نوش کرنا جگر کے دردوں میں سودمند اشیاء ہیں ۔

اَورَامُ الکَبِد وصَلَابَتُہا یعنی جگر کے ورم اور سختی

جگر کے ورم عام طور پر گرم ہُوا کرتے ہیں اور خون یا صفراء کے غلبہ سے لاحق ہوتے ہیں۔ ان میں باہم تفریق و تشخیص کرنے کے لئے ہر ایک خلط کی علیحدہ علیحدہ علامتیں پائی جاتی ہیں۔ ہر قسم کا ورم جگر خوفناک ہوتا ہے مگر ورم صلب (سخت) بالخصوص آسانی سے علاج پذیر نہیں ہوتا۔ ان اقسام کے علاوہ ضربہ و سقطہ یعنے چوٹ لگنے اور گرپڑنے

سے بھی اس عضو میں آماس ہو جایا کرتا ہے۔ جس کی علامت تقدم سبب یعنی سبب کا پہلے پایا جانا ہے۔ اس قسم میں بعض اوقات قے اور اسہال کے ذریعے خون بھی آنے لگتا ہے۔

علاج: (۱) اِذخر ۵ ماشہ سخت ورم جگر کے لئے نہایت نافع ہے اسی طرح (۲) سلیخہ رنج ۵ ماشہ اور (۳) حب البان یعنی ثمر بکائین ۵ ماشہ سرکہ کے ساتھ کھانا جگر اور طحال کے ورم کو تحلیل کرنے میں سریع النفع ہیں۔ ان کے ضماد سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۴) افسنتین ۶۔ ماشہ کا جوشاندہ پینا اور ضماد کرنا صلابت اور ورم دونوں کا محلل ہے (۵) کندر ۱۔ ماشہ (۶) مصطگی ۳ ماشہ اور (۷) مومیائی ۲ رتی۔ گل ارمنی ۱ ماشہ یا زعفران ۳ ماشہ کے ساتھ آب عنب الثعلب یا خیار شنبر میں حل کرکے پینے اور لیپ کرنے سے نافع ہیں۔ آخرالذکر بیشتر اُن اورام میں مستعمل ہے جو چوٹ وغیرہ کے صدمے سے عارض ہوئے ہوں۔ علیٰ ہذا (۸) راوند چینی (۹) لک (۱۰) زنجبیل (۱۱) مُر مکی اور (۱۲) اشق بھی بطور ضماد شفا بخش ہیں۔ آخرالذکر پینے کے طور پر بھی صلابت جگر میں نفع بخش چیز ہے (۱۳) خربوزہ کے بیج ۱ تولہ پینے سے فائدہ مند ہیں۔ نیز دوسری محلل ادویہ مثل سنبل اور مصطگی وغیرہ کے ساتھ شامل کرنے سے اُن کی حدت اور تیزی کو توڑ دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں گلشرخ خشک کو پکا کر نرم کر لینے کے بعد نچوڑنے کے بغیر لیپ کرنے سے اورام تحلیل ہوتے ہیں (۱۴) آب کاسنی تازہ ۷ تولہ سکنجبین بزوری کے ساتھ محدب جگر کے گرم ورم کی ابتداء میں نافع ہے اور اس کے علاوہ دیگر مدرات باردہ (سرد) مثل (۱۵) تخم خیارین ۶ ماشہ (۱۶) تخم خربزہ ۱ تولہ محدب جگر کے گرم ورم میں۔ اور (۱۷) تخم کرفس ۶۔ ماشہ (۱۸) فوۃ الصباغین (مجیٹھ) ۳ ماشہ (۱۹) تخم شبت (سوئے کے بیج) ۴ ماشہ اور (۲۰) تخم ترب ۳ ماشہ و آب ترب سرد ورم میں موجب صحت ہیں۔ ورم بلغمی میں (۲۱) صبر زرد اور زنجبیل کا ضماد بھی کثیر التحلیل دوا ہے (۲۲) جو کے ستو میں ۱۔ ماشہ مصطگی پکا کر کھلانا گرمی کے ورم کو مفید ہے۔ سرد ورم میں (۲۳) پودینہ ۷ ماشہ اور کالی تلسی ۶۔ ماشہ کے پینے اور ضماد کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ نیز (۲۴) برگ بید انجیر کا نچوڑ بقدر ۸ یا ۱۰ تولہ پینے سے صلابت جگر کو دُور کرتا ہے۔

سُدَدُ الکَبِدِ وَالطِّحَالِ یعنی جگر اور تلی کے سُدے

علاج (۱) آب چقندر ۳ تولہ جگر اور تلی کے سُدوں کو کھولتا ہے خصوصاً جب

چقندر کو خردل (رائی) اور سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو ایک نہایت مہتم بالشان دوا ہے اِسی طرح (۲) عصارہ حب البان دو تین تولے کا سرکہ اور پانی کے ساتھ پینا۔ اِن اعضاء کا تنقیہ کرتا اور سُدّے کھولتا ہے (۳) انیسوں ۱ تولہ (۴) رازیانہ یعنی سونف ۶۔ ماشہ (۵) تخم کرفس ۶۔ ماشہ اور (۶) پوست بیخ کبر ۶۔ ماشہ سب مفتحات سُدد (سُدے کھولنے والی دوائیں) ہیں۔ اِسی طرح (۷) کشوث ۵ ماشہ (۸) پستہ ۱ تولہ (۹) برگ فراسیون ۷ ماشہ (۱۰) جعدہ ۷۔ ماشہ (۱۱) لک ۲۔ ماشہ (۱۲) شیرہ تخم خربوزہ ۱ تولہ (۱۳) شاہترہ ۶۔ ماشہ اور (۱۴) بادام تلخ ۲۔ ماشہ یہ سب دوائیں اس باب میں کثیر النفع ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۵) غاریقون ۳۔ ماشہ انیسوں ۱ تولہ کے ساتھ (۱۶) دارچینی ۷۔ ماشہ (۱۷) اشنہ ۳ ماشہ اور (۱۸) زعفران ۲ ماشہ ان میں سے ہر ایک دوا فرداً فرداً جگر اور طحال کے سُدوں کو کھولتی ہے اور (۱۹) مکو یا کاسنی سبز کا پھاڑا ہُوا پانی ۱ تولہ کی مقدار میں پلانا بھی سدہ جگر کے کھولنے میں خصوصیت سے مفید ہوتا ہے۔

نوٹ: اِس بیماری میں سُدہ پیدا کرنے والی اشیاء سے پورا پرہیز کرنا چاہیئے۔

المُسَدِّدات یعنی سُدّہ آور چیزیں

(۱) کھجور کا کھانا اور بالخصوص مداومت کے ساتھ کھانا جگر و طحال میں سُدہ پیدا کر دیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲) بادنجان[1] (بینگن) (۳) مَوز یعنے کیلا بالخصوص متواتر کھانے سے مورث سُدہ ہیں (۴) عدس یعنے مسور (۵) نشاستہ (۶) دودھ (۷) گدلا پانی (۸) بُسر یعنی زرد رنگ خام خرما اور (۹) لہسن سب کی سب سُدہ پیدا کرنے والی چیزیں ہیں۔ اسی طرح (۱۰) گیہوں کا میدہ خصوصاً اگر دودھ کے ساتھ پکایا گیا ہو تو احشاء میں سُدہ پیدا کر دیتا ہے۔

مُطفیاتِ اِلتہابُ الکَبِد

جگر کی سوزش کو بجھانے والی چیزیں

اکثر او قات جو دوائیں التہاب معدہ کو بجھانے والی ہیں وہی التہاب جگر میں بھی

---

[1] بادنجان یعنی بینگن کو اگر سرکہ کے ساتھ پکایا جائے تو سُدہ پیدا نہیں کرتا۔

مفید پڑتی ہیں۔ چنانچہ اس باب میں مشروبات میں سے (۱) آب انارین (۲) آماص اترج بجوسے کا ترش نچوڑ (۳) لیموں (۴) آب کاسنی (۵) آب کدو اور (۶) آب تربوز سب مفید ہیں۔ انکے علاوہ (۷) کھٹی چھاچھ بھی نافع چیز ہے (۸) دہی کا توڑ یعنی دہی کا پانی بھی نہایت مفید ہے۔

عِلّۃُ الیرقان یعنی یرقان کی بیماری

اس مرض میں مریض کی آنکھوں اور بدن کے رنگ میں زردی یا سیاہی آجاتی ہے۔ اور اس کا سبب صفراء یا سوداء کا جلد کی طرف مندفع ہونا ہے۔ جس کی وجہ اخلاط مذکورہ کا بکثرت پیدا ہونا یا انکے مخصوص مجاری میں سُدوں کا پڑجانا ہوتا ہے۔ اس میں مریض کا قارورہ بھی خلط غالب کا رنگ اختیار کرلیتا ہے۔ چونکہ اس علت کے اسباب متضاد ہیں یعنے زرد کا گرم اور سیاہ کا سرد۔ اس لئے اُن مفرد ادویہ میں سے جو یہاں درج کیجاتی ہیں سرد گرم میں اور گرم سرد میں استعمال کرنی چاہئیں۔

عِلاج:۔ (۱) ماء الجُبن یرقان کو زائل کرتا اور سُدوں کو کھولتا ہے (۲) آب برگ لبلاب تازہ (عشق پیچان) ۳ تولہ کا بھی یہی فائدہ ہے (۳) آب برگ کاہو بستانی تازہ ۵ تولہ (۴) آب برگ بید ۵ تولہ دونوں سُدہ کُشا اور نافع یرقان ہیں۔ اسی طرح (۵) آب رازیانہ تازہ ۴ تولہ (۶) آب برگ کرفس تازہ ۳ تولہ کا سکنجبین کے ساتھ پینا نافع اعمال ہیں۔ ایسا ہی (۷) راوند چینی ۴ ماشہ کو سفوف کے طور پر سکنجبین کے ہمراہ کھانا اور (۸) غاریقون ۳ ماشہ کا استعمال کرنا سُدوں کو کھولتا اور یرقان کو زائل کرتا ہے۔ اس مرض میں (۹) آب کاسنی سبز ۷ تولہ کو سکنجبین بزوری کے ساتھ ملاکر پینا بے انتہا مفید ہے۔ علیٰ ہذا (۱۰) تخم کاسنی ۸ ماشہ اور (۱۱) زرشک ۵ ماشہ دونوں بیحد فائدہ مند ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۲) خیار شنبر (المتاس) ۴ تولہ اپنے اعتدال کی وجہ سے گرم اور سرد دونوں قسم کے یرقان کو زائل کرتا ہے (۱۳) جعدہ (عنبر بید) ۷ ماشہ یرقان سیاہ (سوداوی) میں جوشاندہ کے طور پر پینے سے نافع ہے۔ (۱۴) افسنتین ۶ ماشہ کو جوشاندہ یا خیساندہ کے طور پر متواتر دس روز تک پینے سے بھی صحت ہوتی ہے (۱۵) نعناع (پودینہ) ۲ ماشہ اور (۱۶) شربت عنصل (پیاز دشتی) ۲ تولہ دونوں کے فرداً فرداً یہی فوائد ہیں (۱۷) مولی کے پتوں کا پانی بمقدار دو اوقیہ (تقریباً ۔۔۔) سے جگر کا سُدہ اور یرقان دفع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۱۸) حلتیت ۱۰ ماشہ

کا انجیر خشک ۵ عدد ساتھ کھانا بھی نفعمند ہے۔ صاحب مغنی نے لکھا ہے کہ (۱۹) کشنیز سبز کے پانی سے اکتحال (سُرمہ لگانا) یرقان والوں کی آنکھوں سے زردی کو رفع کر دیتا ہے (۲۰) سبوس نخود تولہ بھر رات کو پانی میں بھگو کر صبح اُس کے زلال میں قدرے نبات سفید (مصری) کا بھی ملا کر پینا اور (۲۱) خراطین (کیچوے) ۶ ماشہ خشک کو پیس کر سکنجبین کے ساتھ کھانا یرقان کے لئے مفید اور صحت بخش اشیاء ہیں۔ حکیم جعفر لکھتا ہے کہ (۲۲) آب برگ ترب بقدر سات تولہ نکال کر ۳ تولہ شکر تری سے شیریں کر کے پلائیں (۲۳) اور ۶ تولہ تمر ہندی یعنی املی کو پانی میں مل چھان کر شکر سفید ملا کر خشکہ کے ساتھ بطور غذا کھائیں۔ اسی طرح چند روز عمل کرنے سے یرقان کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۲۴) مہندی کی جڑ ۲ تولہ کا جوشاندہ (۲۵) بارہ سنگھا کے سینگ کا خاکستر بھر تی مناسب دوا کے ساتھ پینا نہایت نافع ہے علیٰ ہذا (۲۶) تھوڑا سا کافور پانی میں حل کر کے صندل ملا کر بدن پر مالش کرنا بیحد مفید ہے ◆

نوٹ:۔ اگر یرقان سوداوی اور صفراوی دونوں باہم مخلوط ہو جائیں تو دونوں قسم کی ادویہ کو ملا کر استعمال کرنا چاہیئے۔ مثلاً افسنتین اور افتیموں سے اس قسم کا مخلوط یرقان علاج پذیر ہو سکتا ہے ◆

عِلّۃ الاِستسقاء یعنی جلندھر کی بیماری

یہ بیماری بھی امراض جگر کے متعلقات میں سے ہے۔ اور کم شفاء پذیر ہُوا کرتی ہے عورتوں میں ظہور کرنے اور مستحکم ہو جانے کی صورت میں بالخصوص صحت کی توقع کم ہو جاتی ہے۔ اس کے تین اقسام ہیں:۔

(۱) زِقّی اس نوع میں مریض کا شکم مشک کی طرح پھولا ہُوا اور جلد تنی ہُوئی ہوتی ہے گرنج بت کی حالت میں زرد آب اور سردی سبب کی صورت میں پانی صفاق و ثرب (شکم کے دو پردے ہیں) کے درمیان بھر جاتا ہے۔ اور یہ بدترین قسم ہے ◆

(۲) لحمی۔ اس نوع میں تمام اعضاء مترہّل (سُست) ہو جاتے ہیں اور اس کا مادہ گوشت میں ہُوا کرتا ہے۔ یہ قسم اُس قدر خطرناک نہیں اور اس کی وجہ ضعف جگر، سردی مزاج اور حرارت غریزی کا انطفاء (بجھ جانا) یا کمی وغیرہ ہے ◆

(۳) طبلی اس قسم میں اسی محل پر جہاں زقی میں پانی بھرا ہوتا ہے۔ کسی قدر رطوبت کے ساتھ بدشواری تحلیل ہونے والی ریاح ہوا کرتی ہیں۔ اس کا سبب معدہ کی سردی وتری اور جگر کی حرارت ہے ۔

علاج: ۔ (۱) اسارون ۹ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا استسقائے زقی کو نافع ہے اسی طرح (۲) اُشنان کا بمقدار ۱۰ ماشہ استعمال کرنا اسہال اور ادرار کے ذریعہ سے پیٹ کا پانی نکال دیتا ہے (۳) تخم حنظل ۳ ماشہ کو پانی میں جوش دیکر پینے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ (۴) اصل الحرشف (بیخ کنگر) ۴ ماشہ کا جوشاندہ جس میں سنبل ۱۰ ماشہ مصطگی ۱ ماشہ اور دارچینی ۳ ماشہ بھی ملائی گئی ہو۔ زقی اور لحمی دونوں قسم کے استسقاء کو مفید پڑتا ہے (۵) تازہ جنگلی ککڑی کی جڑ سے مستسقی کے شکم پر لیپ کرنا اُسے اصلی حالت پر لاتا ہے اسی طرح (۶) بصل العنصل و پیاز دشتی، ۷ ماشہ مشوی جو شہد خالص میں پکایا گیا ہو۔ کھانے سے اس بیماری میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ شراب عنصل ۲ تولہ بھی اس باب میں بلیغ النفع ہے۔ اس کے علاوہ (۷) سعد یعنی موتھ ۹ ماشہ اور (۸) سکبینج ۲ ماشہ میں سے اول الذکر ادرار کے ذریعہ سے فائدہ دیتا ہے۔ اور آخر الذکر مواد کو تحلیل و اسہال کے ذریعہ کم کرتا ہے (۹) زوفائے خشک کو انجیر زرد کے ساتھ لیپ کرنے سے بہت نفع پہنچتا ہے اور اگر اس میں تھوڑا سا نطرون (جوا کھار) بھی شامل کیا جائے تو اور بھی قوی التاثیر ہو جاتا ہے (۱۰) غاریقون ۲ ماشہ کی مقدار میں ہموزن اسارون کے ساتھ شہد خالص میں ملا کر مداومت کے ساتھ کھایا جائے تو استسقاء کو اسہال و ادرار دونوں طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔ اسی طرح (۱۱) جوز ہندی یعنی نارجیل ۱۲ ماشہ اور (۱۲) سنبل ہندی ۲ ماشہ دونوں استسقائے لحمی میں صحت بخش ہیں (۱۳) چرائتہ ۵ ماشہ کو انجیر زرد ۴ عدد اور تخم کرفس ۴ ماشہ کے ساتھ پینا عمدہ علاج ہے (۱۴) قرطم (کسنبہ) ۲ ماشہ پانی میں بھگو کر قند سیاہ بمقدار ۲ تولہ کے ساتھ استسقائے لحمی اور زقی کو نافع ہے۔ بعض دوائیں ایسی بھی ہیں جو اس مرض کی تمام اصناف پر حاوی ہیں۔ مثلاً (۱۵) راوند چینی ۴ ماشہ اس وجہ سے کہ جگر کے سُدوں کو کھولتی اور اُس کی فاسد رطوبتوں کو خشک کرتی ہے۔ جگر کے قوی کرنے اور اُس کے امراض کا ازالہ کرنے میں بہترین دوا ہے۔ مگر ورم گرم میں اس کا اثر محمود نہیں۔ اسی طرح (۱۶) ہلیلہ کابلی ۹ ماشہ (۱۷) لک ۲ ماشہ اور (۱۸) تخم کاسنی ۸ ماشہ بھی

استسقاء کے تمام قسموں میں فائدہ مند ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۹) سداب ۶ ماشہ کو پانی میں جوشا کر پیا جائے تو تمام اقسام مرض میں پینے سے شفاء ہوتی ہے اور (۲۰) انجیر کے ساتھ سداب کو ملا کر لیپ کرنے سے بھی صحت بخش ہے (۲۱) کراویہ (زیرہ رومی) ۴. ماشہ کا جوشاندہ سات روز تک ہر روز ۲. تولہ زیت کے ہمراہ پینے سے استسقائے طبلی اور اسی قسم کے ہر ایک مجہول السبب نفخ کو زائل کر دیتا ہے خصوصاً مرض کے مزمن اور مستحکم ہونے کے بعد (۲۲) اونٹنی کا دودھ ، تولہ کی مقدار سے شروع کرا کے آدھ سیر تک بتدریج حسب برداشت مریض بڑھا کر تنہا یا مناسب و مقوی جگر ادویہ و معاجین کے ساتھ پلانا استسقاء زقی میں نہایت مفید ہوتا ہے (۲۳) آب کریلہ تازہ بقدر ۵ تولہ شہد خالص کے ساتھ پینے سے دو چار دست لا کر مادّہ کو صاف کر دیتا ہے (۲۴) آب برگ ترب اور سکنجبین سے بھی اکثر مریض شفایاب ہو جاتے ہیں۔ (۲۵) لسوت (تربد سفید) ۹ ماشہ کو باریک پیس کر تین دھارہ یا چار دھارہ تھوہر کے دودھ میں خمیر کر کے تین گولیاں بنائیں اور اُن میں سے ایک گولی کھلا کر اُس کے بعد بے نمک چاول روغن زرد کے ساتھ کھلائیں اس کا تین روز تک استعمال کرنا استسقاء اور ورمِ بدن کے لئے مجرب ہے۔ یہ دوا اکثر اطباء کی تجربہ کردہ ہے کہ (۲۶) برگ درخت کسوندی ۱۰ تولہ اور فلفل سیاہ ۲۱ دانہ عرق بادیان میں شیرہ نکال کر چھان کر پئیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے یہ مرض دُور ہو کر اشتہاء اپنی اصلی حالت پر آجائیگی۔ اسی طرح (۲۷) قطران کا پیٹ پر لیپ کرنا (۲۸) کیسرۂ ماشہ کا پینا۔ استسقائے طبلی کو فائدہ مند ہے نیز (۲۹) بالچھڑ ۱ؑ۔ ماشہ یا (۳۰) سونٹھ ۵ ماشہ کا پینا استسقائے طبلی کے لئے نہایت مفید ہے (۳۱) تخم بارتنگ ۶. ماشہ کو روغن بادام میں بھون کر کھانے اور بھوک کے وقت قطران یا گائے کے گوبر کی راکھ کا پیٹ پر لیپ کرنے سے زقی میں بہت فائدہ ہوتا ہے (۳۲) آہن تاب پانی کا پینا بھی اس نوع مرض میں مفید پڑتا ہے (۳۳) قرنفل ۱ؑ. ماشہ کا کھانا اور ہر قسم کے پنیر مایون کا استعمال کرنا استسقائے لحمی کو موجب شفاء ہے۔

اَغذِیَۃُ المُستَسقی یعنی جلندھر کے مریض کی غذائیں

(۱) گندم کے ان چھانے آٹے کی روٹی (۲) گاورس یعنے باجرہ (۳) چینہ کی اور (۴) جوار کی روٹی (۵) نخود آب (۶) خشک گوشت (۷) جانوروں کے چھوٹے بچوں کا گوشت جو بالخصوص جنگلی یا پہاڑی ہوں۔ ان کے علاوہ (۸) قلیہ یعنی معمولی مصالحہ دار بھنا ہوا گوشت اور (۹) تابہ آہنین (توا) پر بھونا ہوا گوشت (۱۰) گیہوں کی روٹی روغن زیتون کے ساتھ یا سرکہ کے ہمراہ کھلائیں (۱۱) اُونٹنیوں کا دودھ بھی موافق اغذیہ میں سے ہے۔ سبزیوں میں (۱۲) کرنب (۱۳) کاسنی (۱۴) کرفس اور (۱۴) عنب الثعلب کے کھانے کی اجازت دینی چاہئے ترمیووں میں (۱۵) انار اور (۱۶) بہ مقوی معدہ وجگر اور کاسر حرارت ہیں۔ اگر استسقاء کے مریضوں کو پیاس کا غلبہ ہو تو (۱۷) خرمائے تُرش (۱۸) شفتالو (۱۹) زرد آلو (۲۰) خربوزہ اور (۲۱) خیار تشنگی کو تسکین دینے اور بول کو جاری کرنے کی وجہ سے موافق ترین اشیاء ہیں۔ علاوہ ازیں کھانڈ کے ساتھ (۲۲) مغز بادام اور (۲۳) انجیر زرد خشک کا کھلانا بھی مناسب ہوتا ہے +

مُضِرّاتُ المَکبُودِین

مریضانِ جگر کو ضرر دینے والی چیزیں

(۱) سرد پانی کا پینا جلندھر کے بیمار کو مُضر ہے۔ چنانچہ محمد زکریا اپنی کتاب الحاوی میں لکھتے ہیں کہ "جگر کے کسی مرض میں یا کسی مشقت کے کام کے بعد ٹھنڈا پانی ہرگز نہیں پینا چاہیئے کیونکہ ان حالات میں اس سے بسا اوقات جگر میں سخت سردی پیدا ہو کر اسی وقت درد شروع ہو جاتا ہے اور بالآخر استسقاء تک نوبت پہنچتی ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ بخار کے بعض اقسام یا نامناسب اوقات میں خصوصاً حمام اور ورزش کے بعد سرد پانی کا پینا مستعدین یعنی اُن لوگوں کے لئے جن کے جگر پر پہلے ہی برودت غالب ہو۔ مورث استسقاء ہے (۲)۔ مازریون احشاء کے مزاج کو فاسد کرتا اور جگر کو مضر ہے اس کے پینے والے کا بہت جلد استسقاء میں مبتلا ہو جانا ممکن ہے لیکن اگر استسقا ہونیکی صورت

میں اسی مادریون ۱۔ ماشہ کا جوشاندہ استعمال کرایا جاوے تو بذریعہ اسہال کے مادہ کو دفع کر دیتا ہے (۳) شبرم (ایک شیردار اور بنفشئی پھول کی نبات ہے) اور (۴) ترشی ترنج کا نہار منہ کھانا خصوصاً اُن لوگوں کے لئے جنکا معدہ اور جگر پہلے ہی سے سردی کی طرف مائل ہو مضرت رساں ہے۔ اسی طرح تمام اقسام کی شیرینیوں کا حال ہے مثلاً (۵) ماءالعسل (۶) شراب شیریں۔ نیز (۷) انجیر زرد تازہ وخشک جگر اور طحال دونوں کو ناموافق ہیں*

وَرَمُ الطِّحَالِ وَصَلَابَتُہٗ یعنی تلی کا ورم اور سختی

تلی کا ورم اکثر صلب (سخت) ہُوا کرتا ہے۔ اور اس کے اسباب متعدد ہوتے ہیں خون۔ صفراء۔ بلغم اور سوداء کے علاوہ ریاح سے بھی عارض ہو جایا کرتا ہے۔ اس مرض کی سب سے نمایاں علامت مقام ماؤف کا متورم اور سخت ہو جانا ہے اس کے علاوہ کھٹے ڈکار۔ فم معدہ کی جلن۔ ترش قئے وغیرہ بھی اس کی علامتیں ہیں۔ حرارت سبب کی حالت میں التہاب۔ تشنگی۔ قارورہ کی سیاہی مائل سُرخی۔ تلی کے مقام کا گرم ہونا۔ اور ورم ریحی کی صورت میں جسے نفختہ الطحال بھی کہتے ہیں قراقر اور ہلکاپن اور دبائے سے دب جانا وغیرہ علامات پائے جاتے ہیں*

عِلاج :۔ اکثر وہ ادویات جو جگر کی صلابت اور ورم کو مفید پڑتی ہیں طحال کے آماس اور سختی میں بھی نفع بخشتی ہیں لیکن اس میں بعض دفعہ ایسی دوائیں بھی استعمال کیجاتی ہیں جو ادویہ کبدیہ سے مختلف الحال واقع ہُوئی ہیں۔ (۱) ثمرہٗ بطم کا کھانا بول کو جاری کرتا اور تلی کے ورم کو زائل کرتا ہے اسی طرح (۲) ثمر درخت کبر ۴۔ ماشہ کا جوشاندہ متواتر تیس روز تک پینے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے لیکن (۳) پوست بیخ کبر بمقدار ۳ ماشہ اسباب میں زیادہ قوی التاثیر ہے۔ چنانچہ سرکہ یا شہد کے ساتھ اس کے استعمال پر مداومت کرنے سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے اگر (۴) آرد جو کو بیخ کبر کے ساتھ ملا کر لیپ کیا جائے تو ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ قسط کو ۳ ماشہ سفوفاً یا مطبوخاً استعمال کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے (۵) فونل یعنی سپاری ۴ ماشہ کا سکنجبین کے ساتھ سفوف بنا کر پینا طحال کے سُدّہ کے کھولنے اور اُس کے ورم کو زائل کرنے میں عجیب الاثر ہے (۶) مولی کے بیج ۳ ماشہ سرکہ کے ساتھ پینے اور ضماد کرنے سے یہی فائدہ دیتے ہیں (۷) خَلّ العنصل (وہ سرکہ

جس میں جنگلی پیاز کو گلایا گیا ہو، کا بمقدار چار پانچ تولہ پینا اور لیپ کرنا بھی اس مرض میں شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ ایسے ہی (۸) دوص (وہ پانی جس میں لوہے کو گرم کر کے بجھا دیئے گئے ہوں) کا پینا ورم طحال کے لئے نہایت موافق چیز ہے (۹) ترمس کو کوٹ کر سرکہ کے ساتھ ضماد کرنے سے اور (۱۰) پودینہ نہری کو بھی بدستور سرکہ کے ساتھ لگانے سے اس عضو کا ورم رفع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۱۱) جاؤشیر ۳ ماشہ پینے اور لیپ کرنے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ نیز (۱۲) اشق یا مقل کو سرکہ کے ساتھ پیس کر نیم گرم تلی کے مقام پر لیپ کرنا بھی تحلیل ورم میں قیمتی فوائد رکھتا ہے (۱۳) اُشنہ کو سرکہ میں جوش دیکر تکمید (ٹکور) کرنے سے بھی یہی فوائد مترتب ہُوا کرتے ہیں (۱۴) بکری کی مینگنیاں آرد جو اور سرکہ کے ساتھ لیپ کرنے سے طحال کے اورام کو تحلیل کر دیتی ہیں (۱۵) برگ انجرہ کی قیروطی بنا کر ضماد کرنے سے مفید پڑتی ہے۔ ان کے علاوہ (۱۶) اصل الفاشرا (ہزار فشاں) ۱۰ ماشہ پینے اور ضماد کرنے دونوں طور سے سختی طحال کو زائل کر دیتی ہے۔ اور اکثر اس کے ساتھ انجیر زرد کو بھی شامل کر لیا جاتا ہے (۱۷) خبث الحدید کا لیپ اس ورم کو بہت جلد تحلیل کر دیتا ہے۔ (۱۸) مغز فلوس خیار شنبر (املتاس کا گودا) کو سبز مکو کے پانی میں ملا کر ضماد کرنے سے بھی طحال کی صلابت (سختی) اور ورم شفاء پذیر ہوتا ہے اسکے علاوہ (۱۹) عرق الکبریت (گندھک کا عرق) ایک رتی سے چار رتی تک بقدر تشنگی پانی ملا کر پینے سے اسی طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں (۲۰) صاحب رموز نے بحوالہ حذاق لکھا ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ پوست بیخ کبر طحال کے لئے بالخاصیت مفید اور افضل ترین دوا ہے۔ اسکو بمقدار ۷ ماشہ لیکر اور سکنجبین بزوری بایل بترشی کے ساتھ ملا کر چاٹا جائے تو بول و براز کے طریق سے مادہ کو خارج کر دیتی ہے۔ اسی طرح (۲۱) مرجان ۵ ماشہ کو گھس کر نہار منہ کھاتا نہایت مؤثر ہے ٭

وجع الطحال یعنی تلی کا درد

یہ درد بالعموم ریح سے عارض ہُوا کرتا ہے مگر بعض دفعہ گرمی اور سردی سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ریحی اور بارد درد طحال میں بھوک کا نہ لگنا پیاس کا نہ ہونا۔ نفخ اور قراقر کا موجود رہنا۔ وغیرہ علامات کا ظہور ہُوا کرتا ہے۔ اور گرم میں پیاس سوزش

مقام اور قارورہ کا مائل بسُرخی ہونا پایا جاتا ہے اور اسی سے تشخیص میں مدد مل سکتی ہے۔

علاج :- اس مرض میں (۱) ہومیائی بقدار ایک قیراط (دو رتی) کشنیز کے پانی کے ساتھ پلانے سے اور (۲) اسارون ۹ ماشہ کے سرکہ کے ساتھ استعمال کرنے سے طحال کے اس درد کو جو سردی کی وجہ سے پیدا ہُوا ہو تسکین ہوتی ہے (۳) وج یعنی گوڑ بچھ ۳ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینے سے بھی فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح (۴) سنبل ہندی ۳ ماشہ کا پینا اور (۵) افسنتین ۶ ماشہ کو سرکہ میں جوش دیکر استعمال کرنا نیز (۶) عصارہ شاہسفرم (نازبو) ۶ ماشہ (۷) برگ کرفس ۷ ماشہ دونوں کا ضماد کرنا اور پینا اس درد کا ازالہ کرتا ہے (۸) لسن ۳ ماشہ کا سرکہ کے ساتھ کھانا بھی سودمند شئے ہے۔ (۹) حب البطم کو بمقدار ۷ ماشہ کھانے پر چند روز مداومت کرنے سے اور (۱۰) بھنگ ۱۰ ماشہ کے پینے اور لیپ کرنے سے بھی وہی فوائد مترتب ہوتے ہیں (۱۱) جعدہ ۷ ماشہ کا پینا (۱۲) زعفران ۵ ماشہ کا استعمال کرنا نہایت منفعت بخش ہے۔ ایسے ہی (۱۳) فرابیون ۸ ماشہ کا سکنجبین کے ساتھ پینا اور (۱۴) ثعلب (لومڑ) کا جگر بمقدار ۹ ماشہ کم تیز سرکہ یا سکنجبین کے ساتھ کھانا اس بیماری کو دفع کرتا ہے (۱۵) ثمرۃ الطرفا (درخت جھاؤ کا پھل) کو خفیف جوش دیکر پھر اُسکے پانی کو سکنجبین میں ملا کر دو چمچے (۳ تولہ) پینا بہت نافع ہے (۱۶) ہلیلہ کابلی ۸ ماشہ (۱۷) ہلیلہ سیاہ ۸ ماشہ دونوں کا استعمال کرنا فرداً فرداً مفید ہیں (۱۸) انجیر زرد خشک کو تیز سرکہ میں تین دن تک بھگو کر ان میں سے ہر روز تین انجیر کھانے اور اوپر سے بمقدار تین چمچہ (۴ تولہ) سرکہ مذکور پینے سے درد اور صلابت طحال کو صحت ہو جاتی ہے شریف کہتا ہے کہ اسی (۱۹) انجیر کو اگر سرکہ انگوری میں چھ دن تک تر رکھا جائے اور مریض کو انہیں میں سے چار دانے روزانہ کھلانے اور لیپ کرانے سے یہی تاثیر پیدا ہوتی ہے

سُدَدُ الطِّحَال یعنی تلّی کے سُدّے

سُدۂ کبد (جگر) کے بیان میں جن ادویہ مفردہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُن میں اکثر سُدّۂ طحال کو کھولتی ہیں۔ لیکن اُن کا یہاں دوبارہ ذکر کرنا طوالت سے خالی نہیں ہے اسلئے ہم یہاں صرف اُن مفرد دواؤں کا ذکر کرینگے جن کا وہاں اندراج نہیں ہُوا۔ تاکہ ان ہردو اعضاء کو سُدّوں سے پاک کرنے کے متعلق اب نئے معلومات کا ذخیرہ مُہیا ہو۔ اس مرض کا سبب فضلات غلیظہ کا جمع ہوتا ہے اور طحال میں گرانی کا احساس اسکی روشن

علامت ہے۔ اگر جگر اور تلی کے درمیانی منفذ میں سُدہ ہو تو یرقان اسود (سیاہ یرقان) اور دیگر سوداوی امراض پیدا ہوتے ہیں اور اگر معدہ و طحال کے درمیانی راستے پر واقع ہو تو بھوک بالکل مفقود ہو جایا کرتی ہے۔

عِلاج :۔ (۱) برگ فنجنکشت ۳ ماشہ اور اُس کے بیج ۲ ماشہ اور (۲) نانخواہ ۷ ماشہ دونوں پینے کے طور پر طحال کے سُددوں کو کھولتے ہیں۔ (۳) عمیر کو ایک شبانہ روز سرکہ میں ترکر کے ضماداً استعمال کرنا (۴) زرشک ۹ ماشہ کا شیرہ نکال کر یا سفوف بنا کر پینا اور (۵) اِذخر (کھوئی) ۷ ماشہ کو شربتاً کام میں لانا عجیب الاثر اعمال ہیں۔ اسی طرح (۶) کاشم (زیرہ کوہی) مع بیخ و تخم ۳ ماشہ (۷) بلیون ۳ ماشہ دونو جوشاندہ کے طور پر مفید ہیں (۸) انجیر زرد، عدد کو فلفل سیاہ ۴ ماشہ زنجبیل ۵ ماشہ اور پودینہ ۱ ماشہ وغیرہ کے ساتھ کھانا جگر اور طحال کے سُددوں کو کھولتا ہے۔ علاوہ ازیں (۹) فلفل سیاہ ۴ ماشہ تنہا بھی یہی تاثیر رکھتی ہے (۱۰) روغن بلسان ۲ ماشہ اور (۱۱) کشوث ۷ ماشہ دونوں موجب صحت ہیں (۱۲) کرفس کے پتوں کا ساگ پکا کر کھانا اور اُس کے پتوں کا عصارہ بقدر مناسب بھی نفعمند ہے۔

اَغذِیَۃُ المَطحُولِین یعنی مریضانِ طحال کی غِذائیں

تلی کے بیماروں کے لئے بالعموم وہ غذائیں موافق ہیں جن کا کیلوس اچھا اور فضلات کم ہوں مثلاً (۱) فراریج (جانوروں کے چوزے) (۲) چکور (۳) بٹیر و بیضہ نیم برشت نہایت مناسب اغذیہ ہیں۔ اگر بالخصوص ان کے پکانے میں کسی قدر پودینہ۔ کاسنی۔ کشوث۔ لہسن اور پیاز نیز بادیان میں سے جو چیز مل جائے شامل کر لی جائے تو ان کا فائدہ نہایت جلد پہنچتا ہے اِن سب اغذیہ مذکورہ کے ساتھ سرکہ اور نمک لازمی اشیاء میں سے ہیں۔ اِسی طرح (۴) نخود اور موافق میوے مثل (۵) پستہ (۶) بادام اور (۷) جوز (اخروٹ) نیز (۸) انجیر خشک وغیرہ سب مناسب چیزیں ہیں۔ آخر الذکر کو سرکہ اور قند سیاہ کے ساتھ کھانا زیادہ مفید ہے۔ اس قسم کے بیماروں کے لئے (۹) روٹی کا پکانا اسطرح معمول ہے کہ نرم۔ سفید اور ہلکی گیہوں کا آٹا لیکر اُسے شونیز (کلونجی) اور دھنیا کے ساتھ گوندھ کر تنور میں پکایا جائے۔ سبزیوں میں سے (۱۰) مولی (۱۱) کبر اور (۱۲) گندنا

معمول ہیں۔

امراض الامعاء یعنی رودوں (انتڑیوں) کی بیماریاں

امعاء یعنے انتڑیوں کا جسم عصبانی ہے اور یہ شرافت یعنی ضرورت و اہمیت کے لحاظ سے رحم کی نسبت زیادہ درجہ رکھتی ہیں۔ چنانچہ عند الضرورت امعاء کے مواد کا املہ رحم کی طرف کیا کرتے ہیں۔ اِن کے علاج میں غفلت اور سہل انگاری سے ہرگز کام نہیں لینا چاہیئے کیونکہ ان کے کسی مرض کا مزمن ہوجانا مایوس العلاج یا کم سے کم عسر البرء (بمشکل اچھا ہونے والا) ہوجانیکا ہم معنی ہے۔ انتڑیوں کا مزاج معدہ کے مزاج سے مشابہ ہے۔ جن ادویہ یا اغذیہ سے معدہ کو تقویت ہوتی ہے وہی مقوی امعاء بھی ہیں۔ اِن میں توقف غذا (غذا کے ٹھیرے رہنے) یعنے مُتحدِّر نہ ہونے اور فضلات کے بند ہوجانے کے متعلق نیز کیلوس کے اپنے مناسب حال وقت تک نہ ٹھیرنے کی شکایات پیدا ہُوا کرتی ہیں۔ ان کے علاوہ مختلف قسم کے اسہال اور قروح وغیرہ بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔ یہاں سب سے پہلے اُن مفرد ادویہ کا ذکر کیا جاتا ہے جو غذا کے مُتحدِّر کرنے میں جید الاثر ہیں۔ اِن دواؤں میں بعض تو دوائے صرف ہیں۔ اور بعض ذوجہتین (دوا بھی اور غذا بھی) ہیں۔

عِلاج:۔ (۱) نیشکر ملیّن (پیٹ کو نرم کرنے والا) اور مُدِرّ ہے (۲) شکر سفید بھی غذا مُتحدِّر اور پیٹ کو نرم کرنے میں وہی اثر رکھتی ہے مگر شکر سُرخ اس باب میں زیادہ سریع الاثر ہے (۳) چقندر کو نرم جوش دیکر پلانا بھی ملیّن ہے (۴) پالک (۵) خبازی تری اور بستانی کا جوشاندہ بھی طبع کو نرم کرتا ہے۔ اسی طرح (۶) لہسن ۷ ماشہ کی مقدار میں شہد خالص کے ساتھ ملا کر کھانے سے بلغم کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے نیز (۷) حلبہ (میتھی) ۴ ماشہ کا جوشاندہ شہد ۳ تولہ کے ساتھ ملا کر یہی اثر کرتا اور امعاء کو ردی فضلات سے پاک کرتا ہے (۸) تخم جرجیر ۶ ماشہ اُس صورت میں کہ حبس شکم بارد اسباب سے لاحق ہُوا ہو۔ یہی فوائد رکھتے ہیں۔ اسی طرح (۹) تخم السی ۱۰ ماشہ کو کوٹ کر خالص اور شیریں پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو ملیّن اثر کرتے ہیں (۱۰) انگور خصوصاً تازہ پانچ یا چھ دانے (۱۱) شفتالو پختہ اور شیریں چار پانچ عدد دونوں فرداً فرداً ملیّن طبع ہیں

(۱۲) بادام شیریں ۲۔ تولہ قند سیاہ یا شہد کے ساتھ کھانے سے اور (۱۳) جوز (اخروٹ) ۱۔ تولہ جسے شہد خالص میں پرورده کیا گیا ہو استعمال کرنے سے تلئین کرتے ہیں (۱۴) انجیر تازه اور پختہ پانچ یا چھ عدد کھانے کی بھی یہی خاصیت ہے۔ علاوہ ازیں۔ (۱۵) بھیڑی کا دودھ نمک ملا کر پینے سے مسہل ہے (۱۶) گائے کا دودھ بھی کسی قدر ملئین ہے مگر اُس سے زیادہ (۱۷) بکری کا دودھ اس بارہ میں قوی الاثر ہے (۱۸) مکھن کو زیادہ مقدار میں کھانے سے بھی اسہال آتے ہیں۔ اسی طرح (۱۹) تازہ پنیر بلا نمک کھانے سے معتدل تلئین کرتا ہے اور اُس کا پانی یعنے ماء الجبن اُس سے زیادہ ملئین ہے (۲۰) چار پایوں کے پائچے اپنی لزوجت کی وجہ سے طبع کو نرم کرتے ہیں۔ اسی طرح (۲۱) جدوار عنبر بید ۷۔ ماشہ کا جوشاندہ طبع کو خوب نرم کرتا ہے (۲۲) پنجہ مریم یعنی ہتھا جوڑی دو تین تولہ کا نچوڑ (۲۳) شحم حنظل تازہ اور (۲۴) سقمونیا تینوں ناف اور اُس کے حوالی میں لیپ کرنے سے تلئین کر دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ حقنہ اور حمول کے طور پر جن دواؤں کا استعمال کیا جاتا ہے اُن کا ذکر بھی یہاں ضروری معلومات ہوتا ہے۔

چنانچہ (۲۵) پنجۂ مریم کا نچوڑ کپڑے پر لگا کر مقعد میں رکھنے سے اسہال کو تحریک ہوتی ہے اسی طرح (۲۶) مرارات یعنے جانوروں کے پتے بھی کپڑے پر لگا کر حمول کے طور پر استعمال کرنے سے یہی فائدہ دیتے ہیں (۲۷) تخم انجرہ کو شہد میں ملا کر شیاف کے طور پر رکھنے سے تلئین حاصل ہوتی ہے (۲۸) شحم حنظل اور شہد خالص سے بھی اسی قسم کے شیاف مستعمل ہیں۔ (۲۹) بورق یعنی بورۂ ارمنی کو نمک اور برگ سداب کے ساتھ ملا کر یا اس میں خرء الفار (چوہے کی مینگنیں) کو بھی شامل کرنے کے بعد شیاف ترتیب دیئے جاتے ہیں جن سے فوائد مذکورہ بوجہ احسن مترتب ہوتے ہیں۔ (۳۰) پودینہ اور شہد کے شیاف نیز (۳۱) مولی کے تراشوں کو روغن زیتون میں بھگو کر حمول کرنے سے بھی طبیعت نرم ہو جایا کرتی ہے۔ اسی طرح (۳۲) چقندر کے پانی سے حقنہ کرنا مسہل بلغم ہے اور اگر اسی میں شیر خشت ۴ تولہ کو حل کر لیا جائے تو صفراوی اور رقیق بلغم کے اسہال ہوتے ہیں۔ مغز خیار شنبر کے ملانے سے یہی تاثیر زیادہ قوت اور سہولت کیساتھ ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں (۳۳) سقمونیا ۵ رتی (۳۴) پوست ہلیلہ زرد ۸ ماشہ اور (۳۵) مغز خیار شنبر ۴. تو اصفراء کے قوی مسہلات میں سے ہیں۔ لیکن آخر الذکر خالص اور محترقہ صفراء کے نکالنے۔ معدہ اور امعاء کو رطوبات اور خشک براز سے پاک کرنے میں بلا ضرر تاثیر رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حاملہ عورتوں کو بھی اسکا استعمال جائز ہے (۳۶) پرسیاؤشاں ۷، ماشہ معدہ اور امعاء سے صفراء کے نکالنے میں عمدہ مؤثر ہے (۳۷) لبلاب (عشق پیچاں) ۳ ماشہ کو جوش دیئے بغیر کھلانا مسہل صفراء کا فائدہ دیتا ہے اور اگر اس کے ساتھ مغز خیار شنبر کو گرم پانی میں حل کر کے پلایا جائے تو ورم احشاء اور ورم مفاصل بھی زائل ہو جاتا ہے (۳۸) تازہ گلاب اور اُسکا شربت مکرر (دوبارہ جوشایا ہُوا) ۲ تولہ بھی مسہل صفراء ہے اور خصوصاً محرورین دگرم مزاج والوں کو زیادہ مفید پڑتا ہے ایسا ہی (۳۹) زرد آلو ۱۰ عدد کا خیساندہ بھی یہی فائدہ دیتا ہے (۴۰) بنفشہ ۹ ماشہ اور (۴۱) نیلوفر ۵ ماشہ دونوں اس باب میں نافع ہیں۔ اول الذکر معدہ امعاء اور اُنکے نواح کو اخلاط صفرادیہ سے پاک کرتا ہے۔ پیٹ کو نرم اور امراض صفرادیہ کو زائل کرتا ہے۔ موخر الذکر کی نسبت جالینوس لکھتا ہے کہ وہ بنفشہ کی نسبت زیادہ قوی العمل ہے نیز امراض صفراء حمیات اور سینے اور پھیپھڑے کی بیماریوں کو نفع دیتا ہے اسی طرح (۴۱) گاؤزبان ۹ ماشہ شکر یا قند سیاہ کے ساتھ جوشاندہ بنا کر دینا گرم مزاج مریضوں کی طبایع کو نرم کرتا اور جلی ہُوئی خلطوں کے نکالنے میں مدد دیتا ہے (۴۲) شاہترہ ۶، ماشہ جلے ہُوئے صفراء کا تنقیہ اور مکدّر خون کا تصفیہ کرتا ہے اگر اس کے ساتھ ہلیلہ زرد ۴ ماشہ و سیاہ ۴ ماشہ کو بھی شامل کر کے خیساندے کے طور پر استعمال کیا جائے تو زیادہ قوی المفعل ہو جاتا ہے۔ شاہترہ کے استعمال کرنے کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ تازہ ہو۔ پھر کوٹ کر اُس کا پانی نکال لیا جائے اور جوش دینے کے بغیر شکر سفید ملا کر پیئیں +

مسہلات بلغم

(۱) شحم حنظل ۳، ماشہ لسدار اور خام بلغم کے نکالنے میں نہایت زوردار

مسہل ہے۔ اس کے علاوہ دماغ اور اعصاب کا بھی تنقیہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے یہ فالج۔ وجع المفاصل اور قولنج وغیرہ کو بھی نہایت مفید پڑتا ہے۔ اسی طرح (۲) تربد سفید مجوف خراشیدہ ۲ ماشہ کا سفوف روغن بادام یا بنفشہ ۹ ماشہ کے ساتھ چرب کرکے اور زنجبیل ۲ ماشہ کے ساتھ ملا کر معدہ۔ امعاء اور اُن کے طبقات کو بلغم غلیظ اور لسدار سے پاک کر دیتا ہے۔ اس کے پینے اور حقنہ کرنے سے رحم کا تنقیہ ہو کر اُس کے سُدے اور درد وغیرہ زائل ہو جاتے ہیں (۳) غاریقون ۳ ماشہ بھی مذکورہ بالا اغراض میں نہایت قوی الاثر چیز ہے (۴) سورنجاں شیریں ۲ ماشہ بھی صفراء و بلغم کے تنقیہ میں علی الخصوص لسدار اور غلیظ مواد جو تھیگاہ اور مفاصل اور پشت میں جمع ہوں اُنکے اخراج میں نافع ہے (۵) سکبینج ۲ ماشہ میں بھی اسی قسم کے فوائد ہیں (۶) حب القرطم (تخم کسنبہ) ۲ ماشہ جگر اور امعاء سے لیسدار بلغم کو خارج کرنے کی وجہ سے استسقاء کی بعض قسموں میں بھی مفید پڑتا ہے۔ اسی طرح (۷) زنجبیل ۵ ماشہ کو پیس کر شکر سفید کے ساتھ استعمال کرنے سے بلغم لزج سوداء اور دیگر اخلاط غلیظہ کا تنقیہ ہوتا ہے (۸) انزروت ۲ ماشہ بھی مسہل بلغم ہے بالخصوص مفاصل اور تہی گاہ سے اس کے تنہا استعمال کرنے سے خام اور لیسدار بلغم خارج ہوتا ہے۔ یہ سحج (خراش امعاء) کو بھی نافع ہے۔ علیٰ ہذا (۹) مغز خیار شنبر ۴ تولہ سکتہ اور صرع (مرگی) وغیرہ میں نہایت قوت اور سہولت کے ساتھ اسہال لاتا ہے اسی طرح (۱۰) تخم حلبہ (میتھی کے بیج) ۴ ماشہ (۱۱) حب الخروع (تخم بیدانجیر) ۸ عدد وغیرہ سے درد مفاصل اور قولنج کی حالت میں بلغمی اسہال آنے کے باعث منفعت ہوتی ہے (۱۲) زراوند مدحرج اور طویل دونوں بمقدار ۶ ماشہ بھی معدہ اور امعاء کو مواد سے پاک کرتے ہیں۔

مسہلات السوداء

سوداء کے تمام اقسام میں نہایت قوی العمل مفرد دوائیں اس عنوان کی تحت میں درج کیجاتی ہیں تاکہ عند الحاجت اِن سے فائدہ اُٹھایا جائے (۱) افتیمون ۱۰ ماشہ کو ماء الجبن کے ساتھ چند روز متواتر استعمال کرنے سے خالص سوداء

کا تنقیہ کرتا ہے۔ اسی طرح (۲) بسفائج ۶۰ ماشہ کے متعلق بعض مجربین کا قول ہے کہ اگر اُسے بعض مقوی طیور مثل مرغی وغیرہ کے گوشت کے ساتھ پکا کر دیا جائے تو خلط سوداء کو نہایت آسانی اور قوت کے ساتھ بذریعہ اسہال نکال دیتا ہے۔ اسکو خیار شنبر ۳ تولہ کے ساتھ سات دن متواتر مالیخولیا اور جذام کے مریضوں کو دینے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے (۳) اسطوخودوس ۱ تولہ کے جوشاندہ کا سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرنے سے اور (۴) ہلیلہ کابلی ۸ ماشہ کو شکر سفید کے ساتھ نیز (۵) ہلیلہ ہندی ۸ ماشہ کو خیساندہ کے طور پر کام میں لانے سے وہی فوائد مترتب ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں (۶) لاجورد مغسول ۲ ماشہ کو پیس کر شربت وردنیمگرم ۲ تولہ کے ساتھ پینا سوداوی بخاروں کے لئے عظیم المنفعت چیز ہے (۷) حجر الارمنی مغسول ۲ ماشہ اسہال سوداء میں حجر لاجورد کی نسبت زیادہ قوی ہے (۸) حشیشۃ الغافث ۸ ماشہ کو پرانے بخاروں۔ چوتھیہ اور احشاء کے ورموں کو سکنجبین کے ساتھ پینے سے فائدہ ہوتا ہے (۹) خشک یعنے گوکھرو ۹ ماشہ کا نچوڑ گرم سبب سے پیدا ہونے والے سوداء۔ مالیخولیا اور جذام کو شفا بخشتا ہے (۱۰) پودینہ ۲ ماشہ بھی ماء العسل کے ساتھ خالص سوداء کو خارج کرتا ہے (۱۱) حاشا یعنی پودینہ کوہی ۵ ماشہ اگرچہ فی النفسہ اس خلط کے اسہال میں ضعیف الفعل ہے مگر نمک کے ساتھ ملانے سے اُسکا فعل قوی ہو جاتا ہے (۱۲) مرغ کا شوربا اگر قرطم۔ بالسفائج اور نمک بطور مصالحہ ڈال کر پکایا جائے تو سوداء اور لسدار دغلیظ بلغم کو نکال کر قولنج۔ نفخ معدہ اور اُن حمیات مزمنہ کو جو غیر ذی ادوار (دورہ کے ساتھ نہ آنے والے) ہوں بہت نافع ہے (۱۳) ذہب (سونا) اسکا بُرادہ ادویہ سوداویہ میں شامل کیا جاتا ہے اور یہ مُسہل سوداء اور مفرح قلب ہے (۱۴) مرارۃ البقر (گائے کا پتہ) کو بورہ ارمنی کے ساتھ ملا کر ناف پر لیپ کرنے سے سوداوی اسہال میں مؤثر ہے۔

اَلْاَدْوِیَۃُ الْمُفْرَدَۃُ الَّتِیْ تُسْہِلُ الْخِلْطَ اَکْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ

وہ مفرد دوائیں جو ایک سے زائد خلط کو بذریعہ اسہال نکالتی ہیں

(۱) صبر زرد ۳۰ ماشہ بلغم۔ سوداء اور صفراء تینوں خلطوں کو نکالتا ہے (۲) حب النیل

زکا لادانہ) جسے قرطم ہندی بھی کہتے ہیں۔ بمقدار ۱۰ ماشہ اخلاط سوداوی اور بلغمی نیز کرم امعاء کو خارج کرتا ہے۔ اسکو روغن بادام۔ ہلیلہ اور سقمونیا کے ساتھ استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے (۳) سناءمکی ۵ ماشہ تینوں خلطوں کی مسہل ہے (۴) خربق الاسود (کٹکی سیاہ) ۱ ماشہ کا سفوف بنا کر ماءالعسل کے ساتھ دینا بلغم اور سودا کا تنقیہ کرتا ہے (۵) خربق الابیض (کٹکی سفید) ۲ ماشہ سیاہ سے زیادہ قوی الاثر ہے (۶) بندق ہندی یا ریٹھ کا عصارہ بقدر ۲ یا تین تولہ بلغم۔ سودائے خالص اور مائیت کو نیز صفراء کو اس حد تک بدن سے خارج کرتا ہے کہ برص۔ یرقان اور کلف وغیرہ کو بھی شفا ہو جاتی ہے (۷) نمک ہندی ۷ ماشہ بھی بلغم۔ خالص سودا اور زرد پانی کو معدہ اور امعاء سے خارج کرتا ہے اس کے علاوہ نمک اندرانی ۹ ماشہ۔ نمک نفطی ۲۔ ماشہ بھی کھانے اور حقنہ کرنے سے یہی تاثیر رکھتے ہیں۔

مُبدرقاتُ الادویۃِ المسہلہ

جو دوائیں مسہلات میں بطور بدرقہ استعمال ہوتی ہیں

(۱) تخم کرفس ۶۔ ماشہ ادویہ کی قوت کو شانہ کی طرف پہنچانے کے لئے نیز مسہل دواؤں سے جو درد۔ خراش یا بیقراری وغیرہ پیدا ہوتی ہے اُسے روکنے کے لئے نہایت مؤثر چیز ہے (۲) بیخ سوسن ۹ ماشہ کو مسہل جوشاندوں میں ڈالنے سے اُنکا ضرر رفع ہو جاتا ہے (۳) اسی طرح اسطوخودوس ۴ ماشہ کو صعتر ۳ ماشہ اور تخم کرفس بستانی ۲ ماشہ کے ساتھ پکا کر مسہل دوا کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو بےچینی اور پیچش وغیرہ کو مانع ہے (۴) حاشا یعنی پودینہ کوہی ۹ ماشہ کا جوشاندہ اگر مسہل ادویہ کے دینے سے پہلے پلایا جائے تو اخلاط کو لطیف اور قابل اندفاع بناتا ہے (۵) صمغ عربی ۴ ماشہ اور (۶) مصطگی ۳ ماشہ دونوں شحم حنظل کے مسہل کا ضرر رفع کرتے ہیں۔ مگر اول الذکر اس باب میں زیادہ قوی ہے (۷) مقل یعنی گوگل ۶۔ ماشہ سقمونیا اور شحم حنظل وغیرہ ادویہ مسہلہ کے اُس اثر کو جو وہ خراش وغیرہ کی صورت میں امعاء پر ڈالتی ہیں۔ زائل کرتا ہے اسلئے

سلہ جرم کی خوراک ۱/۲ ماشہ ہے۔

یہ ایک لازمی امر ہے کہ اُن کو اس کے بغیر کبھی استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں (۸) کتیرا ۱۲ ماشہ مسہل ادویہ کے اثر کو امعاء سے دور کرتا ہے (۹) نانخواہ ۷ ماشہ کو مسہل ادویہ میں اضافہ کرنے سے بھی مذکورہ فوائد مترتب ہوتے ہیں (۱۰) ہر قسم کا نمک مسہلہ ادویہ میں لسدار اخلاط کو قطع کرتا اور مُقئی (قے آور) ادویہ میں اضافہ کرنے سے اُن کے فعل کو قوی بنا دیتا ہے۔ اسی طرح (۱۱) شہد خالص کو حقنہ کی دواؤں میں شامل کرنے سے اُن کا عمل بہتر ہوتا ہے (۱۲) تخم خبازی ۲ تولہ کے اضافہ سے مسہلات کا ضرر اثر نہیں کرتا (۱۳) اُنیسوں ۱ تولہ کو غاریقون کے ساتھ شامل کرنے سے زیادہ اسہال آتے ہیں۔ اور خود (۱۴) غاریقون ۲ ماشہ دوسری مسہلات میں شامل ہوکر اُن کو تقویت دیتا اور مواد کو عمق بدن سے نکالتا ہے (۱۵) جند بید ستر ۳۰ رتی اخلاط کو لطیف کرتا اور مبرودین یعنی سرد مزاج والوں کو بیحد موافق ہے۔ اگر اُسے مسہل ادویہ سے پہلے استعمال کیا جائے تو اخلاط جسم میں دوا کے اثر سے منفعل ہونے کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ دردوں کو ساکن ریاح کو تحلیل اور بلغم کو قطع کرتا ہے +

قابضات وحابسات

یہاں تک اُن ادویہ کا ذکر ہُوا جو بدن سے قابل اخراج اخلاط یا اثقال (براز وغیرہ) کو نکالنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ مگر اب اُن کے خلاف اثر کرنے والی یعنی اُن ادویات کا مختصر بیان بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جو اسہال کو روکتی اور اخلاط و کیموسات صحیحہ کو جسم میں محفوظ رکھتی ہیں۔ ان میں بعض محض دوا۔ بعض محض غذا اور بعض دوائے غذائی یا غذائے دوائی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے جو گرم ہیں وہ سردی کے سبب سے لاحق ہونے والے اسہال کو اور جو سرد ہیں وہ گرمی کے دستوں کو فائدہ دیتی ہیں +

(۱) چاول گرمی اور سردی دونوں قسم کے دستوں کو بند کرتے ہیں اور بھون کر پکائے ہُوئے شدید القبض ہیں۔ اسی طرح (۲) زعرور یعنی سیب صحرائی بھی حار و بارد دونوں قسم کے اسہال میں حابس قوی ہے۔ ان کے علاوہ (۳) سیب (۴) امرود (۵) انار اور (۶) آس نیز ان کے شربت اور رُب بھی یہی تاثیر رکھتے ہیں۔ (۷)

زرشک ۹ ماشہ (۸) سماق ۱۰ ماشہ کا فرداً فرداً پینا یا اغذیہ میں شامل کرکے کھانا اس باب میں نفعمند ہیں (۹) پرانا پنیر کھانا اور (۱۰) انڈوں کو سماق اور مازو کے ساتھ جوش دیکر کھانا بھی قابض شکم ہے (۱۱) تخم کتان کو بقدار پانچ چار ماشہ بھون کر کھانے (۱۲) نیز انیسون ا تولہ کو اسی طور پر استعمال کرنے سے قبض ہوتی ہے (۱۳) ہلیلہ سیاہ ۴ ماشہ اور (۱۴) کابلی ۴ ماشہ کو روغن زیتون میں بھون کر حاجت کے وقت کھانے سے یہی اثر ہوتا ہے (۱۵) تخم کاسنی ۸ ماشہ کو پکا کر سرکہ کے ساتھ کھانا بھی قابض ہے اور بستانی سے بحری زیادہ قوی الاثر ہے (۱۶) آش جو میں آس ۱۰ ماشہ کو شامل کرنے یا اُسکا شربت ۳ تولہ ملانے سے دست بند ہوتے ہیں فولس کہتا ہے کہ (۱۷) بوڑھی مرغی کا شوربا بھی قابض شکم ہے ایسا ہی (۱۸) کبک (چکور) اور (۱۹) تیتر وغیرہ کا گوشت اگر بھون کر کھایا جائے تو یہی اثر کرتا ہے (۲۰) خندروس یعنی جو ار چاولوں کی نسبت زیادہ قبض کرتی ہے۔ ابن رضوان کا قول ہے کہ (۲۱) شربت مازو ۳ تولہ سیلان مواد اور اسہال کو بند کرتا ہے اور (۲۲) سنبل ہندی ۳ ماشہ مُدرِ بول۔ نیز حابس طبع ہے (۲۳) میعہ یابسہ ۹ ماشہ میں بھی یہی فوائد ہیں۔ اسی طرح (۲۴) سندروس ۲ ماشہ دستوں اور خصوصاً خونی دستوں کو نافع ہے +

اَلقُرُوحُ وَالسَّحَجُ وَالزَّحِیرُ

انتڑیوں کے زخم ۔ خراش اور پیچش

انتڑیوں میں تفرق اتصال یعنے زخم ہو جاتے ہیں جن کی ابتدا سحج یعنی خراش سے ہُوا کرتی ہے۔ اسی خراش میں بالآخر پیپ وغیرہ بہم پہنچ کر قروح کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کا سبب تیز اور حریف اخلاط کا امعاء پر تراوش پاتا ہے نیز یہی پیچش دو قسم کی ہُوا کرتی ہے (۱) صادق (۲) کاذب اول الذکر کا سبب بلغم شور یا صفرا ہوتا ہے۔ اور موخر الذکر میں صرف سُدہ کے پیدا ہونے سے بار بار حاجت ہوتی ہے۔ طریق تشخیص قروح میں درد امعاء یا آلائش خون اور پیپ کا خارج ہونا۔ سحج یعنی خراش میں امعاء کی اندرونی سطح کے چھلکوں کا نکلنا وغیرہ

علامات پائی جاتی ہیں۔ اور زحیر صادق و کاذب میں فرق کرنے کے لئے تخم فلوس کے تین دانے روغن گاؤ میں چرب کرکے مریض کو کھلا دینے چاہئیں اگر وہ براز کے ساتھ خارج نہ ہوں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ سُدہ موجود ہے اور زحیرِ صادق نہیں۔

علاج:۔ (۱) اقاقیا ۲ ماشہ اسہال دموی اور سحج کو پینے اور حقنہ کرنے سے مفید ہے۔ اگر اس کے ساتھ حسب اسباب اور مناسب موقع کسی اور مناسب شئے کا بھی اضافہ کر لیا جائے تو بہت نفع ہوتا ہے (۲) پنیر مایہ خرگوش ۲ رتی کا کسی مناسب شربت کے ساتھ پینا اسہال مزمن اور قروح امعاء کو زائل کر دیتا ہے۔ (۳) نشاستہ ۲ تولہ کو بکری کی چربی کے ساتھ حسو (حریرہ) کی شکل میں خوب پکائیں تو خراش امعاء میں نہایت عمدہ عمل کرتا ہے۔ اگر اس حسو میں کسی قدر آرد برنج کا بھی اضافہ کر دیا جائے تو زیادہ قوی الاثر ہوتا ہے (۴) بکری کی چربی کے ساتھ آرد جو اور سبوس گندم کو شامل کرکے حسو بنایا جائے تو قرحہ امعاء کے لئے بہترین بہترین دوا ہوتی ہے۔ اسی کو گلا کر آش جو کے ساتھ حقنہ کرنے سے رودۂ مستقیم کی جلن رفع ہو جاتی ہے (۵) آب بارتنگ بھی بطور حقنہ استعمال کرنے سے قروح کو بہت جلد رو بصحت لاتا ہے (۶) گائے (۷) بھیڑی اور (۸) بکری کا دودھ کسی قدر چاول ملا کر پکایا جائے تو قبض طبع اور خون کو بند کرنے کے لئے نہایت فائدہ مند ہے اور اُنکی چھاچھ مزاج کو سرد کرتی۔ پیاس کو بجھاتی اور صفراوی قے و اسہال کو بند کرتی ہے۔ اگر اسکو جوش دیکر استعمال کیا جائے تو ان افعال میں زیادہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد اُسی چھاچھ میں تُرش خمیر کو حل کرکے جو بالخصوص جَو کا ہو ایک رات پڑا رہنے دیں تو مذکورہ بالا فوائد میں اُس کی قوت زیادہ بڑھ جاتی ہے (۹) اسپغول مسلم ۹ ماشہ پانی کے ساتھ پھانکنا (۱۰) اسپغول کی بھوسی ۵ ماشہ شربت بنفشہ یا خون آنے کی صورت میں شربت انجبار میں ملا کر چاٹنا پیچش میں بالعموم مفید ہوتا ہے۔

مناسب و موافق میوے

(۱) خشک بیر کے کھانے سے اور بالخصوص دو یا تین روز تک بجائے غذا

بھی یہی کھائے جائیں تو گرمی کے اسہال بند ہو جاتے ہیں۔ اِن کا سفوف یا آرد بنا کر کھانے سے ضعف معدہ کے سبب سے لاحق ہونے والے دست رفع ہُوا کرتے ہیں۔ اسی طرح (۲) بہ کا عصارہ یا خیساندہ پینے سے معدہ اور انتڑیوں کے پُرانے اسہال کو مفید ہے۔ پکا اور بھون کر استعمال کرنے سے ان افعال میں زیادہ تقویت پیدا ہو سکتی ہے۔ (۳) عناب کو گٹھلیوں سمیت پیس کر اُن کے سَتّو تیار کئے جائیں تو قروح امعاء میں بہت نافع ثابت ہوتے ہیں (۴) زبیب یعنی مویز مع دانہ کھانے سے انتڑیوں کے زخموں کو شفا بخشتے ہیں۔ مگر اُس کے نکالے ہُوئے ولانے ذرب (سنگر ہنی) اور ورد امعاء میں جوشاندہ کے طور پر پینے سے فایدہ بخش ہیں۔ (۵) توت خام کو خشک کر کے استعمال کرنے سے انتڑیوں کے زخموں اور اسہال کو بہت نفع پہنچتا ہے۔ اسکو سفوف بنا کر پانی سے پینا یا غذا پر سماق کی طرح چھڑک لینا دونوں طریق اچھے ہیں۔ اس قسم کے مریضوں کی غذا میں سماق کا شامل کرنا نہایت موافق اور بہترین عمل ہے۔ اس کے علاوہ اگر سماق کے ساتھ گل قیمولیا اور صمغ عربی شامل کر کے متواتر تین دن تک استعمال کیا جائے تو مفرط اسہال بھی رفع ہو جاتے ہیں۔ ابن سمحون کہتا ہے کہ (۶) ماء الشعیر محمص (وہ آش جو جس میں چنے بھی ڈالے گئے ہوں) بھی قاطع اسہال ہے (۷) انار دانہ ۹ ماشہ کا جوشاندہ بھی تقریباً یہی خوائد رکھتا ہے۔ اسی طرح (۸) برگ سماق کے جوشاندہ سے حقنہ یا آبزن کا استعمال کرنا بھی انتڑیوں کے زخموں کے لئے مفید ہے (۹) پوست انار تُرش کو پیس کر ہموزن عفص یعنی مازو کے سفوف کو ملا کر تیز سرکہ میں اس قدر پکایا جائے کہ وہ غلیظ اور منعقد ہو جائے۔ پھر اُس میں سے بقدر فلفل گولیاں بنالی جائیں۔ ان گولیوں کو ۷ سے ۲۰ تک ہر روز کھانے سے قروح امعاء۔ اسہال اور سحج یعنے خراش امعاء وغیرہ شکائتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح (۱۰) گل ارمنی ۳ ماشہ پینے۔ کھانے اور حقنہ کرنے کے طور پر بہت نفع ہوتا ہے (۱۱) گل مختوم ۵ ماشہ بھی تمام افعال و خواص میں گل ارمنی سے مشابہ ہے مگر اس میں تقویت قلب کا مزید خاصہ بھی موجود ہے علاوہ ازیں (۱۲) طباشیر ۵ ماشہ اسہال صفراوی کہنہ اور سحج (خراش) نیز قروح

امعاء کو تنہا بھی مفید ہے اور اگر اسکے ساتھ صمغ عربی ۴ ماشہ کو ملا کر دونوں کو بھون لیا جائے تو زیادہ فوائد مترتب ہوتے ہیں۔ بلکہ خونی اسہال کو بیحد فائدہ پہنچتا ہے (۱۳) برگ کرم (انگور) کا نچوڑ ۵ تولہ اور (۱۴) تازہ شاہ بلوط ۴ ماشہ دونوں زحیر صادق کو نافع ہیں (۱۵) تودری ۵ ماشہ سردی سے لاحق شدہ پیچش کو اور (۱۶) کہربا ۱۰ ماشہ گرمی کے زحیر کو زائل کرنے میں عجیب التاثیر ہے۔ ایسے ہی (۱۷) خطمی ۶ ماشہ اور (۱۸) کندر ۱۰ ماشہ پینے اور ضماد کرنے سے مفید ہیں (۱۹) مُر (بول) ۱ ماشہ کا پینا نیز (۲۰) صاف لوہے کا بجھایا ہوا پانی استعمال کرنا بھی زحیر صادق میں شفائی تاثیر رکھتا ہے (۲۱) زرنباد ۳ ماشہ (۲۲) عنبر اشہب ۲ رتی دونوں ضعف و برودت کے اسہال کو نافع ہیں (۲۳) بیخ نیلوفر ۱ تولہ جو سفید اور سیاہ دونوں رنگ کی پائی جاتی ہے کسی یابس شربت مثل حب آلاس وغیرہ کے ساتھ پلانے سے قاطع اسہال اور نافع قروح امعاء ہے سفید رنگ جڑھ سیاہ کی نسبت قوی العمل ہے۔ ابن زہر کا قول ہے کہ (۲۴) زمرد کو پیس کر تین قیراط تقریباً ۵ سرخ کی مقدار میں پلانا ہر قسم کے خونی اسہال کو خواہ کبدی ہوں خواہ معائی۔ زائل کر دیتا ہے اسی طرح (۲۵) دم الاخوین ۳ ماشہ کو بیضہ نیمبرشت کے ساتھ کھانے سے دستوں اور خراش کو بہت فائدہ ہوتا ہے (۲۶) خشخاش کو بقدر ۲ ماشہ صبح اور ۲ ماشہ رات کو سوتے وقت سرد پانی کے ساتھ پینے سے بھی فوائد مذکورہ حاصل ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح (۲۷) تازہ اور غیر نمک سود پنیر کو بریان کر کے کھایا جائے تو پرانے سے پرانے اسہال بھی منقطع ہو جاتے ہیں (۲۸) عدس مقشر کا جوشاندہ بنا کر اسے نشاستہ بریان ۱۰ ماشہ کے ساتھ کھانے سے اسہال مزمن دفع ہو جاتے ہیں۔

عِلّۃ المغص یعنے مروڑ کی بیماری

اگر یہ مرض قولنج۔ پیچ یا زحیر کے ساتھ ہو تو امراض مذکورہ کا علاج کرنے سے رفع ہو جاتا ہے۔ لیکن بصورت تنہا ہونے کے مختلف اسباب مثل ریح غلیظ۔ سوء مزاج گرم۔ فضلات حارہ اور حیات یعنے کیڑوں سے ظہور پذیر ہوا کرتا ہے۔ ان اسباب متعددہ میں سے ہر ایک کو شناخت کرنے کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ مغص ریحی میں قراقر۔ نفخ اور تناؤ وثقل پائی جاتی ہے نیز ریح کے خارج ہونے سے

درد کو تسکین ہوتی ہے۔ اگر سوء مزاج گرم کی وجہ سے ہو تو لذع۔ التہاب اور پیاس کے علاوہ براز (پاخانہ) میں بھی صفراء خارج ہوتا ہے۔ فضلات حارہ کے باعث ہو تو سوء مزاج حار کی علامتوں کے ساتھ ثقل کا احساس اور براز میں تیز بلغم کا وجود پایا جاتا ہے۔ مغص دیدانی کی علامتیں دیدان امعاء یعنی روددوں کے کیڑوں کی بحث میں مذکور ہونگی۔

علاج:۔ (۱) اسارون ۹ ماشہ کے پینے سے تمام اندرونی دردوں کو جو بالخصوص ریح کے باعث ہوں نفع ہوتا ہے (۲) مُر (بول) ۱ ماشہ کے پینے سے بھی ریاح تحلیل ہوتی ہیں۔ دیسقوریدس نے لکھا ہے کہ اگر مُر مکی ۱ ماشہ کو پیس کر شہد خالص میں ملایا اور لعوق کے طور پر چاٹا جائے تو ریاح معدہ اور مغص کو شفا ہو جاتی ہے اسی طرح (۳) انیسوں ۱ تولہ کو پیس کر ماء العسل کے ساتھ ملا کر پینے سے ریحی دردوں کو تسکین دیتا اور تمام بدن سے ریاح کو تحلیل کرتا ہے (۴) برگ سُداب ۳ ماشہ کو خشک شبت ۲ ماشہ کے ساتھ جوشا کر اُس کا پانی پینے سے مغص ریحی کو صحت ہوا کرتی ہے (۵) تنہا شبت (سوئے) ۴ ماشہ اور (۶) نانخواہ ۷ ماشہ کا بھی یہی اثر ہے (۷) تخم رازیانہ یعنے سونف ۶ ماشہ اور (۸) تخم کرفس ۱۰ ماشہ دونوں کو تحلیل ریاح میں نفعمند ہیں (۹) زیرہ سیاہ کو پانی میں جوشا کر روغن زیتون کے ساتھ حقنہ یا آرد جو کے ساتھ لیپ کرنا مغص ریحی کو فائدہ دیتا ہے۔ غرض ان تمام ادویہ کو مالش کے روغنوں یا تراڑوں یا لیپوں کے طور پر استعمال کرنے سے ریحی دردوں کو آرام ہو جاتا ہے۔

گرمی کے مغص کو (۱۰) اسپغول ۱ تولہ کے پینے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر اسکو روغن گل کے ساتھ استعمال کیا جائے تو صفراوی درد کو زائل کرتا ہے اسی طرح (۱۱) آب انار بقدر ایک پاؤ چھ ماشہ روغن گل کے ساتھ پینے سے بھی یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں۔ ایسے ہی (۱۲) خیار کا نچوڑ ۲ تولہ اور (۱۳) روغن مغز کدو ۱ تولہ کے استعمال کرنے سے شفائی اثر ظاہر ہوتا ہے (۱۴) افیون نصف رتی سے دو رتی تک حسب مزاج کھانے اور طلاء کرنے کے طور پر ظاہری و باطنی دردوں کو دفع کرنے میں نہایت طاقتور دوا ہے اور اس کے پینے سے مغص حار (گرمی) کے سبب سے

لاحق ہونے والی مروڑ) کو بہت نفع ہوتا ہے (۱۵) جعدہ ۷. ماشہ کا جوشاندہ کے طور پر پینا مغص و ریاح باردہ کو دفع و تحلیل کر دیتا ہے علی ہذا (۱۶) جند بیدستر ۱. رتی کی مقدار میں شہد کے ساتھ ملا کر لعوق کے طور پر چاٹنا سردی کے مغص کو مفید پڑتا ہے (۱۷) سکبینج ۳. ماشہ (۱۸) ایرسا ۵. ماشہ (۱۹) پستہ ا تولہ اور (۲۰) ہینگ ۱. ماشہ نیز (۲۱) صعتر ۸ ماشہ کے فرداً فرداً استعمال سے سرد اور بالثقل (گرانی والا) درد امعا زائل ہو جاتا ہے مگر آخر الذکر کو روغن زیت کے ساتھ کھانا چاہیئے (۲۲) نارنج جو خوب زرد ہو خشک کر کے پیس لیا جائے اور گرم پانی کے ساتھ مریض کو دیا جائے نافع ہے (۲۳) راوند چینی ۴. ماشہ کے پینے سے بھی اس مرض کو صحت ہو جاتی ہے ان کے علاوہ (۲۴) مصطگی ۳ ماشہ پینے اور ضماد کرنے دونوں طریق سے نافع ہے (۲۵) فادزہر معدنی ۲ رتی کو گھس کر پینے سے شدید قسم کے درد امعاء سے نجات ہوتی ہے۔ اسی طرح (۲۶) افسنتین ۶. ماشہ کے استعمال میں بھی یہی منافع ہیں۔ بختیشوع کہتا ہے کہ افسنتین ۶. ماشہ اور (۲۷) سنبل ہندی ۳ ماشہ دونوں مغص کو زائل کر دیتے ہیں (۲۸) گاؤرس کی پوٹلی بنا کر گرم کر کے اُس سے ٹکور کرنا (۲۹) جرجیر ۶ ماشہ کا کھانا اور (۳۰) روغن حلبہ (میتھی کے تیل) سے حقنہ کرنا اور اُسے پکا کر پیٹ پر لیپ کرنا۔ یہ سب تدابیر درد امعاء کو دور کرتے ہیں۔ اسرائیل ابن سمجون کہتا ہے کہ (۳۱) سبوس گندم کو پکا کر شکم پر ضماد کرنا مفید عمل ہے (۳۲) شراب العنصل (وہ شربت جس میں جنگلی پیاز شامل کیا گیا ہو ۲ تولہ سردی سے لاحق ہونیوالی مروڑ کے لئے نہایت عمدہ اثر رکھتا ہے اسی طرح (۳۳) مرزنجوش ۶. ماشہ کا جوشاندہ اور (۳۴) روغن اذخر ۶ ماشہ کو کسی قدر دودھ میں ڈال کر پینے سے بھی شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے (۳۵) جاؤشیر ۳ ماشہ نیز (۳۶) روغن بادام تلخ ۱. ماشہ کا پینا اور ضماد کرنا اور (۳۷) حب الخروع (ارنڈ کے بیج) سے صرف لیپ کر دینا بھی اس باب میں عجیب النفع ہے۔

عِلَّۃُ القُولَنج یعنی قولنج کی بیماری

قولنج ایک معدی مرض (انتڑیوں کی بیماری) ہے جس میں معاء قولون کے

انہ رشدید قسم کا درد لاحق ہوجاتا ہے اور براز یا ریاح وغیرہ کی قسم سے قابل اخراج مواد کا نکلنا دشوار ہوجاتا ہے اس کی ایک قسم ایلاؤس کے نام سے بھی موسوم ہے جس میں امعاء غُبیا (بالائی انتڑیوں) کا ثُفل (پاخانہ) بذریعہ قے خارج ہوتا ہے +

قولنج مختلف اسباب سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی متعدد قسمیں ہیں

(۱)۔ بارد ساذج (سرد بلا مادہ) اس کی علامتیں درد بلا ثقل۔ بھوک کا نہ ہونا۔ اور سردی پہنچنے کے اسباب کا پہلے موجود ہونا +

(۲) بلغمی مادی (بلغم کے مادہ سے) اس میں قسم اوّل کے سب علامات کے علاوہ ثقلِ مقام (مقام درد کا بوجھل ہونا) اور براز میں بلغم کا نکلنا پایا جاتا ہے +

(۳) سوداوی۔ اس میں تُرش ڈکار۔ سیاہ قارورہ اور خلط سوداوی کی دیگر علامتیں موجود ہوتی ہیں +

(۴) ورمی۔ اس میں گرم بخار۔ سخت پیاس۔ صفراوی قے۔ شدت کا درد وغیرہ آثار نمایاں ہُوا کرتے ہیں +

(۵) ریحی۔ اس میں گرمی یا سردی کے علامات کا ظہور ہوتا ہے اور مقام درد میں ثِقل کا احساس نہیں ہوتا۔ نیز ریح کے خارج ہونے سے تسکین اور آفاقہ معلوم ہوتا ہے

(۶)۔ ثفلی (خشک براز کے بند ہونے سے) اس کی علامت قبض طبع کے علاوہ خشک ادویہ یا اغذیہ کا پہلے استعمال کیا جانا۔ موجود ہوتا ہے +

عِلاج:۔ (۱) صعترہ ماشہ غلیظ ریاح کی برودت سے پیدا شدہ قولنج کو پینے کے طور پر نفع دیتا ہے (۲) فلفلموئیہ (پپلا مول) کا شدت سبب کے مقابلہ پر کافی خوراک یعنی ۵ ماشہ کی مقدار میں دینا سردی سے لاحق ہونے والے قولنج کی تمام قسموں کو فائدہ مند ہے اسی طرح (۳) خولنجاں ۴ ماشہ پینے کے طور پر قولنج ریحی کو تحلیل کرنے میں سریع الاثر دوا ہے (۴) جاؤشیر ۳ ماشہ اس قولنج کو جو سردی اور ریاح غلیظ سے پیدا ہو پینے کے طور پر بہت فائدہ دیتا ہے۔ اسی طرح (۵) تخم کرفس بستانی ۶ ماشہ ریاح کو تحلیل۔ نفخ کو زائل اور طبیعت کو ملیّن بنا دیتا ہے (۶) پودینہ ۷ ماشہ کو باریک کر کے شہد خالص کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے درد قولنج کو آرام ہوجاتا ہے (۷) راوند چینی ۴ ماشہ بھی

بہت قسم کے دردوں اور قولنج ریحی و بلغمی کو دافع قبض ہونے کی وجہ سے مفید پڑتی ہے۔
(۸) غاریقون ۳ ماشہ قولنج ثفلی و بلغمی اور انتڑیوں کے مختلف دردوں نیز ایلاؤس کی تمام انواع میں جید الاثر ہے اور اس کے ساتھ جند بیدستر ۲ رتی ملایا جائے تو قوی العمل ہو جاتا ہے۔ صاحب مغنی لکھتا ہے کہ ادویہ مذکورہ اس مرض میں حقنے کے طور پر بھی نافع ہیں (۹) ثوم یعنے لسن ۳ پتتی قولنج ریحی میں نہایت زبردست دوا ہے۔ اگر اسے کسی مناسب روغن میں کئی دفعہ بھون لیا جائے تو یہ روغن تحلیل ریاح میں نہایت قوی اور بے نظیر ہو جاتا ہے۔ بلکہ قولنج بلغمی میں بھی قوی مؤثر ہے (۱۰) سکبینج ۲ ماشہ بھی اس مرض کی ریحی اور بلغمی قسم میں بہت اچھی دوا ہے (۱۱) بابونہ، ماشہ کو جوشا کر اس کا پانی پینے سے تمام قسم کے بلغمی و ریحی قولنج نیز انتڑیوں کے ریاح تحلیل ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس کے استعمال سے ایلاؤس کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۲) بادام تلخ ۱ ماشہ کا کھانا قولنج کو زائل اور ریح امعاء کو تحلیل کر دیتا ہے (۱۳) صابون دیسی کا شیاف کے طور پر استعمال کرنا قولنج کو زائل کرتا اور اخراج ثفل میں مدد دیتا ہے (۱۴) نرگاؤ کا پتا شحم حنظل کے ساتھ ملا کر فتیلہ بنائیں اور مریض قولنج کی مقعد میں حمول کے طور پر رکھائیں فوری فائدہ ہوتا ہے (۱۵) بسفائج ۶ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا اور (۱۶) جنگلی پیاز کے بیج ۳ ماشہ کوٹ کر شہد کے ساتھ شامل کر کے استعمال کرنے سے بھی صحت ہو جاتی ہے (۱۷) روغن زیتون کے ساتھ حقنہ کرنا شفا بخش عمل ہے۔ اگر اس میں برگ سداب ۶ ماشہ کا جوشاندہ بھی اضافہ کیا جائے تو رودۂ قولون اور رودۂ مستقیم کے نفخ کو بھی آرام دیتا ہے (۱۸) بنفشہ ۲ تولہ کو جوش دیکر اس کا پانی پینے سے گرم صفراوی قولنج زائل ہو جاتا ہے۔ اور اسے پانی میں جوشا کر مغز فلوس خیار شنبر کے اضافہ سے حقنہ کیا جائے تو بھی وہی فائدہ ہوتا ہے (۱۹) مغز تخم بید انجیر کو شیر گاؤ میں پیس کر لیپ کرنے سے درد قولنج کو تسکین ہوتی ہے (۲۰) حرمل کو پیس کر روغن شبت (سوئے) کے ساتھ ناف پر ضماد کرنے سے یہی درد ساکن ہو جاتا ہے (۲۱) پوست بیخ مدار کو پانی میں پیس کر نیمگرم طلا کرنا قولنج سُدّی کے ازالہ میں عجیب الاثر ہے (۲۲) تخم حوہ کی پانچ چھ گریاں پانی میں پیس کر شیاف کے طور پر استعمال کریں فوری آرام دیتا ہے (۲۳) ہُدہُد کا شوربا اور گوشت بالخاصیت قولنج کو نفع دیتا ہے (۲۴) غذا میں سیاہ مرچ کا استعمال کریں قولنج سے بچنے کے لئے

حفظ ماتقدم ہے (۲۵) حب قرطم یعنی تخم کسنبہ ۷ ماشہ کو روغن کراث یعنی گندنا میں بھون کر کھانا قولنج کو بہت جلد زائل کر دیتا ہے۔

عِلَّۃُ الدِّیدان یعنی پیٹ کے کیڑوں کی بیماری

ان کیڑوں کے پیدا ہونے کا سبب بلغمی رطوبت ہے جو حرارت غریبہ کے اثر سے انتڑیوں میں متعفن ہو جاتی ہے۔ اگر امعاء دقاق (اوپر کی تین[1] آنتوں) میں پیدا ہوں تو حیات یعنی لمبے کیڑے متولد ہوتے ہیں جن کو کینچوے بھی کہا جاتا ہے۔ اور اگر مقام پیدائش امعائے غلاظ یعنے نیچے کی تین[2] آنتوں میں سے معاء اعور (اندھی آنت) یا معاء قولون ہو تو چوڑے کرم متولد ہوتے ہیں جنکو حب القرع یا کدو دانے کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور اگر کیڑوں کا مولد (مقام پیدائش) معاء مستقیم یعنی سب نیچے کی سیدھی اور آخری آنت ہو تو چھوٹے چھوٹے کیڑے پیدا ہوتے ہیں جنکو دود الخل یا چنچنے کہتے ہیں۔ لمبے کینچوؤں کی شناخت یہ ہے کہ اُن میں متلی وجع الفواد (درد فم معدہ) اور کبھی صرع کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اور کدو دانوں میں مغص (مروڑ) اور درد امعاء بے چینی موجود ہوتی ہے چنچنوں میں معاء مستقیم کے اندر اور مقعد کے قریب خارش ہُوا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کے کیڑوں میں بحالت خواب مُنہ سے پانی بہنا۔ دانت پیسنا اور خلوئے معدہ کی حالت میں اُن کی حرکت کا محسوس ہونا وغیرہ علامات متحدہ ومشترکہ پائی جاتی ہیں۔ دراز کیڑے بعض دفعہ معدہ کی طرف بھی چڑھ جاتے ہیں اور چوڑے کیڑے اور چنچنے براز میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔

عِلاج :- (۱) برنگ کابلی ۷۔ ماشہ (۲) سرخس (بسوڑہ) ۱۰ ماشہ (۳) ترمس ۶ ماشہ (۴) کالادانہ ۱۰ ماشہ (۵) قسط ۷ ماشہ (۶) تربد سفید ۷ ماشہ (۷) نمک ہندی ۵ ماشہ (۸) لہسن ۳ عدد (۹) جرجیر ۶ ماشہ (۱۰) پودینہ ۷ ماشہ یہ سب دوائیں فرداً فرداً کرم کش ہونے کی وجہ سے آنتوں کے کیڑوں کو قتل اور خارج کرتی ہیں۔ رازی کا قول ہے کہ بسا اوقات کیچوے مر کر امعاء میں رہ جایا کرتے ہیں اُن کے نکالنے میں جلدی کرنی چاہئے تاکہ اُن کے مُضر بخارات دماغ کی طرف چڑھ کر کوئی اور آفت نہ لائیں۔ اور اِس

[1] اثنا عشری۔ صائم۔ دقاق [2] اعور۔ قولون۔ مستقیم۔

غرض کے لئے (۱۳) صبر زرد، ماشہ نہایت جید الاثر ہے (۱۴) کلونجی کا سفوف ۱۰ سے ۵ ماشہ تک یا جوشاندہ کے طور پر استعمال کرنا اور حنظل (تُمّہ) کے پانی میں پیس کر ناف پر لیپ کرنا بھی فائدہ مند ہے (۱۵) برگ سداب ۲ ماشہ کو روغن زیتون میں پکا کر ایک پاؤ کی مقدار میں پینے سے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسکا جوشاندہ شہد میں ملا کر چاٹنے سے بھی یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں (۱۶) افسنتین کو روغن زیتون میں پکا کر مقعد میں حمول کرنا چھوٹے کیڑوں کو نکالتا ہے۔ اس کے علاوہ باقلائے مصری ۶۰ ماشہ کا کھانا لمبے اور چھوٹے دونوں قسم کے کیڑوں کو خارج کرنے میں قوی العمل ہے اسی طرح (۱۷) حاشا یعنے پودینہ کوہی ۹ ماشہ پیس کر شہد خالص میں ملا کے کھانے سے بھی دراز کرم دفع ہو جاتے ہیں (۱۸) پودینہ نہری کا نچوڑ نمک اور شہد ملا کر چاٹنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۱۹) شفتالو کے درخت کے تازہ پتے اور نرم شاخیں کوٹ کر ناف پر لیپ کرنے یا اُن کا عصارہ پینے سے کیچوے اور کدو دانے نکل جاتے ہیں اسی طرح (۲۰) دارچینی ۷۔ ماشہ کا جوشاندہ تنہا اور (۲۱) زنجبیل ۵ ماشہ کا سفوف بادیان کے پانی کے ساتھ پینا اس باب میں مفید ہے (۲۲) شیلم (گندم دیوانہ) ۲ تین رتی کی مقدار میں پیس کر شہد خالص میں ملا کر چاٹنے سے بڑے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔ علیٰ ہذا (۲۳) سقمونیا ۲۰ رتی اور تربد ۳ ماشہ کو نہار منہ دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے چھوٹے اور بڑے دونوں قسم کے کرم مُزِّکر خارج ہو جاتے ہیں۔

شیخ اور ابن ماسویہ لکھتے ہیں کہ (۲۴) خرفہ کا عصارہ پینا کدو دانوں کے مارنے اور نکالنے میں جید الاثر ہے (۲۵) لہسن خام نہار منہ کھانے اور ناف پر لیپ کرنے سے بھی وہی اثر ہوتا ہے۔ ایسا ہی (۲۶) اشق ۳ ماشہ کو افسنتین کے جوشاندہ کے ساتھ استعمال کرنا اور (۲۷) صعتر جنگلی ۳ ماشہ کا نچوڑ شہد خالص کے ساتھ پینا۔ دونوں فائدہ مند ہیں (۲۸) تغیل یعنی کمیلہ ۳ ماشہ کی اس تاثیر پر کہ وہ کدو دانوں کو نکالنے میں بہترین دوا ہے تمام اطباء کا اجماع و اتفاق ہے اسکو گلقند تولہ یا دوسری مناسب دوا میں ملا کر کھلائیں (۲۹) روغن بید انجیر بھی ۵ تولہ کی مقدار میں اس باب

سلہ یہ خوراک مسہل ہے عام خوراک ۳ ماشہ ہوتی ہے۔

میں عجیب النفع ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ تریاق الفاروق بھی اس باب میں قوی الاثر ہے علاوہ ازیں (۳۰) اخروٹ ۱۰ تولہ اور (۳۱) بادام شیریں ۲۰ تولہ کی مداومت سے بھی شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے (۳۲) سُرخ چنے دو دن اور ایک رات تیز سرکہ میں بھگو رکھیں اور سخت بھوک کے وقت کھائیں تو کدو دانے مرجاتے ہیں۔ اسی طرح رائی کا سفوف ۶۔ ماشہ سرد پانی کے ساتھ کھانے۔ سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے +

رازی نے اپنی کتاب الحاوی میں لکھا ہے کہ حب القرع کے خارج ہوجانے کے بعد کرنب۔ چقندر۔ ثمین روغن زیت کبر اور روغن جوز میں سے کوئی چیز کھانے سے پہلے کھالینی چاہیئے۔ اس سے یہ مرض مکرر اعادہ نہیں کریگا +

اَمرَاضُ المقعَد یعنی مقعد کی بیماریاں

مقعد کی بیماریاں بالعموم عسر البُر یعنی بمشکل شفاء پذیر ہُوا کرتی ہیں جس کے بواعث یہ ہیں کہ ایک تو وہ طبعاً محل زیرین ہونے کی وجہ سے مختلف مواد کی گذرگاہ رہتی ہے اور اُس میں سے ہمیشہ براز خارج ہوتا ہے۔ جس سے تحریک ہوکر درد مرض میں ترقی ہوتی رہتی ہے نیز عدم سکون کے سبب سے ادویہ کا اثر نہیں ہوتا۔ دُوسرے اُس میں اعصاب حس کی شاخیں زیادہ ہیں اس لئے احساس نہایت تیز ہے۔ تیسرے ایک چھپی ہُوئی جگہ ہے جو معالج کی نظر سے پوشیدہ رہتی ہے۔ پس اس بناء پر امراض مقعد کے علاج میں ذرا بھی سہل انگاری اور غفلت نہیں کرنی چاہیئے +

قُرُوح المقعد یعنی مقعد کے زخم

قروح مقعد کے اسباب داخلی اور خارجی دونوں قسم کے ہو سکتے ہیں۔ مگر زیادہ تر کسی تیز خلط کے گرنے سے خراش پیدا ہوکر قرحہ لاحق ہوجاتا ہے +

علاج :- (۱) صبر زرد ۳۔ ماشہ بدشواری اندمال پذیر زخموں اور خصوصاً مقعد کے زخموں کے لئے بلیغ النفع ہے۔ اس دوا کو شہد کے ساتھ اندرونی طور پر ستعمال کرنے کے علاوہ باریک کرکے زخموں پر بھی چھڑک دینا چاہیئے

(۲) توتیا مغسول کا بیرونی طور پر لگانا قروح مقعد کی اعلےٰ ادویہ میں سے ہے (۳) زہرۂ گاؤ (گائے کے پِتہ) کو شہد خالص کے ساتھ ملا کر ضماد کرنے سے اور (۴) تخم السی کو جلا کر چھڑکنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۵) رسوت کے لگانے اور (۶) انار ترش کے نچوڑ کو شہد خالص میں پکا کر باضافہ شیر بتی تر کر کے حمول کرنے سے بھی قروح مقعد کو شفا ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا (۷) گل ارمنی ۵ ماشہ کو باریک کر کے کھانے اور چھڑکنے سے نیز (۸) ناگرموتھ کو پیس کر اور زردی بیضہ میں ملا کر لیپ کرنے سے آرام ہوتا ہے (۹) سداب کو پیس کر شہد کے ساتھ ملا دیں اور لیپ کریں اس سے بھی بہت جلد شفا ہو جاتی ہے۔

نُتُوءُ الْمَقْعَدَةِ وَاِسْتِرْخَائِهَا

کانچ کا باہر نکل آنا اور مقعد کا ڈھیلا پڑ جانا

یہ مرض مزاج فالجی۔ برودت سادہ یا مادی یا ناصور و باسور وغیرہ اسباب سے لاحق ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات قولنج کے باعث بھی ظہور پذیر ہوتا ہے۔ سردی پہنچنے اور پیچشی اسہال کی کثرت سے بھی یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔

علاج:۔ (۱) اقاقیا کا ضماد کرنا اس عارضہ کو دفع کر دیتا ہے (۲) بہ کے جوشاندہ سے حقنہ کرنا (۳) مازو کو پیس کر ضماد کے طور پر برتنا۔ نیز (۴) گلنار کو باریک کر کے لیپ کرنا مفید اعمال ہیں۔ اسی طرح (۵) پوست انار کوٹ کر پانی میں پکا کر اُس میں بٹھانے سے بچوں کی کانچ نکلنے کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ علیٰ ہذا (۶) ترش انار کو مع چھلکے وغیرہ کے کوٹ کر اُس کے جوشاندے میں بیٹھنے سے بھی یہ شکایت دُور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح (۷) خبث الحدید لوہے کی میل چھڑکنے اور ضماد کرنے سے نکلی ہوئی کانچ اور ڈھیلی مقعد کو درست کر دیتا ہے۔ ایسے ہی (۸) آہن تاب پانی میں بیٹھنے سے بھی مقعد کے استرخاء اور خروج کو نفع پہنچتا ہے (۹) کرم کی جڑھ کا چھلکا پیس کر اور روغن گل میں ملا کر لگانے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ علاوہ نیز ... سرکہ کثیر المقدار کسی بڑے برتن میں

ڈال کر مریض کو بٹھانا بھی اس مرض میں مفید ہوتا ہے امام سویدی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ بیمار کو کم مقدار اور زود ہضم غذا کھلانی چاہیئے۔ تاکہ اُسے بار بار پاخانہ کی حاجت نہ ہو۔ ۲ ماشہ پھٹکڑی کو نصف سیر پانی میں حل کر کے اس آبدست لینا بھی مفید ہے ✦

شِقَاقُ الْمَقْعَدْ یعنی مقعد کا پھٹنا

اس بیماری کا سبب بعض دفعہ بواسیر یا نواحیر ہُوا کرتی ہیں۔ اور بعض اوقات حرارت ویبوست کے سبب سے وقوع پذیر ہوتی ہے اس کے علاوہ ورم گرم یا سوداوی یا ریحی بھی موجب شقاق ہوتے ہیں۔ نیز اسہال کے بعد اور تیز اخلاط کے گذرنے سے یا چوٹ وغیرہ لگنے سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ ہر ایک سبب کی تشخیص اُس کی علامات مخصوصہ سے کرنی چاہیئے ✦

علاج:۔ (۱) گل خیری کو پانی میں جوش دیکر اُس میں بیٹھنا۔ یا اس کے روغن کو موم زرد کے ساتھ ملا کر لگانا شقاق مقعد کو مفید پڑتا ہے اسی طرح (۲) روغن گندم کے لگانے سے بھی نفع پہنچتا ہے (۳) روغن آس تنہا یا اُس کا مرہم استعمال کیا جائے تو اس سے بھی شفائی تاثیر ہوتی ہے (۴) مغز استخوان اور خصوصاً مغز استخوان ایل وبارہ سنگا کی ہڈیوں کا مغز) لگانا شقاق مقعد سے حادث ہونے والے دردوں کو بہت فائدہ کرتا ہے (۵) بھیڑ کے پتّے کے) طلاء سے بھی اس مرض میں فائدہ ہوتا ہے (۶) قرمز کے کیڑوں کو باریک کر کے چھڑکنے یا ضماد کرنے سے شفا ہوتی ہے علی ہذا (۷) دم الاخوین ۳ ماشہ اندرونی اور بیرونی دونوں طور سے نفعمند ہے (۸) روغن بنولہ کا موم زرد کے ساتھ لگانا اور (۹) بلغم کے دماغ سے لیپ کرنا۔ نیز (۱۰) اونٹ کی چربی ملنا سب مفید اعمال ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۱) سفیدہ کاشغری کا ضماد روغن گل کے ساتھ (۱۲) روغن نارجیل کا موم کے ساتھ اور (۱۳) کتیرا کو پانی میں چس کر لگانا نہایت عمدہ تدابیر ہیں۔ اسی طرح (۱۴) گوگل اور (۱۵) رسوت کے لیپ سے بھی جلد آرام ہوجاتا ہے (۱۶) روغن بادام تلخ (۱۷) روغن خستہ زرد آلو (۱۸) روغن خستہ شفتالو (۱۹) زردی بیضہ (۲۰) مرغی کی چربی (۲۱) عصارہ کاسنی (۲۲) عصارہ عنب الثعلب ان سب ادویہ سے فرداً فرداً طلاء و ضماد کرنا شقاق مقعد کو دفع کرتا ہے ✦

بَوَاسِیرُ المَقعَد یعنی مرض بواسیر یا مقعد کے مسّے

یہ مرض عروق مقعد کے دہانوں پر لحمی افزدنیوں کی شکل میں ظاہر ہوا کرتا ہے اور اسکا سبب بالعموم سوداوی غلیظ خون ہوتا ہے۔ بعض اوقات خون میں صفراء کے ملنے سے بھی لاحق ہوتا ہے۔ اگر افزدنیوں سے خون اور زرد آب نکلتا ہو تو دامی یعنی خونی بواسیر والا کہتے ہیں۔ اور اگر کوئی چیز خارج نہ ہو تو عمیا اندھی یا خشک بواسیر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ افزدنیاں (یا مسّے) مقعد کے اندر اور باہر دونوں مقاموں میں پائے جاتے ہیں۔ بواسیر کی علامت یہ ہے کہ مریض کو مقعد کے اندر درد۔ بوجھ۔ اور خارش محسوس ہوتی رہتی ہے۔ خونی ہو تو خون براز کے ساتھ ملا ہوا نہیں آتا۔ بلکہ یا پہلے آجاتا ہے یا بعد میں قطرے گرا کرتے ہیں۔ اگر بوجھ زیادہ اور سوزش کم محسوس ہو تو یہ خون غلیظ سوداوی کی دلیل ہے اور درد و سوزش کی زیادتی نیز بوجھ کی کمی خون صفراوی کی علامت ہے +

علاج:۔ (۱) ہلیلہ کابلی ۸ ماشہ (۲) ہلیلہ سیاہ ہندی ۸ ماشہ اور (۳) آملہ ا تولہ کو خیسانده کے طور پر پینے سے بواسیر کو فائدہ ہوتا ہے۔ بعض مجربین کا قول ہے کہ (۴) ہلیلہ زرد بمقدار ۸ ماشہ اندرونی طور پر استعمال کرنا اور اُس کی گٹھلی سے مسّوں کو دھونی دینا دونوں اعمال سے بواسیر کو نفع ہوتا ہے۔ اسی طرح (۵) کراث یعنی گندنا ۱۲ ماشہ اور اُس کے بیج بخور (دھونی) کے طور پر مسّوں کو خشک کر دیتے ہیں۔ نیز اُن کے پینے اور ضماد کرنے سے بھی شفاء ہوتی ہے۔ کراث یعنی گندنا کو روغن گاؤ میں پکا کر لیپ کیا جائے تو بواسیر کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ شیخ اور ابن ماسویہ لکھتے ہیں۔ کہ اس کو پکا کر کھانا۔ جوشاکر پینا اور اس کے جوشاندہ سے آبزن کرنا تمام اعمال فائدہ بخش ہیں (۶) بارتنگ ۶ ماشہ کو خفیف جوش دیکر پینا یا اُس کے نچوڑ کا استعمال کرنا بواسیر کو فائدہ دیتا اور اُس کے خون کو بند کرتا ہے (۷) انجبار ۳ ماشہ کو سفوف یا شیرہ کے طور پر استعمال کرنے سے بھی یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں (۸) مقل ازرق گوگل ۲ ماشہ کھانے۔ لگانے اور لیپ کرنے سے فائدہ مند ہے۔ رازی اور تمیمی لکھتے ہیں کہ گوگل کو دزد دار کے تھوک میں گھس کر لگانے سے اس مرض میں بہت

عمدہ اثر ہوتا ہے۔ شیخ الرئیس اور اسحٰق بن حنین کا قول ہے کہ (۹) برگ آس خشک اور سندروس بخور (دھونی) کرنے اور چھڑکنے کے طور پر بواسیر کو زائل کرنے میں سریع الاثر اشیاء ہیں۔ اور اس نبات کے تازہ پتوں کو پیس کر ضماد کرنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے (۱۰) بینگن کی ڈنڈیاں خشک اور باریک کر کے کسی مناسب روغن کے ساتھ مسوں کو چرب کرنے کے بعد ضماد کے طور پر استعمال کیجائیں تو عجیب الاثر دوا ہے۔ اگر انہیں ڈنڈیوں کو ہموزن مغز بادام تلخ کے ساتھ کوٹ لیا جائے اور روغن بنفشہ میں ملا کر بواسیر پر لیپ کیا جائے تو بہت جلد شکایت دُور ہو جاتی ہے علاوہ ازیں (۱۱) روغن ایرسا کے طلاء کرنے سے اور (۱۲) بیخ سوسن پیس کر چھڑکنے یا لیپ کرنے سے نافع اشیاء ہیں (۱۳) بسباسہ ۲ ماشہ کو جوشاندہ کی صورت میں پینا یا اُس کے پانی سے حُقنہ کرنا ریحی بواسیر کو فائدہ کرتا ہے (۱۴) کالی گائے کے دودھ میں آرد جو کو ملا کر نرم آگ پر پکانا اور پھر اس سے دردناک مسوں پر لیپ کرنا درد کو تسکین دیتا ہے (۱۵) پودینہ نہری کو پانی میں پیس کر لیپ کرنے سے شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے (۱۶) بیخ حنظل کے بخور (دھونی) کرنے سے بھی عمدہ تاثیر پیدا ہوتی ہے (۱۷) کندر ۱۰ ماشہ کے کھانے سے خون بند ہو جاتا ہے (۱۸) کھٹے انار کا چھلکا بقدر ۱ تولہ جوشاندہ بنا کر پینے اور ضماد کرنے سے بھی یہی عمل ہوتا ہے (۱۹) گل ارمنی کو پیس کر چھڑکنے یا گھول کر طلاء کرنے سے نفع ہوتا ہے (۲۰) افسنتین ۲ ماشہ کو بھگو کر پینے یا پیس کر لیپ کرنے سے آرام ہو جاتا ہے (۲۱) زہرۂ نرگاؤ اور تمام حیوانات کے پتے طلاء کرنے سے رگوں کے دہانوں کو کھولتے اور خون محتبس کو جاری کر دیتے ہیں (۲۲) بخور مریم کے نچوڑ میں کپڑا تر کر کے مقعد میں رکھنے سے بھی رگوں کے مُنہ کُھل جاتے ہیں (۲۳) کَرم (انگور) کی لکڑی اور کاغذ کو جلا کر ان دونوں کی راکھ بیضہ نیمبرشت کی زردی میں ملانا۔ اور مسوں پر لیپ کرنا عجیب عمل کرتا ہے (۲۴) بہ دزہ خشک بمقدار ۲ ماشہ پانی کے ساتھ کھانے سے بواسیر دفع ہو جاتی ہے اگر متواتر تین روز تک کھایا جائے تو پھر عود نہیں کرتی شیخ کا مجرب دستور ہے کہ بعض حالات میں (۲۵) کنجد بریان بمقدار ۱۰ ماشہ کو پیس کر مسکہ گاؤ کے ساتھ تین روز تک کھانے سے بواسیر دفع ہو جاتی ہے (۲۶) خرفہ

کے ساگ کو کوٹ کر لیپ کرنا (۲۷) بیخ کبر اُس کے پتوں یا پھل میں سے جو میسر آئے بخور (دھونی) کے طور پر استعمال کرنا نہایت نافع ہے (۲۸) جھاؤ کے پتوں سے تین دفعہ دھواں دینے اور (۲۹) تخم ترب کو باریک پیس کر سرکہ میں لیپ کرنے نیز بقدر ۳ ماشہ کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۳۰) بچھو کی خاکستر پانی میں ملا کر لیپ کرنے اور دودھ چاول کھانے سے تین روز میں مسّے گر جاتے ہیں (۳۱) رسوت ۳ ماشہ چکنہ دہی میں لپیٹ کر اور گولی بنا کر کھانا (۳۲) گل صد برگ یا برگ صد برگ (گیندا) ایک تولہ پانی میں شیرہ نکال کر خصوصاً فلفل سیاہ ۵ عدد کے اضافہ سے مفید ہوتا ہے (۳۳) رسوت کو شیرہ گندنا میں پیس کر لگانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۳۴) بیخ کرفس (۳۵) بیخ حنظل (۳۶) مجیٹھ (۳۷) بہروزہ (۳۸) سانپ کی کینچلی (۳۹) بزرالبنج (۴۰) بیخ کنیر (۴۱) بندال یا (۴۲) خارپشت کے پوست (۴۳) زراوند طویل اور (۴۴) انزروت (لائی) ان سب چیزوں میں سے ہر ایک فرداً فرداً بخور کرنے سے بواسیر کے مسّوں کو خشک کر کے گرا دیتی ہیں ایلاقی کہتا ہے کہ اس مرض کو (۴۵) ورزش (۴۶) مالش (۴۷) حمام اور (۴۸) گھوڑے کی سواری وغیرہ تدابیر سے بہت فائدہ ہوتا ہے ✦

مریضان بواسیر کے مناسب حال غذائیں

(۱) بکری کے بچے کے پائچے کھانے سے بواسیر کے مریضوں کا خون بند ہو جاتا ہے۔ انہی کا گوشت بے مصالحہ شوربے یا دیگر خوشبودار مصلحات ڈال کر پکائے ہوئے شوربے کی شکل میں نہایت موافق آتا ہے اسی طرح (۲) نخود آب اور (۳) نیمبرشت انڈے (۴) مرغیوں کے گوشت اور اُن کے شوربے افضل ترین غذاؤں میں سے ہیں۔ جب خون زیادہ مقدار میں آرہا ہو تو جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے گوشت بزغالہ کو (۵) چاولوں کے ہمراہ دینا مناسب ہے۔ اور سالن میں انار دانہ و مویز منقیٰ ڈال کر پکانا چاہیئے ✦

روغنوں میں سے (۶) روغن جوز (اخروٹ) (۷) روغن بادام شیریں اور (۸) روغن زرد گاو

ف۔ بواسیر کے مسوں کو جب کسی دوا سے بخور (دھونی) کرنا ہو تو سرگین شتر کی آگ پر کرنا چاہیئے کیونکہ یہ آگ زیادہ مفید و مناسب ہے ✦

یعنی خوبانی اور (۹) روغن نارجیل یعنی کھوپرہ کا تیل بہتر ہیں (۱۰) کراث یعنی گندنا پکا کر کھانا بالخاصیت نافع ہے۔

مضرات البواسیر یعنی بواسیر کی مضر چیزیں

موسی الاسرائیلی اپنے مقالہ بواسیر میں لکھتا ہے کہ مریض بواسیر کو غلیظ اور سوداوی غذاؤں سے جو سوداوی یعنے مکدر خون پیدا کرتی ہیں۔ پرہیز کرنا چاہیئے۔ مثلاً ایسے لوگوں کو جہاں تک ممکن ہو (۱) مسور (۲) کرنب (۳) بینگن (۴) جُلبان (غلہ کرسنہ کی ایک قسم ہے (۵) انار ترش (۶) پیاز (۷) سماق (۸) خشک گوشت (۹) گائے (۱۰) اونٹ وغیرہ کے گوشت نیز (۱۱) ہریسہ خواہ کسی گوشت کا ہو (۱۲) جلیبی (۱۳) قطائف (خاص قسم کے جلوے جن میں خمیر و فطیر کو مرکب کیا جاتا ہے) (۱۴) کھجور (۱۵) پنیر کہنہ اور اُن تمام غذاؤں سے جو سیاہ اور گاڑھا خون پیدا کریں اجتناب اور پرہیز کرتے رہنا ضروری ہے۔ اسی طرح جن اشیاء سے ریاح پیدا ہوتی ہیں مثلاً (۱۶) لوبیا (۱۷) شلجم[1] اور (۱۸) حلوا کدو وغیرہ سے بھی اس مرض میں پرہیز کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں (۱۹) تمام چارپایوں کے سر (۲۰) آبکامہ (کانجی) اور (۲۱) سرکہ نیز دیگر اسی قسم کی اشیاء سے بھی دور رہیں۔

النواصیر یعنی مقعد کے ناصور

یہ قروح خبیثہ ہوتے ہیں جو مقعد کے کنارہ پر حادث ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں۔ ان سے ہمیشہ زرد آب جاری رہتا ہے یہ بیماری مشکل سے زائل ہوتی ہے۔ شیخ لکھتے ہیں کہ نواصیر بعض دفعہ مقعد کے دیگر قروح و جراحات سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض اوقات ان کی وجہ بواسیر متاکلہ ہوا کرتی ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں نافذ اور غیر نافذ جن میں اول الذکر کی حالت بہتر ہو سکتی ہے اور آخرالذکر نہایت ردی ہے تشخیص کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ ناصور میں سلائی اور مقعد میں انگلی ڈالکر معلوم کریں کہ سلائی مذکور کا سرا اُنگلی کو محسوس ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر محسوس ہو تو نافذ ہو نگے ورنہ غیر نافذ۔

---

[1] بعض خبریں شلغم کو بواسیر میں مفید و موافق قرار دیتے ہیں۔

علاج :۔ ناسور کا علاج یا دستکاری (اپریشن) سے ممکن ہے یا اُن تیز دواؤں سے جو گوشت فاسد کو فنا کر دیں۔ مگر یہ دونوں طریق خطرہ سے خالی نہیں۔ ہاں غیر نافذ بیشتر علاج پذیر ہوا کرتا ہے (۱) صبر کو پانی میں پیس کر لیپ کرنے سے اور (۲) میعہ سائلہ کا طلاء لگانے سے شفاء ہو جاتی ہے۔ اگر صبر کے ساتھ شراب کہنہ اور شہد خالص کا بھی اضافہ کر دیا جائے تو اس طلاء سے بہت فائدہ پہنچتا ہے (۳) رصاص اسود یعنی سکہ کو گھسکر روغن گل کے ساتھ طلاء کے طور پر استعمال میں لانے سے بھی نفع ہوتا ہے (۴) سعد کو کوٹ کر انڈے کی زردی میں ملانے کے بعد طلاء کرنا مفید ہے (۵) زیتون کی لکڑی کی راکھ کا چھڑکنا بھی یہی اثر رکھتا ہے اور (۶) انزروت یعنی (لائی) ضماد کے طور پر مفید ہے اسی طرح (۷) گندنا کی دھونی پہنچانے سے بھی مقعد کا ناصور خشک ہو جاتا ہے (۸) مغز بادام تلخ کو رگڑ کر لیپ کرنا (۹) آملہ ۸ ماشہ کا کھانا اور گوگل ۱۰ ماشہ کا استعمال رکھنا (۱۰) دم الاخوین یعنی خون سیاؤشاں ۳ ماشہ کا پینا اور حمول کرنا فائیدہ مند ہے ◆

اَمراضُ الکُلیٰ وَ المثانۃِ یعنی گردہ اور مثانہ کی بیماریاں

گردوں کو سوءِ مزاج۔ امراض ترکیب۔ سُدہ و حصات (پتھری) امراض تفرق اتصال مثلاً قروح و آکلہ نیز رگوں کا کٹنا یا کھل جانا وغیرہ لاحق ہوا کرتے ہیں۔ گردوں کے اکثر امراض میں قے مفید پڑتی ہے۔ نیز مادی امراض میں بیشتر فصد باسلیق سے فائیدہ ہوتا ہے۔ اس عضو کی بیماریوں میں جب تک صحیح ضرورت نہ ہو مسہل دینے میں جلدی نہ کرنی چاہیئے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو چیز مقوی جگر ہے وہی گردوں کو بھی طاقت دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ جگر کی اصلاح کرنے سے گردہ اور مثانہ کی بھی ساتھ ہی درستی ہونے لگتی ہے ◆

سوءِ مزاج گرم و سرد گردہ

ہزال الکلیہ (گردہ کی لاغری) ضعف الکلیہ یعنی گردہ کی کمزوری اور درد وغیرہ عموماً سوءِ مزاج گرم سے ہی لاحق ہوتے ہیں۔ گرمی کے یہ علامات پائے جاتے ہیں۔

کہ قارورہ رنگین اور مقام گردہ کا ملمس (چھونے کی جگہ) گرم نیز پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ لیکن سردی میں بخلاف اس کے قارورہ سفید ہوتا ہے اس بیماری (سوءمزاج) میں کبھی کبھی ورم بھی ہوتا ہے جو بیشتر حار (گرم) ہوتا ہے مگر بعض دفعہ بارد (سرد) بھی پایا جاتا ہے۔ درد بھی چبھنے والا ہوتا ہے۔ اسی سے گردے میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ جن کی خاص علامت یہ ہے کہ مذکورہ بالا آثار کے علاوہ قارورہ وغیرہ میں پیپ خارج ہوتی ہے کبھی کبھی خون بھی آیا کرتا ہے۔ سوءمزاج گرم کی وجہ سے سب سے زیادہ مہلک مرض ذیابیطس حار (گرم) لاحق ہو جایا کرتا ہے سب سے پہلے ہم وہ مفرد ادویہ درج کرینگے جو سوءمزاج حار (گرمی کے باعث مزاج کا خراب ہونا) یا بارد یعنی سردی کے سوءمزاج میں فائدہ دیتی ہیں۔ گرم میں گرم اور سرد میں سرد مخصوص نشان پائے جاتے ہیں +

علاج :۔ (۱) کاسنی ۸ ماشہ کا شیرہ یا عرق کے طور پر استعمال کرنا گرمی کی حالت میں مفید ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲) کدو کو جو کا آٹا لگا کر بھوبل میں رکھنا بعدہٗ اسکا پانی نکال کر بقدر ۱۱ تولہ پینا گردہ کی گرمی کو زائل کرتا ہے (۳) تربوز جو خصوصاً زیادہ میٹھا نہ ہو اُسکا پانی بقدر ۵ تولہ یا اُس کے (۴) بیج بقدر ۱ تولہ کا شیرہ نکال کر پینا حرارت گردہ کو تسکین دینے کے لئے مستعمل ہے۔ ان کے علاوہ (۵) پودینہ کو بھی ۹ ماشہ کو کوٹ چھان کر جھاگ دور کئے ہوئے شہد خالص میں ملا کر پینے سے گردوں کے فضلات تحلیل پاتے ہیں اور اُن کا سردمزاج اصلاح کی طرف آتا ہے (۶) خولنجاں ۴ ماشہ برودت سبب کے موقع پر گرم کرنے والی دوا ہے (۷) عام طور پر قند سیاہ کے بقدر ۲ تولہ کھانے سے بھی گردوں کو گرمی پہنچتی ہے (۸) روغن سداب مالش کے لئے پر گردہ و مثانہ دونوں کو فائدہ کرتا ہے۔ اس روغن سے کمرگاہ ناف وغیرہ سب کو مالش کرنی چاہیئے (۹) روغن نارجیل ۷ ماشہ کا کھانا اور ملنا دونوں فائدے سے خالی نہیں (۱۰) راوند چینی ۴ ماشہ اس عضو کو تقویت دینے اور گرم کرنے میں عجیب اثر رکھتا ہے اسی طرح (۱۱) اسارون ۹ ماشہ اور (۱۲) قسط شیریں ۳ ماشہ اور (۱۳) کرفس بستانی ۶ ماشہ میں قوت دینے اور گرم کرنے کی خاصیت ہے۔ صاحب مغنی کہتا ہے کہ گردہ اور مثانہ میں تسخین (گرمی پیدا کرنا) ہو تو گرم تیل۔ اور جبرئے کا گھی ملنا مفید

پڑتا ہے مثلاً (۱۴) روغن کنجد (۱۵) روغن جوز (۱۶) روغن بادام تلخ (۱۷) روغن قسط شیریں (۱۸) روغن قرطم (کسنبہ) روغن پستہ اور روغن جبتہ الخضرا (درخت بطم کے پھل کا تیل) سب گرم روغن ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۹) عود صلیب ۲ ماشہ درد گردہ میں پینے کے طور پر مفید پڑتی ہے (۲۰) شاہسفرم (ناز بو) ۶ ماشہ (۲۱) پستہ اتو کو ایک شبانہ روز پانی میں تر رکھ کر پینے سے گردہ کا درد رفع ہوتا ہے (۲۲) عناب ۱۸ عدد کو کھانا اور اس کا شربت بقدر ۴ تولہ پینا فائدہ مند ہے (۲۳) نوفا کے تر ۲ ماشہ کے کھانے سے گردہ اور مثانہ کے ورم کو نفع ہوتا ہے (۲۴) تخم حلبہ ۴ ماشہ (۲۵) تخم خطمی ۶ ماشہ اور (۲۶) تخم السی ۱۰ ماشہ کو ماءالعسل یا کھانڈ کے شربت سے کھائے جائیں تو گردے کے دردوں کو ضرور نفع ہوتا ہے اگر گردہ میں گرم ورم ہو گیا ہو تو مریض کو وہ دوائیں استعمال کرائیں جو گرمی کے دردوں کو شفا دیتی ہیں۔ چنانچہ (۲۷) لعاب اسبغول ۹ ماشہ اور (۲۸) آش جو دونوں گردہ کے اورام حارہ کو فائدہ دیتے ہیں۔

عِلَّةُ بَرْدِ الكُلىٰ وَسُخُونَتِهَا

گُردوں کے سَرد اور گرم ہو جانے کی بیماری

سردی اور گرمی دو کیفیتیں ہیں جن کے لاحق ہونے سے مختلف اقسام کے امراض حادث ہو جایا کرتے ہیں۔ جن کے نام۔ اسباب اور علامات اپنے اپنے مقام پر آجائینگے اس لئے اُن کے اعادہ کی نہ یہاں ضرورت ہے نہ گنجائش۔ پس اِس موقعہ پر صرف اُن مفرد ادویہ کا ذکر کیا جائیگا جو گُردوں کی تبرید (سرد کرنے) اور تسخین (گرم کرنے) کے لئے مخصوص ہیں (۱) نارجیل ۲۰ ماشہ اور اُس کے روغن ۷ ماشہ کا اندرونی طور پر استعمال کرنا یا مقام ماؤف (آفت زدہ) پر باہر سے لگانا اور (۲) جوز الماکول (اخروٹ) ۱ تولہ برودت گردہ میں نفعمند ہیں (۳) مغز بادام تلخ ۱ ماشہ (۴) راوند چینی ۲ ماشہ (۵) پودینہ کوہی ۵ ماشہ اور (۶) قسط شیریں ۳ ماشہ کھانے اور پینے سے گُردے کی سردی زائل ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی اسارون ۹ ماشہ کے پینے سے یہ عضو گرمی اور تنقیہ حاصل کرتا ہے (۷) کرفس ۶ ماشہ کا کھانا یا اسکا نچوڑ پینا بھی بدستور

مفید ہے (۸) جرجیر کو اس طرح استعمال کریں کہ تین انڈوں میں تقریباً دو دو ماشہ کوٹ چھانکر ڈالدیں اور سوتے وقت تینوں انڈے پی جائیں تسخین گردہ کے گرم کرنے میں عجیب الاثر علاج ہے ان کے علاوہ گرمی کی حالت میں جن مفرد ادویہ سے اس عضو کو تبرید اسرد کرنا پہنچائی جاتی ہے۔ اب انکا اندراج مناسب خیال کیا جاتا ہے ؛

(۹) کاسنی کا ساگ کھانا یا اسکا عصارہ (نچوڑ) پینا یا اُس کے بیجوں کا شیرہ استعمال کرنا گُردوں کی گرمی کو زائل کرتا ہے اسی طرح (۱۰) ہندوانہ کھانے سے بھی یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں۔ ایسے ہی (۱۱) کدو کو خمیر یا جو کے آٹے میں لیکر چولھے یا تنور میں رکھنے سے جو پانی نکل آتا ہے اُس کے پینے سے بھی حرارت گُردہ رفع ہو جاتی ہے اسی طرح سکنجبین کو شیرہ تخم خرفہ و خیارین کے ساتھ نہار مُنہ پینا مفید پڑتا ہے ؛

سُدَدُ الکُلیہ یعنے گُردہ کے سُدّے

اِس بیماری کا سبب لسدار یا غلیظ خلط یا ورم ہوتا ہے۔ پیشاب کا پتلاپن۔ اور اُس کی کمی کمر میں ثقل کا محسوس ہونا۔ ورمی سُدہ میں درد اور تپ کا بھی شامل ہونا وغیرہ علامتیں ہیں ؛

عِلاج :- (۱) تخم کرفس بُستانی ۶ ماشہ بول کو جاری کرتے اور سُدّوں کو کھولتے ہیں۔ اس کے علاوہ درد گُردہ کی تسکین اور قوت ادویہ کے مثانہ تک پہنچانے میں بھی جلیل النفع ہیں (۲) افسنتین ۶ ماشہ کو جوشاندہ کے طور پر پینے سے بھی گُردوں کے سُدّے کھل جاتے ہیں۔ علیٰ ہذا (۳) حب بلسان ۲ ماشہ (۴) بلیون یعنے ناگدون ۶ ماشہ (۵) قسط شیریں ۱½ ماشہ (۶) اسارون ۹ ماشہ (۷) خولنجاں ۴ ماشہ (۸) انیسوں ۱ تولہ (۹) اذخر کوہی ۴ ماشہ (۱۰) بادیان ۶ ماشہ (۱۱) دارچینی ۷ ماشہ اور (۱۲) کبابہ ۴ ماشہ یہ سب ادویہ فرداً فرداً سفوف یا جوشاندہ کے طور پر استعمال کرنے سے سُدّوں کو کھولتی اور ریاح کو تحلیل کرتی ہیں (۱۳) عود صلیب ۱½ ماشہ پُرانی شراب کے ساتھ استعمال کرنے سے اس باب میں نہایت قوی العمل ہے (۱۴) بادام تلخ ۱۰ ماشہ اور (۱۵) زعفران ۵ ماشہ سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۱۶) تخم بارتنگ ۶ ماشہ بھی منفتح سُدہ ہیں (۱۷) گوگل ۲ ماشہ کے کھانے سے بھی یہی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ ابن ماسویہ اپنی کتاب "کامل" میں لکھتا ہے کہ

(۱۸) بادیان ۶۔ ماشہ (۱۹) تخم گاجر دشتی ۲۔ ماشہ (۲۰) تخم کرفس کوہی ۳۔ ماشہ (۲۱) وج میٹھی کوبیچھ ۳ ماشہ یا (۲۲) اسارون اور (۲۳) زیرہ پہاڑی میں سے کوئی ایک جو مل جائے دو درم یعنی ۷ ماشہ کی مقدار میں پیس کر برگ مولی یا کرفس کے پانی میں ملاکر استعمال کرنے سے گردوں کے سُدّے رفع ہو جاتے ہیں۔ ابن سمجون لکھتا ہے کہ (۲۴) نارجیل ۱۲۔ ماشہ کے کھانے سے بھی مفتح اثر ہوتا ہے۔

قُرُوحُ الْکُلْیَۃِ وَجَرَبُہَا

گُردہ کے زخم اور آلائشدار پھنسیاں

شیخ الرئیس لکھتے ہیں کہ گُردہ کے زخموں اور پھُنسیوں کے بھی وہی اسباب ہیں جو عام زخموں اور پھنسیوں کے ہوا کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ضربہ وسقطہ (چوٹ لگنے اور گر پڑنے) یا پھوڑے اور پھنسیوں کے پھُوٹنے یا پتھری کے خارج ہونے اور اُس کی خراش کے باعث یا صفراوی تیز اخلاط کے گذرنے سے بھی لاحق ہو جاتے ہیں۔ اس مرض میں گُردہ کے مقام سے پچھلی پسلیوں تک کھچاوٹ اور بوجھ کے بغیر درد رہتا ہے۔ نیز پیشاب میں پیپ خون اور اجزائے گوشت خارج ہوتے ہیں۔ قارورہ کا بدبودار ہونا اور پیاس و غشیان کا موجود رہنا بھی اس کے علامات میں سے ہیں۔ اگر تھوڑا تھوڑا خون کا پیشاب آتا ہو تو یہ کسی رگ کے کھُل جانے کی دلیل ہے۔ اگر پتھری موجود ہو یا نکالی گئی ہو تو زخموں کا سبب اُسی کی خراش ہوتی ہے۔

علاج:۔ (۱) تخم خربوزہ ۱ تولہ کا شیرہ نکال کر پینے سے گُردہ کے گرم زخموں کی سوزش اور درد کو ادرار بول کی وجہ سے تخفیف ہوجاتی ہے (۲) تخم خیار ۷ ماشہ کا شیرہ بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر (۳) روغن گل ۱ تولہ جنگلی گائے کے دودھ میں ڈال کر پیا جائے یا باہر سے مقام ماؤف کو تر رکھا جائے تو گُردہ کی حرارت، زخم اور سوزش کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۴) تخم خرفہ ۵ ماشہ کا شیرہ (۵) شربت بنفشہ ۲ تولہ تنہا یا شیرہ خرفہ ۵ ماشہ اور شیرہ تخم خیارین ۶ ماشہ کے استعمال کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۶) تخم خشخاش ۶ ماشہ (۷) مغز تخم کدو ۱۰ ماشہ (۸) آب تربوز ۱۰ تولہ (۹) آب کدو ۱۰ تولہ

فرداً فرداً نفعمند ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۰) گل مختوم ۵۔ ماشہ (۱۱) گل ارمنی ۷ ماشہ (۱۲) دم الاخوین یعنے خون سیاوشاں ۳ ماشہ اور (۱۳) افیون ۱۔ رتی مذکورہ بالا شیرہ جات کے ساتھ استعمال کرنے سے نافع ہیں (۱۴) عنب الثعلب کا عصارہ بقدر ۵ تولہ پینے یا اُس کا ساگ پکا کر کھانے سے بھی اس مرض میں فائدہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۱۵) بارتنگ ۷۔ ماشہ روغن گل ۱ تولہ یا روغن بادام شیریں ۱۔ تولہ کے ساتھ کھانے سے گُردہ کے زخموں کو جِلا دیتا یعنی صاف کرتا ہے۔ (۱۶) ماء السکر (شکر کا شربت) اور (۱۷) ماء العسل دونوں برودت سبب کی حالت میں نفع دیتے ہیں (۱۸) کندر ۱۔ ماشہ کے پینے سے گُردہ کی جلن کو شفا ہوتی ہے۔ اسی طرح (۱۹) تخم السی ۱۰۔ ماشہ کے اندرونی استعمال سے ان زخموں کو آرام ہو جاتا ہے (۲۰) راوند چینی ۴۔ ماشہ (۲۱) تخم خطمی ۶۔ ماشہ (۲۲) اصل السوس ۶۔ ماشہ یہ سب دوائیں فرداً فرداً اندرونی طور پر استعمال کرنے سے عمدہ اثر رکھتی ہیں (۲۳) پرسیاؤشاں ۷۔ ماشہ کو ماء العسل کے ساتھ پینے سے بھی صحت ہوتی ہے (۲۴) کرسنہ کا آٹا (۲۵) عصارہ لحیۃ التیس ۲ تولہ وغیرہ کا استعمال کرنے سے اِن زخموں کو فائدہ پہنچتا ہے (۲۶) زردی بیضہ مرغ خام تنہا یا سفیدی کو بھی ملا کر قدرے گرم کرکے پینا بھی شفا دیتا ہے (۲۷) خبازی کے ساگ کو روغن بادام شیریں ڈال کر بھوننا اور قدرے عرق گلاب ڈال کر پینا بھی سودمند ہے (۲۸) مکو سبز کا ساگ پکا کر کھانا نافع ہے۔ خصوصاً اگر پکانے کے بعد اُس میں کسی قدر عطر گلاب بھی ڈالا جائے تو بہت فائدہ دیتا ہے۔

ذَیَابِیطُس

اِس بیماری میں مریض کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اور جیسا پانی پیتا ہے ویسا ہی بہت جلدی براہ بول خارج کر دیتا ہے۔ اس کا سبب اکثر اوقات سوء مزاج گرم گُردہ ہُوا کرتا ہے۔ جس کی علامتیں یہ ہیں کہ بخار کے بغیر تشنگی کی شدت ہوتی ہے پیشاب بغیر سوزش پتلا اور کم رنگ اور کبھی سفید پانی کا سا آتا ہے۔ اگر سردی کے سبب سے ہو تو باوجود پیاس کی شدت کے سوء مزاج سرد گُردہ کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور قارورہ سفید و غلیظ ہوتا ہے۔

عِلاج:۔ (۱) آش جو پیاس کو تسکین دیتا اور گُردہ کی حرارت کو زائل کرتا ہے۔

(۲) طباشیر ۵ ماشہ اور کافور ۳ رتی کو آب انار ترش یا شیریں یا لعاب اسبغول یا بھیدانہ کے ساتھ پینا زیادہ قوی العمل ہے (۳) شربت نیلوفر ۴ تولہ (۴) شربت انار ترش ۳ تولہ اور (۵) تمام سرد شربت سرد لعابات کے ساتھ پیاس کو تسکین دیتے ہیں۔ اسی طرح (۶) یہ ۳۰ تولہ (۷) امرود ۲ تا ۴ تولہ اور (۸) آلو بخارا ۸ اعدد (۹) جنگلی گائے کے دودھ کی ترش لسی بقدر تشنگی (۱۰) آب کدو مشوی ۱۰ تولہ (۱۱) گلاب ۶ تولہ (۱۲) آب باران سب چیزیں فائدہ مند ہیں۔ ایسے ہی (۱۳) گل مختوم ۵ ماشہ لعاب بھیدانہ وغیرہ کے ساتھ پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۱۴) مغز تخم خیار ۷ ماشہ (۱۵) تخم خشخاش ۶ ماشہ اور (۱۶) کتیرا ۱۲ ماشہ اور انہی کی ہم تاثیر چیزیں فرداً فرداً استعمال کرنے سے پیاس کو تسکین اور ذیابیطس کو نفع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۷) سرد پھولوں کے روغن پینے اور گردوں پر ملنے سے شفا ہوتی ہے۔ غذاؤں میں (۱۸) حصرمیہ (وہ غذا جس میں کھٹے انگور داخل کئے گئے ہوں) اور (۱۹) رمانیہ (جس میں انار دانہ ڈالا گیا ہو) اور اسی قسم کی دوسری چیزیں استعمال کرنے سے ذیابیطس کے مریضوں کو بہت فائدہ دیتی ہیں۔ قرشی کہتا ہے کہ (۲۰) بیضۂ مرغ تین عدد لیکر ایک شبانہ روز سرکہ میں ڈال کر بعدہٗ مریض کو کھلانا اس مرض کو زائل کرتا ہے (۲۱) شیخ الرئیس لکھتا ہے۔ کہ (۲۲) کافور اور نیلوفر وغیرہ کا سونگھنا بھی نافع ہے۔ اس کے علاوہ حکیم عابد سرہندی نے اپنی شرح اسباب میں لکھا ہے کہ (۲۳) پنبہ دانہ کو کوٹ کر پانی میں بھگو دیں اور مَل چھان کر اس پانی میں شکر طبرزد (مصری) حل کر کے نرم نرم آگ پر پکا کر رکھیں۔ اور ہر صبح نہار منہ اس دوا میں سے بقدر دو تولہ استعمال کر کے تین گھنٹے تک اس کے بعد کوئی چیز نہ کھائیں نہایت فائدہ ہوتا ہے۔

(۲۴) مسور کا آٹا گلاب میں گوندھ کر گردہ پر ضماد کرنے سے اس مرض کو فائدہ پہنچتا ہے (۲۵) عصی الراعی (ہزار بندک) (۲۶) کرم کی نرم کونپلیں (۲۷) بر کے پھول (۲۸) شگوفہ سیب (۲۹) ریباس اور (۳۰) انگور ترش ان سب چیزوں کو علیحدہ علیحدہ پیس کر گردوں پر لیپ کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں (۳۱) آس تر کا پانی۔ (۳۲) اقاقیا (۳۳) عصارہ لحیۃ التیس (۳۴) مازو وغیرہ میں سے کسی ایک سے طلاء کرنا بھی مفید ہوتا ہے (۳۵) صعتر ۸ ماشہ کو ماء العسل کے ساتھ پینے سے ذیابیطس بارد کو نفع ہوتا ہے (۳۶) ترب پودینہ ۳ رتی اس باب میں قوی الفعل دوا ہے۔ ایسے

ہی (۳۷) شربت انجیر زرد ۴ تولہ کے پینے اور (۳۸) اخروٹ کی تین گریوں کو بھون کر شہد خالص کے ساتھ تین روز تک کھانے سے سردی گردہ کے باعث پیدا ہونے والے ذیابیطس کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

عِلَّۃُ الحَصَاۃ یعنے پتھری کی بیماری

یہ مرض شدید حرارتِ غریبہ کے غلیظ اور لسدار خلط میں اثر کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ خلط مذکور تیز حرارت سے منفعل ہو کر رفتہ رفتہ رطوبت کے بالکل خشک ہو جانے پر متحجر (سخت) ہو جاتی ہے۔ اس خلط کے زیادہ لسدار اور گاڑھا ہونے کی صورت میں سنگ پیدا ہوتا ہے اور کم لسدار و غلیظ ہونے کی حالت میں ریگ۔ گردہ میں پتھری کے موجود ہونے کی یہ علامت ہے کہ پشت میں گردہ کے مقام پر اس قسم کا درد محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی نشتر چبھو دیتا ہے۔ انتڑیوں میں ثفل کے احتباس یعنے قبض طبع کی حالت میں درد کا غلبہ ہوتا ہے۔ رات بھر کا قارورہ کسی صاف برتن میں جمع کریں تو اُس میں سُرخ و زرد ریگ ظاہر ہوتی ہے۔ دونوں سرینوں کے درمیان ہر وقت کھچاوٹ رہتی ہے اور اس قدر بوجھ محسوس ہوتا ہے کہ گویا پتھر لٹکا ہوُا ہے مثانہ میں پتھری یا ریگ ہو تو مثانہ کے مقام پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ اور آلہ تناسل کی جڑ میں خارش سی ہوتی رہتی ہے۔ اور بول میں سیاہ۔ خاکستری یا سفید رنگ کی ریگ خارج ہوتی ہے۔

علاج: (۱) درختِ غار کی جڑ۔ پتے اور ثمر تینوں کو مجموع یا مفرد بمقدار ۶ ماشہ جوشاندہ کے طور پر پینا گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے (۲) آلو بالو کی گوند۔ (۳) زرد آلو کی گوند بمقدار ۲ یا ۳ ماشہ تنہا تنہا یا کسی شربت کے ساتھ کھانے سے گردہ کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے (۴) شلغم کے بیج بریان کر کے ۴ ماشہ کے قریب ایک دن کا وقفہ دیکر ایک دن کھانے سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکلتی ہے۔ اسی طرح (۵) تخم ہلیون یعنے ناگدون کے بیج ۴ ماشہ کو کوٹ کر کسی قدر روغن بلسان در شہد خالص کے ساتھ استعمال کرنا بھی اس مرض میں مفید پڑتا ہے (۶) تخم بادیان اور اُس کی بیخ دونوں کو فرداً فرداً جوشاندہ بنا کر پینے سے گردہ کی پتھری خارج

ہوجاتی ہے (۷) مولی کے بیجوں کو کوٹ کر ۳ ماشہ پھانکنے یا جوش دیکر پینے سے بھی یہی فائیدہ ہوتا ہے (۸) تخم فنجنکشت (سمبھالو کے بیج) ۳ ماشہ کو جوشا کر پینے سے بھی شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے (۹) کرنب کے بیج ۳ ماشہ اور پتے دونوں اس باب میں سود مند ہیں (۱۰) مولی کی جڑ کو بغیر پتوں کے کوٹ کر اُسکا نچوڑ ۲ تولہ کے قریب نہار مُنہ پینا اس مرض میں عجیب الخاصیت ہے علیٰ ہذا (۱۱) روغن اذخر ۴ ماشہ کے قریب پینا بھی یہی عمل کرتا ہے (۱۲) پرسیاوشاں ۷ ماشہ اور (۱۳) اندرجو ۶ ماشہ دونوں فرداً فرداً جوشاندہ کے طور پر استعمال کرنے سے مفید پڑتے ہیں۔ اسی طرح (۱۴) جنطیانا یعنے پکھان بید ۳ ماشہ کو جوش دیکر پینے سے ادرار بول کرتا اور پتھری کو توڑ کر نکالہ دیتا ہے (۱۵) بکبیخ ۳ ماشہ کا جوشاندہ بھی اس بیماری کے دفعیہ کے لئے خاص اثر رکھتا ہے (۱۶) خراطین (کینچوے) خشک کئے ہوئے پیس کر بقدر ۶ ماشہ کسی مناسب شیرہ کے ساتھ پینے سے پتھری کو توڑ دیتے ہیں (۱۷) عود صلیب ۳ ماشہ کو جوشا کر پینے سے بھی یہی تاثیر پیدا ہوتی ہے (۱۸) مُرغی کے جن انڈوں سے بچے نکل آئے ہوں اُنکی خاکستر بقدر ایک ماشہ کا کھانا سنگ وریگ مثانہ کے نکالنے میں عجیب الاثر ثابت ہوتا ہے اسی طرح (۱۹) اشنان ۶ ماشہ کے استعمال سے اور (۲۰) عود صلیب ۳ ماشہ کا سفوف کھلانے سے بھی اس بیماری کا ازالہ ہوجاتا ہے (۲۱) مُرغ اور مُرغی دونوں کے احشاء (اعضائے شکم) کو خوب دھو کر جلالیا جائے اور اندرونی طور پر اُس خاکستر کا استعمال کیا جائے تو نہایت زبردست شفائی اثر ہوتا ہے علیٰ ہذا (۲۲) بچھو کی راکھ بقدر ۴ رتی بھی اس میں عجیب الخاصیت ہے (۲۳) خرگوش کی خاکستر کو بھی مجربین نے اس باب میں مفید لکھا ہے (۲۴) روغن عقرب جو روغن زیتون میں بچھو کو ڈال کر دھوپ میں رکھنے سے بنایا جاتا ہے۔ طلاء اور پچکاری کے طور پر سنگ مثانہ کو فائیدہ مند ہے بشریفی میں لکھا ہے کہ (۲۵) ایک مولی کو خالی کر کے اُس میں حب القلت (تخم کلتھی) یا تخم شلغم بھر کر اُسی مولی کے اجزائے منخرجہ سے بھر بند کر کے خمیر لگائیں یا گل حکمت کر دیں۔ پھر گرم تنور میں رکھیں جب پک جائے تو اُن تخموں کو نکال کر پتھری کے مریض کو دو دو ماشہ کی مقدار میں تین روز تک دیں صحت ہوگی (۲۶) تخم معصفر (کسنبہ) ۳ ماشہ کا پانی میں شیرہ نکال کر مصری ڈال کر دو تین ہفتہ تک مداومت کرنے سے بہت فائیدہ

ہوتا ہے۔ اس سے قبض بھی رفع ہو جاتی ہے (۲۷) فلفل گرد ۰، عدد کو باریک پیس کر سات حصوں میں تقسیم کریں اور مناسب مُدرات کے ساتھ سات روز تک مریض کو استعمال کرائیں (۲۸) بھربھونچہ کے چھپہ کا دُود (دُھواں) بقدر ایک ماشہ پانی کے ساتھ کھانے سے بعض وقت دو گھڑی میں پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے (۲۹) ہُدہُد کا گوشت اور اُس کی ہڈیاں (۳۰) حجر الیہود ۲ ماشہ (۳۱) سیاہ زرد یا سُرخ چنے یہ سب اشیاء فرداً فرداً فائدہ مند ہیں (۳۲) برگ نیم ۱ تولہ کو ٹھنڈائی کی طرح رگڑ کر ایک پیالہ پانی میں ایک چھٹانک روغن گاؤ کا بگھار دیکر پینے سے سنگ گُردہ ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جاتا ہے (۳۳) پتھر پھوڑی بوٹی جسے کاسر الحجر بھی کہتے ہیں ۶ ماشہ رگڑ کر پینے سے بھی یہی عمل ہوتا ہے۔ رازی کہتا ہے کہ (۳۴) خرگوش کا گوشت سُرخ چنوں کے پانی میں پکا کر کھانا پتھری کے توڑنے میں قوی التاثیر ہے (۳۵) حجر الحوت (سنگ سرماہی) جو سفید سا پتھر مچھلی کے سر سے نکلا کرتا ہے ۲ ماشہ کی مقدار میں پیس کر دینا گُردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ اگر (۳۶) سنگ گردہ کے مریض کو کبوتر کے دو بچے نمک اور مصالحہ ڈالکر روغن کنجد میں بھون کر کھلائے جائیں تو بسا اوقات صحت ہو جاتی ہے مگر اس کے استعمال پر مداومت بھی کرنی پڑتی ہے۔ اگر کسی خاص حالت میں کھانے پینے کی ادویہ واغذیہ فائدہ نہ دیں تو دستکاری آخری حیلہ ہوتی ہے۔

مُسَکِّنَاتُ الوَجع یعنے درد کو تسکین دینے والی دوائیں

پتھری کے سبب سے جو درد لاحق ہو جاتا ہے اُس کی تسکین کے لئے (۱) تخم السی ۱۰ ماشہ اور اُن کا لعاب (۲) چلغوزہ ۷ ماشہ اور (۳) تخم خطمی ۶ ماشہ اور اُس کی جڑ وغیرہ استعمال میں لائی جاتی ہے۔ بعض اشیاء تخدیر (سن کر دینے) سے بھی درد کو فائدہ دیتی ہیں مثلاً (۴) تخم خشخاش ۶ ماشہ (۵) بزر البنج ۲ ماشہ اور (۶) لفاح (لکھمنی لکھمنا) ۱ ماشہ نیز (۷) افیون ۲ رتی اس باب میں فرداً فرداً مفید ہیں۔ ان کے علاوہ (۸) روغن بادام کا پینا یا حقنہ کرنا مثانہ کے درد کو بیحد نفع دیتا ہے۔ اسی طرح (۹) حب الغار ۶ ماشہ اور تخم خیار ۷ ماشہ کا شیرہ پینا اور لیپ کرنا نیز (۱۰) مویز شیریں ۱۵ عدد کا کھانا یا جوشاندہ پینا درد مثانہ کو زائل کرتا ہے۔ (۱۱) مُرغیوں کے سنگدانوں اور گُردوں کا خشک کر کے سفوف کی شکل میں پانی کے ساتھ کھانا بھی اس درد کی تسکین میں عجیب الاثر ہے (۱۲) ریوند چینی ۴ ماشہ کا استعمال کرنا درد

(۱۳) گیہوں کا نشاستہ، ماشہ کھانا دونوں دافع درد اشیاء میں سے ہیں (۴) خرفہ کا ساگ پکا کر کھانے سے بھی یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

مُفرداتُ الآبزَن یعنی آبزن کی مفرد دوائیں

پتھری کے مریضوں کو آبزن یعنی گرم پانی میں بٹھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور پانی کی قوت کو بڑھانے کے لئے اس میں ادویہ کو بھی جوش دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہاں وہ مفرد دوائیں لکھی جاتی ہیں جن کو آبزن مذکورہ میں داخل کرنے سے مُرکّب نسخوں کا سا شفائی اثر پیدا ہوتا ہے (۱) بابونہ (۲) نمام (کالی تکسی) (۳) خطمی کی لکڑی اور (۴) برگ کنجدان۔ سب چیزوں کو فرداً فرداً پانی میں جوشا کر آبزن کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اسی طرح (۵) گُل نیلوفر (۶) برگ کدو (۷) برگ بارتنگ (۸) برگ بنفشہ تر اور اُس کے پھولوں کا روغن نیز (۹) خبازی بُستانی بھی نفعمند ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۰) اسبغول (۱۱) برگ کرم (۱۲) حلبہ (میتھی) اور (۱۳) تخم کتان کو علیحدہ علیحدہ جوشا کر اُن میں کسی ایک کے پانی میں مریض کو بٹھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ گرمی سردی میں علاج بالضد کے اصول کو مدنظر رکھکر گرم و سرد دواؤں کو استعمال کرنا چاہیئے۔

مُقوّیاتُ الکُلیہ یعنی گُردہ کو قوّت دینے والی اشیاء

اِس ذیل میں جو مفرد ادویہ درج کی جاتی ہیں ان کے استعمال کرنے سے گردہ کا ضعف اور لاغری رفع ہوجاتی ہے (۱) انجیر خشک ۳ عدد کو اخروٹ ۹ ماشہ کے ساتھ کھانے سے گُردے گرم اور قوی ہوتے ہیں۔ اسی طرح (۲) مویز منقی ۱۸ عدد کھانے سے یہی فائدہ دیتا ہے (۳) کیلا حسب برداشت کے کھانے سے بھی گُردے گرم اور موٹے ہوجاتے ہیں (۴) بلیون یعنی ناگدون ۶ ماشہ اور (۵) اسارون ۹ ماشہ گردہ اور مثانہ کو تقویت دینے کے علاوہ اُن کا تنقیہ کرنے میں بھی عجیب الاثر ہیں (۶) سعد ۹ ماشہ کا استعمال بھی ان ہردو اعضاء کو تقویت دیتا ہے۔

الاَغذیۃ المُوافِقۃ لِلکُلی والمثانہ یعنی گُردے اور مثانہ کیلئے موافق غذائیں

(۱) پرندوں کے گوشت: بالخصوص چڑیاں اور پہاڑی جانور بھُنے ہوئے موافق ہیں

(۲) فربہ مُرغیاں (۳) نیمبرشت انڈے کی زردی بھی قروح مثانہ اور سرد امراض کے لئے اغذیہ صالحہ ہیں (۴) سمک رضراضی (وہ مچھلی جو پانی میں پتھریلی جگہ میں رہتی ہے) اور (۵) چولائی کا ساگ وغیرہ مناسب غذائیں ہیں اور قروح گردہ و مثانہ کو دھو کر اُن پر غرو دیتا یعنی لیس پیدا کرتی ہیں (۶) گدھی کا دودھ اور (۷) بکری کا دودھ خصوصاً اگر ان حیوانوں کو کثیرا، نشاستہ اور صمغ عربی اور مُدرات یعنی مشہور پیشاب آور بزور کھلائے جائیں تو ان اعضاء کے زخموں کی حالت میں مفید پڑتا ہے۔ ان کے علاوہ (۸) قرعیہ (کدو والی غذا) (۹) رمانیہ (انار دانہ والی غذا) (۱۰) زرشکیہ (زرشک والی غذا) اور (۱۱) زیرباجات (وہ شوربے جو مناسب حال مصالحوں سے ترتیب دیئے جائیں) بھی فائدہ مند ہیں۔ اسی طرح (۱۲) اسفاناخیہ (پالک والی غذا) اور (۱۳) شعیریہ (جَو والی غذا) نیز دیگر اسی قسم کی چیزیں مناسب ہیں۔

قروح مثانہ کے مریضوں کو میوؤں میں سے (۱۴) خربوزہ (۱۵) خیار (۱۶) زعرور (دولانہ۔ سیب صحرائی) (۱۷) امرود (۱۸) بہ (۱۹) سیب اور (۲۰) انار شیریں موافق ہیں اسی طرح (۲۱) بادام کی بھونی ہوئی گریاں (۲۲) فندق (بادام صحرائی) (۲۳) پستہ (۲۴) مغز حب الصنوبر یعنے چلغوزہ اور (۲۵) کیلا سب نافع ہیں۔

تُرش۔ زیادہ نمکین اور تیز چیزیں مُضر ہیں اُن سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

اَغذِیَۃُ اَصحَابِ الحَصَاتِ

پتھری کے مریضوں کیلئے مناسب غذائیں

(۱) خمیری روٹی گیہوں کے آٹے کی جس میں بادیان اور کلونجی ڈال کر پکائی گئی ہو معتدل آنچ کی ہو یعنی نہ تو خام اور نہ جلی ہوئی (۲) شیر خوار بزغالہ کا گوشت یا (۳) جوان بکری کا گوشت بھی موافق غذائیں ہیں۔ علیٰ ہذا (۴) مُرغ کے چینغدں (۵) تیتروں (۶) بٹیروں (۷) چڑیوں اور (۸) ابابیلوں کے گوشت بھی مناسب ہیں (۹) مُرغی کی چربی (۱۰) نیمبرشت انڈے کی زردی (۱۱) روغن زیتون (۱۲) روغن بادام سب فرداً فرداً مفید اشیاء ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۳) پیاز کو نخود آب میں پکا کر کھانا بہت فائدہ مند ہے۔ میوؤں میں سے (۱۴) انجیر تازہ مفید ہے۔

(۱۵) پستہ میں خاص طور پر پتھری کو توڑنے کی طاقت ہے (۱۶) مویز منقیٰ کا کھانا (۱۷) گنا

چوسنا (۱۸) قند سیاہ کا استعمال کرنا اور (۱۹) مغز بادام کا شکر سفید کے ساتھ تناول کرنا مناسب اشیاء ہیں +

اَلْاَغْذِیَۃُ الْمُوَلِّدَۃُ لِلْحَصَاۃِ

پتھری کو پیدا کرنے والی غذائیں

جتنی غذاؤں سے خلط غلیظ پیدا ہوتی ہے وہ سب پتھری کے پیدا کرنے والی اور اس مرض کے مریضوں کے لئے بالخصوص مُضر ہیں۔ مثلاً (۱) بہت بڑی بڑی مچھلیاں (۲) گائے بھینس وغیرہ کا گوشت (۳) سوکھایا ہُوا نمک سود گوشت (۴) پائچے (۵) جانوروں کے مغز (۶) توے پر بھونے ہُوئے گوشت اور (۷) اُبلے ہُوئے انڈے سب پتھری کو پیدا کرنے والی غذائیں ہیں۔ اسی طرح گیہوں کے مَیدہ سے جس قدر اشیاء تیار کیجاتی ہیں اور خصوصاً جن میں دودھ بھی شامل کیا گیا ہو زیادہ مُضر ہیں۔ مثلاً (۸) اطریہ یعنی سوئیاں (۹) جلیبی (۱۰) خشکنانج (وہ روٹی جس پر چربی لگائی گئی ہو) (۱۱) مختلف قسم کے حلوے (۱۲) فالودہ (۱۳) عصیدہ (وہ روٹی جو مَیدہ کو گھی میں گوندھ کر پکائی گئی ہو) اور (۱۴) ہریسہ یہ سب اغذیہ خلط غلیظ کے پیدا کرنے والی اور پتھری کے مریضوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ نامناسب ہیں (۱۵) پنیر اور بالخصوص خشک پنیر بالاتفاق پتھری کو پیدا کرنے والا ہے (۱۶) دودھ بھی پتھری کی تولید میں طبعی غلظت کی وجہ سے اعانت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ دُودھ پینے والے اکثر اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں +

میووں میں سے (۱۷) شفتالو (۱۸) زرد آلو (۱۹) سیب (۲۰) امرود اور اسی قسم کے دیگر پھل مولّدِ حصاۃ ہیں اسی طرح (۲۱) ملج (کھجور کے درخت میں کچے انگوری شکل کا ایک پھل ہوتا ہے) کا بکثرت کھانا (۲۲) ناصاف اور کھاری پانیوں کا استعمال کرنا نیز (۲۳) دیر ہضم اور زیادہ سرد سبزیوں کا کھانا بدستور مضر ہے۔ ایسے ہی گوشت کا ہمیشہ اور بکثرت کھانا بھی یہی نقصان رکھتا ہے (۲۴) بطخ اور (۲۵) کلنگ کا گوشت بھی پتھری پیدا کرتا ہے۔ اس مرض میں (۲۶) چاول خصوصاً دُودھ کے ساتھ مضر ہیں اور اسی طرح (۲۷) خرگوش نیز (۲۸) پہاڑی بکرے کا گوشت بھی مُضر ہوتا ہے +

مُنَقِّیَاتُ المَثَانَہ وَمُفَتِّحَاتُ سُدَدِہَا

مثانہ کا تنقیہ کرنے اور اُسکے سُدوں کو کھولنے والی دوائیں

(۱) اسارون ۹ ماشہ (۲) روغن بابونہ (۳) سرد کوہی ۱۰ ماشہ کا پھل ان سب کا سفوف مالش اور جوشاندہ کے طور پر استعمال کرنا مثانہ کا تنقیہ کرتا ہے۔ انکو پرسیاؤ شاں ۷۔ماشہ یا بیخ خطمی ۹ ماشہ کے پانی سے کھانا زیادہ مناسب ہے۔ اسی طرح (۴) بادام تلخ ۱۰ ماشہ کا کھانا مثانہ کے پختہ ورموں کی پیپ اور آلائش وغیرہ کو صاف کرتا ہے (۵) عنب الثعلب ۱۰ تولہ اور (۶) برنجاسف ۷۔ماشہ کا جوشاندہ پینے سے بھی یہی فائدہ مترتب ہوتا ہے (۷) اہل (ہاؤبیر) ۵۔ماشہ کو افسنتین ۳ماشہ کے ساتھ جوش دیکر پینے سے بھی مثانہ کا تنقیہ اور اُس کے سُدوں کی تفتیح ہوتی ہے۔ اسی طرح (۸) حب البلسان ۲ ماشہ (۹) حب البان ۵ ماشہ (۱۰) تخم فنجنکشت (سنبھالو) ۳ ماشہ (۱۱) بیخ سوسن ۹ ماشہ (۱۲) جنگلی پودینہ ۹ ماشہ ان سب ادویہ سے فرداً فرداً یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں ایسے ہی (۱۳) افسنتین کا جوشاندہ ۶۔ماشہ پینا بھی منقی مثانہ ہے (۱۴) فوۃ الصباغین یعنے مجیٹھ ۳ ماشہ کا جوشاندہ اور (۱۵) پودینہ نہری ۷ ماشہ کا جوشاندہ دونوں فرداً فرداً پینے سے فائدہ مند ہیں ؛

اَوْرَامُ المَثَانَہ

مثانہ کا ورم عام طور پر گرم ہُوا کرتا ہے۔ اس کا مادہ خون۔ صفرا دیا دونوں ہوتے ہیں۔ اس عضو میں ورم بارد بلغمی یا ورم صلب صفرا دی نہایت نادر الوقوع ہیں۔ اس مرض کے اسباب مادہ گرم: ہموار سنگریزہ کی خراش۔ اور چوٹ لگنا یا گر پڑنا وغیرہ ہیں۔ مثانہ میں نہایت سخت چبھنے والے درد کا حساس۔ پیشاب کی رکاوٹ تیز بخار۔ ہاتھ پاؤں کی سردی اور زبان کی سیاہی ورم گرم مثانہ کی علامتیں ہیں۔ دموی اور صفراوی مادہ میں فرق کرنے کے۔ لئے صرف پیاس اور د د کی ش۔ت وخفت

ہورین ہر دو اخلاط کے آثار مخصوصہ پر نظر ڈالنی چاہیئے +

علاج :۔ (۱) بنفشہ کو پانی میں پکا کر مریض کو اُس میں بٹھانا یا اسی جوشاندہ سے تراڑہ کرنا نفعمند ہے اسی طرح (۲) خبازی کے جوشاندہ سے آبزن اور نطول کرنا کثیر النفع ہے (۳) شربت بنفشہ ۲ تولہ میں لعاب بہیدانہ ۶ ماشہ ڈال کر پینا بھی عجیب الاثر ہے (۴) روغن بنفشہ سے مثانہ پر طلاء کرنا عمدہ علاج ہے۔ لیکن سرد اور قابض ادویہ کے لیپ کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے (۵) خرفہ کے ساگ کا نچوڑا ہُوا پانی بقدر ۵ تولہ اور (۶) عصارہ کاسنی پینے اور ضماد کرنے سے مثانہ کی حرارت اور ورم گرم کو زائل کرتے ہیں (۷) زوفائے رطب ۶ ماشہ کو جوش دیکر پینا مثانہ کے سرد ورم اور صلابت کو فائدہ دیتا ہے۔ ایسے ہی (۸) پرسیاؤشاں ۷ ماشہ کو پانی میں پکا کر اُس میں مغز فلوس خیارشنبر ۲ تولہ کو حل کرکے اور روغن بادام کو شامل کرکے پینے سے بھی یہی تاثیر پیدا ہوتی ہے (۹) حلبہ کے جوشاندے کی پچکاری کرنا اس ورم کو نافع ہے۔ اسی طرح (۱۰) بابونہ (۱۱) اکلیل الملک اور (۱۲) خطمی وغیرہ کو فرداً فرداً جوشا کر آبزن کرنے سے سرد ورم تحلیل ہو جاتا ہے +

اَوجَاعُ المَثَانَہ یعنی مثانہ کے درد

مثانہ میں گرمی۔ سردی اور ریح وغیرہ اسباب سے درد لاحق ہو جایا کرتے ہیں۔ گرم درد کی حالت میں درد۔ سوزش مثانہ۔ پیاس اور زردی و سوزش بول وغیرہ علامات پائے جاتے ہیں اور سردی سبب کی حالت میں اس کے برعکس یعنی سفیدی قارورہ اور عدم سوزش وغیرہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں +

علاج :۔ (۱) بارتنگ کی جڑ ۹ ماشہ اور پتے پینے اور طلاء کرنے سے مثانہ کے گرم دردوں کو نفعمند ہیں۔ اسی طرح (۲) خسکدانہ ۹ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے بھی اس قسم کے درد زائل ہو جاتے ہیں (۳) نیلوفر ۵ ماشہ اور اُس کی جڑ اور بیج خیساندہ یا جوشاندہ کے طور پر پینے سے فائدہ ہوتا ہے (۴) روغن بادام شیریں ۱/۲ تولہ پینے۔ مالش کرنے یا حقنہ کرنے سے ہر طرح مفید ہے۔ علاوہ ازیں (۵) روغن گل ۱ تولہ برگ خبازی کے جوشاندہ کے ساتھ پینے یا مثانہ پر ضماد کرنے سے عجیب الاثر ہے۔ اگر (۶) گائے

کا تازہ دُوہا ہُوا دُودھ لیکر اُس میں روغن گُل ملا کر حقنہ کیا جاوے تو درد نہ کور کو مفید ہے (۷) گگروی کے بیج ۲. ماشہ (۸) کشنیز خشک ا تولہ اور (۹) خرفہ کے پتوں کا نچوڑ بقدر ۵ تولہ ہر ایک فرداً فرداً ضماد کرنے اور پینے سے نافع ہے (۱۰) عناب ۸ اعدد (۱۱) کاکنج ۶ ماشہ اور (۱۲) گل مخسول ۲. ماشہ تینوں کا شیرہ نکال کر پینے سے فائدہ دیتے ہیں علاوہ ازیں (۱۳) بادیان ۲. ماشہ اور (۱۴) سنبل رومی ۳ ماشہ شیرہ کے طور پر پینے سے اس درد مثانہ کو جو سردی سے لاحق ہُوا ہو آرام ہو جاتا ہے (۱۵) تخم شبت ۴. ماشہ کا شیرہ ریاح مثانہ کو تحلیل کرتا ہے (۱۶) حب الغار ۶ ماشہ کو پیس کر اور شہد خالص ملا کر پینے سے سُدوں اور غلیظ ریاح سے لاحق ہونے والے درد زائل ہو جاتے ہیں (۱۷) بابونہ سے تکمیدہ نطول کرنا بھی نافع ہے (۱۸) گوگل ۲. ماشہ کے اندرونی استعمال سے بھی درد مثانہ کو شفا ہوتی ہے اور سُدے رفع ہو جاتے ہیں (۱۹) فرا سیون (بسکھپرہ) روغن زیتون اور پانی میں پکا کر یا خالی پانی میں جوش دیکر مثانہ کے مقام پر نکور کرنے سے مثانہ کے اکثر ریحی عارضات اور دردوں کو شفاء ہوتی ہے (۲۰) تخم انجرہ ۶ ماشہ کو اصل السوس کے جوشاندہ کے ساتھ پینے سے بھی بہی اثر ہوتا ہے (۲۱) مویز منقیٰ کا جوشاندہ پینا یا اُسے کھانا درد مثانہ کو رفع کرتا ہے (۲۲) مرغیوں کے معدوں اور گردنوں کو خشک کرکے پیس لیں اور تھوڑی سی مرچکی ملا کر درد مثانہ کے مریض کو کھلائیں۔ مفید ہوتا ہے۔

قُرُوحُ المَثَانَہ یعنی مثانہ کے زخم

اس بیماری کا سبب صفراوی خلط کا گذرنا یا پتھری کا خراش کرنا ہے۔ اور اُسکی علامتیں درد مثانہ۔ تنگی۔ سوزش اور بدبوئے بول۔ نیز پیشاب کے ساتھ سبوس کی شکل کے چھلکوں اور پیپ کا نکلنا وغیرہ ہیں۔ یاد رہے کہ جو چھلکے مثانہ سے علیحدہ ہو کر آتے ہیں اُنکا رنگ سفید ہوتا ہے اور جو گُردوں سے آتے ہیں اُنکا رنگ سُرخ ہُوا کرتا ہے۔

عِلاج:۔(۱) گدھی۔ بکری اور گھوڑی کا دودھ فرداً فرداً پینے سے قروح مثانہ کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح (۲) مکھن (۳) ماء الجبن جو ترش نہ ہو اور (۴) تخم خیارین ۹ ماشہ کا شیرہ نیز (۵) کاکنج ۶ ماشہ کا شیرہ یہ سب اشیاء اس عضو کے زخموں کو فائدہ دیتی ہیں (۶) رب السوس ۹ ماشہ (۷) خربوزہ کے ا تولہ بیجوں کا شیرہ پینا بھی شفاء بخش ہے (۸)

لعاب اسبغول ۹ ماشہ روغن گل کے ساتھ پینا بھی یہی اثر رکھتا ہے علیٰ ہذا (۹) تخم خشخاش ۱۰ ماشہ (۱۰) تخم خیار ۹ ماشہ (۱۱) تخم خرفہ ۹ ماشہ (۱۲) مغز بادام شیریں ۲ تولہ اور (۱۳) تخم خماض یعنی چوکا ۵ ماشہ ان سب کا فرداً فرداً شیرہ نکال کر پینے سے بھی اس مرض میں شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے علاوہ ازیں (۱۴) کہربا ۱ ماشہ (۱۵) نشاستہ ۷ ماشہ (۱۶) کتیرا ۴ ماشہ (۱۷) مغز تخم کدو ۶ ماشہ جملہ ادویہ علیحدہ علیحدہ مفید ہیں (۱۸) مومیائی دُورتی کے پینے اور روغن زنبق میں حل کر کے طلاء کرنے سے عمدہ تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اندرونی طور پر استعمال کرنے کے لئے تازہ دوھے ہوئے دودھ میں حل کر لینا چاہیئے (۹:) مُرمکی ۱ ماشہ کا کھانا اور (۲۰) بیخ ہلیون یعنی ناگدون کی جڑ ۹ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا تنہا یا شہد خالص ملا کر بہت فائدہ دیتا ہے اگر اس میں تخم خربوزہ ۶ ماشہ کا شیرہ بھی شامل کر لیا جائے تو عمل زیادہ قوی ہو جاتا ہے (۲۱) جاؤشیر ۳ ماشہ کو کسی شربت کے ساتھ پینے سے سوزش مثانہ رفع ہو جاتی ہے (۲۲) مُرغی کا مرغن شوربا جرب اور قروح مثانہ کو نہایت موافق اور نفعمند ہے اس کے علاوہ (۲۳) گل مختوم (۲۴) گل قیمولیا (۲۵) شادنج مغسول (۲۶) افیون (۲۷) روغن گل (۲۸) سفیدہ (۲۹) کاغذ سوختہ اور (۳۰) شاخ گوزن سوختہ یہ سب چیزیں پچکاری کے طور پر مثانہ کے زخموں۔ سوزش۔ جرب اور خارش کو فرداً فرداً زائل کرتی ہیں۔ ایسے ہی (۳۱) کُندر (۳۲) انزروت (۳۳) مُرمکی (۳۴) مُرغی کی چربی اور (۳۵) بطخ کی چربی ان میں سے کسی ایک کو دُودھ کے ساتھ ملا کر پچکاری کرنا بھی عجیب الاثر ہے +

حُرقَۃُ المَثَانہ یعنی مثانہ کی سوزش

یہ مرض بھی بالاکثر گرم اسباب سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اور بول کے اندر گرم صفراوی مواد کے مندفع ہونے یا مثانہ میں بقدر معمول ٹھیرنے سے۔ یا اُس کی اندرونی سطح کے خراشیدہ ہونے سے اس قسم کی سوزش کا احساس ہُوا کرتا ہے +

علاج: (۱) بھیدانہ ۳ ماشہ کا لعاب تنہا یا تازہ روغن بنفشہ ۲ تولہ کے ساتھ بہت مفید ہے (۲) بنفشہ ۹ ماشہ کو اُسکی مشابہ قوت کی کسی چیز سے ملا کر دینے سے بھی سوزش مثانہ کو بہت فائدہ ہوتا ہے مگر اسکا روغن اس باب میں نہایت قوی العمل چیز ہے اسی طرح (۳) اسبغول ۹ ماشہ کا لعاب کسی قدر روغن گل یا روغن بادام شیریں کے ساتھ

پینا بہترین مؤثرات میں سے ہے (۴) روغن بادام شیریں ۱/۲ تولہ پینے اور پچکاری کرنے سے نیز بادام کھانے سے بھی نفع ہوتا ہے (۵) مغز تخم خربوزہ ۱ تولہ کا شیرہ عرق گلاب میں نکال کر پینے سے نیز (۶) تخم کاہو بستانی ۶ ماشہ کو شربت بنفشہ ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کرنے سے آرام ہو جاتا ہے (۷) پالک اور (۸) خرفہ کا ساگ دونوں پکا کر کھانے سے سوزش مثانہ کو رفع کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا (۹) روغن بہ کے احلیل (نالیزہ) میں ٹپکانے سے بول اور مثانہ کی جلن دور ہوتی ہے (۱۰) روغن گل ۱/۲ تولہ کو جنگلی گائے کے دودھ کے ساتھ پینا بھی اس مرض میں جلیل النفع ہے (۱۱) اس کے درخت کا پھل ۱ تولہ خشک یا تر کھانے سے مفید پڑتا ہے (۱۲) گنا چوسنے سے بھی یہ سوزش شفا پذیر ہوتی ہے۔ اسی طرح (۱۳) آش جو اور (۱۴) نیمبرشت انڈے اس مرض میں موافق اور نفع بخش غذائیں ہیں (۱۵) کاسنی (۱۶) کدو اور (۱۷) ماش روغن بادام کے ساتھ (۱۸) چوزوں اور (۱۹) فربہ مرغی کا شوربا خصوصاً اگر کدو اور پالک وغیرہ ڈال کر پکایا گیا ہو۔ یہ سب اغذیہ سوزش مثانہ کے مریضوں کیلئے فائدہ مند ہیں۔

جمود الدم فی المثانہ

مثانے میں خون کا جم جانا

اس مرض کے اسباب مختلف ہیں بعض دفعہ مثانہ میں جگر یا گردہ سے خون آ کر منجمد ہو جاتا ہے۔ کبھی چوٹ لگنے۔ گر پڑنے یا زیادہ بوجھ اٹھانے سے مثانہ کی کوئی بڑی رگ پھٹ جاتی ہے اور اس سے خون نکل کر جم جاتا ہے۔ تشخیص کا طریق یہ ہے کہ اگر مذکورہ بالا اسباب میں سے کسی ایک کے بعد یا بول الدم یعنے خونی پیشاب آنے کے پیچھے چہرہ کے رنگ کی زردی۔ بیقراری۔ غشی۔ ہاتھ پاؤں کی سردی۔ ٹھنڈا پسینہ۔ اور بعض بعض وقت لرزہ عارض ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مثانہ میں خون جم گیا ہے۔

علاج :- (۱) ہینگ ۲ ماشہ (۲) زراوند طویل ۲ ماشہ اور (۳) جند بیدستر یا پنیر مایۂ خرگوش ہر تین یہ سب دوائیں پینے سے جمے ہوئے خون کو تحلیل کرتی ہیں اگر انکو خاکستر چوب انگور کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اور بھی قوی العمل ہو جاتی ہیں (۴) خاکستر شبت ۳ ماشہ سکنجبین ۳ تولہ کے ساتھ چاٹنے سے یا (۵) جو شاندہ بابونہ ۳ ماشہ میں روغن بادام ڈال کر پینے سے بھی خون

خون منجمد تحلیل ہوجاتا ہے۔

حُرقۃُ البَوَل وبَول اُلدَم

پیشاب کی سوزش اور خون کا پیشاب

پیشاب کی سوزش کا علاج وہی ہے جو مثانہ کی سوزش میں مرقوم ہوا لیکن اس باب میں (۱) کشنیز تر عظیم الشان خاصیت رکھتا ہے۔ اگر (۲) مُرغی فربہ کے شوربے میں اسے شامل کرکے پکایا جائے تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

بول الدم کی بیماری میں (۳) انجبار کے متعلق غافقی نے لکھا ہے کہ ایک شخص دس سال تک خونی پیشاب کے مرض میں مبتلا رہ کر اسی نبات کے استعمال سے شفایاب ہوا اس کا رُب۔ شربت اور جڑھ کا چھلکا اندرونی استعمال سے اس بیماری کا قلع قمع کر دیتا ہے اسی طرح (۴) کا کنج ۶ ماشہ کو ایک ہفتہ تک استعمال کرنے سے خونی پیشاب کو آرام ہوجاتا ہے (۵) مُرغی کا انڈا کچا پینے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۶) گل لرمنی، ماشہ (۷) نشاستہ ، ماشہ (۸) کہربا ۱۰ ماشہ (۹) شادنہ مغسول ۶ ماشہ (۱۰) صمغ عربی ۴ ماشہ (۱۱) دم الاخوین ۳ ماشہ (۱۲) گل انار ۴ ماشہ (۱۳) پھٹکڑی ۱ ماشہ (۱۴) اقاقیہ ۲ ماشہ اور (۱۵) شاخ بارہ سنگا سوختہ ۳ رتی سب دوائیں فرداً فرداً کھانے سے اس مرض کو زائل کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۶) تخم خبازی ۳ تولہ (۱۷) تخم خشخاش ۶ ماشہ (۱۸) تخم خیارین ۹ ماشہ (۱۹) تخم خربوزہ ۱ تولہ (۲۰) تخم خرفہ ۹ ماشہ (۲۱) مازو ۳ ماشہ (۲۲) جفت بلوط ۴ ماشہ (۲۳) پوست انار ۹ ماشہ (۲۴) تخم کاہو ۶ ماشہ (۲۵) افیون ایک یا دو رتی (۲۶) بزر البنج سفید ۱۰ ماشہ اور (۲۷) کندر ۱۰ ماشہ یہ تمام ادویہ داخلی طور پر استعمال کرنے سے پیشاب کے مرض کو شفاء حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح (۲۸) خرفہ کے ساگ کا پانی بقدر ۷ تولہ (۲۹) عنب الثعلب کا نچوڑہ تولہ (۳۰) گل ہمیشہ بہار کا نچوڑہ تولہ اور (۳۱) بارتنگ کا پانی ۷ تولہ اس مرض کے لئے بہترین دوائیں ہیں۔ علیٰ ہذا (۳۲) آب زرشک ۲ تولہ اور (۳۳) گائے کی لسی پینے سے بھی شفاء ہوتی ہے (۳۴) لعاب اسبغول ۹ ماشہ کا پینا مخصوص دوا ہے (۳۵) اقاقیا ۲ ماشہ (۳۶) صندل ۴ ماشہ اور (۳۷) سماق ۱۰ ماشہ میں سے کسی ایک کو یا سب کو خرفہ کے پانی میں پیس کر پیڑو پر لیپ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے

اغذیہ:- (۱) پرندوں کے گوشت (۲) سماقیہ (۳) زرشکیہ (۴) رمانیہ (۵) ریباسیہ (۶) حصرمیہ (۷) نیمبرشت انڈوں کی زردی (۸) شیرہ بادام (۹) شیرہ تخم خشخاش اور (۱۰) گائے کی لسی کے ساتھ روٹی یہ سب غذائیں بول الدم کے مرض میں موافق ہیں۔

مضرات:- (۱) کرسنہ کے کھانے پر مداومت کرنے سے خونی پیشاب کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے (۲) ابہل یعنی ہاؤبیر اور (۳) مجیٹھ سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے

احتباس البول وعسرہ

پیشاب کا بند ہو جانا اور بدشواری آنا

اس بیماری کے اسباب مختلف اور متعدد ہیں۔ اسکا وقوع بعض اوقات سُدار خلط سے ہوتا ہے اور کبھی صفراوی خلط سے۔ کبھی مثانہ کی حس کے ضعف سے کبھی عضلہ کے استرخاء سے اور بعض دفعہ گوشت زائد کے پیدا ہو جانے سے تنگیِ مثانہ وگردہ سے بھی اس قسم کی حالت واقع ہوتی ہے۔ اور عمداً پیشاب کو روک کر بیٹھے رہنے کی عادت بھی اس کا سبب ہو جایا کرتی ہے۔ ہر ایک سبب اپنی مخصوص علامتوں سے متمیز ہو سکتا ہے۔

علاج:- (۱) ہلیون یعنی ناگدون کی جڑ ۹ ماشہ کو جوش دیکر پینے سے پیشاب کی تنگی اور دشواری رفع ہو جاتی ہے (۲) نخود سیاہ دو تولہ کا جوشاندہ پینے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۳) خرگوش کی پشم سے بخور (دھونی) کرنا اور اُسکے گوشت کا کھانا بند پیشاب کو کھولتا ہے (۴) جراد یعنی ٹڈیوں سے دھونی دینا۔ عورتوں کے عسر البول میں خصوصیت سے مفید ہوتا ہے (۵) روغن بادام شیریں ۱ تولہ کے پینے سے بھی یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں (۶) ہلیلہ کابلی ۸ ماشہ کو پانی میں جوشاکر استعمال کرنے سے نفع ہوتا ہے (۷) قیصوم (بوئے مادراں) ۷ ماشہ کھانا یا پانی میں نکال کر پینا اور (۸) اُشنان سبز ۲ ماشہ کا جوشاندہ استعمال کرنا اس باب میں جید الاثر ہے (۹) دارچینی ۷ ماشہ (۱۰) جوڈبو ۲ ماشہ (۱۱) حب البلسان ۲ ماشہ

؎ وہ غذائیں جن میں سماق، زرشک، انار، ریباس اور ترش انگور شامل کئے گئے ہوں۔

(۱۲) سداب ۶ ماشہ (۱۳) بیخ خطمی ۸ ماشہ اور (۱۴) پرسیاؤشاں ۷. ماشہ یہ سب دوائیں فرداً فرداً جوشاندہ کے طور پر شہد خالص ملا کر پینے سے سودمند ثابت ہوتی ہیں اسی طرح (۱۵) بیخ انجدان ۷. ماشہ (۱۶) مجیٹھ ۳ ماشہ (۱۷) پودینہ بستانی ۲ ماشہ (۱۸) آرد کرسنہ یعنے مٹر کا سفوف ۹ ماشہ سرکہ کے ساتھ (۱۹) تخم گاجر دشتی ۲. ماشہ اور (۲۰) تخم بادروج یعنی جنگلی تلسی ۶ ماشہ ہر ایک دوا علیحدہ علیحدہ داخلی طور پر استعمال کرنے سے پیشاب کی تنگی اور رکاوٹ کو دُور کرتی ہے۔ اگر سوزش شامل نہ ہو تو (۲۱) لہسن۔ جو سے کے کھانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۲۲) مومیائی کو روغن زنبق میں ملا کر اُس میں فتیلہ (بتی) چرب کر کے مقعد میں حمول کرنے سے بھی پیشاب کُھلجاتا ہے (۲۳) زعفران کی ایک تری یعنی تار نائزہ میں رکھنے سے اور (۲۴) نمک کو مقعد کے اندر حمول کرنے سے بھی خوب ادرار ہوتا ہے (۲۵) روغن بلسان سے نائزہ میں پچکاری کیجائے تو بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے (۲۶) بکری کا تازہ دوہا ہُوا دودھ پینے سے بھی تنگی بول رفع ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا (۲۷) خالص کھانڈ ۲ تولہ روغن زرد ۲ تولہ میں ملا کر پینے سے نیز (۲۸) سنبل الطیب ۳ ماشہ کا سفوف یا جوشاندہ پینے سے بھی بول کی کشائیش ہوتی ہے (۲۹) حرمل کے بیج کا سفوف بقدر ۶ ماشہ کھانا اور تخم ترب ۳ ماشہ کو سرکہ کے ساتھ پینا قوی مدرات میں سے ہیں (۳۰) بکرے کا مثانہ جلا اور پیس کر نائزہ میں رکھنے اور (۳۱) ورق طلاء کے بقدر ۶ رتی کے کھانے سے بھی یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں (۳۲) لیموں کا دو حصہ کر کے بیج نکالدیں اور اس کے اندر شورہ قلمی بھر کر چاقو کی نوک سے تہ میں بٹھلاتے جائیں پھر اُس لیموں کو کوئلوں پر رکھدیں جب اس کے پانی میں جوش آجائے تو اُتار کر سرد کریں اور مریض کی ناف پر ملیں شفائی اثر ہوگا (۳۳) شورہ قلمی بمقدار ساڑھے چار ماشہ لیکر ہموزن شکر سفید ملا کر سفوف بنالیں۔ اس کے کھانے سے یا تنہا شورہ کے پانی میں حل کر کے کئی بار پلانے سے بول کی تنگی دُور ہو کر عمدہ تاثیر ہوتی ہے علامہ قرشی نے شیخ الرئیس سے نقل کیا ہے کہ (۳۴) آب ترب ۶ تولہ کا پینا اس باب میں عجیب النفع دوا ہے۔

اَلْبَوْلُ فِی الْفِرَاشْ یعنی سوتے میں بستر پر پیشاب کر دینا

اس مرض کا سبب مثانہ کے عضلہ کا مسترخی (ڈھیلا) ہوجاتا ہے۔ اور یہ زیادہ

ترنجوں اور طوبت مزاج کی وجہ سے لاحق ہوا کرتا ہے۔

علاج :- (۱) خرگوش کا گوشت مداومت کے ساتھ کھانے سے اس بیماری کا ازالہ ہو جاتا ہے (۲) پھٹکڑی اور (۳) گندھک ملے ہوئے پانی میں مریض کو بٹھانے سے فائدہ ہوتا ہے (۴) پوست سنگدانہ مرغ کی اندرونی جھلی کو دھو اور بھون کر بطور سفوف بقدر ۲ ماشہ کھانے سے یہ مرض رفع ہو جاتا ہے (۵) آرد بلوط ۴ ماشہ کو شہد خالص میں باریک کرکے ملا لیں اور مریض کو چٹائیں سود مند ہوگا (۶) زیرہ سیاہ ۵ ماشہ کو نمک اور شہد کے ساتھ ملا کر متواتر کھانے سے نفع ہوتا ہے۔ اسی طرح (۷) بکرے کا گردہ پکا کر مداومت کے ساتھ کھانے سے شکایت رفع ہو جاتی ہے (۸) جوز یعنے اخروٹ ۱۔ تولہ کے کھانے سے بھی آرام ہوتا ہے۔ بلغاری اور دیگر اطباء کی ایک معتبر جماعت کا اتفاق ہے کہ (۹) خولنجاں کا سفوف بقدر ساڑھے چار ماشہ سرد پانی کے ساتھ کھانے سے یہی فائدہ ہوتا ہے علیٰ ہذا (۱۰) سنبل رومی ۳ ماشہ کے بطور جوشاندہ پینے یا پیڑو پر لیپ کرنے سے شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے

سَلَسُ البَولِ وَکَثرَتہٗ

پیشاب کا بلا ارادہ اور کثرت سے آنا

اس کے اسباب مثانہ کا استرخاء اس کے عضلہ کا ڈھیلا پڑ جانا جو اکثر سردی سے لاحق ہوتا ہے۔ بعض اوقات مثانہ کی گرمی کا بھی یہ انجام ہوا کرتا ہے۔ سردی سبب کی حالت میں قارورہ سفید اور بلا سوزش پایا جاتا ہے اور پیاس بالکل نہیں ہوتی۔ اور گرمی پہنچنے سے تخفیف معلوم ہوتی ہے۔ گرمی کے سبب سے ہو تو قارورہ کی رنگینی۔ مزاج کی گرمی اور گرم اشیاء سے متنفر ہونا وغیرہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

علاج :- (۱) جاوتری ۲ ماشہ کا کھانا سردی کے سبب سے لاحق ہونے والے سلس البول کو زائل کر دیتی ہے۔ بشرطیکہ اس کے استعمال پر مداومت کیجئے۔ ناف اور پیڑو پر لیپ کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۲) خولنجاں ۴ ماشہ کا سفوف یا جوشاندہ اس باب میں قوی العمل ہے (۳) انجیر خشک ۷ عدد کا کھانا پیشاب کو نہایت قوت کے ساتھ روکتا ہے۔ اسی طرح (۴) سداب ۶ ماشہ اور (۵) کندر ۱ ماشہ کا کھانا نیز۔ جندبیدستر

۴۔رتی (۷) لونگ ۷-۹ ماشہ (۸) عاقر قرحا ۷-۹ ماشہ اندرونی طور پر استعمال کرنے سے اس مرض کا ازالہ ہو جاتا ہے (۹) روغن بید انجیر ۴ تولے کے پینے اور پیڑو پر ملنے سے بھی صحت ہو گی۔ اسی طرح (۱۰) بہمن سرخ اور سفید ۶۔۱۰ ماشہ (۱۱) قسط تلخ ۲ ماشہ (۱۲) کلونجی ۱۔ ماشہ سے ۵ ماشہ تک نیز (۱۳) زیرہ سیاہ ۵ ماشہ آملہ اور شہد کے ساتھ کھانے سے بہت مفید پڑتے ہیں علاوہ ازیں (۱۴) عود ہندی ۳ ماشہ (۱۵) نارجیل ۳۔۱۰ ماشہ (۱۶) اخروٹ ۱۔ تولہ (۱۷) دارچینی ۷۔۱۰ ماشہ (۱۸) گوگل ۲۔۱۰ ماشہ اور (۱۹) سنبل رومی ۷-۹ ماشہ ان سب دواؤں کے کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر ضعف قوت دافعہ کی وجہ سے مثانہ بول کو ایک ہی بار خارج نہ کر سکتا ہو اور اسوجہ سے قطرہ قطرہ بار بار آتا ہو تو (۲۰) سارون ۹ ماشہ (۲۱) چرائتہ ۵ ماشہ اور (۲۲) لسن ۲ ماشہ کے استعمال سے بیّن نفع ہوتا ہے۔ اس حالت میں (۲۳) بادیان ۶۔۱۰ ماشہ صعتر ۸ ماشہ (۲۴) پودینہ کوہی ۷ ماشہ اور (۲۵) اجوائن ۷ ماشہ میں سے ہر ایک کو فرداً فرداً شہد خالص کے ساتھ پینے سے صحت ہوتی ہے۔ اور ان کے علاوہ تمام مدرات حارہ (گرم پیشاب آور چیزیں) فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔ اگر یہ مرض حرارت کے باعث لاحق ہوا ہو تو اُسکے ازالہ کے لئے (۲۶) خبث الحدید ۳-۴ رتی کا استعمال بہترین علاج ہے۔ اسی طرح (۲۷) خسکدانہ کے جوشاندہ یا عصارہ سے حقنہ کرنا گردوں کو تقویت دیتا ہے اور کثرت بول کو زائل کرتا ہے (۲۸) حب آلآس ۱۰ ماشہ کا جوشاندہ پینا بھی اس علت کو نفعمند ہے۔ علاوہ ازیں (۳۰) اقاقیا کا ناف۔ پیڑو اور آلہ تناسل پر ضماد کرنے سے بھی پیشاب کی زیادتی اور قطرہ قطرہ آنے کو فائدہ پہنچتا ہے (۳۱) عصارہ برگ سماق کو خشک کرنے کے بعد پیس کر ناف پیڑو بیخ آلہ تناسل پر لیپ کرنے سے سلسل البول کا دفیعہ ہو جاتا ہے اگر اس میں بارتنگ کے نچوڑ کا بھی اضافہ کر لیا جائے تو زیادہ قوی عمل کرتا ہے۔ یہ دوا اعضاء مثانہ کے استرخاء (ڈھیلا پڑ جانے) میں بھی فائدہ دیتی ہے۔ (۳۲) جفت بلوط ۴ ماشہ (۳۳) کہربا ۱۔ ماشہ اور (۳۴) گل انار ۴۔ ماشہ بھی اس باب میں سفوف یا جوشاندہ کی صورت میں استعمال کرنے سے مفید ہیں

اغذیہ:۔ (۱) میدہ یا (۲) جوار کی روٹی جو خمیری نہ ہو نیز (۳) ہریسہ اور (۴) چاول اس بیماری میں موافق غذائیں ہیں (۵) راکھ میں دبائے ہوئے یا نیمبرشت انڈوں کا نہار منہ کھانا (۶) گائے کا جوشنیا یا جو دودھ (۷) میش بھیڑ، اور بکری کے پلچے۔ اور ان کا دودھ (۸) چھوہارہ اور (۹) تر ... (۱۰) ... زیادہ تر دجت دار مچھلی یہ سب مناسب اغذیہ ہیں

اِسترخاءُ المُثانہ یعنی مثانہ کا ڈِھیلا پڑ جانا

اس مرض کا سبب بیشتر رطوبت بلغمی کی کثرت ہوا کرتی ہے۔ اور سرد خلط کی علامتیں بارہا بیان کی جاچکی ہیں۔

علاج:۔ (۱) عود ۳ ماشہ جوشاندہ بنا کر پینے یا سفوف کے طور پر کھانے سے استرخائے مثانہ کو زائل کرتا ہے اور خصوصاً بوڑھوں اور مرطوب مزاج لوگوں کو زیادہ نفع ہوتا ہے پُرانے مرض کی حالت میں (۲) قرنفل ۲ ماشہ کا کھانا کثیر الفوائد ہے۔ اسی طرح (۳) سعد (ناگرموتھ) ۹ ماشہ (۴) کندر ۱۰ ماشہ (۵) فنجنگشت (سبھالو) ۹ ماشہ (۶) جاؤشیر ۳ ماشہ اور (۷) زیرہ سیاہ ۵ ماشہ کے اندرونی و بیرونی استعمال سے اس مرض کا ازالہ ہوتا ہے (۸) تخم سداب ۶ ماشہ تازہ کا جوشاندہ بھی یہی تاثیر رکھتا ہے۔

ضُعفُ الباہ یعنی باہ کی کمزوری

اس مرض کے مختلف اسباب ہیں۔ منی یا اُس کی حدت کی کمی جو ضعف بدن۔ کمی غذا اور خشکی۔ سردی یا گرمی وغیرہ سے لاحق ہوا کرتی ہے۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ کی کمزوری یا عرصہ دراز تک جماع کے ترک کر دینے سے آلۂ تناسل کا ڈھیلا پڑ جانا۔ یا بدن کے نچلے حصہ میں ریح کا کم پیدا ہونا۔ یا فالج و جلق وغیرہ سے اعصاب کی سُستی۔ یا توہم وغیرہ۔ ہر ایک سبب اپنی خاص علامتوں سے پہچانا جاتا ہے۔

علاج:۔ (۱) انیسوں ا تولہ (۲) آملہ ۸ ماشہ (۳) گاجر دشتی کی جڑ ۴ ماشہ اور اُسکے بیج ۲ ماشہ یہ سب کھانے کے طور پر خواہش جماع اور تیزی کو ہیجان میں لانے والی دوائیں ہیں (۴) انڈے ہر ایک جانور کے اور خصوصاً چڑیوں کے زیادہ مفید ہیں (۵) اذان الفار (چوہا کنی) ۷ ماشہ جنگلی اس باب میں قوی الاثر چیز ہے۔ اس کے علاوہ (۶) حب السمنہ ۱ تولہ (۷) حب القرطم (کسنبہ) ۲ ماشہ (۸) حب الزلم ۱۲ ماشہ (۹) حب الخضرا ۱ اور (۱۰) پستہ ا تولہ (۱۱) بادام صحرائی ۶ ماشہ نیز (۱۲) مغز بادام شیریں ۲ تولہ سب منی کو بڑھانے اور باہ کو زیادہ کرنے میں عجیب الاثر ہیں۔ ان کو اگر قند سیاہ۔ کھانڈ یا شہد خالص کے ساتھ کھایا جائے تو زیادہ مفید پڑتے ہیں۔ (۱۳) روغن عاقر قرحا کو عضو پر ملنے سے نفع ہوتا ہے ۔ پیاز دشتی کو

کو روغن زیتون میں جوش دیکر روغن مذکور کو صاف کرلیں اور اُس سے پاؤں کے تلوؤں کو بستر پر بیٹھ کر مالش کریں اس کے بعد زمین پر بالکل پاؤں نہ رکھیں۔ سات روز تک یہی عمل کرنے سے عجیب تاثیر ہوتی ہے۔ اسکو بمقدار ۶ ماشہ شہد میں پکا کر کھانا بھی فائدہ مند ہے۔ اسی طرح (۱۵) زنجبیل ۵ ماشہ کو پیس کر گائے کے دودھ کے ساتھ نہار منہ پینے سے باہ کو تحریک ہوتی ہے۔ اسکا مربہ بھی یہی عمل کرتا ہے (۱۶) کرفس کوہستانی کے بیج ۱۰ ماشہ پیس کر شکر سفید اور مسکۂ گاؤ کے ساتھ ملا کر تین روز تک کھانے سے نفع ہوتا ہے (۱۷) زعفران ۵ ماشہ کھانے سے مردوں اور عورتوں کی باہ کو تحریک ہوتی ہے (۱۸) مشک خالص ۱ ماشہ میں بھی ایک قسم کی رطوبت فضلیہ ہے جو قوت جماع میں اعانت کرتی ہے (۱۹) مغاث یعنی میدہ لکڑی ۵ ماشہ کے پینے سے منی اور خیزش زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح (۲۰) لسی کے پینے سے بھی صفراوی المزاج لوگوں کی باہ میں ترقی ہوتی ہے (۲۱) زہرۂ گرگ (بھیڑیے کا پتہ) عضو تناسل پر طلاء کرنے سے باہ میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ہی اگر شہد خالص میں بورہ ارمنی اور ہینگ کو پیس کر ملا لیا جاوے اور اُس سے عضو پر مالش کیجائے تو بے انتہا تقویت پیدا ہوتی ہے اسی طرح (۲۲) درخت بطم کے پھل کا کھانا خواہش جماع کو تحریک دیتا ہے (۲۳) اخروٹ کا عموماً کھاتے رہنا اور خصوصاً سبز اخروٹ کو شکر سفید کے ساتھ کھانا یا اُسکا روغن پینا بھی نہایت مفید ہے (۲۴) جرجیر ۹ ماشہ یا اُس کے بیج ۶ ماشہ خام یا جوش دیکر استعمال کرنے اور (۲۵) ہلیون یعنی ناگدون ۶ ماشہ کے کھانے سے نہایت تقویت حاصل ہوتی ہے (۲۶) مُرغی کے انڈے اور گائے کا گھی اس باب میں عجیب الاثر ہے (۲۷) خولنجاں ۴ ماشہ کو ایک سیر شیر گائے میں جوش دیکر نہار منہ پینے سے بھی یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں (۲۸) بٹیر کا گوشت چاہے کسی طرح کھایا جائے باہ کو بڑھاتا ہے (۲۹) خصیتہ الثعلب ۳ ماشہ اس غرض کے لئے نہایت عمدہ چیز ہے۔ مگر حکیم علویخاں نے لکھا ہے کہ خشک ہونے پر اُسکا عمل باطل ہو جاتا ہے (۳۰) کُندر ۱ ماشہ کو بیضۂ نیمبرشت کے ساتھ کھانا فائدہ مند ہے (۳۱) عنبر اشہب ۲ رتی کو ماء العسل کے ساتھ استعمال کرنے سے مایوس العلاج صحت پاتے ہیں (۳۲) تخم انجرہ ۶ ماشہ شیر گاؤ دوشتی کے ساتھ بھی یہی تاثیر کرتا ہے (۳۳) تخم سرس کو کسی قدر نم دیکر اُن کے چاول نکال لیں پھر

سایہ میں خشک کر کے کوٹ چھان لیں اور شکر سفید مساوی الوزن کے ساتھ ملا کر محفوظ رکھیں۔ ہر صبح کو ۶ ماشہ کی مقدار میں چند روز متواتر کھاتے رہیں۔ علاوہ ازیں (۳۴) مغز سر کنجشک کو روغن چنبیلی میں ملا کر خاص عضو پر اور پاؤں کے تلوؤں پر ملیں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ (۳۵) موسیائی کو روغن نرگس میں گلا کر طلا کرنا نافع ہے۔ (۳۶) مُرغ کا شوربا اور اُس کا دماغ دافع سُستی ہے (۳۷) گاجر بستانی ۵ تولہ اور اُس کے بیج ۶ ماشہ شہد یا رُب انگور کے ساتھ کھانے سے تقویت ہوتی ہے اسی طرح (۳۸) شلجم کے بیج ۷ ماشہ اور اُسکا جرم منی کو پیدا کرنے اور باہ کو بڑھانے میں عجیب الاثر ہے۔ ابن سمجون کہتا ہے کہ (۳۹) چاولوں کو جوان گائے کے دودھ اور شکر سفید کے ساتھ کھانا مقوی باہ ہے (۴۰) مجیٹھ ۳ ماشہ شہد خالص میں ملا کر لعوق (چٹنی) کے طور پر کھانے سے جید النفع ہے (۴۱) ہریسہ (حلیم) دارچینی ملا کر کھانے سے بھی یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں۔ (۴۲) چقندر کو رائی کے ساتھ جوش دیکر کھانے سے باہ کو تقویت ہوتی ہے (۴۳) تودری دس درم کو کوٹ شکر سفید مساوی کے ہمراہ بقدر ۱۰ ماشہ روزانہ کھانے سے معین جماع ہے (۴۴) مویز سرخ ۸ اعدد کو بیجوں سے صاف کر کے ایک رات پانی میں بھگور کھنے کے بعد کھانا باہ کو تحریک دیتا ہے (۴۵) انگور اور (۴۶) انجیر کو اخروٹ اور بادام کے ساتھ کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۴۷) سودنجان سفید ۲ ماشہ (۴۸) گوگل ۲ ماشہ (۴۹) پودینہ بستانی ۲ ماشہ سب فرداً فرداً خلی طور پر استعمال کرنے سے مفید پڑتے ہیں (۵۰) مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ کے کھانے سے بھی اس باب میں عجیب اثر ہوتا ہے (۵۱) لونگ کے علاوہ ۲ ماشہ شیر گاؤ دشتی (گائے کا دودھ) اور شکر کے ساتھ کھانے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے (۵۲) بوزیدان مصری ۳ ماشہ اور (۵۳) شقاقل رومی یعنی دودھالی ۱ تولہ کو شہد یا شکر سفید میں مُربّٰے بنا کر کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۵۴) نارجیل ۱۰ ماشہ کا کھانا (۵۵) پیاز خام یا پختہ (۵۶) لسن بستانی بھون یا پکا کر (۵۷) کبوتر کے بچے کا گوشت استعمال کرنا سب فرداً فرداً مقوی باہ ہیں۔ اسی طرح (۵۸) جوان اور فربہ تیتر اور (۵۹) بطخ کا گوشت نیز (۶۰) کیلہ کھانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

اَلْاَدْوِیَۃُ الْمُجَفِّفَۃُ لِلْمَنِی

منی کو خشک کرنے والی دوائیں

اس میں کچھ شک نہیں کہ جس طرح بعض اوقات منی کو پیدا کرنے اور باہ کو بڑھانے کی ضرورت لاحق ہُوا کرتی ہے اسی طرح بعض اوقات باہ کو گھٹانے اور منی کو خشک کرنے کی حاجت بھی واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ یہاں اُن مفرد ادویہ کا ذکر کیا جاتا ہے جو قاطع باہ ہیں۔ (۱) شبت ۴۔ ماشہ کا جوشاندہ یا خیساندہ پینے پر مداومت کرنے سے اور (۲) تخم کاہو ۶ ماشہ کے استعمال سے قوت باہ کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح (۳) نیلوفر کی جڑ ۱ تولہ اور اُس کے بیج ۶۔ ماشہ (۴) گل آنار ۴۔ ماشہ نیز (۵) عنب الثعلب ۱۔ تولہ قاطع باہ اور مانع احتلام ہیں (۶) آرد باقلا کا لیپ کرنے سے بھی خواہش جماع کم اور منی خشک ہوتی ہے۔ علیٰ ہٰذا (۷) کدو (۸) خرفہ کا ساگ (۹) تخم کشنیز خشک ۱ تولہ (۱۰) شہد ۱نہ ۱۔ ماشہ (۱۱) مسور (۱۲) عناب ۸ اعدد (۱۳) مولی کے پتے (۱۴) سرکہ اور (۱۵) ٹھنڈا پانی یہ سب اشیاء فرداً فرداً استعمال کرنے سے قاطع باہ اور منی کو کم کرنے والی ہیں (۱۶) کافور سونگھنے اور زیادہ مقدار میں ایک دو ماشہ تک کھانے سے یہی اثر رکھتا ہے (۱۷) یاقوت زرد میں بھی بالخاصیت یہ فعل پایا جاتا ہے (۱۸) اگر کسی عورت کو نادانستگی کی حالت میں ابابیل کا خون پلا دیا جائے تو اُس کی جماعی خواہش بالکل منقطع ہو جاتی ہے۔

اغذیہ میں سے (۱۹) زیادہ سبوس والی روٹی (۲۰) موٹی اور خشک روٹی (۲۱) باجرہ (۲۲) چینا (۲۳) مسور (۲۴) لوبیا (۲۵) اونٹ کا گوشت (۲۶) بھنا ہُوا گوشت اور (۲۷) حصرمیہ یعنی جس غذا میں انگور ترش ڈال کر پکائے گئے ہوں سب فرداً فرداً قاطع باہ ہیں۔ اسی طرح (۲۸) کاسنی خصوصاً اگر مداومت کے ساتھ کھائی جائے تو یہی اثر کرتی ہے (۲۹) روغن زیتون اور (۳۰) سرکہ نیز (۳۱) سکباج (ایک لحمی غذا ہے جس میں یہ دغیرہ ڈال کر پکاتے ہیں) کا بھی یہی فعل ہے۔

مُعظِمات القضیب

عضوتناسل کو بڑھانے والی دوائیں

(۱) کرفس کے پنچوڑے سے بار بار دھونا اس عضو کو بڑھاتا ہے اسی طرح (۲) گرم پانی سے دھوکر شیرہ بلسان سے مالش کرنا بھی نافع ہے (۳) خراطین یعنی کینچوؤں کو دھونے اور خشک کرنے کے بعد باریک پیس کر اور روغن کنجد میں ملا کر طلاء کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۴) سیاہ مُرغی کے پتّے سے اور نیز (۵) تخم انجرہ کو پیس کر اور شہد میں ملا کر طلاء کرنے سے اس باب میں عمدہ اثر پیدا ہوتا ہے۔

ضرورت کے لحاظ سے اُن مفرد ادویہ کا ذکر بھی کر دیا جاتا ہے جن کے استعمال سے "بلا جماع منی کا خارج ہونا" رُک جاتا ہے۔ (۱) نیلوفر ۹ ماشہ اور اُس کے بیج ۶ ماشہ اور اس کی جڑ ۱ تولہ کا داخلی طور پر استعمال کرنا اس باب میں مفید ہے (۲) بوٹی فنجنگشت (شنبھالو) کو بچھا کر سونے سے اور اس کے تخم ۳ ماشہ کا شیرہ نکال کر پینے یا خشک سفوف کھانے سے (۳) تخم کاہو ۶ ماشہ کا شیرہ نکال کر پینے اور (۴) تخم سوسن ۵ ماشہ سفید اور اُس کی جڑ ۱۰ ماشہ کے اسی طریق پر استعمال کرنے سے بھی یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں (۵) شادنہ مغسول ۱ ماشہ کے پینے سے بھی منی کے بلا جماع خارج ہونے کا مرض زائل ہو جاتا ہے۔

اَوْرَامُ القَضِیب وقُرُوحہ

عضوتناسل کے ورم اور اُس کے زخم

یہ ورم بعض اوقات گرم صفراوی یا دموی اور کبھی سرد بلغمی یا سوداوی ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ نفس عضو پر جونکیں لگوانا مضر ہیں۔ ہاں ضرورت ہو تو آس پاس پیڑو وغیرہ پر لگوانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ سبب کی تشخیص ہر خلط کے آثار مخصوصہ سے ہو سکتی ہے۔

علاج:- (۱) صبر زرد کو گرم پانی میں حل کر کے ملنے سے اس عضو کا ورم زائل ہو جاتا ہے۔ اور آب بار تنگ میں حل کر کے ملا جائے تو قروح (زخموں) کو بھی مندمل کر دیتا ہے اسی طرح (۲) تخم شبت (سوئے کے بیج) جلا کر چھڑکنے سے بھی زخم بھر آتے ہیں (۳) نر گاؤ کا دپشہ، شہد خالص میں ملا کر لگانا عضو کے درد اور زخموں کو نافع ہے (۴) جلائی ہوئی ہڈیاں جو خصوصاً پرانی ہوں پیس کر عضو تناسل اور خصیتوں کے زخموں پر چھڑکنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۵) سرمہ کے چھڑکنے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے (۶) آرد باقلا اور (۷) آرد جو پانی اور روغن گل میں ملا کر جوش دینے کے بعد لگانے سے عضو تناسل کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے اسی طرح (۸) بزر البنج کو پیس کر اور شراب میں پکا کر لگانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۹) مسکہ گاؤ کو آرد باقلا میں ملا کر ضماد کرنا یا (۱۰) گل قیمولیا کو آب مکو میں گوندھ کر لگانا ان اورام کو تحلیل کرتا ہے (۱۱) مردار سنگ کو گلاب میں گھس کر لگانے سے بھی آرام ہو جاتا ہے (۱۲) بھنگ کے پتوں کو پیس کر گرم کر کے باندھنا ورم اور درد دونوں کو تسکین دیتا ہے۔ اگر آدھ پاؤ برگ بنگ کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیکر اس کا بھپارہ لینے کے بعد اسی پانی سے دھو کر پتوں کو اوپر باندھ دیں تو بھی ورم اور درد کو شفا ہوتی ہے۔

اِعْوِجاجُ القَضِیب یعنی عضو تناسل کا ٹیڑھا ہو جانا

اس کا سبب استرخاء عصبی یا ورم عضلی یا لسدار خلط کے اجتماع سے کھچاوٹ کا پیدا ہو جانا ہے۔ بعض اوقات تشنج یابس کی وجہ سے بھی یہ عارضہ لاحق ہو جایا کرتا ہے۔

بعلاج۔ روغن کنجد کو تہائی وزن موم زرد کے ساتھ ملا کر یا (۲) روغن سوسن و روغن نرگس کے ملنے سے اس قسم کی کجی کو فائدہ ہو جاتا ہے (۳) مغز ساق گاؤ (۴) مغز ساق شتر (۵) بطخ کی چربی اور (۶) مرغی کی چربی ان میں سے ہر ایک چیز فرداً فرداً ملنے سے نفعمند ہے اسی طرح (۷) موم اور (۸) راتینج تنہا تنہا یا مذکورہ بالا چربیوں کے ساتھ ملا کر ملنے سے بھی نفع ہوتا ہے۔

عِلَّۃُ الفَتق یعنی فوطوں میں آنت وغیرہ اترنے کی بیماری

اس مرض میں پردہ صفاق کے پھٹنے یا خصیتوں کے اوپر کی دو نالیوں کے جو کنج

ران میں ہیں وسیع ہوجانے سے جو چیز اوپر ہوتی ہے نیچے اُتر آتی ہے۔ اگر صفاق ناف کے قریب سے پھٹے تو پردہ ثرب یا رودہ کے باہر نکل آنے سے وہاں ابھار پیدا ہوجاتا ہے اور اسے "فتق مراق البطن" کہتے ہیں۔ اور اگر کنج ران میں ہو تو فتق الاربیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، خصیتین کے اوپر کی نالیوں کے کھل جانے سے خصیوں میں کوئی چیز اتر آئے تو اُسے محض "قیلہ" یا "فتق" کہتے ہیں۔ اور یہ مردوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ بعض اطباء نے اترنے والی چیز سے منسوب کرتے ہوئے فتق کے ساتھ ثربی۔ معائی۔ مائی اور ریحی کے الفاظ اضافہ کئے ہیں۔ جن میں علی الترتیب شکم کا چربیلا پردہ۔ یا آنت یا پانی یا ریح اتر آتی ہے۔ یہ بیماری چوٹ لگنے یا امتلائی حالت میں سخت حرکت کرنے یا براز اور ریح غلیظ کے احتباس کے سبب سے لاحق ہوجایا کرتی ہے۔

علاج:۔ (۱) وج ۳ ماشہ کے اندرونی استعمال سے فتق ریحی وغیرہ صحت ہو جاتی ہے اسی طرح (۲) راوند چینی ۴ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۳) قیصوم (بوئے مادران) ۷ ماشہ کو سربستہ دیگ میں ۱۰ سیر پانی ڈال کر پکائیں جب آدھ سیر رہ جائے تو صاف کرلیں اور صبح کو پی جائیں پھر تین گھنٹے تک کوئی چیز نہ کھائیں۔ اسی طرح تین دن تک متواتر عمل کرنے سے آرام ہوجاتا ہے (۴) انگور کی لکڑی کی راکھ روغن زیتون کے ساتھ لگانے سے بچوں کے فتق میں بہت مفید پڑتی ہے (۵) بابونہ فتق مائی (آبی) میں کھانے اور لگانے سے نفعمند ہے موسٰی بن میمون اپنا تجربہ بیان کرتا ہے کہ (۶) ابہل یعنی ہاؤبیر کے پتے اور اُسکا پھل مساوی الوزن لیکر تیس دن تک ہر روز ۷ ماشہ کی تعداد میں کھانے سے "قیلہ" زائل ہوجاتا ہے۔ (۷) ماش اور حضض (رسوت) دونوں کو ملاکر ضماد کرنے سے فتق زائل ہوجاتا ہے (۸) گوگل کا لیپ کرنے اور ۳ ماشہ کھانے سے قیلۂ مائی کو فائدہ ہوتا ہے خصوصاً روزہ دار کے لعاب دہن میں ملاکر ضماد کرنے سے زیادہ نفعمند ہوتا ہے اسی طرح (۹) فلفل سیاہ مویز منقی کے ساتھ ملاکر لیپ کرنا بھی اس مرض کا دافع ہے (۱۰) گل زنبق کے چند قطرے نائزہ میں کئی دفعہ ڈالنے سے خصیتین کے فتق کو بہت فائدہ ہوتا ہے (۱۱) خراطین یعنی کینچوؤں کو کوٹ کر لگانے سے بچوں کے فتق شفا پذیر ہوتے ہیں۔ رازی اور شیخ الرئیس لکھتے ہیں کہ (۱۲) کندر (۱۳) انزروت (گوشت خورہ) (۱۴) صبر (۱۵) کتیرا (۱۶) اقاقیا (۱۷) مصطگی (۱۸) آس خشک (۱۹) ماش مقشر (۲۰) وسمت (۲۱) مازو

(۲۲) اشق (۲۳) شب یمانی اور (۲۴) سماق سب ادویہ فرداً فرداً بطور ضماد فتق معائی کو نافع ہیں ◆

نوٹ:- اثنائے علاج میں حرکت سے باز رہنا اور لنگوٹ باندھنا خصوصیت کے ساتھ مفید ہوتا ہے ◆

اَوْرَامُ الْاُنْثَیَیْن یعنی خُصیوں کے ورم

اِن وَرموں کے اسباب بھی تقریباً وہی ہیں جو اورام قضیب (آلۂ تناسل کے ورموں) میں بیان ہو چکے۔ گرمی اور سردی دونوں صورتوں میں خصیئے متورم ہو جایا کرتے ہیں گرم ورم خون یا صفرا کے غلبہ سے اور سرد ورم بلغم یا ریح کے زور کے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک سبب کے آثار مخصوصہ بارہا لکھے گئے ہیں ◆

علاج۔ (۱) محلب یعنی کانی کا ضماد کرنا خصیوں کے گرم ورم کو تحلیل کرتا ہے اسی طرح (۲) آرد باقلا کا لیپ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۳) کشنیز سبز کو شہد میں ملا کر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کشنیز کو مویز منقیٰ کوفتہ کے ساتھ ملا کر ضماد کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اطباء کی ایک جماعت اس امر پر متفق ہے کہ چھوٹے بچوں کا ورم خصیہ (۴) عورت کا دودھ دوہنے سے تحلیل ہو جاتا ہے (۵) کرنب کو جلا کر اس کی راکھ انڈے کی سفیدی میں ملا کر لیپ کرنا بھی مفید ہوتا ہے (۶) بزر البنج سفید کو شراب میں پکا کر ضماد کرنے سے بھی خصیوں کا ورم گرم زائل ہو جاتا ہے (۷) گل شاموس (سفید چکنی مٹی) کو پانی اور روغن گل میں ملا کر لگانے سے یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں (۸) روغن حنا اس ورم کے لئے موافق ہے (۹) حب آلاس یا برگ آس پکا کر یا بھگو کر پینے یا ضماد کرنے سے مفید پڑتا ہے (۱۰) انڈوں کی سفیدی تنہا یا آرد باقلا میں ملا کر لیپ کرنے سے جید النفع ہے (۱۱) گل مختوم کو گلاب یا روغن گل میں ملا کر ضماد کرنا یا اسی طریق سے (۱۲) گل قیمولیا کو استعمال میں لانا عجیب الاثر دوائیں ہیں (۱۳) صندل سفید یا سُرخ آرد باقلا اور آب کاسنی کے ساتھ ضماد کرنے سے فائدہ مند ہیں (۱۴) خطمی ۷ ماشہ کا جوشاندہ پینے اور ترارہ کرنے سے نیز اس کے ثُفل کا ضماد لگانے سے شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے اس کے علاوہ (۱۵) اشنہ خصیوں کے اُن اورام پر جو سردی کے سبب سے ہوں لیپ کرنے اور اندرونی طور پر استعمال کرنے

سے عمدہ اثر کرتا ہے۔ ایسے ہی (۱۶) اکلیل الملک اور (۱۷) بابونہ کا ضماد بھی اورام باردہ میں قوی التحلیل ہے (۱۸) روغن بید انجیر کے لگانے اور (۱۹) روغن زنبق کے آلہ تناسل پر ٹپکانے سے خصیوں کے ورم کو بہت فائدہ ہوتا ہے (۲۰) پودینہ کے پتوں کو کوٹ کر مویز منقی کے ساتھ لیپ کرنا خصیوں کے ورم کو تحلیل اور سختی کو نرم کرتا ہے (۲۱) سُداب کے پتے تنہا یا ورق الغار کے ساتھ بطور ضماد سردی کے ورم میں محلل اثر کرتے ہیں۔ اسی طرح (۲۲) آردکرسنہ یعنی جنگلی مٹر کے سفوف کو پانی میں گھول کر لیپ کرنا عجیب المنفعت دوا ہے (۲۳) قرومانا یعنی زیرہ رومی دشتی کو اگر روزہ دار کے منہ میں چبوا کر روغن زیتون اور شہد خالص کے ساتھ ملائیں اور لیپ کریں تو خصیتین کے سرد ورموں کو بہت جلد تحلیل کرتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲۴) صبر زرد کے ۲۰ ماشہ اندرونی و بیرونی دونوں طور پر استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے (۲۵) برگ بکائن کو پانی میں جوشا کر گرم گرم خصیوں پر باندھنا دافع ورم ہے (۲۶) مردار سنگ کو گلاب میں پیس کر طلاء کرنا نافع ہے (۲۷) کنجد سرخ کو پانی میں پیس کر نیم گرم ضماد کرتے رہنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے (۲۸) مغز تخم بید انجیر کو چاندی کے برتن میں پانی کے ساتھ پیس کر دن میں دو تین مرتبہ لیپ کرنا بھی ذریعۂ صحت ہوتا ہے (۲۹) کشتہ قلعی جو بھنگ میں بنایا گیا ہو پہلے دن دو رتی کھائیں دوسرے دن ۳ رتی۔ اسی طریق سے ۴ ماشہ تک ترقی کریں ورم خصیہ بلا در خر بوزہ کے برابر بھی ہو تو بالعموم تحلیل ہو جاتا ہے (۳۰) زیرہ سیاہ کو کوٹ اور روغن زیتون میں ملا کر لیپ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اسی طرح (۳۱) گل ارمنی سفیدہ کاشغری کے ساتھ ملا کر یا (۳۲) سبز دھنیئے کا پانی قدرے افیون کے ساتھ ملا کر خصیوں پر لگانے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے اور ورم ریحی کے لئے (۳۳) خولنجاں ۲ ماشہ (۳۴) صعتر ۶ ماشہ (۳۵) سداب ۵ ماشہ وغیرہ دواؤں کا کھانا جنکا ذکر ریاح معدہ میں ہوا نہایت مفید ہے۔

امراض الرحم یعنی رحم کی بیماریاں

رحم چونکہ عضو شریف ہے اس لئے جب اُس میں کسی قسم کا سوء مزاج عارض ہوتا ہے تو اُس کے آثار تمام جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ یاد رہے رحم بالطبع

خوشبودار اشیاء کی طرف مائل ہے اور بدبودار چیزوں سے نفرت رکھتا ہے جبتک اس عضو کے امراض میں حقنہ اور فرزجہ وغیرہ سے کام نکل سکے مسہل اور فصد کا ارتکاب نہ کرنا چاہیئے۔ لیکن بامر مجبوری فصد وحجامت وغیرہ کی ضرورت آپڑے تو دورہ حیض سے پہلے پہلے اُس سے فراغت حاصل کرلیں تاکہ دو قسم کے استفراغ کے اجتماع سے طبیعت میں ضعف لاحق نہ ہو۔

اَوجَاعُ الرَّحِم یعنی رحم کے درد

رحم کے دردوں میں اکثر اوقات تہیگاہ۔ کنج ران۔ پنڈلیاں۔ کمر۔ معدہ۔ اور سر خصوصاً تالو کا درمیانی حصہ بھی شریک ہوتا ہے۔ اور ان کے اسباب مختلف قسم کے سوء مزاج یا ریاح یا رطوبات وغیرہ ہوا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ اورام۔ ڈبیلہ۔ قرحہ۔ سرطان بثور (پھنسیاں) ناصور۔ رحم میں پانی جمع ہوجانا۔ رحم کا اُلٹ جانا۔ ٹیڑھا ہونا۔ کثرت جماع دَورانِ حیض۔ اور زمانہ بعد ولادت یعنی زچگی وغیرہ اسباب سے بھی رحم میں درد لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ تشخیص کا طریق یہ ہے کہ امراض مذکورہ میں سے کسی مرض کے وجود کا حال دریافت کریں اگر موجود ہو تو اُسی کو باعث مرض قرار دیں۔ ورنہ سوء مزاج کی نوع کو آثار مخصوصہ کے مطابق معلوم کریں۔ اگر کسی قسم کے سوء مزاج کی علامتیں نہ پائی جائیں تو کثرت جماع۔ احتباس حیض یا تقدم ولادت کو باعث درد تصور کریں

عِلاج:۔ درد مذکور کسی مرض کا عرض ہو تو اصل بیماری کا علاج کرنا ضروری ہے ورنہ جس قسم کا سوء مزاج ہو اُس کے مطابق دوائیں استعمال کرائیں۔ چنانچہ گرمی سے لاحق ہونے والے درد رحم کے لئے حسب ذیل مفرد دوائیں مفید ہوتی ہیں (۱) جَو کے ستّو پینے اور (۲) گدھی کے دُودھ سے حُقنہ کرنے سے آرام ہوجاتا ہے (۳) عُصارۂ بنگ (بھنگ کے نچوڑ) سے حمول کرنا اور (۴) روغن فاغیہ (شگوفۂ حنا) کو موم کے ساتھ ملاکر فرزجہ استعمال کرنا دونوں مفید پڑتے ہیں (۵) گُل سُرخ خشک ۱۰ ماشہ کو شراب میں پکاکر پینے سے بھی دردِ رحم کو نفع پہنچتا ہے (۶) خبازی کو نرم جوش دیکر اُس کے پانی سے حُقنہ کرنا رحم کے گرم درد کو زائل کرنے کے علاوہ اُس کی صلابت اور تددد کو بھی دُور کرتا ہے (۷) تخم کتان کے جوشاندہ سے حُقنہ کرنے اور اُس میں بیٹھنے

سے رحم کی سوزش دفع اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۸) حلبہ (میتھی) ۴۔ ماشہ کو جوشاندہ کے طور پر پینے یا حقنہ اور آبزن کے طور پر استعمال میں لانے سے ورم گرم کا محلل اور درد کا دافع ہے۔ اس کے روغن میں بھی یہی فوائد ہیں (۹) روغن بادام نیمگرم میں روئی آلودہ کرکے حمول کرنے سے درد رحم کو بہت فائدہ ہوتا ہے اسی طرح (۱۰) گل انگور کے عصارہ (نچوڑ) سے حمول کرنا اور (۱۱) عصارۂ بارتنگ کو اسی طور سے کام میں لانا نفعمند ہے۔ علاوہ ازیں (۱۲) اذخر یعنی کھوئی ۲۔ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے سردی کے سبب سے لاحق ہونے والے تمام اندرونی دردوں اور خصوصاً رحم کے درد کو تسکین ہوتی ہے (۱۳) دارچینی ۲۔ ماشہ کا پینا اور حمول کرنا اس باب میں قوی الفعل ہے (۱۴) قردمانا (یعنی زیرہ رومی دشتی) بمقدار ۵ ماشہ کھانے اور حمول کے طور پر استعمال کرنے سے اس درد کو زائل کرتا ہے (۱۵) جاوتری کا حمول کرنا بھی مفید عمل ہے (۱۶) پودینہ کوہی کو پیس کر روغن بلسان کے ساتھ اور (۱۷) بکھن کو تنہا حمول کے طور پر استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسی طرح (۱۸) زراوند طویل کے جوشاندہ کا نطول (ترارہ) اور (۱۹) حاشا (پودینہ کوہی کی ایک قسم ہے) کے جوشاندہ کا آبزن عجیب الاثر ہے (۲۰) تخم فنجنکشت (سنبھالو کے بیج) کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے درد زائل ہو جاتا ہے (۲۱) جاؤشیر ۳ ماشہ کے پینے سے رحم کا درد رفع ہوتا ہے اور (۲۲) جندبیدستر ۴۔ رتی کے بھی یہی فوائد ہیں (۲۳) دَج یعنی گورکھ ۳ ماشہ بھی درد رحم کے زائل کرنے میں عظیم المنفعت شئے ہے اسی طرح (۲۴) برنجاسف (بوئے مادران) ۷۔ ماشہ کا جوشاندہ پینے۔ آبزن کرنے یا حمول رکھنے سے ہر طرح دافع درد ہے۔ ان کے علاوہ (۲۵) عود بلسان دو ماشہ اسکا ثمر اور روغن نیز (۲۶) ہینگ ۱۰ ماشہ اور (۲۷) جدوار ۳ رتی سب دوائیں فرداً فرداً پینے اور حمول کرنے سے نفع بخش ہیں (۲۸) گل سوسن سفید کے جوشاندہ سے ترارہ اور ٹکور کرنے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے (۲۹) گل کنیر کا حمول کرنا اور (۳۰) سداب کو پیس کر شہد میں ملاکر فرج سے مقعد تک لیپ کر دینا رحم کے درد کو زائل کر دیتا ہے (۳۱) چرائتہ ۵ ماشہ کا جوشاندہ پینا اور اس کے پانی میں بیٹھنا بھی اس باب میں کثیر النفع ہے (۳۲) بادرنجبویہ کے نچوڑے اور پکے ہوئے پانی تقریباً ۲ تولہ میں بیضہ کا مغز ملا کر اندرونی طور پر استعمال کرنے سے جماع سے پیدا ہونے والے درد رحم کو آرام ہو جاتا ہے (۳۳)

میتھی کا ساگ کھانا اُس کے جوشاندہ کا پانی پلانا اور اُسی میں مریضہ کو بٹھانا مفید اعمال ہیں۔ ایسے ہی (۳۴) اُلاون ۳۰ ماشہ (۳۵) زعفران ۵ ماشہ اور (۳۶) ریوند چینی ۴ ماشہ کا جوشاندہ پینا اور حمول کے طور پر رحم میں رکھنا نافع ہے۔ اسی طرح (۳۷) تخم میتھی سیاہ کو باریک کر کے مکھن اور شہد میں گوندھ کر رحم میں رکھنا اور (۳۸) گل شبو کے جوشاندہ میں آبزن کرنا درد کو تسکین دیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۳۹) روغن بادام تلخ میں روئی آلودہ کر کے حمول کرنے سے بھی شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے ؎

اَوْرَامُ الرَّحِم یعنی رحم کے ورم

رحم کے اُس ورم کی جو گرمی کے باعث پیدا ہوا ہو یہ علامتیں ہیں کہ بخار۔ پیاس درد اور ضربان یعنی ٹیس صفراوی میں زیادہ اور خونی میں کم موجود ہوتے ہیں۔ اور سردی کے سبب سے عارض ہونے والے ورموں میں بوجہ زیادہ۔ قارورہ سفید و مکدر۔ بخار کا نہ ہونا وغیرہ علامات کا ظہور ہوتا ہے قرحہ بلغمی میں تر اور سوداوی میں خشک پایا جاتا ہے علاج۔ (۱) روغن بادام سے رُوئی کو آلودہ کر کے رحم میں رکھنا گرم ورم میں مفید ہوتا ہے (۲) مکھن خالص تازہ لیکر حقنہ کرنے سے رحم کے صلب (سخت) و گرم اورام کو بہت فائدہ ہوتا ہے (۳) کاہو دشتی کے پتے بطور لیپ اور اُنکا نچوڑ بطور حقنہ اس باب میں نافع ہے اسی طرح (۴) اکلیل الملک کا بدستور استعمال کرنا بالعموم تمام جسم کے اور بالخصوص رحم کے ورموں کو مفید ہے۔ بعض اوقات اس کو حلبہ کے آٹے یا خشخاش یا انڈوں کی زردی کے ساتھ ملا کر بطور ضماد استعمال کرتے ہیں اور عجیب عجیب فوائد مترتب ہوتے ہیں (۵) نرگندُ یعنی بیل کے پتے سے ضماد کرنا بھی محلل ہے۔ ایسے ہی (۶) صبر زرد پینے اور حمول کے طور پر استعمال کرنے سے نفع بخش ہے (۷) بچھڑے کی پنڈلی کی ہڈی کا مغز رحم میں بطور فرزجہ رکھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۸) روغن بادام تلخ میں روئی کو آلودہ کر کے حمول کرنے سے بھی ورم زائل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ (۹) زعفران (۱۰) سنبل ہندی (۱۱) روغن بان (۱۲) روغن ایرسا حمول اور آبزن کرنے سے سرد ورم کا ازالہ ہو جاتا ہے (۱۳) سکبینج کا حمول اور (۱۴) جاؤشیر کا فرزجہ دونوں موجب صحت ہیں۔ اسی طرح (۱۵) بونیتہ کے جوشاندہ سے آبزن کرنا یا اُسے کوٹ کر حمولاً استعمال کرنا دافع ورم ہے (۱۶) زرنباد

حمول کرنے اور پینے سے نہایت نافع ہے (۱۷) شگوفہ اذخر کے جوشاندہ کے پانی میں بیٹھنا یا اُس کے سفوف کو حمول کے طور پر رحم میں رکھنا جید النفع ہے (۱۸) شبت (سوئے) کے جوشائے ہوئے پانی میں بیٹھنا اور اُس کی ثفل کو حمول کے طور پر استعمال کرنا صحت بخش ہیں۔ اسی طرح (۱۹) بابونہ کے جوشاندہ سے آبزن کرنے اور (۲۰) گل خیری سفیدہ یعنی گل خیرو ۱۰ تولہ کو جوشاکر پینے یا باریک کر کے رحم کے اندر رکھنے سے نفع ہوتا ہے (۲۱) خطمی کو پانی میں پکا کر اُس میں بیٹھنا اور اُسے کوٹ کر بطخ کی چربی کے ساتھ حمول کرنا دونوں اعمال موجب شفا ہیں اور (۲۲) صمغ البطم گرم و سرد دونوں قسم کے ورموں کو موافق دوا ہے بعض اطباء نے جن میں فولس طبیب بھی ہے بیان کیا ہے کہ (۲۳) فنجنکشت (سنبھالو) کو معہ ثمر جوش دیکر اُس کے پانی میں بیٹھنے سے رحم کے سرد ورموں کو نمایاں تخفیف ہوتی ہے +

اِختِناقُ الرَّحِم وَانضِمامُ فَمِہٖ

رحم کا گھٹ جانا اور اُسکے مُنہ کا بند ہو جانا (باؤ گولہ)

یہ بیماری غشی اور مرگی سے مشابہ ہوتی ہے۔ منی کی کثرت اور اُسکا اپنے اوعیہ (ظرف) میں بند رہ کر زہریلی کیفیت اختیار کرنا یا خون حیض کا ایک طویل زمانے تک بند رہنا اسکے اسباب ہیں۔ یہ مرض ذی اَدوَار (دوران والا) ہے اور اس کی علامتیں یہ ہیں کہ جب نوبت کا وقت قریب آتا ہے۔ تو عقل و ذہن میں خلل۔ سانس میں تنگی۔ سر میں درد۔ آنکھوں میں تاریکی۔ رنگ میں زردی نیز ضعف اور تھکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ مریضہ ایسا محسوس کرتی ہے کہ کوئی چیز پیڑو سے اُٹھ کر اُس کے دِل و دماغ کی طرف جاتی ہے اور اُس کے بعد وہ بیہوش ہو جایا کرتی ہے۔ صرع (مرگی) اور اختناق میں فرق کرنے والی علامتیں یہ ہیں کہ اس میں ہوش و حواس بالکل زائل نہیں ہوتے بلکہ مریضہ ہوش میں آکر دَورانِ غشی کے اکثر حالات بیان کرتی ہے۔ برخلاف اس کے مرگی میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس میں تشنجی حرکات کے ساتھ مُنہ سے جھاگ نکلا کرتے ہیں +

عِلاج۔ (۱) عُصارۂ بارتنگ سے صوف کو آلودہ کر کے رحم کے مُنہ میں رکھنا اور (۲) تخم خربوزہ ۱ تولہ کا شیرہ نکال کر پینا فائدہ مند ہے (۳) اظفار الطیب کی دھونی لینا حمول کرنا یا بمقدار ۲ ماشہ پینا صحت بخش اعمال ہیں۔ اسی طرح (۴) کپاس کے پتے ۲-۴ تولہ اور

بجز سے جوش دیکر پینے۔ آبزن کرنے یا رحم کے اندر رکھنے سے عجیب الاثر ہیں (۵) روغن بادام تلخ کے متعلق تمیمی اور انطاقی بیان کرتے ہیں کہ اس کے حمول سے رحم کے مختلف قسم کے دردوں۔ انقلاب، ورم اور اورام اور ان تکالیف کو جو اختناق کے دوروں کا موجب ہوتی ہیں۔ بین نفع پہنچتا ہے۔ (۶) غاریقون ۳ ماشہ کا سفوف بنا کر ماء العسل کے ساتھ کھانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۷) قنہ یعنی بیرزہ کی خوشبو سونگھنے سے اختناقی تکالیف میں کمی ہوتی ہے (۸) سکبینج کو سرکہ کے ساتھ سونگھنا بھی یہی فائدہ دیتا ہے (۹) سنبل ہندی ۳ ماشہ کا پینا اور حمول کرنا (۱۰) سداب کے نچوڑ سے سعوط کرنا یا بمقدار ۲ ماشہ اُسے پینا اور حمول کے طور پر استعمال کرنا نافع اعمال ہیں۔ اس کے علاوہ (۱۱) حرمل کا حمول اور آبزن (۱۲) افسنتین ۶ ماشہ کا جوشاندہ پینا سودمند ہے۔ ایسے ہی (۱۳) سورنجاں ۱/۲ ماشہ کا جوشاندہ پینا۔ دھونی لینا اور حمول کرنا۔ شفائی اثر دکھاتا ہے۔ علیٰ ہٰذا (۱۴) جاؤشیر ۳ ماشہ کو رحم میں رکھنا (۱۵) اشنہ کا بخور (دھونی) اور حمول کرنا نیز بمقدار ۳ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا آرام دہ ہے (۱۶) ابج کی دھونی لینا اور (۱۷) تخم انجدان کا رحم میں رکھنا اور (۱۸) پودینہ کا جوشاندہ بنا کر پینا سب چیزیں فرداً فرداً نفعمند ہیں۔ (۱۹) سنبل الطیب کا دھواں دینے سے رحم کا بلا ہوا منہ کھلجاتا ہے (۲۰) روغن بیدانجیر کو روئی میں لت کر کے حمول کرنا انقلاب اور انضمام (رحم کا الٹ جانا اور اُسکا منہ بل جانا) دونوں کو سودمند ہے (۲۱) روغن نرگس کا حمول بھی دہانہ رحم کو کھولنے میں سریع الاثر ہے (۲۲) مرمکی کے حمول سے بھی دہانہ نرم ہو کر کھلجاتا ہے (۲۳) مرزنجوش یعنی دونا مروا ۶ ماشہ کا پکا کر پینا اور جوشاندہ سے آبزن کرنا مفید ہے (۲۴) حلبہ (میتھی) کے جوش دیئے ہوئے پانی سے آبزن کرنا فائدہ مند ہے۔ (۲۵) گوگل ۲ ماشہ کے حمول یا بخور (دھونی) کرنے سے بھی یہی اثر پیدا ہوتا ہے (۲۶) گندنا شامی کے پتے دریا کے پانی اور سرکہ میں جوشا کر اُس میں بیٹھنے سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے (۲۷) زعفران کو فم رحم میں رکھنے سے بھی اس عارضہ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

نُتُوُّ الرحم یعنی رحم کا باہر نکل پڑنا یا کسی قدر نیچے اُتر آنا

اِس مرض کو متعدد ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے "خروج رحم" "بروز رحم" اور "انقلاب رحم" سب اسی کے نام ہیں اسکا وقوع تین قسم کے اسباب سے ہُوا کرتا ہے (۱) اسباب بیرونی مثلاً اونچی جگہ سے گِر پڑنے کے

بل گرنا، زیادہ بوجھ اُٹھانا، چوٹ لگنا، سخت اور خوفناک آواز کا سننا وغیرہ (۲) اسباب ولادی مثلاً دشواری سے جننا، بچہ کا بھاری ہونا، مُردہ بچے یا مشیمہ کو دایہ کا زور سے کھینچنا وغیرہ (۳) اسباب اندرونی مثلاً بلغمی رطوبت کا رحم کی رباطوں پر گر کر اُنکو ڈھیلا کر دینا۔ یا قرحہ رحم کی وجہ سے رباطوں کا متآکل (کھایا ہُوا) ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ آخرالذکر نوع زیادہ تر اُن عورتوں میں حادث ہُوا کرتی ہے۔ جن کا مزاج کثیر الرطوبت واقع ہُوا ہو۔ اس مرض میں مریضہ کو پیڑو۔ مقعد اور تہیگاہ میں سخت درد محسوس ہوتا ہے۔ کبھی تپ بھی ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ اس کی وجہ سے بول و براز میں بھی رُکاوٹ ہُوا کرتی ہے۔ اگر رطوبت بلغمی کے باعث "نتور الرحم" لاحق ہوتا ہے تو رحم سے رطوبت کا جاری ہونا اس کی روشن علامت ہوتی ہے۔ ورنہ دوسری صورتوں میں تقدم اسباب سے تشخیص کی جا سکتی ہے۔

علاج:۔ (۱) بہ کو پانی میں خوب جوشا کر اُس کے پانی سے حقنہ کرنا یا اُس کے نچوڑ کو طلا۔ کے طور پر کام میں لانا مفید تدبیر ہے۔ اسی طرح (۲) اقاقیا کا لیپ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۳) درخت مصطگی کے پتے جڑیں اور چھلکے لیکر دیر تک پانی میں جوش دیکر صاف کرنے کے بعد پھر پکائیں یہانتک کہ اُسکا قوام شہد کے قوام سے مشابہ ہو جائے اب اس سے حمول یا آبزن کرنا اس باب میں نہایت مفید ہوتا ہے (۴) مازو کو نیمکوب کر کے خوب جوشائیں اور اس میں مریضہ کو بٹھائیں اس عمل سے رحم اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اسی طرح (۵) برگ انجرہ کو نکلے ہُوئے رحم پر باندھنے سے اُسکی حالت درست ہو جاتی ہے (۶) روغن بید انجیر کے ملنے سے "نتور الرحم" اور "انقلاب الرحم" کو شفا ہوتی ہے (۷) مصطگی ۳ ماشہ کا کھانا اور حمول کرنا دونوں طریق فائدہ مند ہیں (۸) بہروزہ کا ضماد یا بخور (دھونی) کرنے سے بھی نکلا ہُوا رحم اپنی جگہ پر آجاتا ہے۔

صَلَابَۃُ الرَّحم یعنی رحم کی سختی

(۱) حلبہ یعنی میتھی کو بطخ کی چربی میں ملا کر رحم میں رکھنے سے نہایت نفع ہوتا ہے (۲) جندبیدستر اور باغی انجیر، عدد کا شیرہ مغز بادام کوفتہ ا تولہ کے ساتھ پینے سے رحم کی سختی زائل ہو جاتی ہے (۳) خبازی کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے بھی یہی عمل ہوتا ہے۔

اسی طرح (۴) جاؤشیر کے حمول سے رحم کا نفخ اور صلابت تحلیل ہوجاتی ہے (۵)
زفت رطب اور موم مساوی الوزن ملا کر حمول کرنے سے نفعمند ہے (۶) پودینہ جنگلی
کو پانی میں جوش دیکر آبزن کرنا رحم کے اُلٹنے اور سخت ہوجانے کو شفا دیتا ہے۔
(۷) زعفران اور اُسکا روغن حمول اور مالش کے طور پر دہانہ کو کھولنے اور سختی کو زائل
کرنے میں مفید چیزیں ہیں (۸) بیخ سوسن سفید کو روغن گل کے ساتھ حمول کرنے
سے اس عارضہ کو فائدہ ہوتا ہے (۹) روغن نرگس اور روغن سوسن دونوں اس
باب میں بے نظیر موثرات میں سے ہیں۔

سَیلانُ الرَّحم

رحم سے سفید رطوبت کا جاری ہونا

بعض دفعہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی جریان ہوجایا کرتا ہے اور اس مرض کے
اسباب عورتوں میں بھی وہی ہیں جو مردوں میں ہُوا کرتے ہیں اور تشخیص اسباب کا
طریقہ بھی مُتحد ہے۔ اگر جریان کے ساتھ خواہش جماع نہ ہو تو اُسکا سبب رحم کی
کمزوری اور اوعیۂ منی کا استرخاء (ڈھیلاپن) ہوتا ہے۔ اور خواہش بھی موجود ہو نیز
لذع و دغدغہ پایا جائے تو منی کا پتلاپن اور حدت اسکا موجب ہُوا کرتی ہے بعض اوقات
رحم کے اندر خارش ہونے کے باعث جو دغدغہ ہوتا ہے اُس کی وجہ سے بھی
انزال ہوجاتا ہے۔ سیلان منی اور سیلان رطوبت میں یہ فرق ہے کہ منی سفید رنگ
گاڑھی اور بے عفونت ہوتی ہے اور رطوبت فضلیہ بدبو۔ رنگدار اور پتلی ہوتی ہے۔

علاج:- (۱) بیخ شکاعی ۵. ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا رحم کے پُرانے سیلانات
کو زائل کر دیتا ہے۔ اسی طرح (۲) اقاقیا ۲. ماشہ کھانے اور حمول کرنے سے اس باب
میں نہایت مؤثر ہے (۳) بیخ حماض (چوکے جڑ) کو پیس کر رحم میں رکھنے سے بھی اس
مرض کا ازالہ ہوجاتا ہے (۴) بیخ نیلوفر سفید ۱ تولہ اور اُس کے بیج ۶. ماشہ مناسب
بدرقہ کے ساتھ پینے سے فائدہ دیتے ہیں۔ (۵) کاکڑا سینگی ۱. ماشہ کو پیس کر کھانڈ
ملا کر پانی یا شیر گاؤ کے ساتھ کھلانے سے اس حالت میں نفع پہنچتا ہے (۶) انیسوں

اتولہ اُس سیلان کو جو سفید رنگ کا ہو جوشاندہ کے طور پر پینے یا کوٹ کر حمول کرنے سے مفید ثابت ہوتا ہے (۷) تخم خشخاش سیاہ ۵. ماشہ کو کوٹ کر شراب کے ساتھ پینے سے رطوبتوں کے دیرینہ جریانات کو شفا ہوتی ہے (۸) تخم کشوث بریان ۷ ماشہ کے کھانے سے بھی یہی تاثیر پیدا ہُوا کرتی ہے (۹) زیرہ سیاہ ۵ ماشہ کے اندرونی استعمال سے رطوبات فضلیہ کا جریان رفع ہوجاتا ہے اگر اُسکو پُرانے شہد کے ساتھ ملا کر حمول کیا جائے تو کثرت حیض کو بھی نائیدہ دیتا ہے (۱۰) برگ گندنا شامی ۵ ماشہ کے کھانے سے اُن رطوبات رحم کا ازالہ ہوتا ہے جو رحم سے بچہ کو پھسلا دیا کرتی ہیں (۱۱) گل ہمیشہ بہار کا نچوڑ بتکرار حمول کے طور پر رکھنے سے خون اور دیگر تمام قسم کی رطوبتوں کو زائل کر دیتا ہے اسی طرح (۱۲) بلوط کو کوٹ کر اُس کے جوشاندہ کے پانی میں آبزن کرنا اور اُس سے حقنہ کرنا اس مرض میں جلیل النفع ہے (۱۳) برگ درخت مصطگی کا جوشاندہ بنا کر پینے سے اس عارضہ کی دیرینہ حالتوں میں نفع ہوتا ہے (۱۴) جنۃ الخضراء ۱. تولہ کے جوشاندہ میں آبزن کرنا یا پینے کے طور پر استعمال کرنا رحم کی طرف مواد کے جاری ہونے کو روکتا ہے (۱۵) عنب الثعلب کا عصارہ بمقدار ۵ تولہ پینے یا رحم میں رکھنے سے عجیب الاثر ہے (۱۶) جھاؤ کی لکڑی کی خاکستر حمولاً استعمال کرنے سے نفع بخش ہے (۱۷) انار دانہ کو پانی میں پکا کر آبزن کرنے سے سودمند اثر ہوتا ہے (۱۸) سنبل الطیب (بالچھڑ) کو فرزجہ کے طور پر رحم کے مُنہ پر رکھنے سے یہ رطوبتیں خشک ہوجاتی ہیں ایسے ہی (۱۹) مازو نیمکوب کو پکا کر اُس کے پانی میں بیٹھنے سے بھی آرام ہوجاتا ہے (۲۰) حب الآس یا برگ آس کے عصارہ سے یا اُن کے روغن سے روئی آلودہ کر کے رحم میں رکھیں تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے (۲۱) حضض مکی (رسوت) ۲ ماشہ کے پینے نیز (۲۲) حب بلسان اور عود بلسان کے حمول کرنے سے بھی یہ شکایت رفع ہوجاتی ہے (۲۳) جو اکھار کا حمول کرنا (۲۴) بارتنگ کے نچوڑ بقدر ۵ تولہ کا پینا اور رحم میں رکھنا (۲۵) سکبینج ۲. ماشہ کا دونوں طور پر استعمال کرنا (۲۶) پھٹکڑی کو رحم کے اندر رکھنا (۲۷) شحم حنظل ۳. ماشہ کو دونوں طرح برتنا اور (۲۸) لحیۃ التیس کا فرزجہ کرنا یہ تمام دوائیں فرداً فرداً اس بیماری کو دفع کرتی ہیں (۲۹) حلبہ کا حمولاً یا پینے کے طور پر

استعمال کرنے سے دونوں طرح فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ خرفہ کے بیج بھون کر بقدر ۹ ماشہ کھلانے سے رحم کی ردی رطوبات کو صاف کر دیتے ہیں ؎

نَزَفُ الدَّم مِنَ الرَّحِم

رحم سے خون کا جاری ہونا

(۱) بیخ شکاعی ۹ ماشہ رحم کے جریان خون کو موافق دوا ہے (۲) لحیۃ التیس کا نچوڑ ۲ تولہ پینے اور حمول کرنے سے جریان خون کی تقریباً تمام انواع کو مفید پڑتا ہے (۳) زیتون جنگلی کا نچوڑ رحم کے اندر رکھنے سے جریان خون کو قطع کر دیتا ہے (۴) بزرالبنج سفید بمقدار دو یا تین رتی نیلوفر کی جڑ کے پانی سے کھانا نافع دوا ہے (۵) خرفہ کا ساگ اس مرض کے تمام اقسام میں پکا کر کھانے یا نچوڑ کر پینے یا رحم کے منہ میں رکھنے سے ہر طرح مفید چیز ہے (۶) رسوت کا حمول کرنا بھی نفعمند ہے (۷) بزر اللفاح (لکھمنی لکھمنا کے بیج) کو آگ نہ پہنچی ہوئی گندھک کے ساتھ رحم کے اندر رکھنے سے افاقہ ہو جاتا ہے (۸) زنگار آہن سے حمول کرنا بھی بہترین علاج ہے (۹) آہن تاب پانی سے آبزن کرنا اور خبث الحدید (لوہے کی میل) بقدر ۲ رتی کا کھانا دونوں شفاء بخش اعمال ہیں (۱۰) زمرد کو مثقال کے چھٹے حصہ یعنی ۶ رتی کی مقدار میں کھانا قاطع خون ہے (۱۱) مروارید ناسفتہ، ماشہ کی مقدار میں پیس کر کھانے سے جریان خون رک جاتا ہے (۱۲) مرجان کو اس قدر باریک پیس لینا چاہئے کہ غبار سا ہو جائے اس کے بمقدار ۲ ماشہ استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے (۱۳) گل ارمنی، ماشہ کو بھی اس باب میں زبردست تاثیر ہے (۱۴) گل قبرسی ۶ ماشہ بھی پینے اور حمول کرنے کے طور پر اس مرض میں مفید پڑتی ہے (۱۵) ابرک رحم میں رکھنے سے سودمند چیز ہے (۱۶) اقاقیا ۲ ماشہ کھانے اور حمول کرنے سے عمدہ اثر کرتا ہے (۱۷) کشوث اور اس کے بیج بالخصوص بریان کئے ہوئے حمولاً استعمال کرنے سے سودمند ہیں۔ اسی طرح (۱۸) سندروس ۲ ماشہ پینے اور حمول کرنے سے اور (۱۹) انجبار کے درخت کے تمام اجزا (۱) شربت یا رب کی صورت میں پینے نیز حمول کرنے سے

صحت بخش اشیاء ہیں (۲۰) مرمکی کا ۱/۲ ماشہ کی مقدار میں نیمبرشت انڈے کے ساتھ کھانا خون کے بہنے کو مانع ہے اسی طرح (۲۱) جفت بلوط ۶ ماشہ کے جوشاندہ کے طور پر پینے یا رحم کے اندر رکھنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے علی ہذا (۲۲) نیلوفر کی سفید جڑ حمولاً رحم کا خون روکنے میں قوی التاثیر چیز ہے (۲۳) پوست انار کے جوشاندہ میں آبزن کرنا نافع ہے۔ جمتدس کا قول ہے کہ (۲۴) ترش انار کو مع شحم وغیرہ جوش دیکر صاف کرلیں اور مریضہ کو اس پانی میں بٹھائیں شفا دیتا ہے (۲۵) صمغ عربی ۶ ماشہ کو پیس کر کھانا۔ نیز روغن گاؤ کے ساتھ رحم کے اندر رکھنا آرام دیتا ہے (۲۶) سماق ۱۰ ماشہ کو باریک کرکے سرد پانی سے پینا نہایت قوی عمل کرتا ہے۔ اسی طرح (۲۷) تیز سرکہ میں بیٹھنے یا حمول کرنے سے بھی فائدہ پہنچتا ہے (۲۸) پکھان بید کو حنا یعنی مہندی کے ساتھ ملکر اس کے پانی سے آبزن کرنا مفید ہے (۲۹) حب القرمز (قرمز کے کیڑے) ایک عدد کے سات روز متواتر شہد خالص میں ملاکر کھانے سے خون قطعاً رک جاتا ہے۔ نیز (۳۰) زیرہ سیاہ کو پرانے شہد میں پیس اور ملاکر رحم کے اندر رکھنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

عِلَّۃ حَبسِ الطَّمثِ

حیض بند ہونے کی بیماری

اس مرض کے اسباب مختلف ہیں۔ بعض دفعہ قلت خون اور کمی غذا کی وجہ سے بعض اوقات غلظت خون کے باعث۔ کبھی گرمی اور خشکی کے غلبہ سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مریضہ کے زیادہ فربہ ہو جانے سے بھی مسالک و مجاری پر دباؤ پڑکر حیض میں رکاوٹ واقع ہوا کرتی ہے طریق تشخیص یہ ہے کہ اگر مریضہ لاغر اندام زرد رنگ اور کمی غذا کی تکلیف میں مبتلا رہ چکی ہو تو حیض کی رکاوٹ کمی خون باعث تصور کریں۔ غلظ خون کی وجہ سے ہو تو بدن کی سستی۔ نیند کی زیادتی اور رگوں کی سبزی وغیرہ علامات سے دلیل پکڑیں گرمی اور خشکی کی صورت میں رحم کی خشکی اور التہاب نیز جسم کی لاغری وغیرہ علامات کا معائنہ کریں زیادہ فربہی سے ہو تو جسم کے موٹاپے پشت

اور ناف کے درد۔ اور دورۂ حیض میں جسم کے بوجھل ہو جانے۔ نیز تھوڑا تھوڑا خون آنے سے استدلال کریں۔

علاج۔ (۱) افسنتین ۶۔ ماشہ کو شہد خالص کے ساتھ پینے حمول کرنے اور اُس کے جوشاندہ میں آبزن کرنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے (۲) اظفار الطیب (نکھ) ۶ ماشہ کا بخور (دھونی) لینے سے حیض جاری ہو جاتا ہے (۳) انجدان، ۳ ماشہ اُس کے بیج اور پھل پینے اور حمول کرنے سے نفع مند ہیں (۴) بابونہ کو کوٹ کر فرزجہ کے طور پر استعمال کرنے سے حیض کی رکاوٹ دور ہو جاتی ہے (۵) اذخر (دھوئی) بمقدار ۲۔ ماشہ پینے اور پیڑو پر ضماد کرنے سے حیض کو جاری کرتا ہے (۶) بیخ عود صلیب ۲ ماشہ داخلی طور پر استعمال کرنا نفع بخش ہے (۷) بیخ رازیانہ، ۳ ماشہ اور (۸) تخم بادیان بوستانی ۶۔ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے حیض جاری ہو جاتا ہے (۹) گاجر دشتی کی جڑ ۴ ماشہ کا جوشاندہ پینے اور حمول کرنے سے اس مرض کا ازالہ کرتا ہے اور اسی طرح اس کے بیج ۲۔ ماشہ کے مقدار میں بھی نہایت مفید ہیں (۱۰) بیخ سوسن سفید کو روغن گل میں جوش دیکر رحم کے اندر رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۱۱) برنجاسف (بوئے مادران)، ۷۔ ماشہ کا جوشاندہ پینا۔ پیٹ کے نیچے ضماد کرنا۔ اُس کے جوشاندہ میں بیٹھنا اور اُس کے عصارہ کو مُرمکی کے ساتھ رحم کے مُنہ میں رکھنا نہایت مفید ہے (۱۲) اسارون ۹ ماشہ کا سفوف یا جوشاندہ کے طور پر استعمال کرنا حیض کو جاری اور بول کی گذرگاہ صاف کرتا ہے (۱۳) پرسیاؤشاں ۷۔ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے بھی یہی تاثیر پیدا ہوتی ہے اسی طرح (۱۴) مشکطرامشیع (پودینہ کوہی ۹ ماشہ جوش دیکر پینے اور رحم کے مُنہ میں رکھنے سے شفا ہوتی ہے (۱۵) حُلبہ ۴۔ ماشہ کو پانی میں پکا کر پینے سے رکاوٹ رفع ہو جاتی ہے (۱۶) مُرمکی ۱۰ ماشہ پینے اور حمول کرنے سے سود مند ہے (۱۷) آب پیاز کو شہد میں حمول کرنے سے شفا ہوتی ہے (۱۸) حج ۵ ماشہ کو شہد کے ساتھ استعمال کرنا اور (۱۹) سداب کے تمام اقسام کو بقدر ۶ ماشہ جوشاندہ کے طور پر پینا اور سفوف کی شکل میں رحم کے اندر رکھنا عجیب المنفعت ہے (۲۰) گنجد مقشر ۲ تولہ کو بطور جوشاندہ پینے سے ادرار حیض اور اسقاط جنین میں مدد ملتی ہے (۲۱) سکبینج ۳ ماشہ کا پینا اور حمول کرنا نافع ہے (۲۲) جاؤشیر ۳ ماشہ تنہا

یا شہد کے ساتھ پینے یا حمول کرنے سے نفع ہوتا ہے اسی طرح (۲۳) کرنب بستانی کو آرد گندم دیوانہ کے ساتھ حمول کے طور پر برتنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۲۴) جنگلی زیتون کی گوند رحم میں رکھنے سے اور (۲۵) پستہ کی گوند بقدر ۲ ماشہ کھانے سے دونوں اس باب میں مؤثر ہیں (۲۶) چرائتہ پینے اور حمول کرنے دونوں طرح سے نافع ہے (۲۷) کنگنی سفید و سیاہ دونوں رحم کے اندر بطور فرزجہ استعمال کرنے سے جید الاثر ہیں (۲۸) کلونجی کے بقدر ۱ ماشہ اندرونی استعمال کی مداومت سے وہ احتباس حیض جو شدید اور گاڑھی صدد کے باعث لاحق ہوا ہو زائل ہوجاتا ہے (۲۹) پھٹکری کی تمام قسمیں جماع سے پہلے حمول کے طور پر مدر حیض ہیں۔ (۳۰) جنگلی پیاز کا پانی پینا یا اس کے سرکہ کے ساتھ روٹی کھانا یا اسے مدبر کرنے کے بعد شہد کے ساتھ بقدر ۷ ماشہ پینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۳۱) گوگل ۲ ماشہ کا کھانا ضماد کرنا اور خصوصاً رحم میں رکھنا سریع الاثر ہے (۳۲) کڑوے بادام ۱ ماشہ کا کھانا یا حمول کرنا مؤثر ہے (۳۳) لاجورد ۲ ماشہ کا کھانا اور حمول کرنا بھی یہی عمل رکھتا ہے علی ہٰذا (۳۴) فرفیون کو روئی میں رکھکر رحم میں رکھنے سے رکاوٹ دور ہوجاتی ہے (۳۵) پوست خیارشنبر ڈیڑھ تولہ کے قریب پانی میں جوش دیکر کسی مناسب شربت کے ساتھ شیریں کرکے پلانے سے احتباس کھل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ (۳۶) انجیر زرد بری یا بستانی کا شیرہ انڈے کی زردی یا موم کے ساتھ حمول کرنا یا کسی ٹونٹی کے ذریعہ سے رحم میں ٹپکانا نافع ہے اسی طرح (۳۷) ہینگ ۱ ماشہ کو فلفل اور مر کے ساتھ کھانا نیز (۳۸) گل خیری کے جوشائے ہوئے پانی میں آبزن کرنے سے اور احتباس حیض کے علاوہ رحم کے اورام بھی تحلیل ہوجاتے ہیں (۳۹) گل نسرین یعنی سیوتی ۹ ماشہ کا خیسانده یا جوشانده پینے سے جلیل النفع ہے (۴۰) نخود سفید ۲ تولہ کا جوشانده (۴۱) تخم حرمل ۶ ماشہ کا شیرہ اور (۴۲) زیرہ رومی ۵ ماشہ کا جوشانده پینے سے نفع مند ہے اسی طرح (۴۳) گل لالہ ۹ ماشہ (۴۴) حب البان ۵ ماشہ اور (۴۵) زرنباد ۹ ماشہ سب دوائیں فرداً فرداً کھانے اور حمول کرنے سے منفعت بخش ہیں صاحب رموز اپنے والد کے مجربات سے لکھتے ہیں کہ (۴۶) شہد خالص ۳ تولہ کی مقدار میں بارش کے آدھ پاؤ پانی میں ملاکر پینے اور چار گھڑی تک آسمان کی طرف منہ کرکے پیٹھ کے بل لیٹے رہنے سے حیض جاری ہوجاتا ہے (۴۷) تخم ترب (۴۸) تخم گاجر یا (۴۹) اجوائن ایک کف دست یعنی دوا ایک بار ہتھیلی پر آجائے کھانے اور چند روز مداومت کرنے سے حیض کھل جاتا ہے (۵۰) کپاس کے پھول جنہیں

ہندی میں زمہ بھی کہتے ہیں بقدار ۱ تولہ ایک آثار پانی میں جوش دیکر جب چوتھا حصہ پانی رہجائے قریباً ۴ تولہ قند سیاہ ملاکر اسمیں سے ایک تہائی ہر روز پلانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے جس عورت کو حیض درد کے ساتھ آتا ہوا ہے (۵۰) ریوند خطائی کو پیس کر ہموزن قلبی مصری ملاکر دو روز قبل حیض سے تین روز تک متواتر بمقدار ۶ ماشہ کھلانے سے آرام ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح (۵۱) نمک کو باریک پیس کر اور اُس میں روئی کو آلودہ کر کے حمول کرنے سے درد رفع در جبعز جاری ہوجاتا ہے (۵۲) نیم کے پتوں کو جوش دیکر یا گرم راکھ میں بھرتہ کر کے پیڑو پر باندھنے سے درد جو ابتدائے حیض یا جماع کے بعد لاحق ہوا کرتا ہے رفع ہوجاتا ہے علاوہ ازیں (۵۳) گل ٹیسو (۵۴) فنجنگشت (سنبھالو) نیز (۵۵) کنجد کوفتہ کو روغن گل کے ساتھ حمول کرنا برایک فرداً فرداً اس درد کو رفع کر کے حیض کو باقاعدہ جاری کرتا ہے (۵۶) تخم ہندوانہ ۱ تولہ کا شیرہ پینا اُس احتباس کو جو حرارت و یبوست کے باعث عارض ہوا ہو کھول دیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۵۷) مجیٹھ کو باریک پیس کر فتیلہ رچتی بنائیں اور رحم کے مُنہ میں رکھیں یہی اثر ہوتا ہے۔ اسی طرح (۵۸) کالی زیری ۵ ماشہ کا شیرہ پینا (۵۹) پیاز ۱ تولہ کھانا (۶۰) گندنا کا عصارہ ۲-۳ تولہ کی مقدار میں نوش کرنا اور اُس میں روئی آلودہ کر کے حمول کرنا برایک مُدرِ حیض ہے (۶۱) رائی کا پانی میں حل کر کے پینا اور رحم میں رکھنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

قروح الرحم یعنی رحم کے زخم

یہ مرض بیرونی اور اندرونی دونوں قسم کے اسباب سے لاحق ہوجایا کرتا ہے۔ مثلاً بعض اوقات رحم کے مقام پر چوٹ لگنے یا کسی گرم اور تیز دوا کے حمولاً استعمال کرنے سے بیرونی صدمات پہنچ جاتے ہیں۔ درد زہ کی شدت اور بچہ کی پیدائش میں دشواری۔ مشیمہ یا مُردہ بچہ کے خارج ہونے میں زیادہ کھچاوٹ پہنچنا۔ یا کسی گرم اور تیز صفراوی مادہ کا رحم کی طرف سیلان پانا نیز ورم یا دبیلہ کا پھوٹنا وغیرہ اندرونی حادثات ہیں جن کے نتیجے بعض اوقات قروح رحم کی صورت میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر چوٹ لگنے کے بعد خالص سُرخ خون نکلتا ہو تو کسی رگ یا غشاء کا پھٹنا سبب تصور کریں۔ اور اگر بدبودار صدید زرد آب اور تازہ گوشت کے پانی کی سی رطوبت خارج ہوتی ہو تو یہ زخم کے ناصاف ہونے کی علامت سمجھیں۔ شراب کی تلچھٹ سے مشابہ پیپ کا خارج ہونا

دبیلہ کے پھوٹنے کی دلیل تصور کریں۔ بدبودار اور سیاہ خون کا نکلنا، درد و ضربان کی شدت تیز پٹھوں اور رگوں کے ٹکڑے خارج ہونا وغیرہ قرحہ متاکلہ کی علامتیں ہیں۔ اگر تپ لازم اور قشعریرہ اور رونگٹے کھڑے ہونا وغیرہ پایا جائے تو قرحہ کے ساتھ ورم ہونے کی علامت سمجھیں۔ علاوہ ازیں دیگر اقسام کا تقدم اسباب سے پتہ چل سکتا ہے ۔

قرحہ اکلہ (وہ زخم جو تیز مادہ کے باعث گوشت اور اعصاب وغیرہ کو تباہ کر دیتا ہے) اور سرطان رحم میں یہ فرق ہے۔ کہ آکلہ میں صلابت نہیں ہوتی اور بعض اوقات درد میں سکون بھی ہو جاتا ہے مگر سرطان میں درد اور ضربان دائمی طور پر جاری رہتے ہیں اور صلابت بھی موجود ہوتی ہے ۔

علاج۔ (۱) شہد خالص کا شافہ بنا کر رکھنے سے قرحہ صاف ہو جاتا ہے اس کے بعد (۲) مازو کے پانی میں تر کر کے شافہ رکھا جائے تو زخم خشک ہو جاتا ہے (۳) زردچوب کو پیس کر روغن زرد کے ساتھ ملائیں اور اس سے شافہ تر کر کے رحم میں رکھوائیں اس سے ورم اور زخم بالکل زائل ہو جاتا ہے (۴) عصارہ حنا سے حمول اور اس کے پتوں کے سفوف کو زخم تک پہنچانا اور چھڑکنا مفید ہوتا ہے (۵) نجاسف (بوٹے اور ان) کو جلا کر اس کی خاکستر کا دھوڑا ڈالنا فائدہ مند ہے (۶) حب الآس کو پانی میں جوش دے کر اس میں آبزن کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۷) انڈے کی زردی کو روغن حنا کے ساتھ ملا کر لگانے سے ان زخموں کو آرام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۸) روغن بہ سے حقنہ کرنا بھی فائدہ مند ہے (۹) تقریباً تمام قسم کے دودھ اور خصوصاً شیر خر تازہ کا پینا یا حمول اور حقنہ وغیرہ کرنا بلیغ النفع ہے (۱۰) عصی الراعی (لال ساگ) کا پانی ۵ تولہ تنہا یا شہد کے ساتھ پینے حقنہ اور حمول کرنے سے صحت بخش ہے (۱۱) شاونہ مغسول (۱ ماشہ) کے استعمال سے رحم کے زخموں کو آرام ہو جاتا ہے (۱۲) صبر سقوطری (ایلوا) کا فرزجہ رکھنا اور (۱۳) جاوتری کا حمول کرنا دونوں مفید اعمال ہیں۔ اسی طرح (۱۴) مکھن کو حمول کے طور پر رحم میں رکھنے سے بھی شفائی تاثیر ہوتی ہے (۱۵) انار ترش کا نچوڑ اسی کے چھلکے میں شہد خالص کے ساتھ پکا کر حمول یا حقنہ کی صورت میں استعمال کرنے سے جید الاثر ہے (۱۶) شبت (سوئے) کو جلا کر روغن سوسن یا موم کے ساتھ فرزجہ بنا کر رحم کے اندر رکھنا قروح کو دور کر دیتا ہے (۱۷) زوفائے رطب کا بھی اسی طریق سے رحم میں رکھنا نافع

ہے (۱۸) عشق پیچان کے پخوڑ کو شراب میں پکا کر حقنہ کرنے سے یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں اسی طرح (۱۹) گھی اور مکھن سے فرزجہ اور محقنہ کرنا اس باب میں بہترین تدابیر ہیں انکے علاوہ (۲۰) تخم کتان کے جوشاندہ میں روغن گل اور موم ملا کر قیروطی بنالیں اس کے استعمال سے رحم کے زخموں کو فائدہ ہوتا ہے ؞

عِلّۃُ العقر یعنی بانجھ پن

اِس مرض کے اسباب کثیر اور مختلف ہُوا کرتے ہیں۔ جو بعض اوقات صرف عورت کی طرف سے اور بعض دفعہ صرف مرد کی جانب سے واقع ہوتے ہیں کبھی اُن میں مرد اور عورت دونوں شریک پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے اسکی متعدد انواع قرار دی گئی ہیں (۱) مرد کی منی یا عورت کی منی میں کسی سوءمزاج مثل برودت۔ رطوبت یبوست اور حرارت کے باعث استقرار حمل کی قابلیت کا نہ ہونا (۲) رحم کی خرابی کسی قسم کے سوءمزاج کے لاحق ہونے یا مجاری ومنافذ کی تنگی یا اُس کی قوت ماسکہ وجاذبہ وغیرہ کے ضعف سے۔ یا رسولی کے وجود یا زخموں کے اندمال سے فم رحم کا انسداد ہو جانے سے بھی یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے (۳) اعضائے تولید منی (یعنی منی پیدا کرنے والے اعضاء) کی کمزوری (۴) عضو تناسل کی کوتاہی یا کجی وغیرہ (۵) اعضائے رئیسہ و شریفہ کی کمزوری (۶) مرد وعورت کے انزال کا ایک ساتھ نہ ہونا اور دیگر اعراض نفسانی مثل خوف۔ غم اور غصہ وغیرہ یا اسباب خارجی مثلاً کودنا سخت حرکات کرنا۔ جماع کے بعد نطفہ کے مستقر ہونے سے پہلے اُٹھ کھڑے ہونا وغیرہ وغیرہ۔ تشخیص اسباب سے جس میں نقص ثابت ہو اُس کی علامات کو اُن اندراجات کے مطابق متمیز کرنا چاہیئے۔ جو ہر قسم کے سوءمزاجات کی ذیل میں موجود ہیں ؛

باقی اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ مرد وعورت میں سے مرض عقر (بانجھ پن) کس کی خرابی سے واقع ہُوا ہے تو ان دونوں کی منی کو علیحدہ علیحدہ پانی میں ڈال کر معائنہ کریں جس کی منی پانی کی سطح پر تیرتی رہے اور تہ نشین نہ ہو اُسی کی طرف مرض وخرابی کو منسوب کریں۔ یا سات دانے گیہوں۔ سات دانے جو اور سات دانے باقلا کے لیکر کسی مٹی کے دو برتنوں میں علیحدہ علیحدہ بوئے جائیں اور

پھر اُس میں دونوں مرد و عورت کو علیحدہ علیحدہ برتن میں پیشاب کرنیکو کہا جائے اور سات روز تک اُن برتنوں کو محفوظ رکھا جائے اس عرصہ میں جس کے برتن میں دانے نہ اُگیں اُسی کی طرف مرض کی نسبت کریں ۔

علاج۔ (۱) حب بلسان کی دھونی رحم میں پہنچانے سے خصوصاً حیض سے پاک ہونے کے بعد فوراً ہی نہایت فائدہ مند چیز ہے۔ اس سے قیام حمل میں بہت مدد حاصل ہوتی ہے۔ ابن سمجون نے لکھا ہے کہ اگر عورت حیض سے فارغ ہونے کے بعد (۲) حلبہ (میتھی) اور روغن حلبہ کا حمول کرے تو بہت جلد حاملہ ہو سکتی ہے (۳) پنیر مایہ خرگوش نر ۴ رتی کے پینے سے بھی یہی عمل ہوتا ہے علیٰ ہٰذا (۴) بخور مریم (پنجۂ مریم یا ہاتھا جوڑی) کو جلا کر اُس کی خاکستر سے حمول کرنا نہایت مفید ہے۔ ابن ماسویہ اور ابن سمجون دونوں متفق اللفظ ہیں کہ (۵) تخم حرمل ۳ تولہ کو کوٹ کر آدھ سیر پانی میں جوش دیا جاوے یہاں تک کہ اُسکا تیسرا حصہ خشک ہو جائے تو اُسکو صاف کر کے محفوظ رکھیں اور دس روز تک متواتر نہار مُنہ بانجھ عورت کو پلائیں استقرار حمل میں نہایت مفید ہے اسی طرح (۶) تخم انجرہ کو جوشاندہ کے طور پر پینا یا حمول کی شکل سے استعمال کرنا دونوں طرح سے عجیب النفع ہیں (۷) طُھر یعنے حیض سے پاک ہونے کے بعد کئی بار گندھک والے پانی میں غسل کرنا بانجھ پن کو دور کرتا ہے (۸) حجر العقاب (کرنجوہ) اگر اسکو ریتی کے ساتھ رگڑ کر برادہ بنالیں اور اُس برادہ کو دُودھ میں ملا کر حمول کرائیں تو بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اسکو عورت کے دودھ میں ملا کر رحم میں رکھے تو زیادہ قوی العمل ہو جاتا ہے (۹) مذکر بھیڑیئے کا پتہ بقدر ایک دانہ باقلی کے کھانا اولاد نرینہ کے حمل کا موجب ہوتا ہے (مونث بھیڑیا کا پتہ اسی مقدار میں کھانے سے لڑکی کا حمل استقرار پاتا ہے۔ اسی طرح (۱۰) دوقو یعنے تخم گزر دشتی ۲۔ ماشہ کا شیرہ نکال کر حیض سے پاک ہونے کے بعد چند مرتبہ پینے سے بانجھ عورت قابل حمل ہو جاتی ہے (۱۱) عصارہ بارتنگ کا حمول کرنے سے اس باب میں عمدہ تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ (۱۲) خیری زرد کے بیجوں کو پیس کر رحم کے اندر رکھنے سے اعانت حمل ہوا کرتی ہے۔ ایسے ہی (۱۳) الاجو د تقریباً ۲ ماشہ روغن

زیتون خوشبودار کے ساتھ ملا کر حمول کرنا عاقرہ کو حاملہ بناتا ہے (۱۴) کلاہ قرنفل (لونگ کے اوپر کی ٹوپی) کو پیس کر ۳ ماشہ کے مقدار میں تین روز تک طہر کے بعد کھانے سے بہت جلد حمل ہو جاتا ہے۔

عَلَامَاتُ الْحَمَل یعنی حمل کی علامتیں۔

حمل کے بعد عورت کے نظام جسمانی میں جو عظیم الشان تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اُس کے رحم کا مُنہ نہایت شدت کے ساتھ مُنضم (ملا ہُوا) نیز اپنے معمولی مقام سے کسی قدر اونچا ہو جاتا ہے۔ اُسکا حیض بند ہوتا ہے۔ اُسے جماع کی خواہش مطلق نہیں ہوتی۔ اگر اُس سے جماع کیا بھی جائے تو وہ مُنزل نہیں ہوتی بعض دفعہ اُسے متلی اور کسلمندی لاحق ہو جاتی ہے۔ گاہے ناخوردنی اشیاء مثلاً مٹی۔ ٹھیکری وغیرہ کے کھانے پر طبیعت راغب ہو جاتی ہے بعض حالات میں وردسر اور خفقان بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ سب علامتیں لڑکی کی نسبت لڑکے کے حمل میں نسبتاً کم ظاہر ہُوا کرتی ہیں۔

حمل کی شناخت

اس امر کے دریافت کرنے کے لئے کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں اُس کو (۱) شہد خالص ۵ تولہ آب باران ایک تولہ میں حل کر کے پلائیں اور دیکھتے رہیں کہ اُسکے پیٹ میں درد و پیچش ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ ضرور حاملہ ہے اسی طرح (۲) زراوند مدحرج ایک مثقال (۴۔ ماشہ) پیس کر اور شہد میں ملا کر سبز صوف کے کپڑے کے ساتھ حمول کرائے اور صبح نہار مُنہ سے لیکر نصف دن تک رکھنے سے اگر عورت کا لعاب دہن میٹھا ہو جائے تو حمل نرینہ ہو گا اور اگر تلخ ہو تو برعکس اگر کوئی مزہ نہ ہو تو سمجھ لیں کہ حمل نہیں ہے۔ اِسکے علاوہ ابتدائے حمل میں بول کا رنگ زرد نیلگونی لئے ہُوئے اور انتہا میں سُرخ ہو جاتا ہے۔ نیز ایک طریق امتحان یہ بھی ہے کہ بول اگر حرکت دینے سے زیادہ مُکدر نہ ہو تو یہ ابتداء حمل کی اور اگر اُس میں کدورت آجائے تو انتہاء حمل کی علامت ہوتی ہے۔ حمل کے درمیانی ایام میں بول کے اندر

ایک چیز دُھنی ہوئی روئی سے مشابہ پائی جاتی ہے۔ جسکو دیکھ کر ہوشیار و تجربہ کار حکیم حمل کی شناخت کرلیا کرتے ہیں۔

اَلْاَدْوِیَۃُ الَّتِیْ تَحْفَظُ الْجَنِیْن

جنین کی حفاظت کرنے والی دوائیں

(۱) فرفیون کو پیس کر شہد میں ملالیں اور فرزجہ کے طور پر استعمال کرائیں بچہ ساقط نہیں ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اس دوا کو "حافظ الاجنۃ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے (۲) اسی کو کوٹ اور جوشاکر اُس کے پانی میں بٹھانے سے بھی بچہ اسقاط سے محفوظ رہتا ہے (۳) صمغ بادام بقدر دو اڑھائی ماشہ کے کھانے سے بچہ کا رحم کے ساتھ قوی تعلق ہوجاتا ہے۔ اور گرنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ کتب طبیہ میں مرقوم ہے کہ (۴) یاقوت (۵) مروارید (۶) مرجان (۷) گل مختوم وغیرہ اشیاء کے گلے میں باندھنے سے جنین ساقط نہیں ہوتا۔ اسی طرح (۸) زیرہ سیاہ بریاں ۵ ماشہ کا پینا۔ حمول کرنا اس باب میں فائدہ مند ہے۔

اَلْاَدْوِیَۃُ الَّتِیْ تُسَہِّلُ الْوِلَادَۃ

ولادت کو آسانی سے انجام دینے والی دوائیں

اکثر اوقات بچہ کی نشوونما اور ساخت تو رحم کے اندر تکمیل پاجاتی ہے۔ لیکن ولادت سہولت سے نہیں ہوتی۔ اس لئے ایسے موقع پر ایسی دواؤں کی احتیاج ہوتی ہے جو پیدائش کے بلا مشقت اور آسانی سے واقع ہونے میں مدد دیں۔

چنانچہ (۱) ایرسا کی جڑ ۵ ماشہ جوشاندہ بنا کر پینے سے خصوصاً اگر شہد بھی شامل کرلیا جائے پیدائش کی دشواری رفع کردیتی ہے۔ اسی طرح (۲) حلبہ ۵ ماشہ کو پانی میں پکا کر پینے یا اُس میں بیٹھنے سے صحت ہوتی ہے (۳) دارچینی کو سوا مثقال یعنی ۵ ماشہ ۲ رتی کی مقدار میں کھانے سے ولادت سہل ہوجاتی ہے۔ علیٰ ہذا (۴) پودینہ کا عصارہ بقدر

۳-۴ تولہ اُس عورت کو دیا جائے جو دردِ زہ میں مبتلا ہو تو بہت جلد بچہ پیدا ہو جاتا ہے (۵) گوگل کو بمقدار ساڑھے چار ماشہ گلاب میں حل کر کے پینے سے آسانی پیدا ہوتی ہے۔ ایسے ہی (۶) ساذج ہندی ۲ ماشہ کا پینا یا حمول و بخور (دھونی) کے طور پر استعمال کرنا بھی یہی فوائد رکھتا ہے (۷) شحم حنظل کو کوٹ کر زنگاؤ کے پتے کے پانی میں ملا کر دردِ زہ والی عورت کو حمول کرانے سے بے تکلف بچہ پیدا ہو جاتا ہے (۸) عبداللہ بن جبرئیل اور متقدمین کی ایک جماعت نے لکھا ہے کہ اگر دردِ زہ والی عورت کو بکری کا سینگ منہ یا ہاتھ میں پکڑا دیا جائے تو نہایت سہولت کے ساتھ پیدائش وقوع میں آتی ہے (۹) زعفران ۵ ماشہ کا پینا بھی جید الاثر ہے اس کے علاوہ شیخ۔ سمرقندی۔ اور مہندس تینوں متفق ہیں کہ (۱۰) حنا کا خشک چھلکا پیس کر بمقدار ڈیڑھ تولہ کھانے سے اُسی وقت بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر دردِ زہ کی حالت میں کسی (۱۱) دوسری عورت کا دودھ پلایا جائے تو بہت سرعت اور سہولت کے ساتھ ولادت انجام پاتی ہے اسی طرح (۱۲) سنگ مقناطیس کو دہنے ہاتھ میں لینے سے بھی آسانی ہوتی ہے۔ عیسیٰ بن علی کتاب الخواص میں لکھتا ہے کہ جب کسی عورت کو دردِ زہ نہایت شدت کے ساتھ لاحق ہو اور ولادت بیں دقت ہو تو (۱۳) چھوٹے شیرخوار لڑکے کا ہاتھ اُس کے پاؤں کے نیچے رکھنے سے فوراً بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۱۴) ہینگ ۱۰ ماشہ (۱۵) جندبیدستر ۴ رتی اور (۱۶) جاؤشیر ۳ ماشہ کے پینے اور بخور لینے سے نفع پہنچتا ہے (۱۷) صعتر ۵ ماشہ کو ایک رات دن پانی میں بھگو کر اُس کا زلال حاملہ کو پلایا جائے تو وہی اثر ہوتا ہے (۱۸) سفید چنبیلی کا پھول بمقدار ۷ ماشہ کھانا ابلغ النفع ہے۔

مُسقطاتُ الجَنین

جنین کو گرانے والی دوائیں

اس میں شک نہیں کہ عام حالات میں جنین کا گرا دینا ایک نہایت قبیح اور ناجائز امر ہے لیکن بعض خاص صورتوں میں جب ماں اور بچے دونوں کی زندگی سے مایوسی نظر آتی ہو تو اسقاط کی ضرورت پیش آجایا کرتی ہے۔ اس لئے یہاں اُن مفردات کا

ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جو جنین مُردہ یا زندہ کو رحم سے خارج کرنے کی تاثیر رکھتی ہیں ۔

چنانچہ (۱) ایرسا کو پیس کر شہد کے ساتھ حمول کرنے سے جنین گر جاتا ہے (۲) اشنان فارسی بمقدار ۱۰ تولہ کا جوشاندہ پینے سے زندہ ہو یا مُردہ دونوں حالتوں میں بچہ ساقط ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح (۳) سلیخہ کو سفوف بنا کر کھانے یا حمول کرنے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے (۴) ابہل یعنی ہاؤ بیر ۱۰ ماشہ مُردہ جنین کو نکالتا ہے اور اُس کے پتے بھی پینے اور بخور کرنے سے یہی فائدہ دیتے ہیں ۔ (۵) جاؤشیر کو شہد خالص میں ملا کر حمول کرنا اس باب میں جید التاثیر ہے (۶) دارچینی ۷ ماشہ کا مُرمکی کے ساتھ پینا اور حمول کرنا (۷) جند بیدستر ۴ رتی کا جوشاندہ فلفل اور ماءالعسل کے ساتھ پینا اور (۸) کرنب کے پھول لیکر فرزجہ کرنا ان میں سے ہر ایک دوا فرداً جنین کو خارج کرتی ہے (۹) گل نسرین یعنی سیوتی کو خشک کر کے ۷ ماشہ کے قریب پینا بدستور عمل کرتا ہے (۱۰) فلفل سیاہ سے حمول کرنا بھی یہی نتیجہ پیدا کرتا ہے (۱۱) روغن بلسان کو صمغ عربی اور روغن گل کے ساتھ ملا کر رحم میں رکھنے سے جنین خارج ہو جاتا ہے (۱۲) حنظل یعنی تُما حمول کرنے سے یہی عمل کرتا ہے اسکا شحم (گودا) ۳ ماشہ پینے اور حمول کرنے دونو طور پر رحم سے بچہ کو نکالتا ہے ۔ اسی طرح (۱۳) مُرمکی کو افسنتین یا آب نرگس یا عصارہ سداب کے ساتھ رحم کے اندر رکھا جائے تو بہت جلد خارج ہوتا ہے (۱۴) گلنچری کے جوشاندہ میں آبزن کرنا یا اُس سے کسی قدر پینا مرے ہوئے بچہ کو رحم سے نکالدیتا ہے (۱۵) اثل یعنی جھاؤ کلاں کے پتوں سے حمول کرنا اور اُن سے بخور یعنی دھونی دینا دونوں اعمال فائدہ مند ہیں (۱۶) مازو کو باریک پیس کر ایک برتن پر گرم کرلیں جب اُس کی رطوبت کما حقہ خشک ہو جائے تو دوبارہ پیسیں اس کے بعد سرد پانی کے ساتھ بقدر چار ماشہ ۳ روز تک کھلانے سے بچہ ساقط ہو جاتا ہے (۱۷) خچر کے سُم کو جلا کر اُس کی راکھ بقدر ایک ماشہ تین روز تک کھلانا نہایت مفید ہوتا اور بکرر حمل کو روکتا ہے (۱۸) مولی کے بیج بقدر سواد و تولہ کوٹ کر ایک سیر پانی میں جوشائیں جب ایک پاؤ رہ جائے تو صاف کر کے دو تین تولہ گلاب خالص ملا کر پلائیں اگر ایک روز میں اثر نہ ہو تو دو یا تین روز تک پلانے سے حمل ساقط ہو جاتا

ہے (۱۹) رائی ایک کف پانی کے ساتھ کھانے سے بچّہ کو گرادیتی ہے۔ (۲۰) سقمونیا کو آب سداب میں پیس کر کسی قدر عضو تناسل پر لگا کر جماع کرنے سے اسقاط ہو جاتا ہے (۲۱) کافور کسی قدر شہد اور زہرۂ گاؤ میں حل کر کے حاملہ کے کان میں ٹپکانے سے حمل ساقط ہو جاتا ہے (۲۲) توری تلخ کو مع تخم پیس کر شیاف بنالیں اور فم رحم میں رکھوائیں جنین ساقط ہو جاتا ہے اسی طرح (۲۳) صابون کو روغن تلخ میں میسکر روئی آلودہ کر کے رحم کے مُنہ میں رکھنے سے بھی یہی عمل ہوتا ہے (۲۴) کنہ ش یعنی نکچھکنی کا حمول کرنے سے جنین ہلاک اور خارج ہو جاتا ہے (۲۵) کٹکی سفید و سیاہ دونوں قاتل و مخرج جنین ہیں مگر سیاہ اخراج میں قوی العمل ہے (۲۶) گندھک کا دھواں رحم کو پہنچانے سے اسقاط واقع ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲۷) پھٹکڑی اور (۲۸) مجیٹھ دونوں کو فرداً فرداً حمول کرنے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے (۲۸) نخود سُرخ کا جوشاندہ پینا اور اُس سے آبزن کرنا جنین کے نکالنے میں بلیغ التاثیر ہے (۲۹) جنطیانا بھی فرزجہ کے طور پر استعمال کرنے سے اس باب میں مؤثر دوا ہے۔ اسی طرح (۳۰) گائے کے گوبر کی دھونی رحم میں پہنچانا (۳۱) گائے بیل کے پِتّہ کو شہد میں ملا کر حمول کرنا یا (۳۲) گوگل ۲۔ ماشہ کا پینا حمول کرانا دھونی پہنچانا اس باب میں نہایت مؤثر ہے۔ سانپ کی کینچلی کی دھونی دینا بھی بہت مفید عمل ہے۔

مُخرجاتِ المشیمہ یعنی آنول کو نکالنے والی دوائیں

(۱) لوبیا سُرخ ۵ تولہ کا جوشاندہ بنا کر پینے سے آنول خارج ہو جاتی ہے۔ اسی طرح (۲) جندبیدستر ۴۔ رتی کھانے۔ بخور یا حمول کرنے سے اس باب میں نافع ہے (۳) روغن بلسان کو موم اور روغن گل میں ملا کر رحم کے مُنہ میں رکھنے سے مشیمہ کو نکالتا ہے (۴) گل خیری کا جوشاندہ پینے یا اُس سے آبزن کرنے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے علاوہ ازیں (۵) بابونہ ۷۔ ماشہ کو جوشا کر پینا جنین اور مشیمہ دونوں کو خارج کرتا ہے (۶) لہسن اُس کے پتے اور تنہ کو پانی میں جوشا کر آبزن کرنا آنول کو خارج کر دیتا ہے اس کے پینے اور بخور لینے میں بھی یہی اثر ہے (۷) برنجاسف (بوئے مادران) کی تمام اقسام کے جوشاندہ میں بیٹھنے نیز بقدر ۷۔ ماشہ اندرونی طور پر استعمال کرنے

ے فائدہ ہوتا ہے (۸) بیل کے سینگ کی دھونی بھی اس کے متعلق خاص اثر رکھتی ہے (۹) بطخ کی چربی کا حمول کرنا بھی مخرج مشیمہ ہے (۹) نکھنی کو کپڑے میں باندھ کر سونگھنا چھینکوں کی حرکت سے آنول کو خارج کر دیتا ہے (۱۰) آنول خشک کو کرم ساگ کے خشک پتوں میں لپیٹ کر جننے والی عورت کو اس کا دھواں پہنچایا جائے تو مشیمہ بآسانی نکل آتا ہے (۱۱) کرفس ۹ ماشہ کا کھانا اور اس کے بیجوں کا حمول کرنا بھی اس باب میں کثیر المنفعت ہے +

مانعات الحبل یعنی حمل کو روکنے والی دوائیں

(۱) جماع سے پہلے عورت کو نمک کا حمول کرانے سے حمل نہیں ہوتا (۲) بیلہ بندی کا حمول کرنے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے (۳) میعہ سائلہ ۷ ماشہ کو حیض سے پاک ہونے کے بعد پینا مانع حمل ہے (۴) کا کنج کے سات دانے سات روز تک متواتر نگلنے سے مانع حمل تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ دیسقوریدس کہتا ہے کہ اگر جماع کے بعد (۵) سپاری کا حمول کیا جائے تو حمل نہیں ہوتا (۶) اشنان کے سات دانے کھانے سے ایک سال تک حمل نہیں ہوتا (۷) روبیان (ایک قسم کی مچھلی جھینگا) کو اس کے تمام اجزاء کے ساتھ خشک کرنے کے بعد ۲ ماشہ کی مقدار میں کھانا اس باب میں جید الاثر ہے نیز (۸) دار فلفل کا لیپ جماع سے پہلے عضو تناسل پر کر لینا قیام حمل کو روکتا ہے۔ مجربین کا قول ہے کہ (۹) بید انجیر کا ایک دانہ کھا لینے سے عورت کو ایک سال تک حمل نہیں ہوتا اور جس قدر زیادہ کھائیگی اسی قدر زیادہ سالوں تک حاملہ نہ ہوگی (۱۰) گھونگچی سرخ کا بھی یہی اثر ہے۔ صاحب رموز اپنے استاد کے بیاض سے نقل کرتے ہیں کہ (۱۱) بادروج (تلسی) کو پانی میں جوش دیکر ہر مہینے حیض سے پاک ہو کر بقدر تین پیالہ خورد پلانا مانع حمل ہے اسی طرح جماع اور حیض کے بعد (۱۲) گلاب خالص پینے سے نطفہ قرار نہیں پاتا حکیم علی کا تجربہ ہے کہ (۱۳) تک دلاکھ ۲ ماشہ کو باریک پیس کر کھانے میں پکا کر جس عورت کو کھلا دیا جاتا ہے وہ حاملہ نہیں ہوتی (۱۴) تھوہر کی لکڑی کو سایہ میں خشک کر کے اس کی خاکستر بقدر ایک ماشہ ہموزن شکر سفید کے ساتھ اکیس روز

تک کھانے سے عورت بانجھ ہوجاتی ہے ۔

عَلَّۃُ الرَّجَا یعنی جھوٹے حمل کی بیماری

اس مرض میں حمل کی سی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔ حیض کی بندش۔ رنگ کا تغیر غذا اور جماع کی خواہش کا نہ ہونا۔ رحم کے منہ کا بند ہوجانا۔ اور پستانوں کا پھولنا وغیرہ سب علامات حمل نمایاں ہوتی ہیں اور بعض دفعہ درد زہ لاحق ہوکر گوشت کا ایک ٹکڑا سا خارج ہوجاتا ہے۔ یا رطوبات اور ریحی فضلات خارج ہوتے ہیں کبھی اس مرض کا مادہ متعفن ہوکر نفس حیوانی کو بھی قبول کرلیتا ہے چنانچہ بعض عورتیں کچھوے اور مرغے وغیرہ کی سی کوئی چیز جنتی ہیں۔ حمل اور اس مرض میں یہ فرق ہوا کرتا ہے کہ اس قسم کی مریضہ کا شکم حاملہ کے شکم کی نسبت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ بعض اوقات سوء القنیہ (فساد اعضائے ہضم) کے مریضوں کی طرح ہاتھ پاؤں پر آماس پایا جاتا ہے۔ اور پیٹ میں نفخ وقراقر اور دیگر کئی ایک ایسی تکلیفیں لاحق ہوجاتی ہیں جو حمل میں نہیں ہوتیں ۔

علاج۔ (۱) ابہل یعنی باؤ بیر بقدر ۷ ماشہ کا سفوف ایک پیالہ پانی کے ساتھ ایک ہفتہ تک پینے سے جھوٹا حمل ساقط ہوجاتا ہے اسی طرح (۲) مرمکی کو پیس کر آب ابہل میں قرص بنالئے جائیں تو اُن کے بقدر ایک ماشہ استعمال سے بھی یہ مرض رفع ہوجاتا ہے اسی طرح (۳) کرنب کے بیج اور پھول ۷ ماشہ کی مقدار میں بطور فرزجہ استعمال کرنے سے جو کچھ رحم میں ہو خارج ہوجاتا ہے ۔

مُضَیِّقَاتُ الْقُبُل

عورت کی شرمگاہ اور فم رحم کو تنگ کرنیوالی دوائیں

بسا اوقات حرارت غریزی یا نطفہ کی حفاظت وغیرہ کے لئے عورتوں کی شرمگاہ یا فم رحم کے تنگ کرنے کی ضرورت واقع ہوا کرتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں چند ایسی دواؤں کا بھی ذکر کیا جائے جو تنگ کرنے کا

اثر رکھتی ہیں +

(۱) فرفیون کو فرزجہ کے طور پر استعمال کرنے سے رحم کا کھلا ہُوا مُنہ تنگ ہو جاتا ہے (۲) مازو کو خوب باریک پیس کر پانی میں جوش دیا جائے اور اس پانی میں عورت کو آبزن کرایا جائے تو یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اگر سبز مازو کو خوب باریک پیس کر تین روز تک پانی میں بھگویا جائے اور اُس پانی میں باریک کپڑا تر کر کے خشک کریں پھر اُس سے حمول کرائیں تو اس باب میں زیادہ مفید ہوتا ہے علی بغداد (۳) سلیخہ کو باریک کوٹ کر شراب قابض میں خوب جوش دیا جاوے اور اس جوشاندہ میں آبزن کرایا جائے تو اس باب میں قوی العمل ہوتا ہے (۴) اذخر (کھوئی) کو باریک کوٹ کر سرمہ کے ساتھ ملا کر باریک کپڑے میں حمول کریں۔ شرمگاہ اور فم رحم کو تنگ بناتا ہے۔ اسی طرح (۵) دم الاخوین اور مازو سبز کا حمول بھی یہی فائدہ رکھتا ہے (۶) اقاقیا سعد اور سنبل الطیب کے ساتھ ملا کر بدستور استعمال کرنے سے بھی یہی منفعت ہوتی ہے +

اَمراضُ الظّہر والاطراف

پیٹھ اور ہاتھ پاؤں کی بیماریاں

یہ امراض بعض اوقات گرم اسباب سے اور بعض دفعہ سردی کی وجہ سے ظہور پذیر ہُوا کرتے ہیں۔ چنانچہ گرمی کے سبب سے ہوں تو وہ آثار مخصوصہ و مذکورہ کے علاوہ سرد ادویہ کے ساتھ فائدہ پانے سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اور اگر سرد اسباب سے لاحق ہُوئے ہوں تو علامات برعکس ہوتے ہیں +

وَجعُ الظّہر یعنی پیٹھ کا درد

اس مرض کا سبب اکثر اوقات سردی مزاج۔ یا پشت کے مہروں اور عضلوں میں بلغم خام کا پیدا ہونا۔ یا اُن میں ریح کا متولد ہونا۔ یا اُس بڑی رگ کا جو پشت کی ... میں ہے خون سے ممتلی (بھری ہُوئی) ہو جانا۔ بالجملہ درد کا آہستہ آہستہ حادث ہونا ... مالش اور گرم اشیاء سے تسکین پانا بلغمی مادہ کی علامتیں ہیں۔ تناوٹ کے ... تو ...

(ایک جگہ سے دوسری جگہ سرکنے والا) اور بے تقل درد کا ہونا ریح کی علامت ہے پیٹھ کے مُہروں کے شروع سے کمر کے آخری مُہرہ تک درد ضربان کا پایا جانا اور حرکت سے درد کا اشتداد کرنا نیز غلبۂ خون کے آثار کا ظاہر ہونا پیٹھ کی رگ کے امتلاء کی نشانی ہے۔

علاج:۔ گرمی کے درد میں فصد کے بعد مناسب تبرید والی غذائیں اور دوائیں فائدہ دیتی ہیں (۱) تخم کشنیز خشک ۱ تولہ کو پیس کر شکر سفید کے ساتھ ملا کر کھلائیں گرمی کے درد کو آرام ہوتا ہے (۲) پالک کا ساگ پکا کر کھانے سے بھی اس قسم میں شفا ہوتی ہے (۳) کاہو ۶ ماشہ کا پینا اور اُس کے روغن سے لیپ کرنا بھی بدستور مفید ہے (۴) انجیر خشک ۷ عدد کو مغز اخروٹ ۱۰ تولہ کے ساتھ کھانے سے سرد درد کو فائدہ پہنچتا ہے (۵) غاریقون نو[illegible] ونہ کے ساتھ ملا کر کھانے سے بلغم خام کا تنقیہ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح (۶) اشق کو ۱ ماشہ کی مقد[illegible] میں کھانا بلغم کو تحلیل اور ریاح کو زائل کر دیتا ہے (۷) زفت تر کو پیس کر آگ پر پگھلا کر کت[illegible] کے کپڑے پر لگائیں اور درد کے مقام پر تنقیہ بلغم کے بعد چپکا دیں چند دفعہ یہ عمل کرنے [illegible] (۸) پودینہ نہری کا جوشاندہ سکنجبین میں ملا کر پینے سے تمام قسم کے بلغمی درد[illegible] (۹) حلبہ ۴ ماشہ بھی جوش دیکر پینے سے مؤثر ہے (۱۰) برگ کنیر کو پکا کر لیپ [illegible] پرانا درد پشت رفع ہوجاتا ہے (۱۱) روغن بادرنج یعنی جنگلی تلسی کا تیل بقدر ۳ ماشہ پینے اور ملنے سے صحت ہوتی ہے (۱۲) روغن تخم ترب بقدر ۳ ماشہ کے پینے اور لگانے سے بھی علیٰ ہذا (۱۳) روغن یاسمین سفید (چنبیلی سفید) بقدر ۶ ماشہ کے پینے میں بھی شفائی تاثیر دیتی ہے (۱۴) روغن بید انجیر ۲ تولہ کا پینا اور لگانا نیز (۱۵) روغن بنولہ ۱ تولہ کو اسی طریق سے استعمال کرنا فائدہ مند ہے (۱۶) بندق ہندی (ریٹھا) کو چند روز تک چنے کی مقدار میں کھانا درد پشت اور تمام ریحی دردوں کو بلیغ النفع ہے (۱۷) درخت اخروٹ کی جڑ کا چھلکا تقریباً سوا تولہ کی مقدار میں پکا کر اُسکا جوشاندہ پینے سے لیسدار اور گاڑھی خلطیں تحلیل ہوجاتی ہیں (۱۸) سنا ۹ ماشہ روغن زیتون میں پکا کر داخلی طور پر استعمال کرنا خلط خام بلغمی کو نکال کر درد پشت کو دفع کرتا ہے (۱۹) نخود سرخ سفید اور سیاہ کھانے پینے اور ضماد کرنے سے عجیب الاثر ہیں۔ اسی طرح (۲۰) ہینگ ۱ ماشہ (۲۱) جاؤشیر ۳ ماشہ (۲۲) راسن ۵ ماشہ (۲۳) زراوند مدحرج ۵ ماشہ (۲۴) دارفلفل ۵ ماشہ (۲۵) انیسوں [illegible] (۲۶) [illegible] (۲۷) [illegible] پیاز نرگس ۱ ماشہ اخروٹ کے ساتھ [illegible]

سب چیزیں فرداً فرداً شہد خالص کے ہمراہ یا تنہا کھانے اور لیپ کرنے سے سود مند ہیں۔ ایسے ہی (۲۸) لوبان ۴ ماشہ کا کھانا اس درد میں مفید پڑتا ہے (۲۹) شاخ آہو کو کسی کوزہ گلی میں ڈال کر گل حکمت کریں اور آگ میں جلاکر باریک کریں پھر اس میں سے تھوڑا تھوڑا یعنی دو تین رتی روغن گاؤ کے ساتھ کھائیں بلغمی اور ریحی درد پشت میں بلیغ النفع ہے (۳۰) روغن خردل (رائی کا تیل) کی مالش کرنا اور (۳۱) روغن سداب کا ملنا برابر ایک مؤثر ہے (۳۲) تخم حرمل ۶ ماشہ کا کھانا اور لیپ کرنا دونوں طرح سے مفید ہے (۳۳) روغن بادام سے پشت پر ہمیشہ مالش کرنا اور مغز بادام کا کھانا پشت کو تقویت دیتا ہے۔ نیز اُسے درد و خم اور تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسی طرح (۳۴) توت کے درخت کی چھال کا جوشاندہ پینا اس مرض میں نافع ہے۔

حَدَبہ و رِیاحُ الافرسۂ یعنی کُبڑاپن کی بیماری

اس مرض میں پیٹھ کے مُہرے اپنی جگہ سے اُکھڑ جاتے ہیں۔ اُن کا میلان آگے کی طرف ہو تو "حدبۃ المقدم" کہتے ہیں اور اگر پیچھے کی جانب ہو تو حدبۃ المؤخر سے موسوم کرتے ہیں اور رِیاح الافرسۂ حدبہ کی ایک قسم ہے۔ اگر حدبہ کا سبب ورم حار ہو جو مُہروں پر دباؤ ڈال کر اُنہیں اپنی جگہ سے ہلا دیتا ہے۔ تو اس کی علامتیں شدید درد مع تپ اور پشت میں ثقل کا احساس وغیرہ ہُوا کرتی ہیں۔ اور اگر مُہرہائے پشت کے نیچے ریاح غلیظہ کے بند ہونے سے تناوٹ پیدا ہو کر یہ مرض لاحق ہو گیا ہو تو اس قسم کو ریاح الافرسہ کہتے ہیں۔ درد پشت کے بعد حادث ہونا۔ تپ کا نہ ہونا۔ اور اول درد کا زور ہو کر بعدہٗ کم ہو جانا وغیرہ اس نوع کے علامات ہیں۔ اگر رباطوں کے اندر خدیج کے قسم کی رقیق و مُزلق (یعنی پھسلانے والی) رطوبت کے نافذ ہو جانے سے مُہرے اپنی جگہ سے پھسل گئے ہوں تو رنگ کی سفیدی۔ ملمس (چھونے کی جگہ) کی سردی اور رطوبت افزا اسباب کا مقدم ہونا نیز کسی روغن کا جلد منجذب نہ ہونا وغیرہ آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ علاوہ آریں اگر ضربہ و سقطہ کے سبب سے ہو تو حدوث مرض سے پہلے چوٹ لگنے یا گر پڑنے کا وقوع اس قسم کی بیّن علامت ہوتا ہے۔

علاج۔ بستان افروز یعنی کلغہ ۵ ماشہ اور (۲) تخم گُل ۵ ماشہ کو جوشاندہ یا سفوف کے طور پر استعمال کرنے سے گرم حدبہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۳) سہ ملن نہ بی ۵ ماشہ

کو بھُون کر کھانے سے گرم حدبہ کو اور (۴) سنبل ہندی و رومی سردی کے ریاح افرسہ کو جوشاندہ یا سفوف کے طور پر کھانے سے نفعمند ہیں علیٰ ہذا (۵) مصطگی رومی اصیل بقدر ۳ ماشہ یا (۶) انیسوں اتوڑ گلقند میں ملا کر کھانے سے بھی اس مرض کا ازالہ ہوتا ہے۔

وجع الرُکبۃ یعنی گھُٹنے کا درد

اس مرض کے اسباب اور طریق تشخیص وجع المفاصل سے عین مطابقت رکھتے ہیں محض خصوصیت محل کے باعث خاص نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر اسکا وقوع ریح کے باعث ہُوا کرتا ہے۔

علاج۔ (۱) ہینگ کا پینا اور ضماد کرنا اس درد کو زائل کر دیتا ہے (۲) برگ کنیر کو کوٹ کر اور مرہم سا بنا کر ضماد کرنا مفید ہوتا ہے (۳) اخروٹ کہنہ کا روغن ملنے سے بھی نفع ہوتا ہے (۴) جاؤشیر کا پینا اور لیپ کرنا فائدہ بخش ہے اسی طرح (۵) تربد سفید ۳ ماشہ کے استعمال سے بلغم خارج ہو کر اس مرض کا ازالہ ہوتا ہے (۶) صابون اور اُس کے ہموزن حنا ملا کر لیپ کرنا بھی موجب صحت ہے (۷) تخم شبت (سوئے کے بیج) ۴ ماشہ کا سفوف یا جوشاندہ کے طور پر استعمال کرنا یا ضماد لگانا اور (۸) تخم کرنب نبطی کا ضماد کرنا۔ نیز (۹) روغن تخم ترب کا طلا کرنا ہر ایک فرداً فرداً سرد دردوں میں مفید ہے۔ اسی طرح (۱۰) بہروزہ ۳ ماشہ کا کھانا اور ضماد کرنا بھی نافع ہے۔ (۱۱) چترہ ۲ ماشہ اور (۱۲) اجوائین ۷ ماشہ اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرنے سے کثیر المنفعت ہیں۔ علاوہ ازیں (۱۳) سُداب کا نچوڑ لگانے اور (۱۴) شحم حنظل کے ساتھ تنقیہ کرنے اور لیپ لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور (۱۵) سورنجاں کو سرسوں کے تیل میں جلا کر مقام درد پر نیم گرم ملنا مفید ہوتا ہے

وَجعُ الوَرِک یعنی سُرین (چوتڑ) کا درد

یہ درد سُرین یعنی چوتڑ میں ہُوا کرتا ہے۔ اور جب زیادہ دیر تک رہتا ہے تو عرق النسأ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ شیخ الرئیس کا قول ہے کہ وجع الورک ایسا درد ہے جو سُرین کے اندر محدود رہتا ہے اور جبتک عرق النسا میں منتقل نہیں ہو جاتا اپنے مقام سے متجاوز نہیں ہوتا۔ اس کے اسباب کی سخت چیز پر زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا۔ چوتڑوں پر چوٹ وغیرہ

کا لگنا۔ ہمیشہ سواری کرنا وغیرہ ہُوا کرتے ہیں۔ زیادہ تر اس بیماری کا مادہ بلغم خام ہے یہ بھی وجع مفاصل کی ایک صنف ہے۔ اکثر دفعہ درد رحم مزمن کا مادہ بھی اس طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات گرم مواد سے بھی اس مرض کا ظہور ہوتا ہے۔

علاج۔ (۱) خسک ۹ ماشہ کا شیرہ پینا اور ضماد کرنا اُس دردِ سُرین کو جو گرمی کے سبب سے ہو نافع ہے (۲) آملہ ۸ ماشہ کا شیرہ پینے سے بھی اس قسم میں مفید اثر ہوتا ہے (۳) صدف سوختہ کا ضماد کرنے سے بھی فائیدہ ہوتا ہے (۴) ہلیلہ کابلی ۸ ماشہ کا کھانا بھی وجع الورک بلغمی اور صفراوی میں عجیب الاثر ہے۔ علاوہ ازیں (۵) فرفیون کو شہد خالص یا روغن زیتون کے ساتھ لیپ کرنے سے اور بعض عطریہ و مسہلہ دواؤں کے ساتھ ۱/۲ ماشہ کی مقدار میں کھانے سردی کے باعث لاحق ہونے والے دردِ سُرین کو صحت ہوجاتی ہے اسی طرح (۶) اسارون ۹ ماشہ کا جوشاندہ پینا اور ضماد کرنا سودمند ہے اور اُسکی جڑھ کو پانی میں جوش دیکر بارہ دن تک متواتر پینے سے پُرانے درد کو نفع ہوتا ہے۔ شیخ کا قول ہے کہ اس دوا کو بمقدار ایک مثقال (۴.۵ ماشہ) شراب کے ساتھ پینے سے وجع الورک کو آرام ہوجاتا ہے (۷) سکبینج ۲ ماشہ پینے نیز حقنہ اور ضماد کرنے سے نفعمند ہے (۸) صعتر فارسی کو گیہوں کے ساتھ پانی میں جوش دیکر ضماد کرنے سے درد کو تسکین ہوتی ہے (۹) اشق ۳ ماشہ کے شہد کے ساتھ پینے اور ضماد کرنے سے بھی شفائی تاثیر ہوتی ہے۔ (۱۰) زرنباد ۳ ماشہ کا تنہا یا شہد کے ساتھ پینا اور لیپ کرنا عمدہ تاثیر رکھتا ہے (۱۱) ہینگ ۱۰ ماشہ کو پانی میں حل کر کے لیپ کرنے یا کھانے سے فائیدہ ہوتا ہے اسی طرح (۱۲) شحم حنظل زرد ۳ ماشہ کا جوشاندہ پینا اور سبز سے ضماد کرنا اس درد کو زائل کر دیتا ہے علی ہذا سورنجان شیریں ۳ ماشہ پینے اور تلخ لیپ کرنے سے مفید ہیں (۱۳) گوگل ۲ ماشہ (۱۴) مرمکی ۱ ماشہ (۱۵) پکھان بید ۳ ماشہ (۱۶) قرومانا زیرہ رومی ۵ ماشہ اور (۱۷) عود صلیب ۳ ماشہ ان میں سے ہرایک دوا فرداً فرداً اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرنے سے نفع دیتی ہے۔ (۱۸) سُنبل ہندی ۳ ماشہ کا پینا اور (۱۹) افسنتین رومی ۶ ماشہ کا پینا اور لگانا نافع ہے (۲۰) زراوند مدحرج ۵ ماشہ شہد خالص کے ہمراہ پینے سے شفائی اثر رکھتا ہے (۲۱) سنا مکی ۷ ماشہ کو روغن زیتون میں جوش دیکر پینے سے وہ دردِ سُرین جو بلغم خام کے سبب سے حادث ہُوا ہو رفع ہوجاتا ہے (۲۲) مجیٹھ ۲ ماشہ کو سفوف کی شکل میں ماء العسل یا پانی کے

ساتھ پیا جائے تو اس باب میں جید الاثر ہوتا ہے (۲۳) پودینہ دشتی ۹ ماشہ کا جوشاندہ شکر سفید ڈال کر پینے سے صحت ہوتی ہے اسی طرح (۲۴) حب الباں کو سرکہ میں پیس کر لیپ کریں تو آرام ہوجاتا ہے (۲۵) دارچینی ۷ ماشہ کے پینے اور لیپ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۲۶) سفید چنبیلی کا تیل موم زرد سے ملاکر ضماد کیا جائے تو بھی مفید اثر ہوتا ہے (۲۷) غاریقون ۳ ماشہ کا پینا اور ضماد کرنا دونوں مفید اعمال ہیں (۲۸) سیاہ تُلسی ۲ ماشہ کا شیرہ نکال کر پینا اور لیپ کرنا بھی مفید ہے۔ اسی طرح (۲۹) انزروت کو بمقدار ۴ ماشہ اخروٹ کے تیل میں ملاکر پینا لسدار بلغمی خلط کو خارج کرکے دردسرین کا استیصال کرتا ہے۔

وَجعُ المَفاصِل یعنی جوڑوں کا درد

اس درد کے اسباب مختلف اور متعدد ہُوا کرتے ہیں۔ بعض دفعہ سوءِ مزاج گرم۔ بعض دفعہ سوءِ مزاج سرد اور بعض دفعہ سوءِ مزاج خشک سے اسکا وقوع ہُوا کرتا ہے یہ سوءِ مزاج سادہ یا مادی دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں کبھی مادہ ذی قوام (خلطی) ہوتا ہے اور کبھی غیر ذی قوام (ریحی) خرابی ہاضمہ۔ ترک ورزش۔ کثرت شرابخواری نیز نہار مُنہ یا گرمی کے وقت میں شراب پینا اور امتلاء کی حالت میں جماع کرنا وغیرہ اسکے عام اسباب ہیں۔ بلغم۔ خون۔ صفراء اور سوداء میں سے جس خلط کا غلبہ ہو اُس کے آثار مخصوصہ سے جو متعدد مرتبہ لکھے جاچکے ہیں تشخیص کیجا سکتی ہے۔

علاج۔ (۱) اسبغول ۱ تولہ کا پینا اور سرکہ یا روغن گل کے ساتھ ملاکر ضماد کرنا گرمی کے دردوں کو زائل کرتا ہے (۲) شاہترہ کی جڑیں کوٹ کر پانی میں جوش دیکر باندھنے سے اعضاء کی سختی رفع ہوکر درد کو بہت فائدہ ہوتا ہے (۳) طحلب یعنی کائی کا لیپ کرنے سے بھی گرم دردوں میں عمدہ اثر مترتب ہوتا ہے۔ اسی طرح (۴) آرد جو کو سبز خرفہ کے نچوڑ میں گوندھ کر ضماد کرنے سے شفائی تاثیر ظاہر ہُوا کرتی ہے (۵) بیر کے پھول کھانے اور لیپ کرنے سے عجیب الاثر ثابت ہوتے ہیں (۶) کاہو کا نچوڑ (۷) عصارہ گل ہمیشہ بہار (۸) کپاس کے پتوں کا نچوڑ اور (۹) سبز کدو کے تراشے آب کاسنی میں حل کرکے لیپ کرنا نفعمند ہے (۱۰) بھنگ کے پتوں کا نچوڑ [illegible] کے ساتھ ضماد کرنا اور (۱۱) بنفشہ کے سبز پتوں

کا پنجوڑ نیز (۱۲) رسوت کو آب کاسنی میں مل کر کے لیپ کرنا ہر ایک فرداً فرداً جوڑوں کے گرم دردوں کو سودمند ہے (۱۳) صبر زرد ۳. ماشہ کھانا اور ضماد کرنا عجیب الاثر ہے۔ (۱۴) سنگ مقناطیس کا ہاتھ میں لینا گرمی کے وجع مفاصل کو تسکین دیتا ہے۔

اب اُن ادویہ منفردہ کا ذکر کیا جاتا ہے جو سردی کے دردوں کو زائل کرتی ہیں (۱۵) سورنجاں شیریں ۳ ماشہ کے کھانے اور سورنجان تلخ کے ضماد کرنے سے نزلہ باردہ سے لاحق شدہ دردوں کو آرام ہو جاتا ہے (۱۶) تخم حنظل یعنے کا گودہ ۳. ماشہ کھانے اور لگانے سے نہایت مفید ہوتا ہے اسی طرح (۱۷) اشق کا ۴ ماشہ کی مقدار میں کھانا نافع ہے اور اگر اسکو شہد خالص اور زفت رومی کے ساتھ ملا کر لیپ کیا جائے تو فضول متحجرہ (وہ فضلات جو سخت ہو گئے ہوں) بھی تحلیل ہو جاتے ہیں (۱۸) راوند چینی ۴. ماشہ کا پینا اور ضماد کرنا نیز (۱۹) غاریقون ۳ ماشہ کا سکنجبین کے ساتھ کھانا درد مفاصل کے لئے عمدہ چیز ہے (۲۰) مُرمکی ۱ ماشہ جوڑوں کے درد کو کھانے اور ضماد کرنے سے نفعمند ہے اور اگر اسکو شہد بعض میں ملا کر چاٹا جائے تو زیادہ قوی العمل ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲۱) اُشنہ کو پکا کر لیپ کرنے سے جوڑوں کی سختی تحلیل ہو جاتی ہے (۲۲) سطوخودوس کو پکا کر اُس کی بھاپ دینے سے جوڑوں اور پٹھوں کا درد زائل ہو جاتا ہے (۲۳) اکلیل الملک کا ضماد بھی مفید پڑتا ہے (۲۴) میعہ سائلہ، ماشہ کا پینا اور ضماد کرنا دونوں نفع بخش اعمال ہیں (۲۵) شبت (سوئے) کا جوشاندہ بنا کر اُس سے بھاپ دینے اور طلاء کرنے سے شفائی اثر پیدا ہوتا ہے۔ (۲۶) قسط تلخ لیپ کے طور پر نافع ہے۔ علاوہ ازیں (۲۷) سناء مکی ۹ ماشہ کو جوشاندہ یا دو ماشہ کو سفوف کی شکل میں استعمال کرنا بے نظیر دوا ہے (۲۸) صبر زرد ۳. ماشہ سے ۷ ماشہ تک جس طرح وجع مفاصل گرم کو مفید ہے اُسی طرح سردی کے دردوں کو بھی فائدہ کرتا ہے (۲۹) روغن بیدانجیر ۲ تولہ سے ۵ تولہ تک کو ماء العسل کے ساتھ پینا دردوں کو زائل کرتا ہے اسی طرح اُس کے دانوں کا دس سے بیس تک کی تعداد میں کھانا سرد تر مادہ کو جو درد مفاصل کا موجب ہے بذریعہ اسہال خارج کر دیتا ہے (۳۰) ثعلب (لومڑ) اس باب میں کثیر المنفعت ہے۔ اگر اس کی چربی کو گلا کر روغن زیتون کے ساتھ پلایا جائے یا اُس سے مالش کی جائے یا جس پانی میں اُسکو جوشا ئیں اُس سے ترڑہ یا آبزن عمل میں لایا جائے تو جوڑوں کی سختی اور دردوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے (۳۱) روغن یاسمین (چنبیلی) کی مالش سے

بھی شفاء ہوتی ہے (۳۳) روغن بنولہ کے ملنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے اسی طرح (۳۳)
روغن نارجیل کے بقدر ۱ تولہ پینے اور ملنے سے گٹھنوں کے ریحی کے درد کو صحت ہوتی ہے
(۳۴) روغن گل نارنج کا ملنا ریاح کو تحلیل کرنے اور جوڑوں کو تقویت دینے میں عجیب الاثر
ہے (۳۵) سکبینج کو شہد میں حل کرکے طلاء کرنے یا تنہا پانی میں پیس کر ضماد کرنے سے
بہت فائدہ ہوتا ہے (۳۶) بطخ کی چربی سے مالش کرنا اور پینا اس باب میں سب چربیوں
سے افضل ہے (۳۷) افسنتین ۶ ماشہ اس مرض میں پینے سے فائیدہ دیتی ہے اسی طرح (۳۸)
گائے کی نلی کی ہڈی جلاکر کھانے سے جوڑوں کے دردوں کو آرام ہوتا ہے دیسقوریدس
کا قول ہے کہ جلی ہوئی ہڈی اس قسم کے مواد کو خشک اور تحلیل کرنے میں بلیغ النفع ہے
(۳۹) گیہوں کے آٹے میں نمک اور شہد ملاکر لیپ کرنا ہر قسم کے درد مفاصل کو فایدہ دیتا ہے

عِرق النَّسَاء یعنی لنگڑی کا درد

یہ درد سرین کے جوڑ سے شروع ہو کر ران کے بیرونی رُخ میں پاؤں کی اُنگلیوں
تک پھیل جاتا ہے۔ شیخ الرئیس لکھتا ہے کہ یہ درد بھی درد مفاصل کی ایک نوع ہے
اور سُرین کے جوڑ سے شروع ہو کر مادہ کی کمی و بیشی کے مطابق کبھی گٹھنے کبھی ٹخنے
تک اور بعض دفعہ شدت سبب کی حالت میں پاؤں کی اُنگلیوں تک بھی پہنچ جاتا
ہے۔ اس مرض کے اسباب وہی ہیں جو وجع المفاصل میں بیان کئے گئے۔ یہ مرض عام
طور پر دشوار علاج ہے خصوصاً عورتوں اور خواجہ سراؤں میں بہت مشکل سے علاج پذیر
ہوتا ہے۔

علاج۔ گرم سبب کی حالت میں (۱) بیخ خشخاش ۱ تولہ کو تقریباً آدھ سیر پانی میں
خوب جوش دیں جب پانی نصف رہ جائے مریض کو پلائیں مفید دوا ہے (۲) بلیلہ کابلی
۹ ماشہ کا پینا اور (۳) رگ صافن[1] کی فصد لینا اس درد میں جو حرارت اور سوداویت کے
مادہ سے پیدا ہوا ہو جید الاثر ہے اسی طرح (۴) اسارون ۹ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا سردی
کے درد کو فایدہ مند ہے (۵) غاریقون ۳ ماشہ کو سکنجبین کے ساتھ استعمال کرنے سے
عرق النساء بارد اور وجع المفاصل کو شفا ہوتی ہے (۶) افتی ۳ ماشہ کو شہد خالص میں

---

[1] صافن ایک رگ ہے جو ٹخنے کے اوپر اندر کے رُخ میں واقع ہے۔

ملا کر چاٹنا اس قسم کے دردوں کے لئے بہت مفید ہے (۷) حنظل یعنی تمہ سبز کا عصارہ ملنا اور زردو کے ۳۰ ماشہ گودے کا جوشاندہ پینا اس مرض کو زائل کر دیتا ہے (۸) شاہ زیرہ یا زیرہ شامی ۵ ماشہ کا شیرہ پینے سے صحت ہوتی ہے (۹) پودینہ نہری کا شرین پر ضماد کرنے سے بھی یہ مرض صحت پذیر ہوتا ہے (۱۰) خل العنصل وہ سرکہ جس میں پیاز دشتی گلایا گیا ہو) دو اڑھائی تولہ کا پینا اس درد کو رفع کرنے کے علاوہ بدن کو مضبوط اور چست بنا تا نیز چہرہ کے رنگ کو چمکا دیتا ہے (۱۱) سُداب کے پتوں کو شبت دسوئے کے ساتھ پکا کر ضماد کرنا یا تنہا سداب کو ایک ہفتہ تک ۳۰ ماشہ سے ۷ ماشہ تک کی مقدار میں جوشاندہ کے طور پر پینا دونوں مفید اعمال ہیں (۱۲) ایرسا کے پانی سے حُقنہ کرنا بھی نفعمند ہے اسی طرح (۱۳) مجیٹھ کے جوشاندہ کو تنہا یا شہد میں ملا کر یا پانی ملے ہوئے مثلث (آب انگور تین جزو اور آب خالص ایک جزو کو جوش دیکر تیسرا حصہ خشک کیا ہوا) کے ساتھ پینے سے آرام ہو جاتا ہے (۱۴) سورنجاں ۳ ماشہ کو سفوف یا جوشاندہ کی صورت میں استعمال کرنا عظیم النفع ہے۔ اس سے لسمار بلغم اخلاط سے جوڑوں کا تنقیہ ہو جاتا ہے (۱۵) جنگلی گگڑی کا عصارہ۔ اُس کی جڑ کا جوشاندہ اور اُس کے پھل کا روغن تینوں چیزیں حقنہ کے طور پر مفید پڑتی ہیں (۱۶) شیلم یعنی گندم دیوانہ کو کوٹ کر ماء العسل کے ساتھ لیپ کرنے سے عرق النساء کا درد زائل ہو جاتا ہے (۱۷) جاؤشیر کو پانی میں حل کر کے طلاء کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۱۸) خفاش یعنے چمگادڑ کو روغن زیتون کے ساتھ پکا کر کئی دفعہ مالش کرنے سے شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے (۱۹) رائی کو انجیر خشک کے ساتھ کوٹ کر مقام درد پر اتنا عرصہ لگائے رکھنا کہ جلد سُرخ ہو جائے یا اسکو جوشا کر حُقنہ کرنا دونوں اعمال اس باب میں سودمند ہیں۔ اسی طرح (۲۰) روغن نفت کے ملنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲۱) قسط ہندی ۳ ماشہ کو جوشا کر شہد کے ساتھ پینے سے (۲۲) لہسن کھانے اور ضماد کرنے سے فائدہ دیتے ہیں (۲۳) حرمل ۶ ماشہ کا جوشاندہ پینا اور لیپ کرنا (۲۴) روغن بلسان ۲ ماشہ کا پینا اور ملنا (۲۵) زنجبیل ۵ ماشہ کا کھانا (۲۶) حب النیل (کالا دانہ) ۱۰ ماشہ کا کھانا یا حُقنہ کرنا (۲۷) ہینگ ۱ ماشہ کو کھانا اور ضماد کرنا سب فرداً فرداً نافع ہیں (۲۸) زرنباد ۳ ماشہ کا کھانا اور لیپ کرنا نیز (۲۹) گوگل ۲ ماشہ (۳۰) خولنجاں ۴ ماشہ اور (۳۱) انیسوں ۱ تولہ ہر ایک شہد خالص

کے ساتھ پینے اور ضماد کرنے سے مفید ہیں۔ علاوہ ازیں اجوائن ۶ ماشہ کا پینا۔ اور لیپ کرنا بھی اس شکایت کو رفع کرتا ہے (۳۲) ہلیلہ کابلی ۸ ماشہ کا سفوف کے طور پر استعمال کرنا جس طرح حرارت سبب کی حالت میں فائیدہ مند ہے اُسی طرح سردی کے سبب سے ہونے والے درد کو بھی زائل کر دیتا ہے۔

عِلّۃُ النِقرس یعنی چھوٹے جوڑوں کا درد

یہ مرض بھی اگرچہ وجع المفاصل ہی کی ایک نوع ہے مگر اس میں ٹخنے اور ہاتھ پاؤں کے جوڑوں میں درد و ورم کا انحصار ہُوا کرتا ہے۔ ابن ہبل اس کی وجہ تسمیہ یوں بیان کرتا ہے کہ پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ کو نقوروس کہتے ہیں اس لئے "حال کو محل کے نام سے موسوم کرنے" کے قاعدے سے یہ درد اس نام سے موسوم ہوتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اگر ہاتھ کی اُنگلیوں کے جوڑوں میں بھی درد ہو تو نقرس ہی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس مرض کے اسباب و علامات بعینہ وہی ہیں جن کا ذکر وجع المفاصل (عام جوڑوں کے درد) میں کیا گیا ہے۔

عِلاج۔ اگر گرمی کے سبب سے ہو تو (۱) صندل سرخ کو آب مکو یا آب گل ہمیشہ بہار میں پیس کر لیپ کرنے سے درد اور ورم میں تسکین ہوتی ہے۔ اسی طرح (۲) کائی کا لیپ کرنے سے بہت نفع پہنچتا ہے (۳) افیون عورت کے دودھ میں حل کر کے زعفران ملا کر ضماد کرنے سے فائیدہ مند ہے (۴) اقاقیا ضماد کے طور پر اس مرض میں درد کو زائل اور مواد کو درد ناک اعضاء کی طرف گرنے سے بند کرتا ہے (۵) روغن بادام شیریں سے سر کے پچھلے حصے اور پشت کے مہروں پر مالش کرنا بھی مفید عِلاج ہے (۶) صدف سوختہ کا لیپ کرنا۔ نیز (۷) سبز پالک کے نچوڑ کو آب گل ہمیشہ بہار کے ساتھ ملا کر لیپ کرنا بھی مفید ہوتا ہے (۸) خبث الحدید کو تنہا یا روغن گل کے ساتھ ملا کر ضماد کرنے سے بھی درد اور ورم کو آرام ہو جاتا ہے۔ ان کے علاوہ سرد نقرس میں (۹) عود صلیب ۲ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے اور (۱۰) جاؤشیر ۳ ماشہ کے کھانے یا مویز منقیٰ کے ساتھ کوٹ کر لیپ کرنے سے صحت ہوتی ہے (۱۱) نمک طعام (کھانیکا نمک) سرکہ کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے عجیب الاثر ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس میں شہد خالص۔ آرد اور

روغن زیتون کو بھی شامل کر کے لیپ کیا جائے تو نہایت سریع الاثر ہو جاتا ہے (۱۲) سورنجان شیریں ۲ ماشہ کا کھانا اور تلخ کا ضماد کرنا جلیل النفع ہے (۱۳) ماہو دانہ ۱۰ ماشہ کی مقدار میں ماء العسل کے ساتھ پینا نقرس کو زائل کر دیتا ہے۔ غافقی کہتا ہے کہ اس نبات کے پتوں کے ساتھ بوڑھے مرغے یا بھیڑی کا گوشت پکا کر اسکا شوربا پینے سے سردی کا نقرس دور ہو جاتا ہے (۱۴) بہمن سرخ اور سفید ۵ ماشہ دونوں میں سے کسی ایک کا جوشاندہ کے طور پر پینا اس مرض میں مفید ہے (۱۵) حَبّ الشُبان کا ضماد کرنا بھی نافع ہے (۱۶) لومڑی کی چربی کو روغن زیتون میں ملا کر طلا کرنے سے بلیغ النفع ہے۔ حکمائے فارس نے لکھا ہے کہ اس حیوان کی چربی پینے اور لگانے دونوں طور پر اس بیماری سے نجات دیتی ہے۔ (۱۷) کوّے کی چربی کو روغن زیتون میں پگھلا کر ملنے سے وجع مفاصل اور نقرس کے درد شفا پذیر ہوتے ہیں۔ (۱۸) کنجد کے جوشاندہ سے ترانزہ کرنا یا اسے کوٹ کر بطور لیپ کے لگانا دونو مفید اعمال ہیں۔ اسی طرح (۱۹) برگ ارنڈ کو پکا کر یا بے پکائے ضماد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ روغن بھی شامل کر لیا جائے تو زیادہ تاثیر ہوتی ہے (۲۰) گندھک کو پانی اور بورۂ ارمنی کے ساتھ ملا کر لگانے سے بھی آرام ہو جاتا ہے (۲۱) حنظل جو ابھی سبز ہو اُس کا نچوڑ ملنے سے نفعمند ہے (۲۲) شلجم کی جڑ کو پانی میں خوب جوشا کر اس پانی سے نطول (ترانزہ) کرنا عجیب الاثر ہے (۲۳) زراوند طویل ۶ ماشہ اور مدحرج ۵ ماشہ دونوں کا جوشاندہ بنا کر پینا اور ضماد کرنا بلیغ النفع ہے۔ علیٰ ہذا (۲۴) سرکہ میں کسی قدر گندھک ملا کر نیم گرم مقام درد پر ڈالیں شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے (۲۵) روغن بیضہ کے طلاء کرنے سے بھی آرام ہوتا ہے (۲۶) ما میران چینی کا لیپ بھی نافع چیز ہے (۲۹) چقندر کا نچوڑ بقدر ۲ تولہ پینے اور ضماد کرنے سے نافع ہے ایسے ہی (۳۰) ہینگ ۱ ماشہ کا پینا اور لیپ کرنا نیز (۳۱) رائی کا لیپ کرنا فرداً فرداً نفع بخش ہیں۔ علاوہ ازیں اس مرض میں (۳۲) عصارہ کرنب اور (۳۳) آرد حلبہ سرکہ میں ملا کر لیپ کرنے سے بھی صحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر درد مفاصل نقرس اور وجع الرکبہ یعنی گھٹنے کا درد وغیرہ کسی دوا سے علاج پذیر نہ ہوں تو مدرات سے تدارک کرنا چاہیئے اسی طرح (۳۴) مولی کے بیج کا سفوف شہد میں گوندھ کر سات دن کھانا یا (۳۵) تخم سداب کا جوشاندہ سرد نقرس کے لئے سات دن تک پینا نہایت مجرب ہے۔ علیٰ ہذا شاخ زیتون کا خاکستر ٹخنے کے اوپر مناسب (۳۶)

ساتھ ملا کر چند بار درد کے جانب لگانا۔ یہاں تک کہ آبلہ پڑ کر رطوبت بہ جائے یت مفید ہے۔

علۃ الدوالی و داء الفیل

پنڈلی کی رگوں کے کشادہ اور پاؤں کے بہت بڑے ہو جانے (فیل پا) کی بیماری

دوالی کے مرض میں پنڈلی کی رگیں فراخ ہو جاتی ہیں۔ اور داء الفیل میں پنڈلی پاؤں ہاتھی کے پاؤں کی طرح بڑا ہو جایا کرتا ہے دوالی بیشتر مادہ سودا کے نے یا خون و بلغم یا صرف خون کے بمقدار کثیر آجانے سے لاحق ہوا کرتی ہے الفیل بھی اسی طرح سوداوی۔ بلغمی یا خونی خلط کے بکثرت نازل ہونے سے ظہور ہوتا ہے۔ تشخیص و تفریق کیلئے ہر ایک سبب کے مخصوص آثار پر غور کرنا چاہیئے۔

نوٹ:۔ مرض دوالی بالعموم مزدور حمالوں یعنی بوجھ اٹھانے والوں کو ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ ان دونوں بیماریوں میں بشرط ضرورت و طاقت (۱) فصد باسلیق ولنے سے فائدہ ہوتا ہے (۲) تخم ارنڈ ۷۔۸ عدد شہد خالص کے ساتھ پینے اور کرنے سے عجیب الفعل ثابت ہوتے ہیں (۴) سناء مکی ۵ ماشہ کا پینا۔ اور کرنا دونوں اعمال مفید ہیں (۵) یہ امراض اگر گرم اسباب سے لاحق ہوئے ہوں تو (۶) لسان الحمل (بارتنگ) ۶ ماشہ کے پینے اور لیپ کرنے سے صحت بخش تاثیر ہوتی ہے اسی طرح (۷) ماء الجبن کا پینا بھی ایسی حالت میں مفید پڑتا ہے اندروماخس کا قول ہے کہ (۸) سکنجبین ۲ ماشہ کا اندرونی طور پر استعمال کرنا اس باب میں جلیل النفع ہے (۹) گل نازبو کا بیرونی طور پر ضماد کرنے سے بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۰) ہرن کے پتہ کا لیپ کرنا بھی ان بیماریوں میں شفائی خاصیت رکھتا ہے۔ علیٰ ہذا (۱۱) تخم حرمل ۶ ماشہ کا پینا اور ضماد کے طور پر استعمال کرنا نفعمند ہے (۱۲) کاکنجی ۶ ماشہ کا شیرہ نکال کر پینا اور لیپ کرنا نافع تدابیر ہیں

(۱۳) شحم حنظل (تمے کا گودہ) ۳. ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا عمدہ علاج ہے۔

اَلحُمّیات

حمّیٰ یعنے بخار ایک حرارت غیر طبعی ہے جو سب سے پہلے دل میں مشتعل ہوتی۔ یا کسی دوسرے عضو میں بھڑک کر وہاں سے دل کی طرف سرایت کر جاتی ہے اس کے روح اور خون کی وساطت سے براہِ شرائین تمام جسم کے اندر پھیل جاتی ہے۔ یاد رہے انسان کا جسم چونکہ ارواح۔ اخلاط۔ اور اعضا تین چیزوں سے مرکب ہے اس لئے بحب حمیات (تپوں) کو بھی تین جنسوں میں منحصر قرار دیا جاتا ہے اگر بخار کی حرارت کا تعلق ارواح سے ہو تو حمّیٰ یوم۔ اخلاط سے ہو تو حمّیٰ خلطی اور اعضاء سے ہو تو حمّیٰ دِقی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

حُمّیٰ یوم

اِس بخار کی مدت عام طور پر ایک روز ہوا کرتی ہے۔ اور اس جنس میں روحؑ طبعی روح حیوانی یا روح نفسانی کو سب سے پہلے حرارت غیر طبعی گرم کرتی ہے۔ اگر حرارت کا تعلق روح طبعی سے ہو تو ایسے بخار کو حمّیٰ یوم طبعیہ کہتے ہیں اور اس کے اسباب ہاضمہ کی خرابی۔ گرم غذاؤں یا دواؤں کا استعمال کرنا ہے۔ اگر روح حیوانی سے ہو تو حمّی یوم حیوانیہ کہلاتا ہے۔ اور اس کے اسباب غم۔ خوشی اور حرارت حمام وغیرہ ہیں۔ اسی طرح اگر روح نفسانی سے تعلق ہو تو اسے "حمّیٰ یوم نفسانیہ" سے موسوم کیا جاتا ہے اور اس کے اسباب دماغی محنت۔ فکر اور بیخوابی وغیرہ ہیں۔ اس کو مختلف نسبتوں کے لحاظ سے غضبی جوعی۔ عطشی وغیرہ کئی ایک ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تشخیص کے لئے اسباب مذکورہ کا پہلے موجود ہونا قابل لحاظ ہے۔ حمّیٰ یوم کی کلی علامت یہ ہے کہ اُس کی حرارت نرم یکساں اور غیر سوزاں ہوتی ہے۔ نبض وقارورہ میں چنداں تغیر نہیں آتا۔ اور بالعموم ایسا بخار ایک دو روز رہ کر رفع ہو جاتا ہے۔

عِلاج۔ (۱) تخم خشخاش ۶ ماشہ (۲) تخم کاہو ۶ ماشہ کا پینے یا ضماد کے طور پر استعمال

سلہ روح طبعی کا محل جگر روح حیوانی کا محل دل۔ اور روح نفسانی کا محل دماغ ہے۔

کرنے سے نیند آتی ہے اور حمیٰ یوم نفسانی کو فائدہ مند ہے (۳) آبزن میں بیٹھنا عمدہ حکایتیں اور داستانیں سننا حمیٰ یوم غضبی کو نافع ہیں۔ اسی طرح (۴) آش جو اور دیگر مناسب غذائیں کھلانے سے حمیٰ یوم جوعی (بھوک سے لاحق ہونے والا) کو نفع پہنچتا ہے۔ (۵) سرد پانی اور سرد میووں کے نچوڑ کے پینے سے حمیٰ یوم عطشی (پیاس سے لاحق ہونے والا) زائل ہو جاتا ہے۔

حمیات خلطی

ان حمیات میں سب سے پہلے کسی خلط میں حرارت غریبہ کا تعلق ہوتا ہے پھر وہاں سے دل اور دل سے تمام بدن میں پھیل جایا کرتی ہے خلطی بخار دو طرح سے حادث ہوا کرتے ہیں۔ ایک تو عفونت کی وجہ سے اور دوسرے بلا عفونت محض گرم ہو جانے سے لیکن بلا عفونت حرارت کا بخار کے درجہ تک پہنچ جانا خون کے سوا کسی دوسری خلط میں ممکن نہیں کیونکہ اسی ایک خلط کی مقدار سب سے زیادہ ہے جس میں حرارت غلیانیہ (جوش میں لانیوالی) اس حد تک غلبہ حاصل کرسکتی ہے کہ بخار ہو جائے۔ اخلاط بعض اوقات رگوں کے اندر متعفن ہوا کرتے ہیں اور بعض دفعہ رگوں کے باہر۔ مثلاً دماغ اور معدہ وغیرہ میں۔ جب مادہ داخل عروق متعفن ہو تو تپ لازم ہوتا ہے۔ کسی وقت قطعاً زائل نہیں ہوتا۔ ہاں کبھی کسی قدر نرم ہو کر پھر زیادہ گرم ہو جایا کرتا ہے۔ اگر تعفن تمام رگوں میں سرایت کر گیا ہو۔ یا اُن رگوں میں ہو جو دل کے نزدیک واقع ہیں تو تپ کا جوش اور لزوم ایک حال پر رہتا ہے کسی وقت نرم نہیں ہوتا۔ جس کی مثال تپ محرقہ ہے۔

حمیٰ صفراوی یعنی صفراء کا بخار

علاج۔ (۱) نیلوفر ۵ ماشہ کے پینے سے غب خالص اور غیر خالص کو فائدہ ہوتا ہے۔ (۲) بنفشہ ۵ ماشہ صفراوی بخاروں کو مفید پڑتا ہے (۳) عناب ۱۸ عدد کی منفعت بھی اس باب میں بدستور ہے۔ خصوصاً لعاب بہیدانہ ۴ ماشہ کے ساتھ شامل کیا جائے تو زیادہ قوی العمل ہو جاتا ہے (۴) جو کا پانی یا آش پینے سے گرم بخاروں کو نفع پہنچتا اور حرارت زائل ہو جاتی ہے۔ یہ تمام قسم کے حمیات حارہ و باردہ میں غذا کے طور پر بھی

استعمال ہوتا ہے۔ لیکن گرم تپوں میں تنہا یا سرکہ ملا کر، اور سرد مادہ کی حالت میں دارچینی فلفل کے ساتھ پلایا جاتا ہے (۵) ماءالقرع (کدو کا پانی) جو تنور میں بھون کر کے نکالا جاتا ہے، پینے کے طور پر تیزی بخاروں کو زائل کرتا ہے نیز سرکہ کے ساتھ پکا کر ایسے مریضوں کی غذا میں شامل کیا جاتا ہے (۶) پالک کا ساگ بلغمی بخار والے مریضوں کے سوا تمام گرمی کے تپ والوں کے لئے مفید غذا ہے (۷) کاسنی تر اور خشک اور اس کے بیج ۸ ماشہ صفرا کی حدت کو توڑنے۔ معدہ کو طاقت دینے۔ تمام جسم خصوصاً مجاری، عضائے غذا کے سُدّوں کو کھولنے اور اخلاط کی عفونت کو زائل کرنے میں عجیب الاثر ہیں۔ اسی طرح (۸) خرفہ کے بیج بقدر ۹ ماشہ کوٹ کر سرد پانی میں شیرہ نکال کر پینے سے نفعمند ثابت ہوتے ہیں (۹) کھیرا اور (۱۰) ککڑی دونوں کا سالن بنا کر گرم تپوں کے مریضوں کو کھلانا یا ان کا نچوڑ پلانا سود مند ہے (۱۱) شفتالو پختہ کے کھانے سے محرقہ بخار کی سوزش رفع ہوتی ہے (۱۲) زرد آلو، عدد کا خیساندہ شکر سفید ملا کر پینے سے طبیعت نرم ہو جاتی ہے اور معدہ کا التہاب زائل ہو کر صفراوی تپ کو نفع ہوتا ہے اسی طرح (۱۳) ترش انار کا پانی دو تین روز دس دس تولہ تک بنفشہ مربّے کے ساتھ استعمال کرنے سے محرقہ بخار سے نجات ہوتی ہے۔ تنہا آب انار ۱۰ تولہ یا شربت انار ۴ تولہ کا پینا بھی تیز تپوں کو نافع ہے۔ اسی طرح (۱۴) لیموں کا نچوڑ بقدر ۵ تولہ پینا صفراوی عفنی بخاروں۔ غب خالص اور مطبقہ دمویہ کو فائدہ دیتا ہے (۱۵) آب انگور خام، تولہ کا پینا بھی بشرطیکہ طبیعت نرم ہو مفید ہے۔ علاوہ ازیں (۱۶) ترنجبین ۲ تولہ تیز بخاروں اور ان کے التہاب کو دفع کرنے کے علاوہ پیاس کو بھی زائل کرتی ہے۔ اگر اسکو عناب ۹ عدد اور آلو بخارا، عدد کے پانی میں حل کیا جائے تو زیادہ قوی العمل ہو جاتی ہے۔ (۱۷) آلوے بخارا تازہ کا کھانا اور خشک ۸ اعدد کا خیساندہ بنا کر شکر سفید کے ساتھ پینا اس قسم کے تپوں کو فائدہ دیتا ہے (۱۸) تمر ہندی ۳ تولہ یا زیادہ کو پانی میں مل چھان کر پلانا غب کو دور اور طبیعت کو نرم کرتا ہے (۱۹) سپستان ۱۵ عدد کا خیساندہ بھی صفراوی تپ کو مفید ہے۔ بلغم شو۔ اور سوزش بول کا بھی ازالہ کرتا ہے علیٰ ہذا (۲۰) مغز خیار شنبر ۴ تولہ کے پینے میں بھی یہی فوائد ہیں۔ چنانچہ سفیان اندلسی نے

اس کو صفراوی اور دموی بخاروں میں بقدر ایک اوقیہ (۲۰ تولہ) تمرہندی کی طرح دینا مفید لکھا ہے۔ ایسے ہی (۲۱) بارتنگ کی جڑھ کا پانی نچوڑ کر پینے سے غب خالص وغیر خالص دونوں کو فائیدہ ہوتا ہے اسی طرح (۲۲) طباشیرہ ماشہ غب اور محرقہ بخاروں میں مفید پڑتی ہے (۲۳) کافور بقدر ۲ رتی اس باب میں زیادہ قوی التاثیر دوا ہے۔ شریف اور شیخ کا قول ہے کہ (۲۴) صندل کو کوٹ کر گلاب میں تر کریں اور اُس سے پیشانی۔ معدہ اور جگر پر ضماد کرائیں نہائیت فائیدہ ہوتا ہے۔

حمیٰ دموی یعنی خون کا بخار

(۱) رب ریباس ۱ تولہ کا سنا حمیٰ مطبقہ خونی میں نافع ہے۔ اسی طرح (۲) انار ترش کا پانی ۱۰ تولہ یا شربت ۴ تولہ سودمند ہے (۳) انگور ترش خام کا شربت ۳ تولہ اور رُب ۱ تولہ بھی اس بخار کو زائل کرتا ہے (۴) شربت عناب ۳ تولہ اور عناب ۱۰ عدد کا خیساندہ پینا۔ نیز (۵) آلوے بخارا کا کھانا اور اُس کے ۱۰ دانوں کا خیساندہ شکر سفید کے ساتھ پینا مطبقہ بخار کا دافع ہے۔ اس تپ میں اگر طبیعت قبض ہو تو آلوئے بخارا ۹ عدد۔ املی ۱۰ تولہ کا خیساندہ ہمراہ شکر سفید یا (۶) ایک انار کو مع شحم کوٹ کر اور پانی نکال کر قدرے شکر ملا کر پلانا قبض کو کھولتا اور طبیعت کو نرم کرتا ہے تیز بخاروں میں (۷) ماء الشعیر بہترین غذا ہے۔ کیونکہ اس سے سردی۔ تری اور تنقیہ عروق کے فوائید حاصل ہونے کے علاوہ دوسری سرد اشیاء کی طرح مواد غلیظ نہیں ہوتے۔ اس قسم کے خونی بخار کی حالت میں (۸) عدس مقشر (مسور چھلی ہوئی) سرکہ اور روغن بادام شیریں کے ساتھ پکا کر کھانا موافق غذا ہے اسی طرح (۹) انار ترش کے پانی میں شکر سفید ملا کر روٹی بھگو کر کھانا مطبقہ بخار کے مریضوں کو فائیدہ مند ہے۔ اس قسم کے بیماروں کو سرد پانی پلانا نافع چیز ہے۔

جالینوس اور بقراط کی ہدایت ہے کہ اگر مطبقہ کے مریض کو فصد۔ اسہال یا کسی درد کی تسکین کے لئے ٹکور وغیرہ کی ضرورت ہو تو ان اعمال سے پہلے آش جو ہرگز نہ دینا چاہیئے۔

حُمّیٰ بلغمی یعنی بلغم کا بخار

(۱) گل غافث ۸۔ ماشہ کا جوشاندہ تنہا یا سکنجبین ۳ تولہ کے ساتھ پینے سے بلغمی بخار کا دفعیہ ہوجاتا ہے (۲) تخم ریحان یعنی تلسی ۷ ماشہ کا شیرہ نکال کر پینے سے بھی شفاء ہوتی ہے (۳) اذخر (گھوئی) ۵ ماشہ کی جڑھ کا جوشاندہ سکنجبین ۳ تولہ کے ساتھ پینا بدستور نفعمند ہے علیٰ ہذا (۴) راوند چینی ۲ ماشہ کا سفوف نضج مادہ کے بعد سکنجبین ۳ تولہ کے ساتھ پینا عمدہ دوا ہے (۵) بادیان ۷۔ ماشہ کو جوش دیکر سکنجبین کے ساتھ پینے سے شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ ایسے ہی (۶) اجوائن ۷ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے بھی اس باب میں جید تاثیر ظاہر ہوتی ہے (۷) غاریقون بقدر ۴ ماشہ نضج مادہ کے بعد اور نوبت بخار سے پہلے پینا فائدہ مند ہے (۸) جاؤشیر ۳ ماشہ کو کسی مناسب شربت کے ساتھ پینے سے لرزہ اور نوبتی بخاروں کا ازالہ ہوجاتا ہے (۹) صبر زرد ۷ ماشہ اُن مریضوں کے لئے عمدہ مسہل ہے جن کو بخار کے وقت تقشعریرہ (کپکپی) اور جلد کے نیچے چیونٹیوں کا چلنا محسوس ہوتا ہے (۱۰) عاقرقرحا کو روغن زیتون میں پیس کر لرزہ کے بخار کی نوبت سے پہلے بدن پر ملنا لرزہ کو روک دیتا ہے۔ بلغمی بخار والوں کی غذاؤں میں (۱۱) دارچینی کا استعمال کرنے سے لرزہ کا دفعیہ ہوجاتا ہے (۱۲) کرنب کو ایسے مریضوں کی غذا میں استعمال کرنے سے نفع پہنچتا ہے (۱۳) شیخ الرئیس لکھتا ہے کہ (۱۴) بابونہ ۲ ماشہ بطور جوشاندہ پینا مفید ہے۔ اس میں قوت رادعہ (مادہ کو لوٹا دینے والی) اور قوت محللہ (تحلیل کرنے والی) ہے۔ جب سرد مادہ کے بخاروں میں اسکا استعمال کیا جاتا ہے تو طبیعت حکیم مطلق کے حکم سے ان دونوں قوتوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے سرد جزو سے غلبہ حرارت کو دفع کرتی ہے اور گرم جزو سے غلیظ مادہ کو تحلیل کرتی ہے (۱۵) مولی کا پانی بقدر ۱۰ تولہ نچوڑ کر سکنجبین ۳ تولہ میں ملالیں اور اُسے پی کر قے کریں تو حُمّیٰ بلغمی اور لرزہ کو فائدہ ہوتا ہے (۱۶) خالص گرم پانی کے پینے سے بھی لرزہ کا دفعیہ ہوجاتا ہے اسی طرح (۱۷) سداب ۷ ماشہ کو شبت خشک ۴ ماشہ کے ساتھ پکا کر قے لانے کی غرض سے پینا سودمند ہے۔ اور روغن سداب کا بدن پر ملنا بھی بدستور نافع ہے (۱۸) سعد کوفی دنا گرموتھا ۵ ماشہ کا نیسانده پینے سے عفونتی دبلغمی تپوں میں شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے (۱۹)

روغن بلسان کے بدن پر ملنے سے لرزہ رفع ہو جاتا ہے (۳۰) پودینہ ۲ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے بھی لرزہ دُور ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ بقراط کا قول ہے کہ ہر روز آنے والا بخار معدہ کی کسی علت پر دلالت کرتا ہے۔ حمی ربع یعنی چوتھیہ سمار الطحال کی بیماری کا نشان ہے۔ اعراض تبزلم معدہ کے نقص کی شاہد ہیں۔ گرانی کے اعراض سوء مزاج جگر کی دلیل ہیں اوجاع مفاصل کا وجود سوء مزاج گُردہ کی علامت ہیں غیر خلطی وبادی امراض کی حالت میں نیند کو مضر ترین اشیاء میں سے سمجھا گیا ہے۔ اسی طرح بخار کے ابتدائی دوروں و تورم احشاء کی حالت میں بھی اسکا ضرر متحقق ہے کیونکہ حالت خواب میں حرارت اور خون اندر کی طرف گہرے چلے جاتے ہیں۔

ربع یعنی چوتھیہ بخار

(۱) اشترغار (اونٹ کٹارا) بقدر ۴۔ ماشہ میں اُن تمام چوتھیہ بخاروں کے دفعیہ کے لئے جو بلغم کے متعفن اور محترق ہونے سے لاحق ہوتے ہیں بلیغ خاصیت ہے (۲) حماض اُترج (ترشی ترنج) کے نچوڑ کی نسبت ابن ماسویہ کہتا ہے کہ حمی ربع جو صفرا کے احتراق سے حادث ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ بقدر ۷ تولہ دینا نافع دوا ہے (۳) شربت غافث بمقدار ۲۔ تولہ اس باب میں عجیب النفع چیز ہے۔ اور اس کا ۸۔ ماشہ کا جوشاندہ بھی بدستور مفید ہے (۴) قسط شیریں ۲ ماشہ کا سفوف سکنجبین ۳ تولہ کے ساتھ کھانا بھی پُرانے چوتھیہ کو فائدہ مند ہے (۵) سونف باغی سبز کا عصارہ بقدر ۳۔ ۴ تولہ ربع صفراوی کے لئے مفید ہے (۶) شونیز یعنی کلونجی ۱ ماشہ کو پیس کر سکنجبین ۳ تولہ کے ساتھ پینا شفائی تاثیر رکھتا ہے (۷) شاہترہ تازہ کو نچوڑ کر ایک پاؤ کی مقدار میں ۳ تولہ شکر سفید ملا کر پینا۔ یا اگر خشک ہو تو ۶۔ ماشہ سفوف بنا کر کھانا مفید ہوتا ہے۔ ابن مجون لکھتا ہے کہ اس دوا کا ۴ رتی سفوف کھانے سے چوتھیہ تپ زائل ہو جاتا ہے (۸) ہینگ کی نسبت ابن صہار بخت۔ ابن ماسویہ ابن ہبل۔ ابن سمحون۔ ابن بطلان۔ اور مالقی وغیرہ اطباء لکھتے ہیں کہ اس کے بقدر ۱۔ ماشہ پینے سے حمی ربع سے نجات ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دیسقوریدس کا قول ہے کہ (۹) ہارتنگ کی چار عدد جڑیں لیکر پانی یا بوئی شراب کے ساتھ پینے سے اس قسم کے بخار زائل ہو جاتے

ہیں۔ (۱۰) ریٹھ بھی کم مقدار میں یعنی ۲-۳ رتی سفوف کر کے کھانے سے نفعمند ثابت ہوتا ہے (۱۱) بادروج یعنی رام تلسی کے پتوں کا عصارہ پانچ چھ تولہ نکال کر پینے سے شفائی تاثیر ہوتی ہے (۱۲) مولی کے بقدر ۳۔ تولہ کھانے سے بھی یہ بخار دُور ہو جاتا ہے اسی طرح اس کے بیج ۳ ماشہ بھی شہد خالص میں ملا کر کھانے سے موثر ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح (۱۳) غاریقون ۳۔ ماشہ کو کھلانے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے (۱۴) ہلیلہ سیاہ کے بقدر ۸ ماشہ پینے سے پُرانے چوتھیہ کا استیصال ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ماء الجبن اس تپ میں مسلم النفع ہے۔ (۱۵) افتیمون ۱۰۔ ماشہ کا استعمال کرنا رُبع سوداوی کے لئے عظیم الاثر دوا ہے۔ اندروماخس کا قول ہے کہ (۱۶) جنگلی گاجر کے بیج بقدر ۲ ماشہ شیرہ نکال کر پینے سے اس قسم کے بخاروں کو فائدہ دیتے ہیں •

اَغذِیَۃُ اَصحابِ حُمّٰی الرِّبع

چوتھیہ بخار والوں کی غذائیں

(۱) معتدل خمیر کی نمکین گندمی روٹی موافق ہے (۲) بھیڑی کا گوشت اور سکا شوربا بالخاصیت سوداوی امراض کے لئے مناسب غذا ہے۔ علاوہ ازیں (۳) مادین چوزوں کا گوشت بھی اس باب میں خاصیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اُن میں زیادہ رطوبت ہوتی ہے (۴) فربہ پرندے بٹیر اور کبوتروں کے بچے (۵) نیمبرشت انڈوں کی زردی۔ (۶) ماش مقشر (۷) نخود آب اس طرح سے پکایا ہُوا ہو کہ سب سے پہلے چنوں کو ایک دن اور ایک رات پانی میں تر رکھیں پھر اُنکو دیگ گلی میں ڈال کر ایک کف پودینہ حسب مناسب زیرہ سیاہ۔ فلفل سیاہ اور شاہ زیرہ شامل کریں پھر حسب ضرورت پانی ڈال کر پکائیں۔ ابن عباس زہراوی لکھتا ہے۔ کہ (۸) مویز منقی (۹) مغز بادام اور شکر سفید نیز (۱۰) نیشکر چوتھیہ کے مریضوں کے لئے موافق اشیاء ہیں •

حُمیاتِ مُرکّبہ

(۱) غافث ۸۔ ماشہ کا جوشاندہ سکنجبین ۳ تولہ کے ساتھ ملا کر پینے سے

مرکب بخاروں کو بہت فائدہ ہوتا ہے (۲) افسنتین اتوا کو مرکب بخاروں کی دواؤں میں اضافہ کرنے سے اُن کا عمل قوی ہوجاتا ہے (۳) بادآورد ۵ ماشہ کا جوشاندہ کے طور پر پینا پرانے مرکب تپوں کو نافع ہے (۴) تخم کشوث، ماشہ کا شیرہ نکال کر سکنجبین کے ساتھ پینے سے بہت نفع ہوتا ہے (۵) غاریقون ۳ ماشہ کا نضج مادہ کے بعد استعمال کرنا فائدہ مند ہے (۶) بنگ کے پھول کے تین یا چار پتے کھلانا پرانے مرکب تپ کی نوبت کو روکتا ہے۔ ان کے علاوہ (۷) سرطان نہری ۱۰ ماشہ کو بھون کر کسی قدر فلفل سیاہ کے ساتھ کھلانا مجرب دوا ہے (۸) حرمل ۶ ماشہ کا شیرہ نکال کر متواتر کچھ عرصہ تک پیتے رہنا پرانے نوبتی تپوں کو زائل کر دیتا ہے۔

الاجتنابات یعنی بخار والوں کے پرہیز

نوٹ:۔ جن اشیاء کے استعمال سے عفنی بخاروں کے لاحق ہونیکا اندیشہ ہے اُن کا ذکر کر دینا اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ مریض خصوصاً اور عام لوگ عموماً پرہیز کریں۔

(۱) خراب پانی جو غلیظ اور ناصاف ہو اُسکا استعمال کرنا چوتھیہ بخاروں کے حادث ہونے کا موجب ہے (۲) جما اور ٹھیرا رہنے والا یعنے بند اور بدبودار پانی بھی حمیات کے اسباب میں سے ہے۔ اسی طرح (۳) دودھ اگر ہمیشہ استعمال کیا جائے تو طویل المدت تپوں کے مواد مہیا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں (۴) کھجوروں کے بکثرت کھانے سے خون میں عفونت اور صفرا میں حدت پیدا ہوجاتی ہے۔ جس سے مزمن تپ پیدا ہوجایا کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا (۵) خربوزہ کے کثرت استعمال سے حمیات عفنیہ کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے (۶) نشاستہ بھی ردی الکیموس ہونے کی وجہ سے عفونت کی استعداد بہم پہنچاتا ہے (۷) مُشک کے زیادہ کھانے سے بھی سوداوی اور ردی خون پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ان چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

حُمّیات وبائیہ

ان تپوں کی وجہ ہوا میں عفونت کا پھیل جانا ہے۔ جس کا سبب ردی بخارات یا ایسے مقام کا قرب جہاں نباتی اجسام اور مُردار حیوانات گل سڑ گئے ہوں۔ چنانچہ اسکا

مکمل علاج یہی ہے کہ جہانتک ممکن ہو ان اسباب کے انقطاع میں جد وجہد کیجائے۔

علاج۔ ہرس کا قول ہے کہ جو شخص (۱) گائے کا گھی استعمال کریگا وہ وبا کے اثر سے محفوظ رہیگا۔ اس میں شک نہیں کہ روغن گاؤ فادزہر حیوانی ہے اور اس سے بھی وبائی سمیت کا اثر باطل ہوجاتا ہے۔ اطباء کی ایک کثیر جماعت کا متفقہ قول ہے کہ (۲) موم خام کا بخور کرنے سے ہوا کا وبائی اثر زائل ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ (۳) اظفار الطیب یعنی نکھ کا بخور کرنے سے بھی ہوا صاف ہوتی ہے اسی طرح (۴) عود کو جلا کر اسکا دھواں لینا وبائی ہوا کی اصلاح کرتا ہے (۵) کُندر کا سونگھنا اور بخور کرنا دونوں مفید عمل ہیں (۶) پیاز کو سرکہ میں رکھ کر کھانا وباء کا دافع ہے۔ اور سرکہ میں ڈالنے یا جوشاندہ بنانے کے بغیر بھی استعمال کیا جائے تو آب وہوا کے اختلاف سے جو مضر اثر پیدا ہوا کرتا ہے اسکا عمدہ تدارک ہے۔ علیٰ ہذا (۷) لہسن کا کھانا بدنی رطوبتوں کی عفونت کو زائل کرتا اور صحت کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے متعلق یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پانی کے مکدر یا غیر شفاف ہونے کی حالت میں یہ اصلاح کرسکتا ہے لیکن تلخ یا کھاری پانی ہو تو لہسن کے کھانے سے فائدہ کی جگہ نقصان پہنچتا ہے (۸) قسط کا دھواں لینے سے اس وبا کا جو عفونت سے حادث ہوئی ہو ازالہ ہوجاتا ہے (۹) مر مکی ۱ ماشہ کے پینے سے بھی عفونت دفع ہوتی ہے ابن ماسویہ لکھتا ہے کہ (۱۰) انار اور (۱۱) آلو بخارا کے دانے چوستے رہنے سے ایسی حالت میں عمدہ تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ (۱۲) عدس (مسور) (۱۳) کدو (۱۴) ماش اور دیگر اسی قسم کی اشیاء کا کھانا ایام وباء کے مناسب حال غذائیں ہیں حنین نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ (۱۵) ٹھنڈے پانی کا ایک دفعہ زیادہ مقدار میں پینا وبائی تاثیر سے پیدا ہونے والی حرارت کو بجھاتا ہے۔ لیکن تھوڑی تھوڑی مقدار میں پینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ وہ حرارت اور زیادہ بھڑک اٹھتی ہے۔ (۱۶) اُترج (بجورہ) کا سونگھنا بھی اس باب میں نافع ہے (۱۷) انگور ترش خام کا نچوڑ یا اُن کی شراب کا پینا زمانہ وبا میں لاحق ہونے والے امراض کو نافع ہے (۱۸) ریباس کا کھانا یا اُس کا عصارہ نکال کر پینا نفعمند دوا ہے (۱۹) بہ کا کھانا کھاری پانی کے ضرر کو دفع کرتا ہے (۲۰) آس خشک یا تر کا گھر میں رکھنا دافع وبا ہے۔ ایسے ہی (۲۱) قطران (چیڑ کے تیل) کا صبح وشام اور رات کے وقت سونگھنا فائدہ بخش ہے (۲۲) میعہ سائلہ

کا بخور کرنا بھی سودمند ہے (۲۲) گل مختوم ۵. ماشہ کو سفوف بنا کر کھانا یا پانی میں حل کر کے پینا عمدہ دوا ہے۔ اسی طرح گل ارمنی ۷ ماشہ کو سرکہ میں حل کر کے پینے سے وبائی بخار دفع ہوتا ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ وباء کے دنوں میں یہ نہایت سریع الاثر چیز ہے اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو مریض کی زندگی کو خطرے میں سمجھنا چاہیئے (۲۴) عنبر ۳ رتی کو پینا اور بخور کرنا بھی سمیتِ وبا کا تریاق ہے۔ کندی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ (۲۵) میعہ سائلہ ۷ ماشہ (۲۶) بلسان ۲ ماشہ (۲۷) سندروس ۲ ماشہ (۲۸) کافور ۳ رتی (۲۹) مصطگی ۳ ماشہ (۳۰) لادن ۳. ماشہ (۳۱) زعفران ۵ ماشہ (۳۲) شہد ۳. تولہ (۳۳) راتینج ۳ ماشہ (۳۴) صندل ۴ ماشہ (۳۵) مشک ۱ ماشہ (۳۶) آبنوس ۷. ماشہ اور (۳۷) وج یعنی گوربچ ۳ ماشہ یہ سب دوائیں فرداً فرداً کھانے اور بخور کرنے سے دافع وباء ہیں۔

نوٹ:۔ بخور یعنی دھونی کے متعلق یہ امر قابل لحاظ ہے کہ سورج کے طلوع کرنے کے بعد۔ دوپہر کو اور آدھی رات کے وقت اُسکا استعمال زیادہ مفید پڑتا ہے۔

اَلطَّاعُون

یہ ایک ورم ہے۔ جس کے ساتھ تیز بخار بھی لاحق ہوتا ہے۔ یہ ورم زبان کی جڑ۔ بغل۔ پس گوش۔ کنج ران وغیرہ غددی مقامات سے مختص ہوا کرتا ہے۔ یہ بھی وبائی مرض ہے۔ ہوا کی خرابی اور عفونت سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج۔ گل ارمنی ۷ ماشہ پینے اور طلاء کرنے دونوں طور سے مفید ہوتی ہے۔ اسی طرح (۲) گل مختوم ۵. ماشہ کا کھانا بھی نافع ہے (۳) ریواج کا پانی ۴. تولہ کا پینا (۴) گوگل ۲. ماشہ کا کھانا اور بخور کرنا عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح (۵) کافور ۳ رتی کھانے اور سونگھنے سے سودمند ہے ابن ماسویہ لکھتا ہے کہ (۶) روغن گاؤ کو مداومت کے ساتھ استعمال کرنا طاعون کے اثر سے نجات کا موجب ہے۔ علی بغداد (۷) صندل ۴ ماشہ کو گلاب میں خیساندہ بنا کر پینا اور دیگر مفرحات کا استعمال کرنا نفع بخش ہے۔

اورام یعنی سوجنین

ورم ایک مرض مرکب ہے جس کے ساتھ سوء مزاج تفرق اتصال اور مرض ترکیب

بھی موجود ہوتا ہے۔ اسکا مادہ چاروں خلطوں میں سے کوئی خلط ہوا کرتی ہے۔ یا بعض دفعہ ریح سے بھی عارض ہو جاتا ہے۔ مادی ریحی کی نسبت زیادہ خطرناک اور دشوار علاج ہوتا ہے۔ گرم ورموں کی علامت ضربان۔ اور مقام ورم کی سرخی یا زردی ہوتی ہے اور سرد ورموں میں مقام ماؤف کی سفیدی یا نیلاہٹ نیز درد کی خفت پائی جاتی ہے۔

اورام حارہ یعنی گرم سوجنین

علاج۔ (۱) اسبغول ورم گرم میں ضماد کے طور پر نہایت مفید پڑتا ہے (۲) برگ بنفشہ تنہا یا آرد جو کے ساتھ ضماداً نافع ہیں۔ (۳) نیلوفر کا لیپ بھی گرم ورموں میں تبرید کرتا اور فائدہ پہنچتا ہے (۴) کشنیز سبز، سرکہ اور روغن گل کے ساتھ نہایت پُر سوزش جلدی ورموں پر لگانے سے نفعمند ثابت ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۵) کافور کا لیپ کرنے سے بھی شفائی اثر ہوتا ہے (۶) کائی نہری اور دریائی کا تنہا یا آرد جو کے ساتھ ضماد کرنا بھی یہی فائدہ رکھتا ہے۔ ابتدائی حالت میں (۷) گل مختوم کا لیپ بھی مناسب اور مفید پڑتا ہے (۸) خرفہ کے ساگ کا نچوڑ آرد جو کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے عمدہ چیز ہے۔ اسی طرح (۹) آب کاسنی کو آرد جو کے ساتھ ضماداً استعمال کرنا تسکین بخش ہے (۱۰) آب چقندر کا لیپ کرنا بھی بدستور مفید ہے (۱۱) آش جو کا ضماد کرنے سے اس قسم کے ورموں کو نفع حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر اُنکا گاڑھا پانی روغن زیتون کے ساتھ ملا کر ورم پر ڈالا جائے تو مفتح اثر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۲) صندل سرخ جو سفید کی نسبت زیادہ قوی ہے آب مکو یا کائی میں پیس کر طلاءً استعمال کرنے سے جید النفع ہے (۱۳) مہندی کے درخت کے پتے بھی یہی فوائد رکھتے ہیں مگر غلیظ المادہ گرم ورموں کے لئے صندل سے زیادہ فائدہ دہ ہیں (۱۴) عنب الراعی یعنی لال ساگ کا عصارہ طلاء کے طور پر استعمال کرنے سے خونی ورموں کو آرام ہو جاتا ہے (۱۵) عنب الثعلب تازہ مکو کا عصارہ بمقدار ۵ تولہ پینا اور پُھل کا لیپ کرنا اور پکا کر کھانا سخت گرم ورموں کو دفع کر دیتا ہے (۱۶) پالک کے بیج کوٹ کر گلاب کے ساتھ لیپ کرنے سے بھی ورم زائل ہو جاتا ہے (۱۷) ترمس کے سفوف کو آرد جو کے ساتھ ملا کر ضماد کرنا تسکین دیتا ہے (۱۸) حنا کو پیس کر گائے کے گھی میں ملادیں اس کے لگانے سے ان اورام کا بقیہ اثر اور درد رفع ہو جاتا ہے (۱۹) زرشک ۹ ماشہ کا شیرہ

نکال کر پینا اور ضماد کرنا دونوں اعمال موجب صحت ہیں۔ ایسے ہی (۲۰) ہیلہ زرد ا تولہ کا جوشاندہ پینا اور رگڑ کر لیپ کرنا نیز (۲۱) کرفس بستانی کا پیس کر لگانا محلل اورام ہے۔ علاوہ ازیں (۲۲) راوند چینی کو پانی یا سرکہ میں پیس کر ضماد استعمال کرنے سے بھی شفا ہوتی ہے (۲۳) کدو کو ہیئت مجموعی کوٹ کر لیپ کے طور پر لگانا سوزش درد اور ورم کو زائل کر دیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲۴) زہرۂ نرگاؤ کو سرکہ میں شامل کر کے طلاء کرنا سخت سے سخت اورام کو تحلیل کر دیتا ہے (۲۵) کو کنار کو کوٹ کر آرد جو کے اضافہ سے لیپ کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ بختیشوع کا قول ہے کہ (۲۶) ترنجبین ۲۰ تولہ کو گلاب میں حل کر کے پینے سے گرم ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔ مہندس لکھتا ہے کہ (۲۷) افیون کا ضماد کرنا بھی نافع ہے (۲۸) گل انار کو کوٹ کر گل ہمیشہ بہار کے پانی میں گوندھ کر ضماد کرنا ذریعۂ صحت ہوتا ہے۔

اَلْاَوْرَامُ الْبَارِدَۃُ الْبَلْغَمِیَّۃ یعنی سرد بلغمی ورم

(۱) بیخ کرفس کو آرد جو کے ساتھ لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے (۲) سوسن کی جڑ اور پتے کوٹ کر شراب میں پکا کر لیپ کرنے سے ورم تحلیل ہوتا ہے۔ اسی طرح (۴) زعفران ۵ ماشہ کا پینا اور لیپ کرنا بلغمی ورموں کو تحلیل کر دیتا ہے (۵) چقندر کے پتے پکا کر لیپ کرنے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے (۶) اشق کو سرکہ میں حل کر کے طلاء کرنا بلغمی اور خنازیری ورموں کو بھی فائدہ مند ہوتا ہے (۷) گیہوں کے آٹے کا خمیر لگانے سے مسخن (گرم کرنے والا) اور ملطف (لطیف کرنیوالا) اثر ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۸) روغن شبت (سوئے کا تیل) جو روغن زیتون کے ساتھ بنایا گیا ہو مواد کو نضج دیکر تحلیل کرتا اور ہر قسم کے بلغمی ورموں کو زائل کر دیتا ہے (۹) نیل کے پتے کوٹ کر ضماد کرنے اور (۱۰) روغن پودینہ کے ملنے سے بھی شفائی اثر ہوتا ہے (۱۱) کلونجی کو کوٹ کر سرکہ میں ملالیں اور ضماد کریں (۱۲) تخم انجرہ (انگن) کے پینے اور تنہا یا سرکہ کے ساتھ ضماد کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اسی طرح (۱۳) دوقو (گاجر دشتی) کے بیج اور پتے بلغمی ورموں پر لیپ کی طرح لگانے سے قوی التحلیل ہیں (۱۴) زراوند طویل مدحرج دونوں ضماد کے طور پر برتنے سے فائدہ دیتے ہیں۔ (۱۵) غاریقون ۳ ماشہ پینے اور ضماد کرنے سے ورم زائل ہو جاتا ہے اسی طرح (۱۶) مرغی کا پتہ لگانا بھی اس باب میں جید النفع ہے۔ علاوہ ازیں (۱۷) اسفنج سوختہ کا اندرونی و بیرونی

استعمال بھی اچھا ہے (۸) بسفائج کا ضماد کرنا ان ورموں کو تحلیل کر دیتا ہے (۹) برگ کرنب بستانی (گوبھی) کو باریک کوٹ کر تنہا یا آردجو کے ساتھ ضماد کرنا فائدہ مند ہے۔

اَلْاَوْرَامُ السَّوْدَاوِیَّۃُ الصُّلْبَۃُ یعنی سوداوی سخت ورم

(۱) پوست بیخ کبر ۶۔ ماشہ کے پینے سے سخت ورم نرم اور تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اور اس درخت کے پتوں اور پھل کے ضماد کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۲) شونیز (کلونجی) کو سرکہ کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے صحت ہو جاتی ہے (۳) صابون ایک ایسی دوا ہے کہ جس کے لگانے سے سخت ورم کا مادہ پختہ ہو جاتا ہے (۴) بیل کا خون گرم کر کے آردجو کے ساتھ ملا کر ضماد کیا جائے تو صلب (سخت) ورم تحلیل ہو جاتے ہیں اسی طرح (۵) روغن اذخر میں اشق کو حل کر کے لیپ کرنا بدستور مفید ہے (۶) سورنجاں ۲۔ ماشہ کے پینے اور لیپ کرنے سے جوڑوں کے سخت ورم تحلیل ہو جاتے ہیں (۷) جاؤشیر کے ضماد سے بھی اورام صلبہ تحلیل ہو جاتے ہیں (۸) زوفا رطب ضماد کے طور پر یہی فائدہ دیتا ہے (۹) ایرسا تنہا یا شہد کے ساتھ لیپ کرنے سے نفع بخش ہے (۱۰) خطمی کا لیپ بھی سخت ورموں کو نرم کر دیتا ہے (۱۱) کندر بھی تحلیل کرنے میں عجیب الاثر ہے (۱۲) جوز بوا (جائفل) ۲ ماشہ پینے اور ضماد کرنے سے نافع ہے۔ اسی طرح (۱۳) بابونہ کا ضماد کرنا اور (۱۴) صبر کو پانی میں پیس کر لگانا سود مند ہے۔ علیٰ ہذا (۱۵) وج یعنی گوڑ بچ کا ضماد کرنا نیز (۱۶) رائی سفید کو لگانا نفعمند ہے۔ ان ادویہ کے ساتھ فرداً فرداً روغن گل اور موم سفید ملائی جائے تو قوی الاثر ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی (۱۷) مصطگی ۳ ماشہ کا پینا اور لیپ کرنا نیز (۱۸) تخم ارنڈ کو رگڑ کر لگانا سخت سے سخت ورموں کو تحلیل کر دیتا ہے (۱۹) السی کو پانی میں پیس کر ضماد کرنا اور روغن شبت یعنی سوئے کا تیل ملنا دونوں فرداً فرداً اس باب میں جید التاثیر ہیں۔ (۲۰) زعفران ۱۔ ۵ ماشہ کے پینے سے جوڑوں کی صلابت رفع ہو جاتی ہے (۲۱) بیل کی چربی بھی ضماد کے طور پر استعمال کرنے سے سخت ورموں کو پختہ اور تحلیل کر دیتی ہے (۲۲) پیاز نرگس بھرتہ کیا ہوا کوٹ کر اور روغن خیری میں ملا کر ضماد کے طور پر سخت ورموں کو تحلیل کرنے میں سریع الاثر ہے (۲۳) بغیر چھلی ہوئی مسور کو سرکہ میں پکا کر لیپ کرنا بھی یہی نفع رکھتا ہے (۲۴) چنبیلی سفید کا تیل موم زرد کے ساتھ لگایا جائے تو عمدہ تاثیر پیدا ہوتی ہے

(۲۵) کرنب یعنی کرم کلا، ۷ ماشہ کا کھانا اور اُس کے عُصارہ کا طلاء کرنا ملین اورام ہیں اسی طرح (۲۶) جنگلی لکڑی کے روغن سے بلضافہ موم زرد لیپ کرنا نافع ترین عمل ہے (۲۷) اکلیل الملک سے ضماد کرنا قوی مُحللات میں سے ہے (۲۸) روغن شہدانہ میں موم زرد شامل کر کے ضماد کرنا بھی مفید عمل ہے۔

نوٹ:۔ ہمیشہ ورموں کے ضمادات میں اس اصول کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ابتداء میں رادعات (مادہ کے انصباب کو روکنے والی دوائیں) تزایدمیں۔ رادعات اور مُرخیات (مقام ماؤف کی تناوٹ کو کم یا ڈھیلا کرنیوالی دوائیں) انتہا میں مُرخیات اور محللات (تحلیل کرنے والی دوائیں) اور انحطاط میں صرف مُحللات کا استعمال کیا جائے۔

اَلسَّرطَانُ وَ الخنازیر یعنی ایک سخت و خبیث ورم اور کنٹھ مالا

(۱) شیر کا خون لگانا سرطانی ورموں کو فائدہ دیتا ہے اطہور سبقس کہتا ہے کہ (۲) کچھوے کو جلا کر دھونی دینا اور جب وہ جل کر راکھ بن جائے تو اس راکھ کو گھی میں ملا کر سرطان کے متقرح (زخم کے درجہ تک پہنچے ہوئے) ورم پر لگانا اُس کی آلائش کو صاف اور مندمل کر دیتا ہے۔ یہی حکیم لکھتا ہے کہ (۳) پنیر مایہ خرگوش کو اگر اسی حالت میں طلاء کیا جائے تو عجیب النفع ثابت ہوتا ہے۔ جالینوس کا بیان ہے کہ (۴) تخم الجرہ (اٹنگن) کو جلا کر ضماد کرنے سے اس مرض میں حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے اسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ (۵) سیسہ جلایا ہوا یا کشتہ کیا ہوا سرطان پر ضماد کے طور پر لگانے سے شفا ہوتی ہے۔ اگر اس کی خاکستر کو موم سفید اور روغن گل کے ساتھ لیپ کریں تو اکثر سرطانی اورام تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح (۶) حب بلسان اور عود بلسان کو سرکہ میں ملا کر ضماد کرنا بھی اس قسم کے ورموں کا محلل ہے (۷) نیل ہندی کو پیس کر چھڑکنے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے (۸) مامیران چینی کو باریک کر کے شہد خالص میں ملا کر لیپ کرنا بدستور فائدہ مند ہے (۹) خولنجاں ۶ماشہ کا پینا اور لیپ کرنا دفع سرطان ہے علی ہذا (۱۰) خطمی کا پینا اور ضماد کرنا دونوں مفید عمل ہیں (۱۱) آرد باقلا اور مویز منقیٰ کو کوٹ کر پرانی شراب ملا کر ضماد کرنے سے بھی اس ورم کا ازالہ ہو جاتا ہے (۱۲) برگ چلو کا روغن ملنا اور (۱۳) پرسیاوشاں کا ضماد کرنا سرطانی ورموں کو نفعمند ہیں (۱۴) سپاری کو زفت رومی کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے اورام خنازیری کا ازالہ ہو جاتا ہے اسی طرح (۱۵) نیل ہندی کو سرکہ میں ملا کر

خنازیر کے پھوٹے ہوئے ورموں پر گیارہ دن تک متواتر لیپ کرنے سے آرام ہوتا ہے (۱۶)
رائی کو کرنب کے پانی میں ملا کر لیپ کرنے سے بھی ان ورموں کو صحت ہوتی ہے علاوہ ازیں
(۱۷) موم۔ روغن زیتون اور زفت کا ضماد کرنا محلل خنازیر ہے (۱۸) روغن بید انجیر ۱/۲ تولہ شہد میں
ملا کر پینے سے نفع پہنچتا ہے (۱۹) ترمس یعنی باقلائے مصری کو کوٹ کر مریض کے مزاج یا مادہ
کی نوعیت کے لحاظ سے شہد خالص یا سرکہ یا پانی میں پکا کر لیپ کرنے سے خنازیر اور دوسرے سخت
ورم بھی تحلیل ہو جاتے ہیں (۲۰) آرد باقلا کو پھٹکڑی اور پرانے روغن زیتون میں ملا کر ضماد کرنا
جلیل النفع ہے (۲۱) اشق کو سرکہ انگوری میں حل کر کے لیپ کرنا عجیب الاثر ہے (۲۲) انزروت
کو کسی قدر بورہ ارمنی کے ساتھ پانی میں پیس کر لگانا گردن یا اُس کے آس پاس کے اُن ورموں
کو جو خنازیر سے مشابہ ہوتے ہیں زائل کر دیتا ہے۔ شریف اپنے معالجات میں لکھتا ہے کہ
(۲۳) پودینہ کے نچوڑ سے دن میں تین دفعہ سعوط (ناک میں ٹپکانا) کرنا اور اُس کے ساتھ روغن
کا اضافہ کر لینا اُن مریضوں کو جن کی گردن میں خنازیری اورام ہوں نفع پہنچتا ہے۔ اور
کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اس مرض میں یہ دوا دیا کرتے تھے۔ ابوبکر بن
وحشیہ بھی کہتا ہے کہ میں نے کئی دفعہ اس دوا کا تجربہ کیا اور خنازیر کے علاوہ بواسیر میں
بھی مفید پایا۔ اسی طرح (۲۴) انجیر خام کو پکا کر عموماً ہر قسم کی گلٹیوں پر اور خصوصاً خنازیر پر
لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ انجیر کے پتوں میں بھی یہی تاثیر ہے (۲۵) شیر خر میں بھی
دشوار علاج ورموں کے تحلیل اور نرم کرنے کی خاصیت ہے (۲۶) بارتنگ کے پتوں
کا نمک کے ساتھ ضماد کرنا نافع ہے (۲۷) شیر کا پتہ شہد خالص میں تر کر کے خنازیری
ورموں پر لگانے سے محلل اثر ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۲۸) فلفل سیاہ کو پیس اور زفت رومی
کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے صحت ہو جاتی ہے (۲۹) کشنیز سبز کا عصارہ آرد باقلا یا آرد
نخود کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے نمایاں فائدہ دیتا ہے۔ دیسقوریدس لکھتا ہے۔ کہ
کشنیز سبز آرد باقلا یا جو کے ساتھ محلل خنازیر دوا ہے میں نے اپنے چھوٹے لڑکے پر
آزما کر دیکھا خدا نے اُسے شفا بخشی (۳۰) سُداب جنگلی کا ضماد استعمال کرنا خنازیر اور گلے
کے اورام کو تحلیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح (۳۱) عدس (مسور) کو سرکہ میں پکا کر خنازیر اور دیگر
سخت ورموں پر لگانے سے سودمند ثابت ہوتا ہے (۳۲) گوشت گوسفند کے کباب
میں نمک کی جگہ نوشادر ڈال کر سات روز متواتر نہار منہ کھانے سے خنازیر کا خاتمہ کرتا

ہے (۳۳) سنگ مقناطیس کو سرکہ روغن گل اور سداب کے پانی میں گھس کر لیپ کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ مجربات شربتی اور اکبری میں اس دوا کو نہایت وثوق کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ (۳۴) تخم سرس کو کوٹ چھان کر دو حصہ شہد خالص میں ملا دیں اور مٹی کی نئی ہنڈیہ میں جس میں پانی نہ ڈالا گیا ہو بند کر کے سرپوش سے ڈھانپ دیں اور اس کے منہ کو ماش کے آٹے سے بند کرنے کے بعد دو ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں۔ اس کے بعد کھول کر ہر روز ایک تولہ کھانا شروع کریں۔ ترشی اور بادی سے مجتنب رہ کر ایک ہفتہ تک استعمال کرنے سے شفائے کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

اُلخُراجاتُ وَالدُّبیلات وَالدَّمامیل

خراج۔ کبیر الحجم (بڑے) گرم ورم کو کہتے ہیں جو غلیظ مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ دُبیلہ اُس بڑے نیز گولائی لئے ہوئے ورم کا نام ہے جس کا رنگ بالعموم جلد کی رنگت پر ہوا کرتا ہے اور جب تک اُس میں پیپ نہ پڑ جائے درد نہیں ہوتا۔ اور دُمّل صنوبری شکل سُرخ یا اندرنگ کا ورم ہوتا ہے جس میں مادہ کی تیزی کے باعث درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ خراج ورم حار ہوا کرتا ہے۔ اور دبیلہ سے ورم بارد مراد ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اندرونی ورمول کو دُبیلہ اور بیرونی اورام کو جراحت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ لیکن اوّل الذکر بیشتر گرم اور موخر الذکر اکثر سرد مواد کے سبب سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ تشخیص اسباب رنگ۔ ملمس (چھونے کی جگہ) اور دیگر عوارض مخصوصہ سے ہو سکتی ہے۔

علاج۔ عند الضرورت نصد و مسہل کے بعد (۱) اسبغول کا سرکہ اور روغن گل کے ساتھ ضماد کرنا گرم خراجات کو نافع ہے (۲) خطمی کا لیپ کرنے سے مادہ ورم پختہ ہو جاتا ہے (۳) تخم السی کے ضماد سے بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ اسی طرح انجیر زرد کو چبا کر اس قسم کے اورام پر لگانے سے نضج حاصل ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۴) رب اللّٰہ برگ (برگ اٹنگن) کو نمک کے ساتھ پیس کر ضماد کرنا بھی نفع بخش ہے۔ اسی طرح (۵) زفت خشک کو ضماداً استعمال کرنے سے بھی محلل اثر ہوتا ہے (۶) پیاز نرگس کو آرد کرسنہ (مٹر کا آٹا) اور شہد خالص کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے نفعمند ثابت ہوتا ہے (۷) پودینہ باغی کو آرد جو کے ساتھ پانی میں پکا کر دُبیلہ پر رکھنا اُسکو پھوڑتا ہے (۸) مغز حبُّ القُطن (بنولہ) کا ضماد دُملوں کو

پختہ کردیتا ہے۔ علیٰ ہذا (۹) زعفران ۵ ماشہ کا پینا اور ضماد کرنا منفیج ہے اور اگر اُس میں ہموزن موم زرد شامل کرلی جائے تو اور بھی بہتر نتائج پیدا ہوتے ہیں (۱۰) تخم انجرہ، اشگن، ریوند اس کے لعاب دہن میں ملا کر لیپ کرنے سے بہت سریع الاثر ہے (۱۱) قرو مانا دشاہ زیرا) سرکہ کے ساتھ ملا کر دُملوں پر لگانے سے عجیب النفع ہے (۱۲) انڈے کی سفیدی میں زعفران کو حل کرکے ضماد کرنا دُمل اور جراحت کے پکانے میں عمدہ عمل ہے۔ اسی طرح (۱۳) باقلا کا آٹا ہموزن آرد حلبہ کے ساتھ شامل کرکے لیپ کرنے سے بھی یہی تاثیر ہے۔ (۱۴) کیلہ اور انجیر دونو ہموزن ملا کر ضماد کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۵) روغن زیتون۔ شہد اور نمک۔ برابر برابر ملا کر لگانا نافع ہے۔ شریف کہتا ہے کہ (۱۶) ریباس کا بکثرت کھانا دُملوں کے حادث ہونے کو مانع ہے (۱۷) کشنیز سبز کو آرد باقلا میں ملا کر لیپ کرنے سے دماميل و خراجات پختہ اور تحلیل ہو جاتے ہیں (۱۸) گلاب کے پودے کی جڑ کو کوٹ کر ابتدائی حالت میں ضماد کرنا نہایت مفید ہے (۱۹) گائے کی تازہ چربی نمک ملا کر ضماداً مفید ہے (۲۰) سقمونیا شہد اور روغن زیتون میں حل کرکے لگانا سودمند ہے (۲۱) برگ شفتالو (آڑو کے پتّوں) کے جوشاندہ سے غسل کرنا دُمل نکلنے کو مانع ہے (۲۲) پودینہ کو آرد جو کے ساتھ ضماداً استعمال کرنا اور (۲۳) مصطگی کو روغن گل میں حل کرکے لگانا نیز (۲۴) روغن گل و موم خام کو ملا کر طلاءً کرنا ہر ایک فرداً فرداً دوائے نافع ہے (۲۵) صابون کمنہ کا لیپ کرنے سے جراحتوں اور دُملوں کے مواد میں نضج پیدا ہوتا ہے۔

اَلْبُثُورُ الْحَارَۃُ وَالْبَارِدَۃُ یعنی گرم اور سرد قسم کی پھُنسیاں

یہ مختلف قسم کی چھوٹی بڑی پھُنسیاں ہوتی ہیں جو مختلف مادوں اور مختلف عوارض کے ساتھ پیدا ہو کر مختلف ناموں سے موسوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ مختلف خصوصیات و علامات کے لحاظ سے کسی کو شری اور کسی کو نملہ اور کسی کو جمرہ یا چیچک وغیرہ وغیرہ ناموں سے تعبیر کرتے ہیں چنانچہ ہر ایک کا ذکر جداگانہ سُرخی سے کیا جاتا ہے۔

شِریٰ یعنے پِتّی

یہ پھُنسیاں یا دو دنے مختلف شکلوں میں نمایاں ہوتے ہیں چنانچہ بعض دفعہ

چوڑے مائل بسُرخی سخت خارش کے ساتھ نکلتے ہیں جن کو پِتی کہتے ہیں اور انکا سبب صفراوی خون ہُوا کرتا ہے۔ کبھی سفید رنگ کے دانے سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جنکا سبب نمکین بلغم ہُوا کرتا ہے۔ اوّل الذکر زیادہ سُرخ اور گرم ہوتے ہیں۔ نیز دن کو شدت کرتے اور تکلیف دیتے ہیں۔ اور جن کا مادہ بلغم شور ہو اُنکا زور رات کو زیادہ ہوتا ہے۔ اِنہی علامات سے تشخیص کی جاسکتی ہے۔

عِلاج:۔ عند الضرورت اور بصورت عدم مانع فصد و مسہل کے بعد (۱) عناب ۸ اعدد کا کھانا اور اُسکا خیسانده پینا صفراوی خون کی حرارت کو تسکین دیتا ہے (۲) شاہترہ ۷۔ ماشہ کا خیسانده مکدر خون کو صاف کرتا اور خارش کو زائل کرتا ہے۔ اگر اس میں پوست ہلیلہ زرد کا اضافہ کیا جائے تو زیادہ نفعمند ہوتا ہے۔ سبز اور تازہ شاہترہ کا پانی نچوڑ کر جوش دیئے بغیر بقدر ۔ا تولہ پینے سے مزید فوائد حاصل ہوتے ہیں اسی طرح (۳) تمر ہندی ۳ تولہ خون کو تسکین دینے اور اُس کی تیزی کو توڑنے کی وجہ سے شری کی بیماری کو بہت فائدہ دیتی ہے خصوصاً جب طبیعت کی تلئین بھی مقصود ہو۔ اس کے اثر کا مقابلہ کوئی دوا نہیں کرسکتی۔ اس کا شربت بنا کر استعمال کیا جائے تو زیادہ بلیغ النفع ہے (۴) ریباس کا نچوڑ ۴، تولہ کی مقدار میں پینے کے طور پر خون کی حرارت کو تسکین دیتا ہے یہ شری کے علاوہ طاعون اور چیچک وغیرہ کو بھی زائل کر دیتا ہے (۵) تُرنج یعنی بجورہ اور (۶) کھٹے انگور کے نچوڑ کا بھی یہی فعل ہے (۷) خیار شنبر (املتاس) بقدار ۴۔ تولہ اگرچہ حرارت و برودت میں معتدل اور رطوبت کی طرف مائل ہے لیکن مصفی خون ہونے کی وجہ سے شری اور اُس کے اورام کو دفع کرتا ہے (۸) عصارہ لیموں ۴۔ ۵ تولہ یا اُسکا ست دو تین رتی خون کی حرارت کو بجھاتا۔ اُس کے جوش کو تسکین دیتا اور غلظت کو رفع کرتا ہے اس لئے اس کا استعمال شری میں مفید پڑتا ہے (۹) رسوت کو سرکہ میں حل کر کے شری کی پھنسیوں پر ملنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۱۰) برگ توت سبز کو سرکہ میں بھگو کر حمام میں بدن پر ملنا بھی فائدہ کرتا ہے (۱۱) انجیر خام کو کوٹ کر سرکہ اور نمک ملالیں اور شری کی پھنسیوں پر ضماد کریں تو جلد آرام ہوتا ہے (۱۲) کشنیز سبز کو روغن زیتون کے ساتھ ضماد کرنے سے تسکین ہوتی ہے۔ طبیبوں کی ایک جماعت اور جالینوس کا بیان ہے کہ اس کا عصارہ بمقدار چار یا پانچ تولہ شہد کے ساتھ پینے سے شری کو زائل کرتا ہے۔ اور اسے مویز منقیٰ کے ساتھ کوٹ کر شہد کے ہمراہ لیپ کرنے

سے بھی نفع ہوتا ہے۔ ابن ہیمون کہتا ہے کہ سبز دھنیا کو گیہوں کی روٹی کے ساتھ ملا کر ضماد کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۱۳) کاسنی کے نچوڑ اور روغن گل کا طلاء کرنا اس قسم کی پھنسیوں کا دافع ہے (۱۴) تودری ۵ ماشہ کا پینا اور ضماد کرنا (۱۵) گل سرخ کو پیس اور گندنا کے نچوڑ میں ملا کر لگانا اور (۱۶) غبارِ آسیا یعنی چکی کے گردہ کو سرکہ اور شہد کے ساتھ طلاء کرنا مفید اعمال ہیں اسی طرح (۱۷) کاہو اور اُس کے بیج ۶ ماشہ کھانے پینے اور لیپ کرنے تینوں طور پر نافع ہیں (۱۸) نیل کے بقدر ۱ ماشہ استعمال کرنے سے تری اور خون کے جوش کو تسکین ہوجاتی ہے۔

(۱۹) نئی اینٹ کو پانی میں بھگو کر وہی پانی پینے سے سفید دانے جو رات کو بکثرت ظہور کرتے ہیں دفع ہو جاتے ہیں (۲۰) وج چینی یعنی گوڑ بچ پہلے دن ۱ ماشہ دوسرے دن ۲ ماشہ اور تیسرے دن ۳ ماشہ ۲ تولہ سکنجبین کے ساتھ کھانے سے نفع بخش ہے بعض مجربین نے سکنجبین کی جگہ سرد پانی کو پسند کیا ہے (۲۱) بارتنگ ۶ ماشہ کا پینا ضماد کرنا اور ملنا تینوں طریق مفید ہیں (۲۲) گائے کی چھاچھ کا پینا اور طلاء کرنا جید الاثر ہے تری بلغمی کے لئے (۲۳) کہا بہ چینی ۲ ماشہ سکنجبین ۲ تولہ کے ساتھ سود مند ہے اسی طرح (۲۴) پھٹکڑی کو پانی میں پیس کر گرم کر کے بدن پر ملنا اور شکر سفید کو پانی میں خفیف جوش دے کر خوب گلاں چھڑک کر پینا نافع تدبیر ہے۔ علاوہ ازیں (۲۵) ابہل یعنی ہوبیر، عدد کو نیم گرم پانی سے کھانا فائدہ مند ہے (۲۶) تخم شبت کا بھی یہی عمل ہے (۲۷) ہینگ ۲ ماشہ کا کھانا بھی عجیب الاثر ہے (۲۸) قرطم بقدار ۲ تولہ کا پانی میں شیرہ نکال کر پینا اور اسکے بعد گرم پانی سے غسل کرنا اس مرض کا فوراً ازالہ کرتا ہے (۲۹) برگ بانسہ کو پانی میں جوش دیکر اُس سے غسل کرنا اور (۳۰) برگ کنجہ کو جوشا کر اُس کے پانی سے نہانا جید النفع اعمال ہیں۔ نیز (۳۱) مسوڑہ کو پیس کر بدن پر ملنا اس باب میں عظیم التاثیر ہے اور (۳۲) مسور مسلم کو قدرے سرکہ کے ساتھ پکا کر کھلانا گرمی تری اور جوشِ خون کو فرو کرتا ہے۔

نملہ

یہ پھنسیاں صفراوی۔ تیز اور پُر سوزش مادہ سے پیدا ہوتی اور اپنی جگہ سے متجاوز ہو کر اِرد گرد پھیلجایا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ ایک دوسری کے ساتھ مل کر بدن کے کثیر حصہ پر نمایاں ہوتی ہیں چونکہ ان پر چیونٹی کے کاٹنے کی سی تکلیف محسوس ہوتی

ہے اس لئے نملہ کے نام سے موسوم کیجاتی ہیں۔ اگر مادہ زیادہ رقیق اور تیز ہو تو گوشت کو کھا جانے کی وجہ سے "نملہ متاکلہ" کہتے ہیں۔ اور اگر کسی قدر غلیظ ہو تو زیادہ سوزش نہیں ہوتی اور اُسے "نملہ جاورسیہ" کہا جاتا ہے +

علاج۔ مسہل کے بعد (۱) اقاقیا کو پانی میں حل کرنے کے بعد پھنسیوں پر ملنا فائدہ دیتا ہے (۲) نمک اور سرکہ کے ساتھ طلاء کرنا انکو پھیلنے سے روک دیتا ہے اسی طرح (۳) سرکہ میں کپڑا یا اسفنج ترکر کے رکھنا صحت بخش تدبیر ہے (۴) آرد جو کو آب کشنیز تر میں گوندھ کر لیپ کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۵) برگ پودینہ کو پانی میں پیس کر نملہ کی قلیل الحرارت قسم میں ضماد کرنا نافع ہے (۶) عنب الثعلب (مکو) کے پتّوں کو باریک کر کے آرد جو کے ساتھ لیپ کرنا یا اسی پانی میں سفیدہ ارزیر اور روغن گل ملا کر لگانا دافع شکایت ہے (۷) روغن بہ کے ملنے سے بھی نفع ہوتا ہے (۸) برگ بارتنگ کو کوٹ کر ضماد کے طور پر لگانے سے بھی آرام ہو جاتا ہے (۹) درخت توت کے چھلکے کو باریک پیس کر زفت رطب میں ملا کر لگانا ان دانوں کو جسم میں پھیلنے نہیں دیتا (۱۰) گل ہمیشہ بہار کے نچوڑ کو تنہا یا آرد جو کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے (۱۱) رسوت کو حل کر کے ملنا نافع ہے (۱۲) بادرنجبویہ کو کوٹ کر نچوڑ لیں اور طلا کریں شفا ہوتی ہے (۱۳) خربق یعنی کٹکی کو شراب کے ساتھ لیپ کرنا بھی نفعمند ہے +

الجَمرَۃ وَالنَّارُ الفَارسِیَّۃ یعنی انگارہ۔ اور جلندار پھنسیاں

جمرہ۔ چوڑے چوڑے متفرق یا مجتمع دانے ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ ابتداء میں نہایت سُرخ ہُوا کرتا ہے۔ بعد میں خشک ریشہ بن جاتا ہے۔ ان دانوں میں اس قسم کا درد اور ایسی سوزش ہوتی ہے کہ گویا آ[illegible] رکھ دی گئی ہے۔ ان کا مادہ وہ صفرا ہے۔ جس میں گرم خون ملا ہُوا ہو۔ نار فارسی بھی [illegible]انہ یا پھنسی ہوتی ہے جس کے پیدا ہونے سے پہلے سُرخ اور طاؤسی رنگ [illegible] خطوط زیادہ آتش کی طرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس میں بھی نہایت شدید قسم کا التہاب [illegible] جلن ہُوا کرتی ہے۔ آخر الذکر مرض جمرہ سے اس وجہ سے ممتاز ہے کہ اس میں صفراویت زیادہ ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے جمرہ میں سوداویت زیادہ ہوتی ہے۔

علاج - حسب ضرورت فصد و اسہال کے بعد جمرہ میں وہی مفرد ادویہ جن کا ذکر نملہ میں کیا گیا ہے استعمال کرائیں۔ (۱) رسوت کو پانی میں حل کر کے طلاء کرنا نار فارسی کے لئے عمدہ اثر رکھتا ہے۔ اسی طرح (۲) کافور کو پانی کے ساتھ طلاء کرنا بھی فائدہ مند ہے (۳) اسبغول کا لعاب نکال کر اُس میں باریک کیا ہُوا مازو ملا کر طلا کرنا نہایت مفید ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۴) بارتنگ کا طلا کرنا اس باب میں سریع النفع ہے (۵) آب ہندوانہ (۶) آب خیار اور (۷) آب جَو کے فرداً فرداً پینے سے اس مرض کا قلع و قمع ہوتا ہے (۸) مازو کو پیس کر اور سرکہ میں ملا کر لیپ کرنے سے اور (۹) کرنب کے عصارہ میں نمک ملا کر لگانے سے بھی فائدہ ہُوا کرتا ہے (۱۰) کزبرہ خضرا یعنی سبز دھنیا کو شہد میں ملا کر لگانا بھی نافع عمل ہے۔ اسکو مویز منقیٰ کے ساتھ کوٹ کر لیپ کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۱۱) بیخ لفاح یعنی لکھمنا لکھمنیٰ کی جڑھ کو باریک کر کے سرکہ کے ساتھ لیپ کرنے سے جمرہ کا دفعیہ ہو جاتا ہے +

آبلۂ فرنگ یعنی آتشک

بقول بعض یہ مرض قدیم ہے اور بثور غریبہ سے مؤلفین کی یہی مراد ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جمرہ اور نار فارسی کی ایک قسم ہے۔ عام طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ایک نیا مرض ہے جو چار یا پانچ سو سال سے جزائر فرنگ میں ظاہر ہو کر اب تمام بلاد میں پھیل گیا ہے۔ اس لئے اطبائے قدیم کی کتابوں میں اس کا ذکر موجود نہیں ہے۔ بہر حال یہ مرض متعدی (متھری (سرایت کرنے والا) ہے اور اس کے اسباب دیگر امراض کی طرح اخلاط اربعہ سے وابستہ ہیں۔ مگر اس کی ہر ایک نوع میں سودا کے آثار ضرور پائے جاتے ہیں بعض دفعہ اس کا مادّہ تنہا سودا بھی ہُوا کرتا ہے۔ اس کے حادث ہونیکا سب سے بڑا سبب اس مرض کی مریض عورتوں سے جماع کرنا ہے۔ بعض اوقات ایسے مریضوں کے ساتھ باہم کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے سے بھی لاحق ہو جایا کرتا ہے +

علاج - مناسب تنقیہ کے بعد (۱) سرو کے پتوں کو کوٹ کر اور جو کے آٹے میں ملا کر ضماد کرنا یا صرف پتوں کو کوٹ کر تنہا آتشک کے زخموں پر لگانا نفعمند ہے (۲) کشنیز سبز کے پتوں کو کوٹ کر یا (۳) بارتنگ کے پانی میں سفیدہ کاشغری کو حل کر کے لیپ کرنا

یا (۴) زعفران کو کاسنی کے پانی میں حل کر کے لگانا اس مرض کو زائل کرتا ہے اسی طرح (۵) شیرہ انجیر اور آردجو کو سرکہ میں گوندھ کر لگانا اور (۶) برگ خرفہ کے نچوڑ سے طلاء کرنا نیز (۷) کدو کے چھلکوں کو پیس کر لیپ کرنا ہر ایک مفید عمل ہے (۸) مہندی کو پانی میں گوندھ کر لیپ کرنے سے آتشک کے زخم بڑھنے سے رک جاتے ہیں (۹) مرغ کا خون لگانا اور (۱۰) کاہو یا خرفہ کا ساگ پکا کر کھانا بھی شفائی تاثیر ظاہر کرتا ہے۔ جوہر رسکپور ۲ چاول کی مقدار میں دانہ منقی میں کھلانا نہایت مفید ہے۔

اَلحَصبۃُ والجُدری یعنی خسرہ اور چیچک

حصبہ خسرہ اور جُدری چیچک کے ناموں سے مشہور ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر کا مادہ صفرا ہوتا ہے اور اُس کی پھنسیاں باجرے کے دانوں کے برابر ہُوا کرتی ہیں اُن کے ظہور سے پہلے گول گول سُرخ رنگ کے خطوط ظاہر ہوتے ہیں۔ اور پھر اُسی مقام پر دانے نکل آتے ہیں۔ ان میں پیپ بھی نہیں پڑتی اور صحت کے وقت باریک خشک ریشہ اُترتا ہے۔ آخر الذکر کا مادہ خون ہوتا ہے اور اُس کے دانے مسُور یا اُس سے بھی بڑے بڑے ہُوا کرتے ہیں۔ ان میں بالآخر پختہ ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے۔ تپ دونوں میں لازم ہوتا ہے۔ حصبہ اور جدری کے تپ کے علامات یہ ہیں کہ پشت میں درد۔ ناک میں خارش۔ آنکھوں میں سُرخی نیز آنسو۔ سر میں درد۔ خواب میں ڈرنا۔ جلد میں خلش وسوزش کھانسی درد گلو۔ سانس میں تنگی اور آواز میں گرفتگی پائی جاتی ہے۔ حصبہ (خسرہ) کا تپ جُدری (چیچک) کے تپ کی نسبت زیادہ گرم اور تیز ہُوا کرتا ہے۔ اس میں دردِ پشت کم۔ بےچینی اور بیقراری زیادہ ہوتی ہے۔ نیز حصبہ اکثر اوقات دفعتہً نکل آتا ہے اور چیچک کم سے کم تین دن میں پورے طور پر نکلتی ہے۔ خسرہ کا مادہ چیچک کی نسبت زیادہ خوفناک ہُوا کرتا ہے خصوصاً اگر سیاہ بنفشئی یا نیلے رنگ کے دانے ہوں اور نکلنے میں دیر لگے نیز غشی اور بےچینی زیادہ ہو تو نہایت مہلک ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر جدری (چیچک) کے دانوں سے خون ٹپکتا ہو اور تپ سے پہلے دانے ظاہر ہو جائیں تو سخت خطرناک ہوتی ہے۔ اِن دونوں میں سے کوئی بھی اگر دفعتہً گم ہو جائے اور اس کے بعد مریض پر غشی کی حالت طاری ہو تو ہلاکت کا موجب ہے۔

عِلاج ۔ (۱) عدس (مسور) سرکہ میں پکا کر حصبہ اور جدری دونوں میں پینے کے

طور پر مفید ہیں (۲) گُل سُرخ کو خشک اور باریک کر کے حصبہ اور جدری کے مریضوں کے بستر پر چھڑکنے سے اُن کے زخم خشک ہو جاتے ہیں اور بہت فائدہ ہوتا ہے (۳) غافقی کہتا ہے کہ گُل سُرخ خشک کو غبار کی مانند باریک کر کے ساتویں دن کے بعد ان ہر دو امراض کے دانوں پر چھڑکنے سے بدستور اچھی تاثیر پیدا ہوتی ہے (۴) طرفا درخت گز کا پھل بخور کے طور پر استعمال کرنے سے جید الاثر ہے (۵) کیوڑا اور اُسکا شربت اس مرض میں ایسا مفید پڑتا ہے جیسے زہر کے لئے تریاق۔ مسیح۔ رازی اور مالقی تینوں قابل طبیب متفق اللفظ ہیں۔ کہ جس شخص کو سات دانے حصبہ یا جدری کے نِکل چُکے ہیں اور وہ شربت کیوڑہ کا استعمال شروع کر دے تو اور کوئی دانہ ہرگز نہیں نکلیگا۔ (۶) روغن نیلوفر کا بدن پر ملنا اور اُسکا شربت پینا نفعمند ہے اسی طرح (۷) ریباس کا نچوڑ یا شربت کے طور پر استعمال کرنا اقسام طاعون نیز چیچک و خسرہ میں جلیل النفع ہے (۸) عناب کا قرع انبیق میں عرق نکال کر پینا ان امراض کی ابتدائی حالت میں عجیب تاثیر دکھاتا ہے (۹) سُرمہ سیاہ کو کشنیز سبز کے پانی میں حل کر کے آنکھ میں ڈالنا اُس میں آبلہ کے نِکلنے کو روکتا ہے (۱۰) سماق کو گلاب میں بھگو کر رات کو لگانے سے بھی بدستور فائدہ ہوتا ہے (۱۱) عصارۂ عنب الثعلب کو سفیدہ کے ساتھ ملا کر چیچک کے زخموں پر طلاء کرنے سے نفع پہنچتا ہے۔ اس کا عام طور پر تجربہ کیا گیا ہے کہ جس سال میں بچہ کو چند ولنے (۱۲) مُسَلّم مروارید کے نِگلائے جاتے ہیں۔ اُس سال چیچک نہیں نکلتی اور اگر نکلتی بھی ہے تو اُس کی تعداد سو دانہ سے زیادہ نہیں ہوتی (۱۳) گھوڑی کا دُودھ چیچک نکلنے کے دنوں میں بچّوں کو پلا دینا بھی وہی تاثیر رکھتا ہے جو مروارید کے ضمن میں بیان کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اگر طفل شیر خوار ہو تو اُس کی ماں کو (۱۴) بقدر چار فلوس مغز نارجیل ایک ہفتہ تک متواتر کھلائیں۔ دو سال کا ہو تو خود اُسکو بقدر دو فلوس علیٰ ہذا اگر تین یا چار سال کا ہو تو تین یا چار فلوس ایک ہفتہ تک کھلانے سے یا تو چیچک مطلق نہیں نکلتی اور اگر نکلتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے (۱۵) اسارون ۱ ماشہ عصارہ ترنج کے ساتھ ظہور سے پہلے کھلانا چیچک اور اُس کے نتائج کو بہت خفیف کر دیتا ہے۔ اگر بحالت چیچک طبع قبض ہو تو (۱۶) پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ کو پانی میں پکا اور چھان کر قدرے مصری سفید ڈال کر پلائیں عجیب النفع ہے۔

بدن یا چہرہ سے چیچک کے نشانات زائل کرنے کے لئے (۱۷) ہڈی کو جلا کر اور پیس کر ملنا نافع ہے خصوصاً ہرن کی ہڈی اس باب میں زیادہ مؤثر ہے۔ اگر آنکھ میں آبلہ کا اثر ہو تو ہلدی پانی میں رگڑ کر لگائیں۔

اَلبُثُورُ اللَّبَنِیَّۃُ یعنی کیل مُہاسے

سنِ شباب میں اکثر رخسار اور ناک وغیرہ پر سُرخ رنگ کے اور کبھی سفید دانے سے نمودار ہو جاتے ہیں۔ جنکو دبانے سے روغن زرد کی سی منجمد رطوبت نکلتی ہے۔ مادۂ صدیدی (زرد آبی) کا تبخیر کے ذریعہ سے جلد کی طرف مندفع ہونا اس مرض کا سبب ہے۔

علاج۔ تنقیہ بدن ودماغ کے بعد (۱) ایرسا کو نصف جزو کتھی سفید کے ساتھ کوٹ کر پانی کے ساتھ لگانا نافع ہے۔ اسی طرح (۲) تخم کرنب کو باریک پیس کر پانی کے ہمراہ لیپ کرنے سے بھی اِن پھنسیوں کا قلع وقمع ہو جاتا ہے (۳) آرد کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا کو شہد میں ملا کر ضماد کرنا نفعمند ہے (۴) آرد گندم کو سکنجبین کے ساتھ لگانا بدستور نافع ہے۔ اسی طرح (۵) برگ چقندر کو پیس کر ضماد کرنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے (۶) سنا، مکی ۹ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے تنقیہ ہو کر شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے علیٰ ہذا (۷) بہروزہ کو سرکہ میں حل کر کے جوکھار کا اضافہ کریں۔ اس کے ضماد سے ان پھنسیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے (۸) سلیخہ کو پیس کر شہد میں ملا کر لگانا مفید ہے (۹) دارچینی اور شہد کا ضماد کرنا (۱۰) آب انار کا عصارہ سرکہ کے ساتھ شامل کر کے طلاء کرنے سے عمدہ اثر پیدا ہوتا ہے (۱۱) اجوائن کو سرکہ میں پیس کر طلاء کرنا بھی مفید عمل ہے نیز (۱۲) برگ حنا سبز کو پانی میں پیس کر ضماد کرنا یا (۱۳) مردار سنگ کو سرکہ میں حل کر کے لگانا (۱۴) بلیلہ زرد کا بدستور ضماد کرنا (۱۵) سفیدہ کاشغری کو روغن گل میں ملا کر لگانا۔ نہایت مفید ہوتا ہے۔

اَلثَّآلِیلُ یعنی مسے

اس مرض کا مادہ بلغم غلیظ یا سودا ہوا کرتا ہے۔ کبھی خالی بلغم اور کبھی صرف سودا

اور بعض دفعہ دونوں کی ترکیب سے اس قسم کے نہایت سخت اور مستدیر الشکل مسّے پیدا ہوجاتے ہیں۔

علاج:۔ بشرط ضرورت مادہ موجبہ کے تنقیہ کے بعد (۱) ہینگ کا لیپ کرنے سے مسّے رفع ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح (۲) روغن زیتون اور شیرۂ انجیر کا لگانا موجب شفاء ہے (۳) لازورد کو پیس کر مسّوں پر ملنا یا ضماد کرنا عجیب الاثر دوا ہے۔ (۴) عسل بلاذر کا ضماد کرنے سے مسّے جدا ہوجاتے ہیں (۵) پھٹکڑی کو پیس کر شراب کے ساتھ ضماد کیا جائے تو بہت فایدہ ہوتا ہے اسی طرح (۶) شونیز کا لیپ کرنا عجیب النفع ہے (۷) اشق کو سرکہ میں حل کر کے ضماد کریں تو منقلع ہوجاتے ہیں۔ علاوہ ازیں (۸) فرفیون کو باریک کر کے شہد میں ملا کر لیپ کرنا سود مند ہوتا ہے اسی طرح (۹) آب گندنا ساق کے ساتھ بطور ضماد استعمال کرنے سے نافع ہے۔ شریف لکھتا ہے کہ (۱۰) پرانی روئی لیکر اس کی بتی بنائیں اور اسکو ایک طرف سے جلا کر مسّوں کو داغ دینا مفید ہوتا ہے۔

اَلجَرَب وَالحِکَّۃُ یعنی خارش تر و خشک

جرب ان چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کو کہتے ہیں جو سُرخ رنگ کی۔ سخت خارش اور درد کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں ان میں بعض اوقات پیپ پڑجاتی ہے اور بعض دفعہ نہیں پڑتی حادث ہونے کا سبب خون کے ساتھ احتراق پذیر صفرا یا سودا یا بلغم شور کا مل جانا ہے اور حکّہ خشک خارش کو کہتے ہیں جس کے ساتھ کسی قسم کی رطوبت وغیرہ نہیں ہوتی اور بسا اوقات خشک ریشہ اترتا ہے۔ اسکا سبب کم مقدار تیز۔ رقیق اور حریف بخارات کا جلد کی طرف مندفع ہونا ہے۔

علاج:۔ حسب ضرورت فصد و اسہال کے بعد (۱) گندھک کو سرکہ کے ساتھ ملا کر طلا کرنا۔ (۲) اور (۳) بھی۔ کہ مہندی میں ملا کر حمام کے اندر لگانا جلیل النفع ہے۔ اسی طرح (۳) کشتہ سفید کو باریک کر کے سرکہ میں ملا کر ملنا خارش تر و خشک کو نیز جلد کے اکھڑنے کو فایدہ دیتا ہے (۴) کشتہ سیاہ تنہا یا سرکہ کے ساتھ ضماد کرنے سے جرب متقرح کو نفع ہوتا ہے۔ (۵) کاغذی لیموں ایک عدد کا عرق روغن چنبیلی ۲ تولہ میں ملا کر بدن پر ملنا خشک خارش کو شفا دیتا ہے اس کے علاوہ (۶) سنار مکی ۹ ماشہ کو جوشاندہ کے طور پر

پینا نفع مند ثابت ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۷) افیتموں ۱۰ ماشہ کو اندرونی طور پر استعمال کرنے سے بھی شفاء ہوتی ہے۔ (۸) مامیران چینی کو پیس کر اور سرکہ میں ملاکر جرب یعنی تر خارش پر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۹) تخم شبت (سوئے کے بیج) پانی میں پیس کر خشک خارش پر ضماد کرنے سے نفعمند ہے (۱۰) آش جو کو تیز سرکہ میں پکاکر لیپ کرنا عجیب الاثر ہے (۱۱) نمک اندرانی کو خشک اور تر دونوں قسم کی کھجلی میں پانی کے ساتھ پیس کر ملنے سے نہایت عمدہ تاثیر ہوتی ہے (۱۲) نوشادر کو روغن گل میں ملاکر حمام میں ملنے سے اس باب میں نافع ہے (۱۳) کنندش (نکچھکنی) کو سرکہ میں پکاکر روغن گل کے اضافہ سے خشک خارش پر ملنا مفید ہے۔ اور اگر اس میں روغن زیتون ملا دیا جائے تو اسکے طلاء سے جرب کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ کندش کا آرد جو اور سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا جرب متقرح (پیپ دار) کا قلع وقمع کر دیتا ہے (۱۴) روغن کنیر کے لگانے سے دونوں قسموں میں شفا ہوتی ہے (۱۵) روغن اذخر کا طلاء کرنا چارپایوں تک کی خشک وتر کھجلی کو دُور کر دیتا ہے (۱۶) روغن بید انجیر کے ملنے سے یہ مرض دفع ہو جاتا ہے علیٰ ہذا (۱۷) روغن گل کو سرکہ میں ملاکر بدن پر ملا جائے تو شری۔ حکہ اور جرب کو فائدہ ہوتا ہے مگر اس کے ملنے سے پہلے خلط غالب کا تنقیہ کر لینا ضروری ہے۔ (۱۸) میعہ سائلہ کا طلاء کرنا دونوں قسموں میں سودمند ہے۔ اسی طرح (۱۹) شاہترہ سبز کا نچوڑ جوش دیئے بغیر بقدر ۱۰ تولہ پینے سے خلطوں کے احتراق کو نفع ہوتا ہے (۲۰) تمر ہندی ۳ تولہ کا نقوع پینے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے (۲۱) برگ کرنب بستانی کو پانی میں پیس کر لیپ کرنے یا اس کے عصارہ کو پھٹکڑی اور سرکہ میں ملاکر طلاء کرنے سے نمایاں نفع ہوتا ہے (۲۲) کشنیز سبز کا پانی۔ سبز کاسنی کا پانی۔ مسور کا آٹا اور کسی قدر زعفران ملاکر بدن پر ملنے سے اس تکلیف کا ازالہ ہو جاتا ہے (۲۳) دیمقراطیس کا قول ہے کہ (۲۴) زعفران بقدر ۳ ماشہ کھانے سے جرب وحکہ کی ایسی حالت میں جبکہ معالج علاج کرتے کرتے تھک کر مایوس ہو گئے ہوں۔ آرام ہو جاتا ہے (۲۵) ماش کو سرکہ میں پکاکر بدن پر لیپ کرنا دافع جرب وحکہ ہے۔ ایسے ہی (۲۶) مولی کا عصارہ نکال کر بدن پر طلاء کرنا اور اتنا عرصہ حمام میں بیٹھے رہنا کہ یہ طلاء خود بخود خشک ہو جائے تو نہایت فائدہ مند ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲۷) شونیز (کلونجی) کو کوٹ کر سرکہ میں پرورده کر لیں اس کے طلاء

سے بھی شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے (۲۸) بابونہ کو پانی میں پیس کر ضماد کرنا جرب متقرح کو زائل کر دیتا ہے (۲۹) شقائق النعمان (گل لالہ) کا نچوڑ طلاء کے طور پر استعمال کرنا نافعند ہے (۳۰) برگ کنیر کو پانی میں پکا کر روغن زیتون اور مرداسنگ کا اضافہ کر کے حمام میں ملین جید الاثر ہے (۳۱) حلبہ ۴ ماشہ کے جوشاندہ پینے اور طلاء کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۳۲) عنب الثعلب کا نچوڑ طلاء کرنے سے بھی عمدہ تاثیر پیدا ہوتی ہے (۳۳) پھٹکڑی کو جلا کر زردی بیضۂ نیمبرشت اور روغن گل میں ملا کر حمام کے اندر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے (۳۴) چاولوں کے بیرونی چھلکے کو پانی میں خوب جوش دیکر جب اس کی پوری قوت پانی میں آجائے تو وہ پانی بدن پر ملنا مفید ہوتا ہے (۳۵) خطمی ۶ ماشہ پینے اور ضماد کرنے سے فائدہ مند ہے (۳۶) زبد البحر کو پیس کر سرکہ میں ملا کر بدن پر ملنا باعث شفا ہوتا ہے (۳۷) انار ترش و شیریں مع تخم نچوڑ کر بقدر ۷ تولہ آب چقندر ۵ تولہ شامل کر کے پینا بھی مفید ہوتا ہے (۳۸) برگ کرفس کو کوٹ کر پانی کے ساتھ حمام میں بدن پر ملیں جلیل النفع ہے۔ اسی طرح (۳۹) بندق ہندی (ریٹھہ) کا بیرونی چھلکا جلا کر بقدار ۴ ماشہ کھانے سے آرام ہوتا ہے (۴۰) ترمس یعنی باقلائے مصری اور تخم تربوز کو کوٹ کر حمام کے اندر بدن پر ملنا نافع ہے۔ آرد ترمس کو سرکہ میں پیس کر طلاء کرنا بھی بہترین عمل ہے (۴۱) برگ عناب کا جوشاندہ شکر ملا کر متواتر پانچ روز تک ہر روز پاؤ بھر کی مقدار میں پلانا اس مرض کے دفعیہ میں مجرب ہے۔

قُوبَا یعنی داد

یہ ایک خشونت (کھردراپن) ہے جو جلد کی بیرونی سطح پر ظاہر ہوا کرتی ہے اسکا رنگ اکثر مائل بسیاہی اور بعض دفعہ مائل بسرخی ہوا کرتا ہے۔ اور کنارے موٹے۔ اور کھردرے۔ اسکا سبب گرم لطیف صفراوی خون میں سوداوی کا مل جانا ہے۔ جب یہ پرانی ہو جائے اس پر سے فلس ماہی (مچھلی کے چھلکوں) کی طرح خشک ریشے اترتے ہیں اور خارش ابتداؤ انتہا ہر حالت میں عارض رہتی ہے۔

علاج: بشرط ضرورت جونکیں لگوانے اور تنقیہ بدن کرنے کے بعد (۱) چقندر کا نچوڑ شہد خالص کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے داد زائل ہو جاتی ہے (۲) دارچینی ۶ ماشہ

کو سرکہ اور شہد میں پیس کر یا تنہا پینے اور لیپ کرنے سے اس بیماری کا قلع وقمع ہوتا ہے (۳) خالص شہد کو اس قدر پکائیں کہ اس کا قوام خوب گاڑھا ہو جائے پھر لیپ کر دیں بہت فائدہ ہوتا ہے اسی کے ساتھ اگر سداب سبز کو کوٹ کر شامل کر لیں تو اور بھی بلیغ النفع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۴) تخم شہدانج کے ساتھ گندھک کو ملا کر ضماد کرنے سے یہ مرض دفع ہو جاتا ہے (۵) انجیر کا دودھ آرد جو اور سرکہ میں ملا کر ضماداً نافع ہے (۶) مولی کا نچوڑ شیلم (گندم دیوانہ) کے آٹے میں ملا کر لیپ کے طور پر استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۷) جونک کا حمام میں بار بار لگانا نہایت زبردست اور موثر تدبیر ہے (۸) لبن الحامض۔ دہی کا داد پر طلاء کرنا اور اس کے بعد سبوس گندم اور روغن زیتون ملنا جید الاثر ہے (۹) صمغ الاجاص (آلو بخارا کی گوند) کو سرکہ تند یا شراب میں حل کر کے طلاء کرنا داد کا دافع ہے ایسے ہی (۱۰) صمغ عربی کو سرکہ میں حل کر کے کئی بار طلاء کرنے سے نفع ہوتا ہے (۱۱) آب گرم کا داد پر مداومت کے ساتھ ڈالتے رہنا مفید ہے ابن سرابیون اور رازی وغیرہ مجربین لکھتے ہیں کہ اس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہیں ہے (۱۲) بیخ نیلوفر کو کوٹ کر پانی سے ضماد کرنا بہترین عمل ہے (۱۳) حماض (چوکا) کو سرکہ کے ساتھ پکا کر یا بغیر پکائے لیپ کرنے سے شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے مگر مقام ماؤف کو یہ دوا لگانے سے پہلے دھو لینا ضروری ہے (۱۴) لسن کو کوٹ کر اور شہد خالص میں ملا کر لگانا بھی وہی اثر رکھتا ہے (۱۵) زفت رومی کو ہموزن موم زرد کے ساتھ ملا کر لیپ کرنا داد کے زائل کرنے میں قوی العمل ہے (۱۶) کھٹکی سفید کو باریک کرنے کے بعد سرکہ میں ملا کر ضماد کرنا عجیب المنفع ہے (۱۷) کٹکی سیاہ بھی یہی عمل رکھتی ہے اسی طرح (۱۸) مرمکی کو سرکہ میں پیس کر ضماد کرنا کثیر الفائدہ ہے (۱۹) سرکہ کو روغن زیتون اور نمک کے ساتھ طلاءً استعمال کرنے سے نفعمند ثابت ہوتا ہے (۲۰) ہینگ کو سرکہ میں پیس کر لیپ کرنا بھی یہی تاثیر رکھتا ہے (۲۱) گردیا (شاہ زیرہ) سرکہ کے ساتھ پیس کر لگانا مفید چیز ہے۔ (۲۲) حماض الاترج یعنی بجورہ کا نچوڑ پینے اور ضماد کرنے سے قوبا صفراوی کو نافع ہے۔ علاوہ ازیں (۲۳) روغن السی کا طلاء اس باب میں جلیل الاثر ہے (۲۴) عود بلسان کے ضماد سے بھی یہ مرض دور ہوتا ہے (۲۵) گاؤزبان ۹ ماشہ کو خفیف جوش دیکر روغن بادام شیریں کے اضافہ سے چالیس روز تک متواتر پینے سے اس شکایت کا قلع وقمع ہو جاتا ہے (۲۶) زراوند مدحرج کو باریک کوٹ کر سرکہ میں ملا لیں اور بیرونی طور پر استعمال

کریں نفع ہوتا ہے اسی طرح (۲۷) اشق کو تیز سرکہ میں حل کر کے لیپ کرنا درد کو دفع کرتا ہے (۲۸) گندھک اور علک البطم نیز (۲۹) روغن گاؤ شداب و شہد کے ساتھ ضماد اسود مند ہیں (۳۰) کرنب کی راکھ کو پانی یا سرکہ میں ملا کر ضماد کرنا یا اسکا عصارہ (نچوڑ) روغن زیتون اور شہد میں ملا کر بدستور استعمال کرنا عجیب النفع اعمال ہیں (۳۱) سرخ چنے باریک کر کے پانی اور شہد میں خوب پکا کر ضماد کرنا بھی سریع التاثیر ہے (۳۲) روغن بادام تلخ کو سرکہ میں ملا کر لگانے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے (۳۳) عناب کی گوند باریک کرنے اور سرکہ میں ملانے کے بعد ضماد کے طور پر استعمال کرنے سے بہت جلد شفا دیتی ہے اسی طرح (۳۴) سیپ کا خاکستر سفیدی بیضہ کے ساتھ ملا کر داد پر لگانا نہایت مفید ہے۔

اَلعِرقُ المَدَنی یعنی رِشتہ یا نارُوا

اس مرض کے ظہور سے پہلے سخت خارش اور سوزش پیدا ہوتی ہے۔ پھر سطح جلد پر دانہ یا آبلہ سا نمودار ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سوراخ ہو کر اس میں سے ایک چیز سفید اور کبھی سرخ سیاہی مائل باریک سی رگ کی شکل پر نکلتی ہے جو آہستہ آہستہ دراز ہوتی جاتی ہے۔ یہ بیماری بالاکثر پاؤں میں اور ناف کے نیچے اور کبھی ہاتھوں اور پہلوؤں میں بھی ظہور کیا کرتی ہے۔ بعض دفعہ رگ جلد کے نیچے جاندار کیڑے کی طرح سے حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر گرم و خشک ممالک میں حادث ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اسکا نام عرق مدنی اسی وجہ سے ہے کہ مدینہ میں بکثرت وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اسکے اسباب وہ ردی فضلات ہیں جو عروق درگوں میں حاصل ہوتے ہیں اور ان میں حرارت غریبہ کا قوی اثر ہو کر خشکی و صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ رگ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ آخر طبیعت اس کو اندفاع فضلات کے طریق پر دفع کرتی ہے۔ مگر قریشی اور دیگر فضلائے فن طب کا قول ہے کہ یہ رگ نہیں ہے بلکہ دیگر حیوانوں کی طرح یہ بھی ایک کیڑا ہے جو عفونت سے پیدا ہوتا ہے۔ نیز یہ مرض ان بلاد و مقامات میں جہاں بجائے صاف پانی کے گدلا اور غلیظ پانی پیا جاتا ہے زیادہ عارض ہوا کرتا ہے اور یہ صحیح ہے۔

علاج۔ بشرط قوت فصد کریں یا جونکیں لگائیں بعدہ (۱) صبر سقوطری کا متواتر تین روز تک ۱ ماشہ۔ ۲ ماشہ اور ۳ ماشہ کی مقدار میں علی الترتیب کھانا اور اسے گھسکر

لیپ کرنا مفید ہے (۲) ہلیلہ سیاہ بقدر ڈیڑھ تولہ ہموزن افتیمون کے ساتھ تین رات دن بھگو کر ۳ تولہ شکر سفید کے ساتھ شیریں کر کے پلانا قوی الاثر ہوتا ہے (۳) خرفہ کا نچوڑ مقام ماؤف پر طلاء کرنے سے نافع ہے (۴) عصارہ کدو (۵) عصارہ بید۔ نیز (۶) عصارہ حی العالم (گل ہمیشہ بہار) اور دیگر اسی تاثیر کی دوائیں فرداً فرداً لیپ کرنے سے سود مند ہیں۔ نیز (۷) مور کے پر کا چاند گڑ میں ملا کر کھلانا یا حقہ میں رکھکر پلانا اور (۸) دیسی صابون کو روغن کنجد میں پگھلا کر لیپ کرنا (۹) تخم حلبہ کو پانی میں پیس کر اور پکا کر باندھنا (۱۰) برگ آکھ پر روغن گل لگا کر نیمگرم باندھنا روے سے جلد نجات دلاتا ہے۔ ہینگ کی پلٹس باندھنا بھی بہت مفید ہے +

اَمراضِ الجلد یعنی جلد کی بیماریاں۔ جذام یعنی کوڑھ

اس کا سبب سودائے غیر طبعی کا تمام بدن میں پھیل جاتا ہے۔ جس کی وجہ سودا کو پیدا کرنے والی غذاؤں مثل گوشت گاؤ۔ گوشت خشک نمک سود۔ مسور اور بینگن وغیرہ کے استعمال کی کثرت ہوا کرتی ہے۔ اس مرض میں اعضاء کا مزاج اور اُن کی شکل متغیر ہو جاتی ہے چہرہ اور آنکھیں گول ہو جاتی ہیں اسی لئے اسکو داءُ الاسد (شیر کی بیماری) بھی کہتے ہیں۔ بدن کا رنگ مائل بسیاہی و کدورت ہو جانا آنکھوں کا مکدر یعنی سفید مائل بسُرخی ہونا۔ بالوں کا باریک ہونا اور گرنا آواز کا گرفتہ اور اعضاء کا غدود دار ہو جانا۔ خوفناک خوابوں کا دیکھنا لبوں کا موٹا ناخنوں کا ٹیڑھا اور سانس کا بدبودار ہو جانا وغیرہ وغیرہ اس کے علامات ہیں۔ قارورہ ابتداء میں سُرخ اور بعد میں سیاہ آتا ہے نبض ضعیف اور صلب محسوس ہوتی ہے +

علاج۔ ابتدائے ظہور میں کوئی امر مانع نہ ہو تو فصد باسلیق صافن یا اُسیلم کے ذریعہ سے کثیر المقدار خون نکالیں (۱) پیاز دشتی کو باریک کر کے بمقدار ۲ ماشہ ہر روز شہد خالص کے شربت یا ماء العسل کے ساتھ پینا نفعمند ہے (۲) بسفائج کو سفوف یا جوشاندہ یا عسل خیار شنبر (جو مغز خیار شنبر کو پانی اور قند کے ساتھ پکا کر شہد کا سا قوام بنا ہو) کے ساتھ نوروز متواتر ہر روز ۹ ماشہ کی مقدار میں استعمال کیا جائے تو اس مرض کو بہت فائدہ پہنچتا ہے (۳) افعی (سانپ) کا گوشت پکا کر

کھلانا جذام کے مریضوں کے لئے عجیب دوا ہے۔ مگر افعی کو سر اور دم چار چار انگل کی مقدار میں کاٹ کر پھینک دینا چاہیئے (۴) برگ حنظل۔ ایسی حالت میں کہ طحال کے سُدوں۔ یا ربع سوداوی کے بحران کے بعد جذام لاحق ہوا ہو نافع ترین دوا ہے جیش بن حسن کہتا ہے کہ میں نے گرم مسہل دواؤں میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں دیکھی برگ حنظل کی خوراک بھی شحم حنظل کے مطابق یعنی ۳ ماشہ ہے (۵) تخم ارنڈ ۸ عدد کا کھانا بھی اُن دواؤں میں سے ہے جو مادہ جذام کو عروق و اعضاء سے نکال کر براہ دست خارج کر دیتی ہیں (۶) مُرغی کے شوربے میں جذامی کی تعدیل مزاج کے لئے عجیب خاصیت ہے۔ اسی طرح (۷) طاؤس کا گوشت بھی نہایت نفعمند ثابت ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ (۸) گدھے کا جگر کھانے سے اس مرض میں نفع ہوتا ہے (۹) ہلیلہ کابلی ۸ ماشہ کا ہمیشہ کھانا نافع ہے (۱۰) ہلیلہ سیاہ بمقدار ڈیڑھ تولہ ہفتہ میں ایک بار اسی طرح چالیس ہفتوں میں چالیس بار پلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ مہندس لکھتا ہے کہ اس دوا کا پچاس روز میں دس مرتبہ استعمال کرنا یعنی ہر پانچ دن میں ایک بار تقریباً ڈیڑھ تولہ کھانا شفائی تاثیر رکھتا ہے اور ابتداؤ انتہا ہر ایک زمانے میں کارگر ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۱۱) لومڑ کا گوشت کھانا اور اُس کے (۱۲) پتہ کو آس یا آب کرفس بستانی کے پانی میں ملاکر ہر دسویں دن سعوط دناک میں ٹپکانا) کرنا جید النفع ہے۔ (۱۳) خارپشت دسیہہ کا پتہ پانی کے ساتھ پینا بھی جید النفع چیز ہے۔ ابن ماسویہ لکھتا ہے کہ (۱۴) ماء الجبن شیر سفید سے شیریں کیا ہُوا پینا اس مرض کا قلع وقمع کر دیتا ہے (۱۵) گندھا بری ایک تولہ رات کو پانی میں تر کرکے صبح کوزلال (نتار) لیکر ۲ تولہ شہد خالص کے اضافہ سے سات روز پلانا ابتداء جذام میں مفید ہوتا ہے (۱۶) شیر کے پتہ کو روغن بنفشہ میں بھگوکر جذام کے زخموں پر ملنا صحت بخش ہے ایسے ہی سانپ کی چربی لگانا تنقیہ کے بعد نافع ہے (۱۷) حضض ہندی (رسوت) ۲ ماشہ کا چینا ... کا ازالہ کر دیتا ہے (۱۸) نمک کو روغن زیتون اور سرکہ میں ملاکر آگ کے قریب بیٹھ کر ملنے سے جذامی کا درد رفع ہوجاتا ہے۔ مگر جبتک مریض کو پسینہ نہ آجائے اُس وقت تک آگ کے سامنے اس سے مالش کرتے رہنا چاہیئے (۱۹) برادہ عاج (ہاتھی دانت) کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس میں سے بقدر ۳ ماشہ سے تولہ آب پودینہ کے ساتھ سات دن تک کھلانے سے زندہ ہوجاتا ہے۔ بعض کا قول

ہے کہ ایک مہینے تک اس کا استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس برادہ کو ۵ درم (۱ تولہ ۵ ماشہ) کی مقدار میں پودینہ پہاڑی کے پانی سے چالیس دن تک متواتر کھانے سے جذام رفع ہوجاتا ہے (۲۰) پودینہ نہری کا مقعد میں معمول کرنا جذام کو فائدہ دیتا ہے یہ دوا اس مرض کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ صرف اخلاط کو تحلیل ہی نہیں کرتی بلکہ اس میں تلطیف اور تفصیح کا وصف بھی موجود ہے۔ آریباسیس کہتا ہے کہ اسکو پیس کر شراب میں ملائیں اور جذامی کے بدن پر ملوائیں جلیل الاثر ہے اسکا مفرداً پینا بھی نہایت نافع ہے شریف لکھتا ہے کہ پودینہ کا اس مرض میں بہترین طریق استعمال یہ ہے کہ اسکا عصارہ نکالکر حقنہ کیا جائے (۲۱) ورق طلا بمقدار ایک ماشہ شہد یا گلاب میں ملاکر پینے سے نفع ہوتا ہے (۲۲) زمرد کے متعلق بھی مختلف اقوال ہیں۔ بعض اطباء کہتے ہیں کہ اسکا سفوف بمقدار تین شعیرہ (ایک شعیرہ چھ دانہ رائی کے برابر ہوتا ہے) تین روز تک کسی مناسب شربت کے ساتھ کھلایا جائے تو بہت جلد آرام ہوجاتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ہر روز ۱ ماشہ کی مقدار میں متواتر بیس روز تک کھانے سے فائدہ مند ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ اسکو پیس کر بوزن ۹ شعیرہ گلاب کے ساتھ بیس دن تک کھانا جید النفع ہے (۲۳) کتیرا گوند بمقدار ۶ ماشہ بکری کے دودھ کے ساتھ ہر روز کھلانے سے اس مرض کا ازالہ ہوجاتا ہے اسی طرح (۲۴) فرنجمشک ۶ ماشہ کو سفوف یا جوشاندہ کے طور پر پچاس یوم تک متواتر کھانے سے مزمن جذام دفع ہوجاتا ہے۔ علی ہذا (۲۵) شاہسفرم (ناز بو) ۶ ماشہ کا سفوف یا جوشاندہ پینے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے۔ شریف اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ اس کے بیج جو شخص اپنے تمام دوران حیات میں ہر ماہ میں ایک دفعہ کھاتا رہیگا وہ جذام سے محفوظ رہیگا۔ صاحب رموز اعظم اپنے والد مرحوم کی بیاض سے نقل کرتے ہیں کہ (۲۶) اینٹیں پکانے کے پزادہ کی مٹی ہر روز بوزن ۹ ماشہ چالیس روز تک متواتر کھانے سے جذامی کوڑہ کا مریض اور مبروص [illegible] مریض کو شفا ہوجاتی ہے (۲۷) برنڈی تارہ بقدر دو فلوس، ۶ دانہ مرچ سیاہ کے ساتھ پیس کر چالیس روز تک پلائیں غذا نان نخود اور روغن کے سوا کچھ نہ دیں [illegible] روٹی میں نمک بھی نہیں ڈالنا چاہیئے (۲۸) درخت نیم کی کسی کا زخموں پر لگانا بڑی اکسیر دوا ہے (۲۹) چوب حنا کو نیمکوب کرکے رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح اسکا زلال لے کر کسی قدر شکر سفید ملاکر پلائیں۔ چالیس روز تک مداومت کرنے سے فائدہ ہوجاتا ہے

اسی طرح (۳۰) برگ سرس ۱۲ ماشہ اور فلفل گرد ۲ ماشہ ہر روز پیس کر چالیس دن تک پلانے سے شفائی اثر پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جس کا بدن پھٹ کر جا بجا سوراخ ہو گئے ہوں اُسکو (۳۱) برگ کرنجوہ ۹ ماشہ بھنگ کیطرح گھوٹ کر چالیس دن تک ہر روز ایک پیالہ پلایا کریں اور کھانے کو چنے یا گیہوں کی بے نمک روٹی کثیر المقدار روغن زرد کے ساتھ دیا کریں۔ اگر جذامی کے سانس میں تنگی ہو تو (۳۲) تازہ دودھ کا پینا مفید ہوتا ہے نیز (۳۳) ہرن کھری بوٹی کا سفوف بنا کر برابر شکر سفید ملا دیں اور ہر روز بقدر ۹ ماشہ کھایا کریں یا اُسے رات کو پانی میں بھگو کر صبح زلال لے لیں اور مصری شامل کر کے پئیں۔ دونوں صورتوں میں اس مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۳۴) مینڈک کا جوشاندہ روغن زیتون اور قدرے نمک کے ساتھ پینا اس مرض کے دفعیہ میں اکسیر ہے۔ علیٰ ہذا (۳۵) ہینگ ۱ ماشہ گوگھی اور شہد کے ساتھ ملا کر رات کو پینا پھر دو رات کے فاصلہ پر چوتھی رات کو پینا علیٰ ہذا (۳۶) ایک زندہ سانپ کو کسی برتن میں بند کر کے اُس کے اوپر سے سرکہ ڈال کر چھوڑ دیں جب وہ مر جائے تو اس سرکہ کا پینا جذام کے لئے نہایت ہی نافع اور مجرّب ہے۔ اس کے استعمال سے صاحب جذام کی بوسیدہ کھال اُتر کر صحیح و سالم نئی کھال آجاتی ہے ❖

جذامیوں کو کون کونسی غذائیں اور میوے مفید ہو سکتے ہیں

عام طور پر ہر ایک ایسی چیز جس میں حرارت اور رطوبت ہو اس مرض کے مریضوں کو کھلائی جائے تو موافق پڑتی ہے مثلاً (۱) بکری کا شیرخوار بچہ (۲) فربہ مُرغی (۳) جوان اور موٹی تازی بطخ اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کے بے مصالحہ شوربے بنا کر دینے چاہئیں اس کے علاوہ (۴) سمک رضراضی (وہ مچھلی جو پانی میں پتھریلی جگہ پر رہتی ہو) کا سادہ شوربہ بھی موافق غذا ہے (۵) نشاستہ (۶) مصری (۷) بادام اور (۸) روغن بادام وغیرہ اشیاء فرداً فرداً یا مجموعاً حریرہ بنا کر دینا مفید ہے ❖

اَلمُضرات یعنی نقصان دینے والی چیزیں

(۱) سعد نا گر موتھہ (۲) کنگنی سیاہ (۳) عسل بلادر (۴) بہ اور (۵) کندر ان تمام اشیاء کا کثرت سے کھانا مورثِ جذام ہے۔ کیونکہ ان سے خون میں احتراق پیدا ہوتا ہے۔ لیکن سفرجل یعنی بہ کے جذام پیدا کرنے کی یہ وجہ نہیں ہے۔ وہ خون کو خشک کر دینے کی وجہ سے موجب مرض قرار دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ (۶) عدس (مسور) (۷) بینگن (۸) گوشت گاؤ (۹) خرما (۱۰) اخروٹ (۱۱) پیاز اور (۱۲) کرنب وغیرہ کے کثرت استعمال سے بھی یہ مرض حادث ہو جایا کرتا ہے علیٰ ہذا (۱۳) گدھے (۱۴) اونٹ (۱۵) خچر (۱۶) خرگوش (۱۷) سُور اور (۱۸) اُن چار پاؤں کے گوشت جو گندہ مقامات پر چرتے ہیں اور (۱۹) خراب ترکاریوں کے کھانے سے بھی جذام لاحق ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح (۲۰) وہ مچھلی جس کا گوشت سخت اور غیر سفید ہو اس بیماری کے موجبات میں سے ہے اس لئے ان تمام اشیاء کی کثرت استعمال سے تندرست لوگوں کو بھی پرہیز کرنا ضروری ہے اور بیماروں کو تو مطلقاً اجتناب چاہیئے۔

عِلَاجُ الجُرُوحِ وَالقُرُوحِ وَالنَّاصُورِ وَنَزفِ الدَّمِ

زخموں ناصُور اور جریانِ خون کا عِلاج

(۱) انجبار تازہ زخموں کا خون بند کرنے اور اُنہیں اندمال پذیر بنانے میں چھڑکنے کے طور پر مؤثر ہے (۲) دم الاخوین کو باریک پیس کر چھڑکنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۳) صبر زرد کو آب بارتنگ میں حل کر کے لیپ کرنے سے تازہ اور خونچکاں زخم مندمل ہو جاتے ہیں (۴) گل انگور بہ ہی خشک ہوں یا تر سرکہ میں پیس کر ضماد کرنے سے زخموں کو ورم عارض نہیں ہوتا۔ اسی طرح (۵) سرکہ میں کپڑا تر کر کے رکھنے سے بھی ورم سے بچاؤ ہو جاتا ہے (۶) زنگار کے لگانے سے جراحات کے ساتھ بخار لاحق نہیں ہوتا (۷) انزروت (لائی) کا لیپ کرنے سے وہ زخم جو چوٹ لگنے سے لاحق ہوں اندمال پذیر ہو جاتے ہیں۔ (۸) زہرۂ نرگاؤ کا لگانا بھی زخم کو ورم سے محفوظ رکھتا ہے (۹) آرد ترمس (باقلائے مصری کا آٹا) کو سرکہ میں ملا کر لگانے سے جراحات کا درد موقوف ہو جاتا ہے (۱۰) شاہ بلوط کے پتے کوٹ کر

باندھنے سے اندمال ہوتا ہے۔ اسی طرح (۱۱) برگ بید کے کوٹ کر لگانے سے بڑے بڑے زخم بھر جاتے ہیں (۱۲) برگ توت کو کُلتھی کے ساتھ کوٹ کر پنڈلیوں کے زخموں پر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مشکل سے علاج پذیر ہونے والے زخم جن سے مواد جاری رہتے ہوں اس کے اثر سے بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں (۱۳) برگ انجرہ کو پانی میں پیس کر پُرسوزش اور گندے زخموں پر لگانے سے صحت ہو جاتی ہے (۱۴) برگ غافث کو باریک کوٹ کر سور کی پرانی چربی میں ملالیں اس کے لگانے سے وہ دیرینہ اور خراب قسم کے زخم جو کسی صورت نہ بھرتے ہوں بھر جاتے ہیں۔ اسی طرح (۱۵) برگ آس کو پانی میں پیس کر اُن میں کسی قدر روغن زیتون یا روغن گل ملا کر ضماد کریں تر اور فضلات والے زخم صاف خشک اور مندمل ہو جاتے ہیں (۱۶) برگ درخت مصطگی کو کوٹ کر چھڑکنے سے گہرے اور میلے زخموں کو صاف اور اندمال پذیر بنانے کے علاوہ پھیلنے سے روکتے ہیں۔ علیٰ ہذا (۱۷) عناب کے پتوں کو شہد اور پیس کر قروح آکلہ پر چھڑکنے سے عمدہ تاثیر ہوتی ہے۔ اگر اس نبات کے تنہ کو کوٹ کر اس میں ہموزن سفیدہ ملا دیا جاوے اور جراحات خبیثہ کو بھر دیا جائے جید النفع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۸) برگ سوسن بُستانی کو سرکہ میں گلا کر لگانا بھی نافع ہے۔ ایسے ہی (۱۹) برگ شفتالو کو جلا کر اس کی خاکستر کا چھڑکنا ڈھیلے زخموں کو فائدہ دیتا ہے (۲۰) گل مختوم کا سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا گندے زخموں کو اور پانی میں پیس کر لگانا تر در خونچکاں زخموں کو نفع دیتا ہے (۲۱) گل انار کو باریک پیس کر چھڑکنا بھی تر زخموں کو خشک اور مندمل بنا دیتا ہے (۲۲) انجیر خام کو سرکہ اور شہد میں پکا کر لیپ کرنا عجیب الاثر ہے اور قروح خبیثہ کو زائل کر دیتا ہے ابن جہل کہتا ہے کہ انجیر کی لکڑی کو جلا کر اس کی راکھ کا چھڑکنا میلے کچیلے زخموں کو صاف کرتا اور بھر دیتا ہے (۲۳) مکڑی کا جالا زخم پر لگانے سے ورم نہیں ہوتا۔ (۲۴) درخت صنوبر کا چھلکا خوب باریک کر کے چھڑکنے سے تازی اور خونچکاں جراحات پر شفائی اثر ہوتا ہے (۲۵) پکھان بید اور خصوصاً اُسکا غصارہ اس باب میں نہایت بلیغ النفع ہوتا ہے (۲۶) کا پھل کے متعلق بڑے بڑے فاضل اطبا کا قول ہے کہ اُسکو نہایت باریک غبار کی طرح پیس کر چھڑکا جائے تو

دشوار علاج اور گندے سے گندے زخم شفایاب ہو جاتے ہیں (۲۷) مرقشیشا (سون مکھی) جلاکر یا بغیر جلائے زائد گوشت یعنی بد گوشت کو زائل کر کے زخموں کو درست بنا دیتا ہے (۲۸) زراوند مدحرج کو پیس کر اور شہد میں ملا کر لگانا خراب قسم کے قروح کو درست اور مندمل کرتا ہے (۲۹) بہن کی نسبت جالینوس کا قول ہے کہ اس میں زخموں کی عفونت کو زائل کرنے کی خاص قوت ہے۔ چنانچہ پرانی اور مستحکم عفونت کو یہی دوا رفع کرتی ہے۔ اس کے علاوہ (۳۰) توتیائے مغسول سرطانی اور گندے زخموں پر چھڑکنے یا طلاء کرنے سے بہت فائدہ دیتا ہے (۳۱) زعفران کو گہرے اور کھائے ہوئے زخموں پر باریک کر کے چھڑکنے سے شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے (۳۲) انار کو جلا اور پیس کر چھڑکنا اُن زخموں کو جو کسی دوا سے اچھے نہ ہوتے ہوں شفاء ہو جاتی ہے (۳۳) شہد خالص اور روغن گل کو ملا کر لگانے سے اُن زخموں کو جو بلغم شور سے لاحق ہوئے ہوں شفاء ہو جاتی ہے۔ جن زخموں میں ریاح ردیہ بھری ہوئی ہوں اُنکو (۳۴) آب نخود سے دھونا نفع دیتا ہے (۳۵) عسل البلادر (بہلاوہ کا شہد) قروح آکلہ پر لگانے سے صحت ہو جاتی ہے (۳۶) مغز بادام تلخ کو پیس اور شہد میں ملا کر لیپ کرنا اور اسکا روغن لگانا ردی زخموں میں عظیم المنفعت ہے

علاج الناصور یعنی ناصور کا علاج

(۱) عصارۂ حصرم (انگور خام کا نچوڑ) کو سرکہ میں ملا کر پچکاری کرنے سے اور اسی کو اوپر لگانے سے ناصور کو فائدہ ہوتا ہے (۲) کنگنی سیاہ کو اگر ناصور کے مرہم میں اضافہ کر دیا جائے تو تین دن کے استعمال سے اُس کی غلظت رفع ہو جاتی ہے (۳) خل العنصل (وہ سرکہ جس میں پیاز دشتی کو گلایا گیا ہو) کا غذا کے ساتھ استعمال کرنا اور (۴) ہینگ کو باریک کر کے سوراخ میں بھر دینا جید النفع ہے۔ اسی طرح (۵) سندروس کی بتی بنا کر ناصور کے اندر رکھی جائے تو بہت عمدہ اثر ہوتا ہے اسکا نخود (دھونی) کرنے سے بھی آرام ہوتا ہے (۶) بارتنگ کے پتوں درجہ کو لیپ یا دھونی استعمال کرنے سے بھی شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے

(۷) [illegible]

کہنہ میں پکا کر لیپ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آب بارتنگ کے ساتھ حقنہ کرنا بھی اس باب میں مفید پڑتا ہے۔ اطباء کی ایک جماعت کا اس کے فوائد پر اتفاق ہے ۔

عِلاجُ نَزْفِ الدَّمِ مِنَ الْجَرَاحَات

زخموں سے خون بہنے کا علاج

(۱) تخم کشنیز کا خیساندہ بمقدار ۹ ماشہ تقریباً ساڑھے سات تولہ افشردہ بارتنگ کے ساتھ پینا خون کو بند کرنے میں عجیب الاثر ہے (۲) برگ سرو کو باریک مثل غبار بنا کر چھڑکنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح (۳) برگ توت کو کوٹ کر لیپ کرنا تازہ زخموں کے جریان خون کو روک دیتا ہے (۴) برگ بارتنگ کا ضماد کرنے سے بھی ہر ایک عضو کے خون کو بند کرتا ہے (۵) برگ بھنگ کو سکھلا اور باریک پیس کر چھڑکنے سے شکایت رفع ہو جاتی ہے (۶) درخت صنوبر کے چھوٹے چھوٹے پتے کوٹ کر باندھنا بدستور نافع ہے (۷) زاج یعنی پھٹکڑی کی تمام قسم جلا کر اور بغیر جلائے انقطاع خون میں جید الاثر ہیں۔ جلائی ہوئی کا اثر قوی ہو جاتا ہے۔ لیکن زیادہ بڑے زخموں کے لئے اس کی زیادہ مقدار کا استعمال ناجائز ہے اسی طرح عصبی جراحات کا علاج بھی اس سے نہ کرنا چاہیئے کیونکہ تشنج کے لاحق ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے خصوصاً جن اعصاب پر گوشت کم ہو جیسے ابرو اور کنپٹی کے اعصاب ہیں۔ اسکا لیپ کرنے یا دھوڑنے سے ضرور تشنج پیدا ہو جاتا ہے (۸) سندروس کے چھڑکنے سے بھی ہر مقام کا خون بند ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا (۹) گلاٹے کا خون چپکانا حابس خون ہے (۱۰) عقیق کو غبار کی طرح پیس کر جراحت پر چھڑکنا بھی نافع ہے۔ ارسطو کا قول ہے کہ جس عقیق کا رنگ گوشت کے پانی سے مشابہ ہو اُسکا لٹکانا دافع جریان خون ہے (۱۱) مازو کو کوئیلوں پر جلا کر سرکہ میں بجھالیں اور پیس کر خونچکاں زخم پر چھڑکیں فائدہ ہوتا ہے (۱۲) انگور کی لکڑی کو جلا کر اُس کی راکھ کا زخم پر چھڑکنا یا ضماد کرنا خون بہنے کو روکتا ہے (۱۳) اہر با کا ضماد اور دھوڑا بھی یہی فائدہ کرتا ہے

(۱۴) گل مختوم کے بھی یہی فوائد ہیں۔ چنانچہ جالینوس لکھتا ہے کہ جس زخم سے خون بہ رہا ہو اُس کے مُنہ پر اس دوا کو لگانا فوراً نفع دیتا ہے۔ اسی طرح (۱۵) دم الاخوین بھی اس باب میں جلیل النفع ہے (۱۶) سرکہ کا بقدر ۳ تولہ پینا اور اُس میں بیٹھنا ہر ایک عضو کے جریان خون کو سودمند ہے (۱۷) کدو کے خشک چھلکوں کو جلا اور پیس کر زخم پر چھڑکنا عظیم النفع ہے (۱۸) مروارید پیس کر چھڑکنے اور بقدر ۱ ماشہ کھانے سے خون کو بند کرتے ہیں (۱۹) مینڈک کو جلا کر اُس کی خاکستر کا دھوڑا بھی یہی عمل کرتا ہے (۲۰) پوست بیضہ مرغ کی راکھ چھڑکنے سے جریان خون رُک جاتا ہے علیٰ ہذا (۲۱) مکڑی کا جالا تنہا مقام ماؤف پر لگانے سے شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ امام سویدی کا تجربہ ہے کہ (۲۲) لہسن کو کوٹ کر زخم میں بھر دینا بہتے ہوئے خون کو روکنے میں عجیب الاثر ہے۔ مالقی کہتا ہے کہ (۲۳) ۴ ماشہ صمغ عربی کو ۲ تولہ روغن گاؤ کے ساتھ کھانا ہر مقام کے خون کو بند کر دیتا ہے۔

كَسْرُ الْعِظَامِ وَالْخَلْعُ وَالْوَثْيُ وَالضَّرْبُ

ہڈیوں کا ٹوٹنا۔ جوڑ کا بالکل اُتر جانا۔ کسیقدر ایک طرف کو سرک جانا یا چوٹ لگنا

(۱) مومیائی کا بقدر دانہ نخود گل مختوم اور شراب قابض کے ساتھ کھانا ہڈیوں کے ٹوٹنے۔ جوڑوں کے اُترنے اور چوٹ لگنے میں عظیم الاثر چیز ہے۔ ابوریحان کہتا ہے کہ جوڑ کے سرک جانے یا کچلے جانے کے مقام پر اس دوا کو پانی میں حل کر کے لگانے سے درد کو تسکین اور ورم کو تحلیل حاصل ہوتی ہے۔ شیخ الرئیس کا قول ہے کہ مومیائی ایک قیراط (۱ رتی) گل مختوم ایک دانگ (۲ رتی) زعفران ایک دانگ (۲ رتی) کو آب عنب الثعلب میں حل کر کے پینا اعضائے اندرونی کے صدمات کو رفع کرتا ہے (۲) گل ارمنی کا تنہا لیپ کرنے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے۔ پینے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ اقاقیا کو بھی شامل کر لیا جائے تو قوی الاثر ہو جاتی

ہے۔ اسی طرح (۳) صمغ عربی کو حل کر کے ضماد کیا جائے تو ٹوٹی ہوئی ہڈی کے لئے بمنزلہ پٹی باندھنے کے ہے۔ رازی اپنی کتاب حاوی میں لکھتا ہے کہ اس سے ٹوٹے ہوئے اعضاء جڑ جاتے ہیں اور جلد پر قرحہ پیدا ہونے کو مانع ہے (۴) اقاقیا بقدر ۲ ماشہ کھانے سے رطوبت کو جذب کرنے اور عضو کو طاقت دینے کی وجہ سے ٹوٹے ہوئے اعضاء کو جوڑنے میں دوسری ادویہ کی نسبت قوی العمل ہے (۵) حلبہ تنہا یا موم کے ساتھ طلاء کرنے سے اس باب میں نہایت مفید ہے (۶) روغن شگوفہ حنا کا تنہا یا موم کے ساتھ ملنا بھی بہت فائدہ دیتا ہے۔ اسی طرح (۷) صبر زرد کو کسی قابض عصارہ کے ساتھ ملا کر لیپ کرنا نافع چیز ہے (۸) درخت مصطگی کے پکے ہوئے پتوں سے لیپ کرنا اعضائے مسترخیہ (ڈھیلے پڑے ہوئے) کو مضبوط بنا دیتا ہے اور اترے ہوئے جوڑوں کو درست کرنے میں بے نظیر ہے (۹) کہربا ۲ ماشہ کی مقدار میں ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینے سے ہڈی کے ٹوٹنے اور کچلے جانے کو فائدہ مند ہے (۱۰) انجبار ۴ ماشہ کا پینا اور ضماد کرنا بدستور نافع ہے (۱۱) زوفا رطب کو کوٹ کر اور سرکہ میں ملا کر ضماد کیا جائے تو جوڑ کے سرکنے اور کچلے جانے کی حالت میں عمدہ اثر ظاہر ہوتا ہے۔ (۱۲) گاؤزبان کے متعلق امام سویدی لکھتے ہیں کہ اس کے پتے اور جڑ کے چھلکے کوٹ کر لیپ کرنے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دیتے ہیں (۱۳) باقلا کو سرکہ اور شہد خالص کے ساتھ پکا کر لگانے سے سرکے ہوئے جوڑ کے درد کو تسکین ہوتی ہے اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۴) نر گاؤ دشتی (جنگلی بیل) کی چربی لے کر دھوپ میں آہستہ آہستہ ملنا نہایت مفید ہوتا ہے اسی طرح (۱۵) آرد ماش کو آب آس میں ملا کر لیپ کرنے سے چوٹ کھائے ہوئے اعضاء کی کوفت اور درد کو نفع پہنچتا ہے۔ مالقی لکھتا ہے کہ (۱۶) انزروت کا ضماد اترے اور کچلے ہوئے جوڑوں کو درست بنا دیتا ہے۔ کتاب الحاوی میں مرقوم ہے کہ انزروت (۱۷) خطمی سفید اور سبز (۱۸) مرمکی (۱۹) کندر (۲۰) پسے ہوئے چاول (۲۱) بجھا چونہ (۲۲) صندل (۲۳) لادن اور (۲۴) رامک وغیرہ ہر ایک دوا فرداً فرداً ضماد کے طور پر عوارض مذکورہ کا ازالہ کرتی ہے۔ ایسے ہی (۲۵) پیاز نرگس کا شہد خالص میں ملا کر ضماد کرنا جوڑوں اور اپنے مقام سے اکھڑی ہوئی ہڈیوں نیز ان کے دردوں کے لئے

عجیب الخاصیت دوا ہے (۲۶) گنجد کا جوشاندہ پینا اور لیپ کرنا دونوں طرح کا استعمال صحت بخش اور دافع درد و ورم ہے (۲۷) چوب بید انجیر کی راکھ بھی شکایات متذکرہ کو دفع کرنے میں بے نظیر شئے ہے ؁

زِینَۃُ البَدَن یعنی بدن کی زیبائش

بدن کی زینت اور زیبائش کے بہت سے متعلقات ہیں۔ جن میں سے بعض کو جلد کے رنگ سے تعلق ہے مثلاً بہق۔ برص۔ کلف اور نمش وغیرہ بعض بالوں اور اُن کے رنگ سے وابستہ ہیں مثلاً بالوں کا سفید ہو جانا داء الثعلب۔ داء الحیۃ وغیرہ۔ اور بعض کا انحصار جسمانی مقدار پر ہے۔ مثلاً سمن مفرط (زیادہ موٹاپا) اور ہزال مفرط (حد سے زیادہ لاغری) وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ہر ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے ؁

دَاءُ الثَّعلَب یعنی بال چر

اِس مرض میں سر کے بال گرنے لگ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ جب بالوں کے ساتھ جلد بھی اُترنے لگتی ہے تو اُسے داء الحیۃ کہتے ہیں۔ اور اس کا مادہ داء الثعلب کی نسبت زیادہ ردی ہوتا ہے۔ اِن ہر دو امراض کا سبب احتراق بلغم یا صفرائے تیز یا سودائے محترق ہُوا کرتا ہے۔ اس باب کی تشخیص ہر ایک خلط کے آثار مخصوصہ سے کیجا سکتی ہے مقام ماؤف کو کھردرے کپڑے کے ساتھ رگڑنے سے اگر جلدی سُرخ ہو جائے تو یہ مرض کے جلد علاج پذیر ہونے کی علامت سمجھیں ورنہ بالعکس تصور کریں ؁

عِلاج۔ ابن بیطار لکھتا ہے کہ (۱) بچھو کو روغن زیتون میں جلا کر وہ روغن ملا جائے تو بال پیدا ہو جاتے ہیں (۲) ابہل (ہوبیر) کو سرکہ میں پیس کر طلاء کرنے سے شفاء ہوتی ہے اسی طرح (۳) بیخ نیلوفر کو زفت کے ساتھ ملا کر طلا کرنا فائدہ مند ہے (۴) افسنتین ۶۔ ماشہ کا جوشاندہ کے طور پر پینے سے داء الثعلب اور داء الحیۃ دونوں کو صحت ہوتی ہے (۵) بیخ پیاز دشتی کو کوٹ کر رُبع جز جو اکھار شامل کریں اور اِن سب کو ایک کھردرے اور خشک کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر مقام ماؤف پر اس قدر ملیں کہ سُرخ ہو جائے اسی طرح تکرار عمل کرنے سے فائدہ ہوجاتا ہے (۶)

پیاز معمولی بستانی کو داء الثعلب پر ملتے رہنے سے بھی بال نکل آتے ہیں (۷) پرسیاوشاں کو کوٹ کر لیپ کرنے سے بھی بال اُگتے ہیں خصوصاً بچوں کے سروں کے بال چر میں اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے رازی اپنی کتاب "الحاوی" میں لکھتا ہے کہ میں نے بالوں کو اگانے اور دراز کرنے میں پرسیاوشاں سے زیادہ مؤثر کوئی دوا نہیں دیکھی۔ چنانچہ جب عورتیں اپنے سر دھونے کی چیزوں میں اس کو شامل کرتی ہیں تو اُنکے بال نہایت لمبے اور گھنے ہو جاتے ہیں (۸) چراغ کا تیل ملنے سے بھی بال نکل آتے ہیں (۹) سانپ کی کینچلی کو جلا کر کسی روغن کے ساتھ لیپ کرنا اس باب میں سریع الاثر دوا ہے اسی طرح (۱۰) سانپ کا گوشت کوٹ کر ضماد کرنا بھی مفید ہے (۱۱) روغن گندم کو روغن حب الآس میں ملا کر لگایا جائے تو عمدہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے (۱۲) روغن خروٹ کہنہ کا ملنا بچوں کے بال چر کو دفع کرتا ہے (۱۳) لومڑ کی چربی کو صاف کرنے کے بعد لگانا اس مرض کی جید التاثیر ادویہ میں شمار کیا جاتا ہے (۱۴) لومڑ کا دماغ ملنے سے داء الثعلب اور داء الحیہ دونوں میں نفع پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ اس جانور کا پھیپھڑہ سُکھا اور پیس کر پوست بیضۂ مُرغ سوختہ کے ساتھ ملا کر طلا کیا جائے تو بال پیدا ہو جاتے ہیں (۱۵) روغن بید انجیر کا لگانا بھی فائدہ مند ہے (۱۶) برگ چقندر کو کوٹ کر بچوں کے داء الثعلب میں مداومت کے ساتھ لگانے سے نفع ہوتا ہے (۱۷) برگ حنظل کو کوٹ کر باندھنا مؤثر عمل ہے۔ شریف کہتا ہے کہ شحم حنظل کو سرکہ اور روغن زیتون کے ساتھ پیس کر طلاء کرنے سے اس مرض کا ازالہ ہوتا ہے۔ (۱۸) گندھک کو سرکہ اور روغن زیتون میں پیس کر لگانے سے آرام ہو جاتا ہے (۱۹) غافث کا عصارہ ۲ سے ۳ تولہ کی مقدار میں آب شاہترہ کے ساتھ پینے سے اس مرض کی دونوں قسموں یعنی داء الثعلب اور داء الحیہ کی ابتداء میں جید الاثر ہوتا ہے (۲۰) بعج کی چربی کا طلاء کرنا اس عارضہ کو زائل کر دیتا ہے (۲۱) لہسن کو کوٹ اور شہد خالص میں ملا کر ضماد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے (۲۲) سناء مکی کا پینا اور ضماد کرنا عمدہ تدبیر ہیں۔ داء الحیہ پر (۲۳) رائی کو کوٹ کر ضماد کرنا نفع بخش ہے (۲۴) حب بلسان کے بیرونی استعمال سے بھی بہت فائدہ ہوا کرتا ہے (۲۵) بندق ہندی جس کو اس کے چھلکے سمیت جلا کر باریک پیس لیں اور پانی کے ساتھ ضماد کریں تو

اس مرض میں مفید ہوتا ہے (۲۵) پستان کو پانی میں جوش دے کر خوب گاڑھا کریں اور داء الثعلب پر ضماد کریں تو اس مرض کا قلع وقمع کر کے بال از سر نو مضبوط اور خوبصورت اُگاتا ہے۔ علیٰ ہذا (۲۶) سندر کا لیپ کرنے سے بھی یہ بیماری دُور ہو جاتی ہے (۲۷) ہینگ کو مرچ سیاہ اور سرکہ کے ساتھ پیس کر لگایا جائے تو بھی یہی اثر ہوتا ہے (۲۸) مقام ماؤف کو آملہ کے پانی سے خوب دھو کر نوشادر کو مکھن میں ملا دیں اور ایک ہفتہ تک لگاتے رہیں (۲۹) آملہ کو آب لیموں کے ساتھ پیس کر لگانا بہت سودمند ہے (۳۰) آک کے درخت کی ٹڈی کو روغن کنجد میں جلا کر لیپ کرنا بہت مفید ہے (۳۱) اصل السوس متقشر کو جس میں ریشے زیادہ نہ ہوں پانی میں پیس کر بار بار طلاء کرنے اور خصوصاً آب بھنگرہ میں عظیم النفع ہے ؛

مُنبِتَاتُ الشَّعرِ وَمُقَوِّیَاتُہٗ وَمُطَوِّلَاتُہٗ

بالوں کو اُگانے۔ طاقت دینے اور دراز کرنیوالی

دوائیں

(۱) آملہ اور اُس کا روغن بالوں کو مضبوط اور دراز کرتا ہے۔ یہی تاثیر (۲) روغن اذخر (کھوئی) کی ہے (۳) حُرف جسے فارسی میں تخم سپنداں کہتے ہیں اُسکے جوشاندہ سے بالوں کو دھونا اس باب میں جید الاثر ہے۔ شیخ الرئیس کہتے ہیں کہ اسکے پینے اور طلاء کرنے سے بھی نفع پہنچتا ہے (۴) حنا کو روغن زیتون اور قطران (چیڑ کا تیل) کے ساتھ لیپ کرنا سودمند عمل ہے۔ مرشد نے شگوفہ حنا کی خاصیتوں میں لکھا ہے کہ وہ بالوں کو تقویت دیتا اور سرخ کرتا ہے۔ اسی طرح (۵) صبر کو شراب میں پیس کر ضماد کرنا بالوں کو گرنے سے روکتا ہے (۶) سیاہ کوے کو ذبح کر کے جلانا اور پیس کر روغن زیتون کے ساتھ بالوں پر طلاء کرنا بھی اس بارہ میں مفید ہوتا ہے عبد اللہ جبرئیل لکھتا ہے کہ (۷) بڑے کوے کا پتہ بطور طلاء استعمال کرنے سے

لفعمند ثابت ہوتا ہے (۸) سانپ کا روغن ملنا بالوں کو اگاتا اور دراز کرتا ہے اور اس سے ہر قسم کے بال چر کا عِلاج کامیابی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس کے حاصل کرنے کا طریق یہ ہے :
ایک سانپ کو لیکر روغن زیتون میں نہایت اچھی طرح سے پکائیں۔ جب وہ اچھی طرح گل کر حل ہو جائے تو روغن کو صاف کر لیں۔ اور کسی شیشی میں ڈالکر محفوظ رکھیں تاکہ ضرورت کے وقت کام میں لایا جا سکے (۹) روغن حلبہ کو روغن آس میں ملا کر بالوں کو لگاتے رہنے سے انکا رنگ چمکدار اور جرم مضبوط ہو جاتا ہے (۱۰) کھجور کی گٹھلی کو اس قدر جلائیں کہ بالکل راکھ نہ ہو جائے پھر اُسے باریک کر کے روغن آس میں ملا کر طلاء کریں عُمدہ مؤثر ہے (۱۱) برگ کرنب کے جوشاندہ سے سر دھونا بالوں کو گرنے سے محفوظ رکھتا ہے (۱۲) ماء الحصرم یعنی خام ترش انگور کا پانی اور چقندر کا پانی دونوں برابر برابر لیکر آگ پر رکھ دیں جب جوش کھا کر نصف کے قریب رہ جائے تو اس کے ساتھ سر اور ڈاڑھی کو دھوئیں بالوں کو گرنے سے روکتا اور اُن کی جڑھوں کو قوت دیتا ہے اسی طرح (۱۳) روغن ترب اور (۱۴) روغن زیتون کہنہ کے ملنے سے جب کسی شخص کی ڈاڑھی سرعت کے ساتھ نہ نکلتی ہو اور بال بہت کم ہوں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ (۱۵) روغن اذخر (کھوٹی) اور روغن زیتون کا استعمال جلد کے مسامات کو کشادہ کرتا ہے (۱۶) رسوت کو پانی میں حل کر کے لیپ کرنا بالوں کی جڑھوں کو طاقت دیتا ہے۔ (۱۷) مویز منقیٰ کا بقدر ۱۰ تولہ کھانا اور لیپ کرنا بالوں کو دراز کرنے کے علاوہ اُن کو مختلف قسم کے آفات میں مُبتلا ہونے سے بچاتا ہے (۱۸) کنجد کے جوشاندہ سے بالوں کو دھونا اُن کو دراز اور خوبصورت بناتا ہے (۱۹) روغن اُترج یعنی بجورہ کے بیجوں کا روغن نکال کر سر پر لگانے سے سُستی سے اُگنے والے بال جلدی سے اُگنے لگتے ہیں (۲۰) روغن حب الآس بھی یہی اثر رکھتا ہے (۲۱) کندش (نکچھکنی) کو باریک کر کے روغن بیضہ مرغ کے ساتھ طلاء کرنے سے ڈاڑھی یا سر کے بال اُگنے لگ جاتے ہیں۔ (۲۲) انسان کے بالوں کا پانی جو قرع انبیق کے ساتھ عرق کے طور پر کشید کیا جائے طلاء صحت بخش ہے (۲۳) روغن قسط

بھی اس باب میں مفید ہے (۲۴) تخم سن کو پانی میں پیس کر کھلی کے طور پر سر میں ڈال کر دھونا بالوں کو دراز اور نرم کرتا ہے (۲۵) سانپ کی کینچلی کو جلا کر اُس کی راکھ کو روغن زیتون کے ساتھ ملنے سے پلکوں اور بھنوؤں کے بال دراز ہو جاتے ہیں۔ ایک مجرب بیانس سے منقول ہے کہ (۲۶) گل کرنل ایک حصہ اعلیٰ قسم کی پھلیل تین حصہ میں ڈال کر شیشہ میں چار روز تک رکھیں۔ پھر اس پھلیل کو بالوں میں ڈالیں تو یہ بالوں کی سیاہی قائم رکھتی ہے (۲۷) عنکبوت (مکڑی) کے انڈوں کا لگانا یا (۲۸) روغن گندم و (۲۹) روغن بلسان نیز (۳۰) روغن خشت کے لگانے سے ڈاڑھی جلدی اُگتی ہے اگر ان میں کسی ایک کے ساتھ روغن بان بھی ہو تو زیادہ نافع ہے۔ اس کے علاوہ (۳۱) روغن بادام تلخ (۳۲) روغن کدوئے تلخ (۳۳) روغن بندال یعنی گھگرویل کا تیل نیز (۳۴) تخم نارنج کا تیل لگانا بالوں کو جلد اُگاتا ہے (۳۵) اسبغول کے لعاب سے دھونا بالوں کی چمک اور نرمی کو بڑھاتا نیز اُن کو پھٹنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

تَشَقُّقُ الشَّعرِ وَتَنَصُّفُہٗ وَتَجَعُّدُہٗ

بالوں کا پھٹ جانا۔ آدھا آدھا ہو جانا اور گھونگھر والے بال ہونا

زہراوی لکھتا ہے کہ (۱) لعاب اسبغول کے ساتھ بالوں کو دھونے سے یہ شکایتیں رفع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح (۲) بھیدانہ (۳) خطمی اور (۴) حلبہ میں سے ہر ایک کے لعاب سے فرداً فرداً بالوں کو دھونا بدستور نافع ہے (۵) آب کدو (۶) آش جو وغیرہ اسی قسم کی اشیاء سے بار بار بالوں کو دھونا اُن کو پھٹنے اُلجھنے اور کم ہونے سے محفوظ رکھتا ہے روغنوں میں سے (۷) روغن نیلوفر (۸) روغن بنفشہ (۹) اور روغن مغز کدو وغیرہ بالوں کو اُلجھنے اور خشک ہونے سے بچاتے ہیں لیکن ضرورت کے وقت (۱۰) حلبہ یعنی میتھی کا جوشاندہ پکا کر اُس سے اور صابن سے سر کو دھونا بالوں کو گھنگھر والے بنا دیتا ہے،

(۱) بزرالبنج یا (۲) مرداسنگ سے دھونا بھی یہی فائدہ رکھتا ہے۔

تحمیر الشعر و تسویدہٗ یعنی بالوں کو سُرخ اور سیاہ بنانا

(۱) روغن شگوفہ حنا کے لگانے اور خود حنا کے ضماد کرنے سے بال سُرخ ہو جاتے ہیں۔ اگر حنا کو پھٹکری کے جوشاندہ سے گوندھ کر لگایا جائے تو بالوں پر نہایت گہری سُرخی آتی ہے۔ اگر (۲) لالہ کے پھول تقریباً آدھ سیر اور اُس سے نصف مقدار سبز اخروٹ کے چھلکے لیکر کسی شیشہ میں بند کریں اور گرم گوبر میں دو ہفتہ تک دفن رکھیں۔ اس کے بعد بالوں پر خضاب کریں تو اُن کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے (۳) مازو پانی میں حل کرنے کے بعد بالوں کو سیاہ کرنیکا بہترین خضاب ہے (۴) اگر درخت توت کے پتوں کو برگ انجیر سیاہ کے ساتھ آب باران میں خوب جوش دیں اور اس سے خضاب کریں تو بال سیاہ اور چمکدار ہو جاتے ہیں (۵) برگ سرو کو سرکہ میں پیس کر لگانا اس باب میں جید الاثر ہے (۶) برگ سماق کے جوشاندہ سے دھونا بھی بالوں کو سیاہ کرتا ہے (۷) بندق ہندی (ریٹھہ) کے متعلق مجربین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اُسکو جلا کر پیس لیں اور شہد خالص میں ملا کر لگائیں عظیم النفع ہے۔ علاوہ ازیں (۸) تُرس کو جو اکھار کے ساتھ پانچ روز تک بھگو رکھیں اس سے سر دھونا سیاہ بالوں کو سنہرے رنگ کا لباس پہنا دیتا ہے۔

مُبیضات الشعر یعنی بالوں کو سفید کرنیوالی دوائیں

(۱) گلاب کو سر دھونے یا پینے میں بکثرت استعمال کرنا بالوں کو سفید کرتا ہے یا (۲) سمین (چنبیلی) کے پھولوں کو نہایت باریک کوٹ کر مداومت کے ساتھ بالوں پر چھڑکنا سفید بنانے میں عجیب الاثر ہے (۳) کافور کا مداومت کے ساتھ کھانا بوڑھاپے کو جلد لاتا اور بالوں کو سفید بناتا ہے۔ بعض مجربین کا قول ہے کہ (۴) غالیہ (ایک خوشبودار مرکب ہے[1]) کے ملنے سے بال کچھ عرصہ کے لئے سفید ہو جاتے ہیں۔ مگر پھر اُن کی سیاہی واپس آجاتی ہے۔ رازی اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ سب سے جلد بوڑھا بنانے والی چیز (۵) نبیذ کے استعمال کی مداومت ہے۔

[1] صفت: مشک خالص۔ سک۔ کافور تینوں کو گھس کر عنبر کو حل کرنیکے بعد روغن بان کے اندر ملائیں

اور اس باب میں اس سے زیادہ سریع التاثیر کوئی چیز نہیں۔ نیز بقول حذاق اطباء ترشی کا زیادہ استعمال کرنا بالوں کو اس قدر سفید کرتا اور بڑھاپا جلد لاتا ہے۔

مَانِعَاتُ الشَّیبَ

بالوں کی سفیدی کو روکنے والی دوائیں

(۱) روغن زیتون دشتی کا ہر روز لگانا بالوں کو کمزور اور سفید نہیں ہونے دیتا (۲) ہلیلہ سیاہ ۷ ماشہ کو ہموزن شکر یا شہد کے ساتھ مداومت سے کھانا بڑھاپے کے جلدی آنے کو مانع ہے (۳) ہلیلہ کابلی منہ میں رکھ کر ہر روز اس کا لعاب نگلتے رہنا قبل از وقت سفید بالوں کا دافع ہے۔ اسی طرح (۴) اسطوخودوس ۷ ماشہ کی مداومت اندرونی کرنے سے کالے بال اپنی سیاہی کو قائم رکھ سکتے ہیں (۵) روغن پستہ کے لگانے سے بڑھاپے کا جلدی اثر نہیں آتا علیٰ ہذا (۶) روغن قسط بھی بدستور مفید ہے (۷) جوز السرو کے جوشاندہ سے سر دھونا اور اس پر مداومت کرنا بالوں کو سیاہ رکھتا ہے (۸) سفوف آملہ ۸ ماشہ یا (۹) سفوف اسطوخودوس ۱ تولہ کو شکر سفید میں ملا کر ہر روز کھانا نفعمند ہے (۱۰) خرگوش کا دماغ بقدر دو حبہ (بقدر ۴ جو) ایک چھٹانک تازہ دودھ کے ساتھ ایک ہفتہ تک کھاتے رہنا نہایت مفید پڑتا ہے۔

مَانِعَاتُ اِنبَاتِ الشَّعر

بالوں کو اُگنے سے روکنے والی دوائیں

(۱) باقلا کو مع قشر کے پیس کر پانی میں گوندھیں اور بالوں کو اکھاڑ کر اس مقام پر ضماد کردیں کئی دفعہ تکرار عمل کرنے سے پھر بال نہیں اُگینگے۔ (۲) ترمس کو کوٹ اور پانی میں گوندھ کر اکھڑے ہوئے بالوں پر لیپ کرنا دوبارہ اُگنے کا مانع ہے اسی طرح (۳) مینڈک کا خون بالوں کو اکھاڑنے کے بعد لگانا پھر اُگنے سے روکتا ہے (۴) چمگادڑ کا تیل لگانا۔ اور (۵) ہڑتال سرخ کا لیپ کرنا بال اکھاڑنے کے بعد عجیب الاثر ثابت ہوتا ہے (۶) خشخاش سفید کو غبار کی طرح پیس کر سرکہ اور روغن زیتون میں خوب پکائیں جب مرہم کی طرح بن جائے

تو بالوں کو اکھاڑ کر لگائیں۔ اسی طرح (۷) آب زہرہ بز میں نوشادر کو پیس کر طلا کرنا بھی نافع ہے

مُحلِّقاتُ الشَّعَر

بالوں کو صاف کرنے یعنی مونڈنے والی دوائیں

(۱) ہڑتال زرد کا لگانا بالوں کو صاف کرتا ہے اطباء کی ایک جماعت کا قول ہے کہ ہڑتال کو سرکہ انگوری میں خوب پکا کر جب گاڑھی ہو جائے تو بالوں پر لیپ کرنا اُس وقت بالوں کو اڑاتا اور آئندہ اُنکو زیادہ اُگنے سے روکتا ہے (۲) چونہ آب نا رسیدہ اور ہڑتال ہموزن لیکر لیپ کرنے سے بھی بال اُڑ جاتے ہیں۔

نوٹ: مردوں کو عانہ کے بال ان چیزوں کے لیپ سے ہرگز نہ اُڑانے چاہئیں کیونکہ ان کا استعمال قوت باہ کے لئے خالی از مضرت نہیں۔

اَلحَزاز یعنی بفا یا بھوسی

یہ ایک قسم کی بھوسی سر میں پیدا ہوتی ہے۔ جس کا سبب بلغمی یا سوداوی مادہ ہوتا ہے۔

علاج۔ (۱) حلبہ ۴ ماشہ کے کھانے اور اُس کے جوشاندہ کے ساتھ سر دھونے سے اس مرض میں بہت فائدہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اسکا روغن ملنا یا اُسے پانی میں پیس کر لیپ کرنا بھی نافع اعمال ہیں (۳) روغن بادام تلخ کے لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے (۳) روغن بہ کا لگانا اور (۴) چقندر کا نچوڑ ملنا نفعمند ہے (۵) کُنجد کے جوشاندہ سے سر دھونا بھی اس تکلیف کو زائل کر دیتا ہے اسی طرح (۶) انگور کی سبز شاخیں لیکر اُس کے ایک طرف آگ لگا دیں اور دوسرا سرا خالی برتن میں رکھیں۔ اس کے بعد اُس میں سے جو کچھ ٹپکے اُسے سر پر لگانا اس بارہ میں مفید ہوتا ہے (۷) بیل کا پتہ جو اکھار میں ملا کر بالوں پر لیپ کرنا مفید ہوتا ہے (۸) ہر ایک جانور کا پتہ گندنا یا جوکھار کے ساتھ لگانا اس باب میں عجیب الاثر ہے (۹) حب الآس کا ضماد کرنا اور پینا دونوں تمام فائدہ مند

ہیں۔ اسی طرح (۱۰) صابون کو کھردرے کپڑے میں ڈال کر سر پر زور سے ملنا اس عارضہ کو بہت جلد رو بصحت کرتا ہے (۱۱) عصارہ کرنب کا لیپ کرنے سے بھی اس مرض کا ازالہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۱۲) سبوس گندم کو پانی میں جوشا کر اُس سے سر دھونا نافع ہے (۱۳) سفیدی بیضۂ مرغ کے ساتھ سر دھونا بھی بھوسی کا دافع ہے (۱۴) اسی طرح آب گندنا کے ساتھ دھونے سے عمدہ تاثیر ہوتی ہے۔

اَلسَّعفَۃُ وَالحِکَّۃُ یعنی گنج اور خارش

یہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جن کا اکثر سر کی جلد میں ظہور ہوا کرتا ہے اور بیشتر مرطوب ہوتی ہیں۔ بچوں میں کثیر الوقوع ہیں۔ عموماً اس مرض کا محل سر کی جلد ہوا کرتی ہے۔

عِلاج:۔ (۱) ترمُس کے جوشاندہ سے سر کا دھونا اس مرض کا قلع و قمع کرتا ہے (۲) خستہ شفتالو کے روغن کا سر پر ملنا بھی نفعمند ہے (۳) خرفہ کا جوشایا ہوا پانی شراب میں ملا کر سر کے دھونے سے گنج دور ہو جاتا ہے (۴) روغن کنجد کا ہمیشہ لگاتے رہنا اس علّت کا دافع ہے اسی طرح (۵) روغن آس کے ملنے سے گنج۔ خشک ریشہ اور جلد سر کی پھنسیاں خواہ کسی قسم کی ہوں رفع ہو جاتی ہیں (۶) زفت رومی کو پیس کر اُس کے برابر حنا ملائیں اس سے بچوں کے سروں پر ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہے (۷) سعد کو زفت کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے بھی شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے (۸) پھٹکڑی سُرخ کو پانی میں پیس کر ضماد کرنا بھی نافع ہے (۹) پیاز دشتی کو روغن زیتون میں اس قدر جوش دیئے جائیں کہ جل جائے اس کے بعد روغن مذکور کو صاف کر کے اُس میں زفت کو حل کر کے طلاء کرنے سے شفائی اثر ہوتا ہے (۱۰) رسوت کا لیپ کرنا اور (۱۱) برگ نیم کے جوشاندہ سے گنج کو دھونا اور (۱۲) روغن سرسوں لگا کر ریل کے کوئلہ کا سفوف بنا کر چھڑکنا اس باب میں مفید ہوتا ہے۔

اَلقُمّل یعنی جُوئیں

(۱) سیماب کے ملنے اور تاگے میں باندھ کر گردن میں لٹکانے سے جُوئیں مرجاتی ہیں۔ جالینوس لکھتا ہے کہ بچوں کی جُوؤں کے مارنے کے لئے اس سے زیادہ مُوثر کوئی چیز نہیں (۲) اُلّو کا خون روغن زیتون اور سرکہ میں ملاکر ملنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۳) پودینہ کوہی کو پانی میں پیس کر بالوں پر ملنا جوؤں کو ہلاک کرتا ہے۔ اسی طرح (۴) روغن حرمل کو سر اور بدن پر ملنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۵) لہسن کے کھانے یا اُسکا پانی نچوڑ کر بقدر ۲-۳ تولہ پینے سے مفید ہے اگر اس کے ساتھ پودینہ کا جوشاندہ بھی پیا جائے تو زیادہ قوی الاثر ہے۔ ایسے ہی (۶) زراوند مدحرج کو پانی میں پیس کر لیپ کرنا مفید ہے (۷) چرائیتہ پیس کر جوؤں کے مقام پر چھڑکنا اور اُسی کی دھونی دینا بدستور جوؤں کو دفع کرتا ہے (۸) تازہ افتیموں کا نچوڑ بالوں پر لگانا نیز اُس کے پتّوں کے جوشاندے اور اُس کی لکڑی کی راکھ سے بالوں کو دھونا فائیدہ مند ہے اسی طرح (۹) بچھڑے کا پتّہ شہد میں ملاکر لگانا نافع ہے (۱۰) مرداسنگ کو سرکہ اور روغن زیتون کے ساتھ طلا کرنا نافع ہے۔ علیٰ ہذا (۱۱) مصطگی کا دھواں دینا اور (۱۲) مہندی کو پیس کر کنیر کے پتّوں کے پانی اور تیز سرکہ میں گوندھ کر سر پر لگانا نیز (۱۳) پرانے اخروٹوں کا تیل ملنا سود مند اعمال ہیں +

مُولّدات القُمّل

حسب ذیل اشیاء کے بکثرت استعمال کرنے سے جوئیں پیدا ہوجایا کرتی ہیں۔ اس لئے اُن کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ حتی الامکان اُن سے بچنے کی کوشش کیجائے +

(۱) انجیر زرد کے کھانے پر مداومت کرنے سے جوئیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اسی طرح (۲) دُودھ کا زیادہ اور متواتر پینا بھی یہی نتیجہ پیدا کرتا ہے (۳) مُولی کا بکثرت استعمال کرنا اور عود ہندی کا دھواں بالعموم لیتے رہنا جوئیں پیدا کرتا ہے +

اَلکَلَفُ وَالنَّمشُ وَالوَشمُ وَفَسَادُ اللَّونِ

جھائیاں۔ سیاہی وسُرخی لئے ہوئے دھبے اور نیل وسُرمہ کے نشان نیز رنگ کی خرابی

ان سب عوارض کے مواد سوداء کے بگاڑ سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کا ظہور عموماً چہرہ پر اور بعض اوقات باقی جسم پر بھی ہوتا ہے ۔

علاج - (۱) تخم جرجیر کو پیس کر زہرۂ گاؤ اور شہد میں ملا کر مقام مرض پر طلاء کرنا مفید ہے (۲) زبد البحر کی دونوں قسمیں اس باب میں طلاءً مفید پڑتی ہیں (۳) مولی کے بیج پیس کر لیپ کرنے سے چہرہ کے دھبوں اور بدن کی نیلاہٹ کو رفع کرتے ہیں اسی طرح (۴) اُترج یعنی بجورہ کا نچوڑ چھائیوں پر ملنے سے اُن کو زائیل کر دیتا ہے (۵) صعتر کے پتوں کو نچوڑ کر طلاء کرنا نافع ہے علیٰ ہذا (۶) شیرۂ آملہ کا پینا اور طلاء کرنا دونوں نافع اعمال ہیں (۷) سرطان نہری کی اندرونی رطوبت یا جلا کر اُسکی خاکستر طلاء کے طور پر بالخاصیت فائدہ مند ہے (۸) ریٹھہ کو رگڑ کر طلاء کرنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے (۹) حلبہ (میتھی) اور اُس کا روغن اگر کلف اور نمش کی دیگر دواؤں میں شامل کیا جائے تو اثر نہایت قوی ہوتا ہے اس کے علاوہ (۱۰) سناء مکی کو باریک غبار کی طرح پیس کر انڈوں کی سفیدی میں ملائیں اور رات بھر لیپ کئے رہیں پانچ مرتبہ اسی طرح تکرار عمل کرنے سے بخوبی صحت ہو جاتی ہے (۱۱) قسط شیریں کو شہد میں ملا کر لگانے سے بھی چھائیاں اور دھبے صاف ہو جاتے ہیں (۱۲) سقمونیا کو سرکہ میں ملا کر لیپ کریں سریع الاثر شئے ہے (۱۳) روغن زنبق یعنی سفید چنبیلی کا تیل موم زرد کے ساتھ ملا کر ضماد کریں عجیب المنفعت ہے۔ علاوہ ازیں (۱۴) مرغی کا بیٹ [illegible] سے چھائیاں اور چہرے کے سیاہ آثار رفع ہو جاتے ہیں (۱۵) نخود سفید [illegible] کے جوشاندہ سے مُنہ کو دھوتے رہنا رنگ کو نکھار دیتا ہے

(۱۶) [illegible] کو منہ دھوتے سے

رنگ عمدہ ہو جاتا ہے اسی طرح (۱۸) زراوند طویل ۷۔ ماشہ کا جوشاندہ پینا اور اُس سے مُنہ کو دھونا اس بارہ میں جیدالاثر ہے۔ علیٰ ہذا (۱۹) تخم کتان کو کوٹ کر جوا کھار اور انجیر زرد کے اضافہ سے ضماد کرنا چھائیوں اور دھبوں کو زائل کر دیتا ہے۔ اسی طرح (۲۰) ابہل (ہوبیر) کو پیس کر پانی کے ساتھ بدن پر لگانا جلد کی سیاہی اور میل وغیرہ کو صاف کرتا ہے (۲۱) حب الہان کو سرکہ کے ساتھ پیس کر لیپ کرنے اور اُسکا روغن ملنے سے عمدہ تاثیر پیدا ہوتی ہے (۲۲) انار کا چھلکا پیس کر شہد خالص کے ساتھ متواتر لگاتے رہنا چیچک کے نشانوں اور دیگر داغ دھبوں کو مٹا دیتا ہے (۲۳) روغن مصطگی کے ملنے سے بھی چھائیاں اور دھبے رفع ہو جاتے ہیں (۲۴) روغن گل شفتالو بھی اس باب میں جید الفعل دوا ہے +

مُطَیِّبَاتُ رَائِحَۃِ الْبَدَنِ وَالْعَرَقِ

بدن اور پسینہ کو خوشبودار بنانیوالی دوائیں

(۱) برگ آس کو کوٹ کر بدبودار بغلوں میں چھڑکنے سے اُن میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح (۲) مرمکی کو پیس کر اور سوئے کے ساتھ ملا کر بغلوں میں چھڑکنا اُنکی بدبو کو رفع کرتا ہے (۳) مرداسنگ کو پیس کر چھڑکنا بغلوں کے بدبودار پسینہ کو دور کر دیتا ہے (۴) سوئے کو کوٹ کر اور پانی میں ملا کر دونوں بغلوں میں ملنا اُن کی بدبو کو رفع کرتا ہے (۵) سرد پانی سے نہانا بھی اس باب میں مفید پڑتا ہے (۶) عود کو باریک کر کے بدن پر ملنا اور (۷) گل سرخ خشک کو پیس کر چھڑکنا یا ضماد کرنا عجیب الاثر ہے (۸) بادنجاں کو اُبال کر فربہ گوسفند کے گوشت سے پکانا اور سالن کے طور پر غذا میں شریک کر لینا پسینے کو بند کر دیتا ہے۔ جس سے بغلوں کی بدبو بھی رفع ہو جاتی ہے (۹) اترج (بجورہ) کا چھلکا خشک کیا ہوا پیس کر دھوڑنا بغل اور پسینہ کی عفونت زائل کرتا ہے (۱۰) تخم حرمل کو باریک کر کے کسی کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر اُس سے بغلوں کے اندر ٹکور کرنا پسینہ اور تعفن کو دور کرتا ہے اور (۱۱) چاندی کا میل چھڑکنے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے (۱۲) ہلیون یعنی ناگدون ۶ ماشہ

کے کھانے سے پسینہ خوشبودار ہوجاتا ہے (۱۳) ابہل یعنی ہوبیر کے متعلق اہل تجربہ کا بیان ہے کہ جو شخص اسکا سفوف ایک درم (۳.۰ماشہ) کی مقدار میں کچھ عرصہ تک ہرروز کھاتا رہیگا اس کی بغلوں میں سے ابہل کی سی بُو آنے لگتی ہے ۔

جَالِبَاتُ الْعَرَقِ وَمُنَتِّنَاتُہٗ

پسینہ کو نکالنے اور بدبودار بنانیوالی دوائیں

(۱) روغن یاسمین یعنی چنبیلی کا تیل بدن پر ملنے سے پسینہ آتاہے اسی طرح (۲) گرم پانی پینے۔ ملنے اور بھاپ لینے سے گرم ہوا کی نسبت زیادہ پسینہ کو نکالتا ہے (۳) انیسوں اتولہ میں اندرونی استعمال سے گرم کرنے۔ فضلات کو تحلیل کرنے اور پسینہ کو جاری کرنے کی قوت ہے (۴) عاقرقرحا کو پیس کر اور شہد خالص میں ملاکر جسم پر مالش کرنے سے پسینہ جاری ہوتا ہے (۵) حلبہ کو مداومت کے ساتھ کھانا پسینہ کو بدبودار بناتا ہے (۶) ہینگ کے اندرونی استعمال سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے۔ روفس کا قول ہے کہ اسکو گرم پانی سے کھایا جائے تو بدبودار پسینہ جاری ہو جاتا ہے علی ہذا (۷) جند بیدستر کا دھواں بدن کو پہنچانے سے مسام کھل جاتے اور عرق جاری ہوجاتے ہے (۸) حب بلسان (۹) حب فنجنکشت (سمبھالو) (۱۰) تخم ترہ تیزک (۱۱) تخم ترب (۱۲) تخم سداب اور (۱۳) شاہ زیرہ بھی فرداً فرداً پیس کر بخور یعنی دھونی کرنے سے یہی تاثیر رکھتے ہیں (۱۴) انجیر تر اور خشک دونوں کے بکثرت کھانے سے پسینہ بکثرت اور بدبودار ہوتا ہے اسی طرح (۱۵) پودینہ نہری خشک ۴ ماشہ کو شہد خالص ملاکر پینے سے بدن کو نمایاں طور پر گرم کرتا اور پسینہ کو جاری کردیتاہے ۔

حَابِسَاتُ الْعَرَقِ یعنی پسینہ کو بند کرنے والی دوائیں

(۱) سنبل ہندی کو ذرور یعنی دھوڑے کے طور پر استعمال کرنے سے پسینہ بند اور بدن خوشبودار ہوجاتاہے۔ یہی تاثیر (۲) آس اور اُس کے روغن میں ہے۔ اسی طرح (۳) بادنجان (بینگن) کا ... پسینے کو بند اور اس کی عفونت کا ازالہ

کرتا ہے (۴) روغن گل (۵) روغن بہ (۶) روغن گل انگور اور (۷) روغن زیتون میں سے کسی ایک کے ساتھ بدن پر مالش کرنا پسینہ کی زیادتی کو روک دیتا ہے علی ہٰذا (۸) مرداسنگ سفید سرکہ میں پیس کر اس سے بدن کو چھڑکنا مفید ہوتا ہے (۹) گندھک کو پیس کر بدن پر چھڑکنا بھی یہی عمل کرتا ہے ارسالوس اور دیگر مشاہیر اطباء متفق ہیں کہ (۱۰) مازو کو پیس کر بدن پر چھڑکنے سے پسینہ منقطع ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۱) کندر کو پیس کر چھڑکنا بھی اس باب میں عظیم المنفعت ہے (۱۲) آب آہن تاب یعنی جس پانی میں لوہے کو گرم کر کے بجھاؤ دیئے ہوں پینا پسینہ کو روکنے میں قوی الاثر ہے (۱۳) سرکہ تنہا پینے سے بھی یہی نتیجہ مترتب ہوتا ہے اسی طرح (۱۴) آب حی العالم یعنی گل ہمیشہ بہار کا نچوڑ پینا بلیغ النفع علاج ہے (۱۵) بھنی ہوئی مونگ کا خشک آٹا بدن پر ملنا بھی مانع عرق ہے۔ ایسے ہی (۱۶) کہربا کو پیس کر پانی میں ملا کر اس پانی سے غسل کرنا پسینہ کو بہت جلد بند کر دیتا ہے (۱۷) جَو کے ستو کو پانی میں گھول کر بدن پر طلاء کرنا بدستور مفید ہے (۱۸) کافور کا طلاء بھی فائدہ کے لحاظ سے مذکورہ بالا اشیاء سے کم نہیں۔ اسی طرح (۱۹) صندل کو گلاب کے عرق میں پیس کر بمداومت کے ساتھ طلاء کرنے سے اس باب میں بہت فائدہ ہوتا ہے +

اَلبَہقُ وَالبَرصُ یعنی چھیپ اور سفید داغ

یہ دونوں امراض مادۂ بلغم سے عارض ہوا کرتے ہیں۔ بَہق یعنی چھیپ کی سفیدی رقیق ہونے کے علاوہ زیادہ غائر نہیں ہوتی اور یہ آسانی سے علاج پذیر ہو سکتی ہے۔ بخلاف ازیں برص یعنی سفید داغ کی سفیدی غلیظ دگاڑھی ہوا کرتی ہے۔ اس کا سبب قوت مغیرہ کا ضعف ہوتا ہے جو خون غذائی میں بلغم کے غلبہ سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ اور یہ مرض بمشکل زائل ہوتا ہے اس کے معالجات دیر طلب ہیں۔ صحت پذیر ہونے کی علامت یہ ہے کہ مقام مرض کی جلد میں سوئیں چبھو کر دیکھیں کہ خون نکلتا ہے یا پانی اگر خون نکلتا ہو تو علاج پذیر سمجھنا چاہیئے ورنہ پانی نکلنے کی صورت بوجہ مستحکم اور مزمن ہو جانے

کے شفایابی کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ بہق اور برص سفید و سیاہ دونوں قسم کی ہوتی ہیں سیاہ کا مادہ سودا ہے۔

بہق یعنی چھیپ

علاج۔ تنقیہ بلغم کے بعد (۱) پیاز دشتی کو کوٹ کر پرانے سرکہ میں ملانا بعدہ حمام میں جاکر اُسے خوب بدن پر ملنا بہق یعنی چھیپ کو زائل کرتا ہے (۲) پیاز نرگس بھی پیس کر اور سرکہ میں ملاکر لیپ کرنے سے نفعمند ہے اسی طرح (۳) بیخ نیلوفر کو پیس اور پانی میں ملاکر طلاء کرنے سے یہ مرض زائل ہو جاتا ہے (۴) جنگلی لگڑی کی جڑ کو سکھا اور پیس کر سرکے کے ساتھ لیپ کرنا نافع ہے اسی طرح (۵) بیخ جنطیانہ (پکھان بید کی جڑ) کا ضماد بھی دافع بہق ہے (۶) مولی کے بیج نکچھکنی کے ساتھ پیس کر حمام کے اندر طلاء کرنا سیاہ چھیپ کے لئے جید الاثر ہے ابن ہبل لکھتا ہے کہ (۷) کندش (نکچھکنی) تنہا بھی سرکہ میں ملاکر لیپ کرنے سے بہق کو زائل کر دیتی ہے (۸) لہسن کا نچوڑ ملنا بھی سفید چھیپ کو دور کر دیتا ہے علاوہ ازیں (۹) ترمس کو پیس کر سرکہ کے ساتھ لگانا اور (۱۰) فلفل سیاہ کو پیس کر جواکھار کے ساتھ طلاء کرنا بلیغ النفع ہے اسی طرح (۱۱) مامیران چینی کو سرکہ کے ساتھ پیس کر لگانے سے بہق سفید کا قلع و قمع ہو جاتا ہے (۱۲) سداب اور جواکھار کے پانی سے دھونا بھی نہایت مفید پڑتا ہے (۱۳) کنگھی سفید اور سیاہ دونوں فرداً فرداً سرکہ کے ساتھ لیپ کرنے سے اس عارضہ کا ازالہ کر دیتی ہیں۔ ایسے ہی (۱۴) کلونجی کو پانی میں پیس کر طلاء کرنا دافع بہق ہے۔ ابن واقد لکھتا ہے کہ (۱۵) لیموں کا نچوڑ ملنے سے یہ مرض رفع ہو جاتا ہے (۱۶) دَج یعنی گوڑبچھ ۳ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینے سے چھیپ سفید زائل ہو کر رنگ صاف ہوتا ہے (۱۷) ہلیلہ کابلی ۵ ماشہ کو افتیموں ۶ ماشہ کے ساتھ جوشا کر پینا بہق سیاہ کو نافع ہے۔ علاوہ ازیں (۱۸) سقمونیا کا لیپ کرنا اور (۱۹) برگ چقندر کو پیس کر لگانا فائدہ دیتا ہے لیکن لیپ کرنے سے پہلے مقام علت کو جوکھار سے دھو لینا چاہئیے (۲۰) گندھک آتش نارسیدہ اور

راتینج کو سرکہ میں گوندھ کر ضماد کرنا بلیغ النفع ہے (۲۱) حب النیل (کالا دانہ) ۱۰ ماشہ کا اندرونی طور پر استعمال کرنا قوت مسہلہ کے ساتھ بہق کو دفع کر دیتا ہے۔ ایسے ہی (۲۲) غاریقون ۳۔ ماشہ کا مداومت کے ساتھ کھانا یا لیپ کرنا عظیم المنفعت ہے (۲۳) بہروزہ مصفیٰ ۷۔ ماشہ کا کھانا اور ضماد کرنا بہق کو دور کرتا ہے (۲۴) ہینگ کو شہد کے ساتھ ملا کر سات مرتبہ لیپ کرنے سے آرام ہو جاتا ہے (۲۵) اشق کو سرکہ میں حل کر کے ضماد استعمال کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ آرسا سیس اور ابن وحشیہ کا تجربہ ہے کہ اس سے بہق سفید زائل ہو جاتی ہے (۲۶) روغن بیضۂ مرغ میں نوشادر ملا کر طلاء کرنے سے بھی یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں (۲۷) شحم حنظل ۳۔ ماشہ پینے اور ضماد کرنے سے فائدہ مند ہے۔ علیٰ ہذا (۲۸) فرفیون کو پانی میں حل کریں۔ جب مراہم کا سا قوام ہو جائے تو شہد ملا کر بہق پر ضماد کرنا مفید ہوتا ہے ۔

برص یعنی سفید داغ

(۱) وَج یعنی گوڑ بچھ ۳ ماشہ کا جوشاندہ کے طور پر پینا نفعمند ہے (۲) غاریقون ۳۔ ماشہ کے اندرونی استعمال کرنے سے برص کا مادہ بذریعہ اسہال خارج ہو کر شفا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح (۳) حب النیل (کالا دانہ) ۱۰ ماشہ کے پینے سے بلغمی مواد کا تنقیہ ہو کر مرض دفع ہو جاتا ہے (۴) شیطرج (چیترہ) کو سرکہ میں ملا کر برص پر طلاء کرنے سے اُس کا قلع و قمع کر دیتا ہے (۵) سقمونیا کو سرکہ میں حل کر کے طلاء کرنا دافع برص ہے (۶) زوفا یا اُس کے بیج ۷۔ ماشہ اندرونی طور پر استعمال کرنے سے اس مرض کا ازالہ ہو جاتا ہے (۷) کشنیز سفید سرکہ میں پیس کر لیپ کرنے سے اس باب میں عجیب الاثر ثابت ہوتی ہے (۸) مروارید کے متعلق اطباء کی ایک جماعت کا قول ہے کہ کسی اور ضماد و طلاء کرنے سے پہلے ان کو خوب حل کر کے برص پر لگانا اُسے زائل کر دیتا ہے (۹) روغن سناء کے مداومت کے ساتھ لگاتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے (۱۰) حب البان کو کوٹ اور سرکہ میں ملا کر بیس روز تک صبح شام مقام مرض پر لگانا مفید ہوتا ہے (۱۱) ہلیلہ سیاہ ۸ ماشہ ہر روز ۳۰ روز تک نہار منہ کھانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ غافقی اور مالقی کا قول ہے کہ (۱۲) ناجورد کو سرکہ

میں پیس کر برص پر سات دفعہ طلاء کر کے مریض کو دھوپ میں اتنی دیر تک بیٹھنا چاہیئے کہ خوب پسینہ جاری ہو اس عمل سے انشاء اللہ بالکل صحت ہو جاتی ہے (۱۳) زہرہ نر گاؤ کو جو اکھار یا گل قیمولیا کے ساتھ ملا کر لیپ کرنے سے شفائی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح (۱۴) کُلنگ کا پتہ لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۱۵) بیری کے درخت کا چھلکا جلا کر سرکہ میں گوندھ کر لیپ کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۱۶) پیخال کبوتر اور آرد جَو کسی قدر قطران (چڑیل کا تیل) کے ساتھ پانی میں خوب پیس یہانتک کہ مرہم کی طرح ہو جائے۔ پھر کپڑے کے ساتھ لگاویں اور تین روز تک لگا رہنے دیں۔ اس کے بعد بدل دیں اور ہر تیسرے روز یہی عمل کرتے رہیں۔ مفید ہوتا ہے ابن سمجون کہتا ہے کہ اگر اس عمل کو پانچ رات دن ہر رات اور دن میں تین چار مرتبہ بدل کر کیا جائے تو نہایت جلیل النفع ہو جاتا ہے اسی طرح (۱۷) ریٹھہ جسے بندق ہندی بھی کہتے ہیں ضماد برص کو زائل کر دیتا ہے۔ ابن جزلہ اور ابن سینا کہتے ہیں کہ اس کے اندرونی استعمال سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔ علی ہذا (۱۸) اطریلال (کاگ جنگی) کے متعلق مالقی اور دیگر اطبائے عرب کا قول ہے کہ اس کے بیج ۵ ماشہ اور عاقرقرحا، سُرخ مبروص کو تنقیہ بدن کے بعد پلا کر گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت دھوپ میں دو گھنٹے کھڑا کیا جائے اور مقام مبروص کو برہنہ رکھا جائے تین دفعہ یہی عمل کرنے سے یہ مرض بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ حکیم شریف نے اس کا ایک اور طریق لکھا ہے وہ یہ ہے کہ تخم اطریلال (کاگ جنگی) ۷ ماشہ کو باریک کوٹ کر شہد میں ملا لیں اور بطور لعوق استعمال کرائیں۔ اس کے بعد مریض کو ہدایت کریں کہ مقام مرض کو برہنہ رکھ کر دھوپ میں اس وقت تک کھڑا رہے جب تک کہ اُسے خوب پسینہ آجائے۔ اور یہ عمل پندرہ روز تک متواتر ہر روز ایک دفعہ کیا جائے۔ ابن سمجون کہتا ہے کہ (۱۹) معمولی کھانے کا پیاز کوٹ کر سرکہ کے ساتھ دھوپ میں ضماد کرنا بھی اطریلال جنی کاگ جنگی کے قریب قریب نفعمند ہے (۲۰) بیخ نیلوفر کو پانی کے ساتھ پیس کر لیپ کرنے سے بھی یہ مرض رفع ہو جاتا ہے (۲۱) کالے سانپ کا خون برص پر طلاء کرنے سے اُسے زائل کرتا ہے۔ اسی طرح (۲۲) ایک سانپ کو لیکر اس کے پیٹ میں شاہترہ

خشک یا تر بھر کر سی دیں اور آگ پر کباب کریں۔ جب اچھی طرح بھن جائے تو شاہترہ نکالکر مقام برص پر ضماد کریں دو تین روز میں شفا ہو جاتی ہے (۳) تخم کرفس جبلی یعنی اجمود تازہ پہلے دن ۴ ماشہ دوسرے دن ۶ ماشہ تیسرے دن ۸ ماشہ اس سے زیادہ نہ بڑھائیں اور پچاس روز تک مداومت کریں۔ غذا چنوں کی بے نمک روٹی کے سوا کچھ نہ کھائیں اسی طرح (۴) تخم شقایق (گل لالہ) کوفتہ بقدر ۳ ماشہ سرد پانی کے ساتھ چندروز کھلائیں یہ سب تدابیر سودمند ہیں (۵) کلونجی کو سرکہ میں پیس کر طلاء کرنا بھی مُفید ہے ۰

مُوجِبَاتُ البَہقِ والبَرَصِ

بہق و برص کو پیدا کرنے والی اشیاء

جن ادویہ یا اغذیہ سے اس قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اُن کا مختصر تذکرہ عام آگاہی کے لئے اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ اجتناب اور پرہیز کیا جا سکے (۱) کُندر کا بکثرت استعمال کرنا موجب بہق سیاہ ہے (۲) بلادر یعنی بھلاوہ کے کھانے پر مداومت کرنے سے بھی یہی تاثیر پیدا ہوتی ہے اسی طرح (۳) کمأة (کھنبہ) کے ہمیشہ کھانے سے بہق ابیض (چھیپ سفید) اور بہق اسود (چھیپ سیاہ) لاحق ہو جایا کرتی ہے (۴) گائے کے گوشت کے متواتر کھاتے رہنے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۵) بینگن کا ہر روز کھانا سیاہ چھیپ کلف وغیرہ میں مبتلا کرنے کے علاوہ رنگ میں بھی خرابی پیدا کر دیتا ہے (۶) پارہ کے دُھوئیں سے بھی رنگ خراب ہو جاتا ہے ۰

تَشَقُّقُ الاَظفَارِ وَدَاخِسُھَا

ناخنوں کا پھٹنا اور اُن کا گرم ورم

ناخنوں کو پھٹنے۔ برص اور ورم وغیرہ کے عوارض لاحق ہو جایا کرتے ہیں

جن کے اسباب علی الترتیب خشکی و سردی کا غلبہ بلغم غلیظہ اور کوفتگی وغیرہ ہیں ؎

علاج: - (۱) بیخ حماض (چوکا کی جڑھ) کو سرکہ میں پکا کر ضماد کرنا ناخنوں کے پھٹنے کو سودمند ہے۔ رازی کہتا ہے کہ (۲) روغن شیطرج (چترہ) کو مداومت کے ساتھ چپڑنے سے ناخنوں کا پھٹنا موقوف ہو جاتا ہے (۳) تخم جرجیر (ترہ تیزک کے بیج) کو گائے کے پتہ میں پیس کر لیپ کرنے سے بھی صحت ہوتی ہے (۴) مامیران کو سرکہ میں پیس کر ضماد کرنا نافع ہے اسی طرح (۵) تخم سپنداں اور نمک کو کوٹ کر پانی کے ساتھ ضماد کریں نافع ہے (۶) مویز منقی کو کوٹ کر جاؤشیر کے ساتھ ملانا اور پھٹے ہوئے ناخنوں پر چپکانا مفید ہے (۷) انار ترش کا نچوڑ شہد خالص کے ساتھ پکا کر ملنے سے داخس یعنی ورم ناخن کو شفا ہو جاتی ہے۔ اگر ناخن کے ورم میں سوراخ نہ ہوا ہو تو (۸) کان کا میل لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۹) رسوت کے لگانے سے بن ناخن کے ہر قسم کے ورموں کو صحت ہو جاتی ہے (۱۰) تخم شبت (سوئے کے بیج) پانی میں پیس کر لگانے سے اس باب میں جید الاثر ثابت ہوتے ہیں اس کے علاوہ (۱۱) برگ سماق کو سرکہ اور شہد میں پیس کر لگانے سے داخس (ناخن کی جڑھ کا ورم) زائل ہو جاتا ہے (۱۲) اقاقیا تنہا یا شہد کے ساتھ ضماداً فائدہ مند ہے (۱۳) صبر زرد شہد کے ہمراہ لیپ کرنے سے اس ورم کے متقرح ہو جانیکی حالت میں نفع بخش ثابت ہوتا ہے (۱۴) برگ آس خشک کو پیس کر چھڑکنے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ ان پتّوں کو موم زرد کے ساتھ ملا کر لگانے اور اس میں روغن گل کا بھی اضافہ کر لینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے نیز انہیں پتّوں کی خاکستر کو روغن زیتون اور موم کے ساتھ ملا کر ضماد کرنا بھی نافع عمل ہے (۱۵) تیز سرکہ ٹپکانے یا اُس میں اُنگلی کو ڈبو رکھنے سے بھی بہت نفع پہنچتا ہے اسی طرح (۱۶) کندر کا ماء العسل کے ساتھ ملا کر لگانا عجیب الاثر ہے۔ (۱۷) ہاتھی دانت کا برادہ کسی مناسب پانی میں مثلاً عرق گلاب یا سرکہ وغیرہ میں گوندھ کر لگانا اس ورم کو زائل کر دیتا ہے (۱۸) انجیر خشک اور انار کا چھلکا کوٹ کر لگانے سے بھی صحت ہو جاتی ہے (۱۹) اگر مازو کو نہایت باریک کوٹ کر شہد میں ملا دیں اور اس سے لیپ کریں تو جلدی آرام ہو جاتا ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ مازو اس ورم کی

ابتدائی حالت میں فائدہ دیتا ہے۔ کیونکہ در اصل یہ ایک قسم کا گوشت زائد ہے جو بیخ ناخن کے زخم سے اگا ہُوا ہوتا ہے اور ابتداء میں مازو کا استعمال اسکو اُگنے سے روک دیتا ہے۔ لیکن بعد میں یہ کچھ فائدہ نہیں دیتا اس موقع پر کسی ایسی دوا کی ضرورت ہے جو زائد گوشت کو کھا جانے والی ہو اور لذع (سوزش) بھی پیدا نہ کرے۔ رازی کا قول ہے کہ (۲۰) افیون اور سرکہ سے بڑھ کر داخس کے لئے کوئی دوا مفید نہیں ہے۔ اسکو لگانے کے بعد اسبغول اور سرکہ کا ضماد کرنا چاہیئے۔ اور سرد پانی میں اتنی دیر تک بھگوئے رکھیں کہ خدر یعنی سُن پیدا ہو جائے ۔

حَرقُ النَّار یعنی آگ سے جلنا

(۱) بارتنگ کا عصارہ تنہا یا نمک ملا کر ضماد کرنے سے فائدہ دیتا ہے (۲) انڈوں کی سفیدی تنہا یا زردی اور گل مختوم کو بھی ساتھ ملا کر لگانا نفعمند ہے۔ اسی طرح (۳) تازہ چربی اور سفیدہ ضماد کے طور پر مفید اشیاء ہیں (۴) اقاقیا اور انڈوں کی سفیدی کا لیپ بھی فائدہ بخش ہے (۵) خرفہ کہ ساگ کو پکانے کے بعد پیس کر ضماد کرنا آگ کی جلن کو رفع کر دیتا ہے (۶) کہربا کو پیس کر چھڑکنا خصوصاً ایسی حالت میں کہ جلے ہُوئے مقام سے خون بھی نکلتا ہو نہایت مُؤثر ہے اسی طرح (۷) شگوفہ حنا کو پانی میں باریک کرنے کے بعد لگانا عجیب الاثر ہے (۸) شاہسفرم (رنازبو) کے سبز پتوں کا عصارہ نکال کر لگانا اور خشک پتوں کو کوٹ کر چھڑکنا۔ جلے ہُوئے اعضاء کو بہت تسکین اور آرام دیتا ہے (۹) حلبہ (میتھی) کا جوشاندہ روغن گل کے ساتھ ضماد کرنا سریع النفع ہے۔ علیٰ ہذا (۱۰) حل کیا ہُوا ابرک بیضہ کے ہمراہ ضماداً موجب شفاء ہے (۱۱) کافور کو گلاب میں ملا کر طلاء کرنے سے بھی عمدہ اثر ہوتا ہے۔ (۱۲) انسان کے بالوں کو جلا کر روغن گل کے ساتھ ضماد کرنا اس باب میں عظیم النفع ہے (۱۳) برگ خطمی کو کوٹ اور روغن زیتون میں ملا کر جلے ہُوئے مقام پر لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں (۱۴) نیل ہندی کو شہد میں ملا کر لیپ کرنا فائدہ مند ہے (۱۵) سپاری کو نہایت باریک کوٹ اور چھان کر روغن گل کے اضافے سے استعمال کرنا بھی موجب صحت ہوتا ہے (۱۶) نورہ (چونہ) کو

سات دفعہ پانی میں دھو کر انڈوں کی سفیدی میں شامل کریں۔ اسکو جلے ہُوئے مقام پر لگا کر جب تک خود نہ اُتر جائے اُتارنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ دوا لگ کے بھی درد وغیرہ کو تسکین دیتی ہے (۱۷) کراث (گندنا) کو جلا کر اُس کی راکھ جلے ہُوئے مقام پر چھڑکنے سے شفاء ہو جاتی ہے۔ مدائینی لکھتا ہے کہ گندنا کو خفیف جوش دیکر اچھی طرح سے کوٹ لینے کے بعد ضماد کرنا بہت فائدہ دیتا ہے (۱۸) مسور کو جلا کر اور انڈوں کی سفیدی میں ملا کر لیپ کرنا کثیر المنفعت ہے نیز (۱۹) مداد یعنی لکھنے کی سیاہی جلے ہُوئے مقام پر فوراً لگانا (۲۰) روغن کنجد لعاب اسبغول ملا کر طلاء کرنا اور (۲۱) صرف سرکہ کا طلاء کرنا نہایت مفید ہوتا ہے اور (۲۲) سُرمہ کو تازہ چربی میں ملا کر لگانا جلے ہُوئے مقام پر آبلہ اُٹھنے کو روکتا ہے +

اَلسِّمَن وَالہُزَال یعنی موٹاپا اور دُبلاپن

زیادہ موٹا ہو جانا اور زیادہ دُبلا ہو جانا یہ دونوں حالتیں امراض میں شمار کیجاتی ہیں اور خطرات سے خالی نہیں۔ کیونکہ زیادہ فربہی حرکاتِ ضروریہ اور تاثرات دوائیہ میں مانع ہے اور زیادہ لاغری میں عوارض اندرونی مثل غم۔ خوف اور غصہ سے اور عوارض بیرونی سردی و گرمی وغیرہ سے جسم بہت جلد متاثر اور منفعل ہو کر ایذا پاتا ہے +

مُسَمِّنَات یعنی موٹا کرنے والی دوائیں

(۱) گائے کا دودھ (۲) بکری اور (۳) نیل گائے کا دُودھ (۴) تازہ پنیر (۵) فرنیی۔ نیز (۶) دودھ چاول اور کھانڈ یہ سب چیزیں فرداً فرداً جسم کو فربہ بناتی ہیں۔ اسی طرح (۷) بوزیدان ۳ ماشہ کو حریرہ جات میں شامل کر کے استعمال کرنے سے بھی بدن موٹا ہو جاتا ہے علیٰ ہذا (۸) سنبل ہندی ۱۲ ماشہ (۹) زرنباد ۱۲ ماشہ کا کھانا بھی یہی فائدہ رکھتا ہے (۱۰) انگور کے کھانے سے بدن بہت جلد موٹا ہو جاتا ہے لیکن اُس کا موٹاپا پائدار نہیں ہوتا جلدی

ہی تحلیل ہوجاتا ہے (۱۰) بادام شیریں ۲. تولہ (۱۱) مغز پستہ ا تولہ (۱۲) مغز فندق ۱ تولہ اور (۱۳) مغز اخروٹ ۱. تولہ یہ سب مغزیات علیحدہ علیحدہ شکر سفید کے ساتھ کھانے سے بدن کو فربہ بناتے ہیں (۱۴) سنبل الطیب ۳. ماشہ کا جوشاندہ پینے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے (۱۵) انجیر تر ہو یا خشک اُس کے کھانے سے موٹاپا پیدا ہوتا ہے (۱۶) جوان اور فربہ مُرغی کا کھانا بھی یہی اثر رکھتا ہے (۱۷) کبک (چکور) کو پکا کر بالعموم کھانے سے آدمی تنومند ہوجاتا ہے علاوہ ازیں (۱۸) بہمن سفید ۶. ماشہ (۱۹) نخود سفید اور (۲۰) ترنجبین ۲. تولہ نیز (۲۱) لوبیا ہر ایک کا فرداً فرداً کھانا فربہ بناتا ہے (۲۲) میدہ اور نشاستہ دونوں کو دودھ میں پکاکر کئی دفعہ کھانا موٹا کرنیوالی غذا ہے (۲۳) ہریسہ یعنی حلیم کھانے سے بھی یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں (۲۴) حلبہ (میتھی) تنہا یا آرد گندم کے ساتھ پکاکر متواتر کھانے سے بدن کا گوشت بڑھاتا ہے (۲۵) کیلا کھانے سے بھی فربہی پیدا ہوتی ہے۔ ایسے ہی (۲۶) کنجد کو شکر سفید کے ہمراہ استعمال کرنے سے بشرط مداومت موٹاپا ظاہر ہوتا ہے۔ (۲۷) بطخ کا گوشت متواتر کھانا بھی موجب فربہی ہے (۲۸) صمغ عربی ۴ ماشہ اور (۲۹) کتیرا ۴ ماشہ دونوں کھانے کے طور پر جسم کو فربہ بناتی ہیں (۳۰) تخم ریحان ۶ ماشہ اور (۳۱) تخم بادرنجبویہ ۹ ماشہ دونوں فرداً فرداً پینے سے بدن کو بڑھاتے ہیں (۳۲) انار شیریں کے دانے کھانے کے بعد چوسنے سے فربہ بناتے ہیں (۳۳) باقلا تر اور خشک بھی یہی تاثیر رکھتا ہے ابن ماسویہ اور ابن سمجون دونوں لکھتے ہیں کہ آرد باقلا اور آرد نخود کو نیل گائے کے دودھ میں پکاکر شکر سفید کے ساتھ کھانا مُسمن بدن ہے۔ رازی کا قول ہے کہ (۳۴) مویز منقی دس پندرہ عدد کو مع دانہ کے مداومت کے ساتھ کھاتے رہنا جسم کو موٹا کر دیتا ہے اسی طرح (۳۵) روغن خشخاش کو اغذیہ کے ساتھ ملاکر کھانا نہایت موزون فربہی لاتا ہے۔

مُہزلات یعنی دُبلا بنانیوالی دوائیں

(۱) لُک (لاکھ) ۲. ماشہ کے ہر روز نہار مُنہ کھانے سے بدن لاغر ہوجاتا ہے (۲) سندرس ۲ ماشہ کے استعمال کی مداومت سے بھی یہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے (۳)

فلفل سیاہ کا کھانے میں بکثرت استعمال کرنا دبلاپن کا موجب ہے (۴) جو اکھار کو بدن پر سنا نہایت لاغر بنادیتا ہے۔ رازی اور ماتقی کا قول ہے کہ (۵) گندنا کو پکاکر کھانے سے بدن دُبلا ہوتا ہے ۔

السُّمُومُ یعنی زہریں

زہروں کو دفع کرنے والی مفرد دواؤں میں بعض نباتی۔ بعض حیوانی اور بعض معدنی ہیں۔ پھر اُن میں سے بعض کی منفعت عام ہے یعنی ہر قسم کے زہر کو نفع دیتی ہیں۔ بعض کا اثر خاص خاص زہروں سے مختص ہے۔ اور بعض کے فوائد مشترک ہیں۔ اِسی طرح زہر بھی نباتی اور معدنی ہوا کرتے ہیں ۔

عام زہروں کے لئے مفرد نباتی دوائیں

(۱) مغز پستہ ا تولہ کو کوٹ کر کھانے سے مختلف قسم کے زہروں کا دفعیہ ہوجاتا ہے اِسی طرح (۲) کرفس ۶۔ ماشہ کا جوشاندہ بناکر پینے سے قاتل زہروں کا اثر باطل ہوجاتا ہے (۳) روغن زیتون ۲ تولہ کا نیمگرم پینا بھی نفعمند ہے (۴) خبازی کے پتّوں جڑوں اور شاخوں کا ۲ تولہ کی مقدار میں جوشاندہ بناکر قسم کے زہروں کا دافع ہے۔ رازی کا قول ہے کہ (۵) وج یعنی گوڑبچھ ۳ ماشہ کو خفیف جوش دیکر اُس کا پانی پینے سے اُس زہر کا اثر جو زہریلے جانوروں کے ڈسنے سے پیدا ہُوا ہو رفع ہوجاتا ہے (۶) سنبل رومی ۳ ماشہ کا جوشاندہ پینا سخت قسم کے قتال زہروں کو زائل کردیتا ہے اسی طرح (۷) دار فلفل ۳ ماشہ کے اندرونی طور پر استعمال کرنے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے (۸) جاؤشیر کے ۳۔ ماشہ کی مقدار میں استعمال کرنے سے زہر کی رفتار کم ہو کر اُس کا غلبہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اندرو ماخس کا قول ہے کہ اس دوا کو ۴۔ ماشہ کی مقدار میں شہد کے ساتھ پینا ہر قسم کے مشروبہ (پئے ہُوئے) اور ملسوعہ (ڈسے ہُوئے) زہروں کا دفعیہ ہوجاتا ہے (۹) جنطیانا (کھان بید) ۳ ماشہ کے جوشاندہ یا سفوف کے طور پر پینے سے نفع ہوتا ہے (۱۰) زراوند طویل ۶۔ ماشہ کا جوشاندہ بناکر پینا اور ضماد کرنا دونوں اعمال مفید ہیں (۱۱) دارچینی ۷۔ ماشہ کے استعمال سے بھی

سموم قتالہ (قاتل زہروں) کے اثرات دفع ہوجاتے ہیں (۱۲) افسنتین ۶ ماشہ بھی اس باب میں جید الاثر ہے۔ جالینوس لکھتا ہے کہ (۱۳) نخود سیاہ کا جوشاندہ پینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۱۴) روغن شیطرج (چترہ کا تیل) ۲ ماشہ کے پینے سے اچھی طرح سے قئیں ہوکر زہروں کا ضرر دُور ہوجاتا ہے اسی طرح (۱۵) اترج (بجورہ) کا ۴ ماشہ کی مقدار میں سرد پانی کے ساتھ پینا نفعمند ہے (۱۶) کلونجی کی نسبت مجربین کا بیان ہے کہ جو شخص ہرروز اسکو کوٹ کر ۱ ماشہ سے ۵ ماشہ تک اپنی برداشت کے مطابق کھائیگا اُسکو کسی قسم کا زہر اثر نہیں کریگا (۱۷) مولی کے بیج بقدر ۳ ماشہ تمام زہریلے جانوروں کے زہر کا تریاق ہیں۔ ارسطو اور مدائنی کا قول ہے کہ جو شخص ہرروز نہار منہ غذا کھانے سے پہلے (۱۸) انجیر زرد کھایا کرے اُسکو زہریلا طعام کچھ اثر نہیں کریگا۔ ایسے ہی (۱۹) زرنباد یعنے زرنجور ۲ ماشہ کے کھانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور اسے اطباء نے جدوار کا بدل قرار دیا ہے (۲۰) جدوار بقدر ۱ ماشہ ایک اعلیٰ درجہ کا فادزہر ہے اور اس کے کھانے نیز ضماد کرنے سے ہرایک قسم کے زہریلے اثرات دُور ہوجاتے ہیں (۲۱) تخم شلجم کا شیرہ بناکر پینے یا سفوف کے طور پر کھانے سے سموم قاتلہ کو فائدہ پہنچتا ہے (۲۲) ابن بطلان کہتا ہے کہ سنائکی ۹ ماشہ کا جوشاندہ بناکر پینے سے تمام زہروں کا دفعیہ ہوتا ہے۔ مسیح کہتا ہے کہ (۲۳) دروج عقربی ۴ ماشہ دل کو تقویت دینے کی وجہ سے زہروں کے اثر کو دور کرتا ہے (۲۴) لسن بقدر ۲-۴ ماشہ سرد زہروں کے اثر کو دفع کرنے کے لئے بہترین دواؤں میں سے ہے (۲۵) روغن بلسان ۲ ماشہ کو عورت کے دودھ میں ملاکر پینے سے ہر قسم کے مشروبہ (پئے ہوئے) اور ملدوغہ (ڈسے ہوئے) زہروں میں تریاقی تاثیر ظاہر ہوتی ہے ✦

عام زہروں کے لئے حیوانی مفرد دوائیں

(۱) فادزہر حیوانی ½ درہم یعنی ۲ رتی کی مقدار میں کھانے سے ہر قسم کے زہریلے اثرات کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ ارسطو اور ابوریحان کا قول ہے کہ یہ تمام سرد و گرم زہروں کا تریاق ہے۔ ابن جزلہ کہتا ہے کہ جو شخص (۲) بارہ سنگا کا خون پیئے گا اس کے جسم سے زہریلے اثرات دُور ہوجائینگے (۳) جندبید ستر ۴ رتی کے پینے سے ہر قسم کے زہر دفع ہوجاتے ہیں (۴) شہد خالص ۳ تولہ بھی پینے اور طلاء کرنے سے یہی فوائد ہیں۔

(۵) مکھن بھی سموم قاتلہ کے اثر کو زائل کر دیتا ہے ۔

عام زہروں کے لئے معدنی مفرد دوائیں

(۱) گل مختوم کا نصف درم یعنی ۱۰ ماشہ کی مقدار میں کھانا تمام اقسام کے زہروں میں سودمند ہے اور یہ مشہور تریاقی ادویہ میں سے ہے۔ ابوریحان لکھتا ہے کہ (۲) زمرد سبز بقدر ۹ شعیرہ (ایک شعیرہ چھ دانہ رائی کے برابر ہے) کھانے سے ہر طرح کے سمی اثرات زائل ہو جاتے ہیں (۳) مروارید ۱ ماشہ کو پیس کر گائے کے گھی کے ہمراہ پینا تمام اقسام کے نباتی حیوانی اور معدنی زہروں سے نجات دلاتا ہے ۔

لَدغ الحَیّات یعنی سانپوں کا ڈسنا

سانپ کے ڈسنے کی علامت یہ بتائی جاتی ہے کہ اگر ڈنک کے مقام پر لیموں کا پانی ڈالا جائے تو فوراً آبلہ نمودار ہو جاتا ہے۔ یہ سانپ کبھی سیاہ اور سخت زہریلے اور کبھی معمولی اور کم زہریلے ہوتے ہیں ۔

لَدغ الافعیٰ یعنی سخت زہریلے سانپ کا کاٹنا

علاج ۔ (۱) روغن بلسان بقدر ۲ ماشہ سخت قسم کے زہریلے سانپوں کے ڈسے ہوئے مقام پر طلاء کرنے یا شربا (پینے کے طور پر) استعمال کرنے سے نفعمند ہے۔ دیسقوریدوس کا قول ہے کہ (۲) پنیر مایہ خرگوش ۶ رتی شراب کے ساتھ پینے سے افعی کے زہر کو زائل کر دیتا ہے۔ عبد اللہ بن جبرئیل جو ایک نہایت ماہر طبیب ہے کہتا ہے کہ (۳) پنیر مایہ شتر کو تازہ دودھ میں بھگو کر اس قسم کے سانپ کے ڈسے ہوئے مقام پر ملنا صحت بخش ہے اور اس میں سے ۱۔ ماشہ یا ۲۔ ماشہ کی مقدار میں سرکہ کے اندر حل کر کے پینا بہت ہی سریع الاثر ہے (۴) زمرد سبز کے اندرونی استعمال سے بھی شفا ہو جاتی ہے (۵) فادزہر معدنی ۶ رتی کا روغن زیتون یا شراب یا بکری کے تازہ دودھ کے ساتھ کھانا سانپ کے ڈسے ہوئے کو اچھا کر دیتا ہے (۶) پیاز دشتی کے متعلق رازی کا قول ہے کہ اُسے سرکہ میں نہایت اچھی طرح سے پکا کر ڈسے ہوئے مقام پر ضماد کرنا موجب صحت ہوتا

ہے۔ ابن سمجون کا قول ہے کہ پیاز جنگلی کو مشوی کرنے یعنے بھون لینے کے بعد ضماداً استعمال کرنے سے صحت ہو جاتی ہے کتاب الخواص میں مرقوم ہے کہ (۷) انسان کے دانت کو جلا کر پیس لینا اور مقام ماؤف پر چھڑکنا یا لیپ کرنا نہایت مفید ہوتا ہے خصوصاً (۸) مرچیاکند کو باریک پیس کر بشرطیکہ مار گزیدہ غافل و بیہوش نہ ہو ۲ رتی کی مقدار میں پانی میں حل کر کے دینا دو دفعہ میں زہر کو اتار دیتا ہے اور غفلت کی صورت میں اسی دوا کی دو سلائیاں بطور سرمہ آنکھوں میں لگانے سے مار گزیدہ جبڑے کھول دیتا ہے اسی حالت میں دوائے مذکور کو بدستور حلق میں ڈالنا مفید ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا سانپ کے کاٹے پر فوراً پچھنے لگا کر (۹) آکھ کا دودھ ٹپکانا اور (۱۰) آکھ کی کونپل قند سیاہ میں ملاکر مریض کو کھلانا اور اُس کے اوپر سے گھی پلانا اس بارہ میں تریاقی اثر رکھتا ہے اور (۱۱) نیل جنگلی کی پتی ایک تولہ پانی میں شیرہ نکال کر چند مرتبہ پلانا اور بعد میں کاغذی لیموں کا چُسانا نیز (۱۲) بندق ہندی (ریٹھہ) کو مقام لدغ پر لیپ کرنا اور پانی میں پیس کر پلانا نہایت مفید تدابیر ہیں (۱۳) اگر سرطان نہری ۱۰ ماشہ کو کُچل کر بکری کے تازہ دودھ میں خوب پکایا جائے جب بہت گل جائے تو چھان کردہ دودھ سانپ کے کاٹے ہوئے کو پلائیں تو بہت فائدہ ہوتا ہے (۱۴) قسط ہندی ۳ ماشہ کا سفوف یا جوشاندہ پینے یا ضماد کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اور اگر اس کا سفوف شربت افسنتین ۲ تولہ کے ساتھ پیا جائے تو زیادہ قوی الفعل ہوتا ہے۔ مہندس کا قول ہے کہ (۱۵) ترنج کا زرد چھلکا پُرانی خوشبودار شراب کے ساتھ پینے سے افعی (زہریلا سانپ) کے زہر کا تریاق ہے (۱۶) سیب ترش کا نچوڑ بقدر ۲ - ۳ تولہ پینے اور طلاء کرنے سے اس باب میں عظیم النفع ہے۔ اُس کے پتوں اور شاخوں کا نچوڑ یہی فائدہ رکھتا ہے (۱۷) اسی طرح امرود کے پتوں کے نچوڑ کا بقدر ۴ - ۵ تولہ پینا اور طلاء کرنا بلیغ الاثر ہے دیسقوریدس کہتا ہے کہ (۱۸) مولی کا چھلکا شہد کے ساتھ کھانا نافع ہے اور مسیح کا قول ہے کہ مولی کا جُرم ۳ تولہ کھانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ خود اُسی شخص کے (۱۹) کان کا میل جس کو سانپ نے ڈسا ہو مقام ماؤف پر لگانے سے درد کو تسکین ہوتی ہے۔ رازی اور ماتقی کا قول ہے کہ (۲۰) گائے کا گھی پینے اور لگانے سے نفعمند ہے (۲۱) خسک کے بیج ۷ ماشہ کی مقدار میں کھانے سے نفعمند ہیں۔ دیسقوریدس کہتا ہے کہ اس دوا کا

بمقدار ۷ ماشہ شراب کے ساتھ کھانا یا لیپ کرنا افعی کے زہر کو زائل کر دیتا ہے
(۲۲) زرنباد (نرکچور) ۳ ماشہ کا بطور سفوف کھانا بھی اس بارہ میں عجیب الاثر ہے
(۲۳) بیخ حنظل ۳۔۰ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے بھی صحت ہو جاتی ہے (۲۴) ایرسا کو بوزن ۴۔۰ ماشہ شراب کہنہ کے ساتھ پینا سودمند ہے۔ بقول بعض سرکہ کے ساتھ پینے سے بھی یہی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

ہر قسم کے سانپ اور بچھو کا کاٹنا

(۱) تج ۵ ماشہ (۲) قسط ۳ ماشہ (۳) تخم پسندان یعنی ہالون ۶ ماشہ (۴) باقلاء ۵ ماشہ (۵) گوگل ۲۔۰ ماشہ (۶) غافث ۸۔۰ ماشہ (۷) تخم گاجر دشتی ۲۔۰ ماشہ اور (۸) دار فلفل ۳ ماشہ ہر ایک فرداً فرداً پینے اور ضماد کرنے سے سانپوں کے زہر کو نافع ہیں۔ اسی طرح (۹) پکھان بید ۳ ماشہ کا سرکہ کے ساتھ یا تنہا پینا اس قسم کے زہروں کے اثر کا دافع ہے (۱۰) تازہ کرفس ۶۔۰ ماشہ کا نچوڑ پینے یا ملنے سے اور (۱۱) پودینہ نہری ۲۔۰ ماشہ کو شراب میں پکا کر پینے اور ضماد کرنے سے نفعمند ہے۔ اطباء کی ایک جماعت کا اتفاق ہے کہ (۱۲) گندھک باسی یا روزہ دار کے لعاب دہن میں حل کر کے ڈسے ہوئے مقام پر ضماد کرنے سے مفید و مؤثر چیز ہے اور اسے راتینج میں ملا کر لگانے سے بچھو کے ڈسے کو بھی صحت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح (۱۳) صعتر ۸ ماشہ کے شرباً و ضماداً استعمال کرنے سے بھی شفا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ (۱۴) سُداب ۶ ماشہ کا عُصارہ پینے اور لیپ کے طور پر استعمال کرنے سے بھی اس بارہ میں جیّد تاثیر ہوتی ہے (۱۵) پودینہ باغی ۴۔۰ ماشہ کے کھانے سے عقرب کے ڈنک کا درد رفع ہو جاتا ہے اسی طرح (۱۶) سُداب یعنے تتلی کے پتے ۶ ماشہ بطور سفوف کھانے اور اُن کا عُصارہ پینے یا لگانے سے بچھو کا زہر اُتر جاتا ہے (۱۷) غاریقون ۳۔۰ ماشہ کو جوشاندہ کے طور پر پینا یا ضماداً استعمال کرنا بھی سودمند ہے (۱۸) فیروزہ ۱۔۰ ماشہ کا باریک پیس کر کھانا عقرب کے زہر کے لئے ارسطو۔ ابوریحان اور دیسقوریدس وغیرہ کے مجربات سے ہے (۱۹) نو ذرہ سر...عہ نی ۰۰ رتی کے اندرونی استعمال سے

بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ شیخ الرئیس کا قول ہے کہ (۲۰) مولی ۲۔۰ تولہ کے کھالینے سے بچھو کا زہر زائل ہو جاتا ہے (۲۱) حماض (چوکا) ۲۔۰ تولہ کے کھانے سے بھی اس زہر کا ضرر جاتا رہتا ہے (۲۲) اُترج کا زرد چھلکا بقدر ۱۰ ماشہ کھانے سے بھی یہی فوائد مترتب ہوتے ہیں (۲۳) نارنج (سنگترہ) کے چھلکے کا روغن طلاء کے طور پر استعمال کرنے سے فائدہ بخش ہے (۲۵) بہروزہ ۲ ماشہ کھانے اور لگانے دونوں طرح سے نفعمند ہے۔ علاوہ ازیں (۲۶) جند بیدستر کا ضماد کے طور پر استعمال کرنا اس زہر کا تریاق ہے (۲۷) روغن بلسان ۲ ماشہ کے پینے اور لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی (۲۸) سکبینج کا ضماد کرنا نافع ہے۔ جہندس کہتا ہے۔ کہ اس دوا کو بمقدار ۳ ماشہ سرکہ میں حل کر لیا جائے تو پینے اور طلاء کرنے دونوں طور پر مفید پڑتی ہے (۲۹) پیاز دشتی کو کوٹ کر لیپ کرنا اور (۳۰) مجیٹھ ۳ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پینا اور ضماد کرنا عجیب الاثر ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ سکہ کو رگڑ کر مقام ماؤف پر لگانے سے زہر کژدم کا اثر باطل ہو جاتا ہے (۳۱) سیب ترش ہو یا شیریں کھانے اور ضماد کرنے سے نفع بخش ہے خصوصاً (۳۲) نوشادر کو ہموزن عرق پیاز میں خوب حل کر کے رکھ لینا اور بوقت ضرورت بچھو کاٹے پر لگانا زہر کو باطل کر دیتا ہے ؛

لَسعُ العَقرَب الجَرَّارَۃِ

دُم کو گھسیٹ کر چلنے والے بچھو کا ڈسنا

یہ بچھو جسے جرارہ کہتے ہیں دُم کو زمین پر گھسیٹتا ہُوا جاتا ہے اور اُسکا زہر نہایت تیز اور سخت ہُوا کرتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات افعی (سانپ) سے بھی زیادہ مہلک ثابت ہوتا ہے۔

علاج۔ (۱) صندل سُرخ ۴ ماشہ پینے اور ضماد کرنے سے مفید ہے (۲) گل مختوم ۵ ماشہ اور (۳) گل ارمنی ۷ ماشہ کا اندرونی استعمال کرنا اور بیرونی طور پر ضماد کرنا دونوں مفید تدابیر ہیں ابن ذخشیہ کا قول ہے کہ (۴) کاسنی باغی کو پیس کر لیپ کرنے سے اس شدید قسم کے بچھو کا زہر دفع ہو جاتا ہے۔ یہی حکیم لکھتا ہے کہ (۵) اخسک یعنی گوکھرو ۹ ماشہ کا جوشاندہ پینا اور ضماد کرنا نفعمند ہے (۶) اُنیسوں کو ۷ ماشہ کی مقدار میں شراب کے ساتھ

پلانا بلیغ النفع ہے۔ اسی طرح (۷) زیرہ سیاہ ۵ ماشہ شراب یا پانی کے ساتھ کھانے سے یہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے (۸) کلونجی ۱۰ ماشہ کا پینا بھی اس باب میں سریع الاثر ہے (۹) انار ترش وشیریں دونوں کو کوٹ کر ضماد کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ابن ابی صادق لکھتا ہے کہ (۱۰) انار کا چھلکا پکا کر یا خام لیپ کے طور پر استعمال کرنا نافع ہے (۱۱) سدابہار کا عصارہ بقدر ۲ تولہ پینا اور اُس کے فُضلہ کا لیپ کرنا بھی موجب شفا ہے (۱۲) فادزہر معدنی کو غبار کی طرح باریک پیس کر ڈنک کے مقام پر ملنے سے صحت ہو جاتی ہے (۱۳) زمردہ رتی کے اندرونی طور پر استعمال کرنے سے سمی اثر زائل ہو جاتا ہے۔ (۱۴) باغی خبازی کا جوشاندہ پینے اور ڈسی ہوئی جگہ پر لگانے سے عمدہ اثر ہوتا ہے۔ (۱۵) کاسنی کا ضماد کرنے سے بھی اچھا اثر پڑتا ہے ؛

عَضۃُ الکَلبِ الکَلِب یعنی دیوانہ کُتّے کا کاٹنا

صاحب ترویح الارواح لکھتا ہے کہ کَلِب سے مراد وہ دیوانہ کُتّا ہے۔ جس سے دوسرے کُتّے بھاگتے ہیں اور وہ خود پانی سے ڈرتا اور گریز کرتا ہے۔ جس شخص کو ایسا کُتّا کاٹ کھاتا ہے اُسکو مالیخولیا کے سے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ مسعودی اپنی کتاب السمائم میں لکھتا ہے کہ جس شخص کو دیوانہ یا مجہول الحال کُتّے نے کاٹا ہو اُسکو لازم ہے کہ سب سے پہلے مقام ماؤف پر بندش یا پچھنے لگانے جونکوں یا سینگیوں کے ذریعہ سے بکثرت خون نکلنے اور اس عارضہ کی مخصوص دواؤں کے استعمال کرنے وغیرہ عام تدابیر کو کام میں لائے ؛

علاج۔ دیسقوریدس نے لکھا ہے کہ (۱) حضض مکی (رسوت) کی گولیاں یا گولیاں بنائے بغیر ہر روز بمقدار ۶ ماشہ سرد پانی کے ساتھ کھلانے سے نفع ہوتا ہے ابن بطریق کہتا ہے کہ اس دوا کو ہر روز نصف درہم یعنی ۱۰ ماشہ کی مقدار میں سرد پانی کے ساتھ کھانے اور کاٹی ہوئی جگہ پر لگانے سے صحت ہوتی ہے اسی طرح (۲) کلونجی کو باریک پیس کر ہر روز بقدر ۷ ماشہ سرد پانی کے ساتھ پینا بہترین مؤثر ہے (۳) ہینگ کو ہر روز بوزن ۱۰ ماشہ گلاب کے ساتھ استعمال کرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح (۴) پاکھان بید ۱۰ ماشہ کی مقدار میں ہر روز سفوف بنا کر

کھانا مفید پڑتا ہے (۵) سرطان نہری ۱۰ ماشہ کو جلا کر اُس کی خاکستر کو استعمال کرنا اس باب میں کثیر المنفعت ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ اس دوا کا اکیلے استعمال یا جنطیانا ۳ ماشہ اور کندر ۱ ماشہ کے اضافہ سے نہایت نفع بخش ہے علیٰ ہذا (۶) گیہوں کا آٹا کھانے اور لگانے سے فائیدہ مند ہے (۷) گل مختوم کو شراب میں ملا کر پینا نفعمند ہے (۸) جاؤشیر کو زفت میں ملا کر مرہم بنالیں اور کاٹے ہوُئے مقام پر لگائیں عجیب الاثر ہے ابن وافد کہتا ہے کہ اگر پُرانے روغن زیتون کے ساتھ شامل کریں تو بھی نافع ہے یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ (۹) معمولی کھانے کا پیاز کھانے اور لگانے سے اس باب میں مُؤثر ہے۔ ابن رضوان لکھتا ہے کہ اس میں سداب نمک اور شہد کا اضافہ کر کے ضماد کرنا سریع التاثیر ہے (۱۰) لہسن کے کھانے سے بھی آرام ہو جاتا ہے۔ ابن بطلان لکھتا ہے کہ اس کے کھانے اور لگانے دونوں طرح سے نفع ہوتا ہے (۱۱) اِنسان کے بالوں کو جلا کر سرکہ میں ملالیں، اور دیوانہ کتّے کے کاٹے ہوُئے مقام پر لیپ کرنے سے صحت ہوتی ہے (۱۲) خراطین ۶ ماشہ کو خشک کر کے کوٹ لیں اور شہد میں ملا کر اندرونی طور پر استعمال کریں شفائی اثر ہوتا ہے اسی طرح (۱۳) برگ توت کا نچوڑ پینے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے علیٰ ہذا (۱۴) برگ بارتنگ کو تنہا کوٹ کر یا نمک کے ساتھ لیپ کرنے سے فائیدہ ہوتا ہے (۱۵) پودینہ میں نمک ملا کر اور (۱۶) برگ خیار کو شراب میں پیس کر ضماد کرنے سے نیز (۱۷) شیرۂ انجیر کو مقام ماؤف پر ٹپکانے سے شفائی اثر ہوتا ہے علاوہ ازیں (۱۸) بادام تلخ کو شہد میں پیس کر مرہم سا بنالیں اور زخم کے محل پر لگائیں اور بادام شیریں کو اندرونی طور پر استعمال میں لائیں جید العمل دوا ہے (۱۹) وسمہ کا ضماد کرنا بھی اس بارہ میں شفا بخش ہے۔ ایسے ہی (۲۰) جوز ماثل (دتاتورہ) کو پیس اور شہد میں ملا کر لیپ کرنے سے صحت ہوتی ہے +

عَضَّۃُ الاِنسَانِ یعنی اِنسان کا کاٹنا

اِنسان کے کاٹنے سے بھی خصوصاً اگر کاٹنے والا روزہ دار یا کوئی زہریلی چیز کھائے ہوُئے ہو۔ بہت تکلیف ہوتی ہے +

عِلاج :- (۱) کرسنہ کا آٹا شراب میں گوندھ کر لیپ کرنے سے انسان کے

کاٹنے کا زہر رفع ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح (۲) کندر کو شہد خالص میں ملا کر ضماد کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔

لَسْعُ الزَّنَابِیرِ وَالنَّحْلِ وغیرہ

بھڑوں اور مکھیوں وغیرہ کا کاٹنا

علاج۔ تخم خطمی ۶ ماشہ کا جوشاندہ سرکہ ملا کر پینے سے نفع دیتا ہے (۲) برگِ خبازی کوٹ کر لیپ کرنے سے بھڑ اور مکھی کے ڈنک اچھے ہو جاتے ہیں۔ (۳) توت شیریں کو چبا کر لگانے سے بھی ایسی حالت میں درد اور سوزش کو تسکین ہو جاتی ہے۔ (۴) گلِ لالہ کو تلوں کے ساتھ کوٹ کر مقامِ تکلیف پر ضماد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (۵) نارجیل دریائی کو پانی میں گھس کر لگانے سے نیز (۶) مکھی کا سر جدا کر کے باقی کو ڈنک کی جگہ ملنے سے یا (۷) افیون کو گلاب یا خرفہ کے پانی میں ملا کر لیپ کرنے سے درد کو فوراً تسکین ہوتی ہے۔ جالینوس اور بختیشوع کہتا ہے۔ کہ (۸) احشاء البقر (گائے کے اندرونی اعضاء مثل اوجھڑی جگر وغیرہ) کے لگانے سے صحت ہو جاتی ہے۔ شریف کا قول ہے کہ (۹) زنبور کو اُس کے ڈنک کی جگہ پر رکھنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی (۱۰) کاسنی باغی کو کوٹ کر زنبور کی ڈسی ہوئی جگہ پر لیپ کرنے سے صحت ہوتی ہے (۱۱) اطباء کی ایک جماعت کا متفقہ قول ہے کہ جبکو زنبور نے کاٹا ہو اُس کی مقعد میں (۱۲) برف کا ایک ٹکڑا حمول کرنے سے درد ساکن ہو جاتا ہے۔ رازی لکھتا ہے کہ زنبور یا مکھی ڈس جائے تو (۱۳) کافور کا حمول کرنا نفعمند ہے۔ امین الدولہ اور فاضل اطباء کی ایک جماعت کا اتفاق ہے کہ جسے زنبور یا مکھی نے کاٹا ہو اُسکو کسی قدر (۱۴) افیون کا حمول کرنا تسکین درد کا فوری ذریعہ ہے۔ اسی طرح (۱۵) برگ کدوئے سبز کا عصارہ بطور ضماد و استعمال کرنا مؤثر ہے (۱۶) عنب الثعلب کو پانی میں پیس کر لیپ کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔
ڈنگ کو دبا کر نکال دینا اور وہاں پر (۱۷) نمک یا (۱۸) سوڈا یا (۱۹) دیاسلائی کا مصالحہ ملنا مفید ہوتا ہے

اَلْاَغْذِیَۃُ الْمُنَاسِبَۃُ لِلْمَلْسُوعِیْنَ

زہریلے جانوروں کے ڈسے ہوئے لوگوں کیلئے

مناسب غِذائیں

موسیٰ اسرائیل طبیب لکھتا ہے کہ جن لوگوں کو سانپ۔ زنبور یا اور کوئی زہریلا جانور ڈستا ہے اُن کی غذاؤں میں (۱) روغن زیتون (۲) گھی اور (۳) تازہ دُودھ بکثرت ہونا چاہیئے۔ نیز (۴) انجیر زرد (۵) گاجر (۶) بندق اور (۷) پستہ کے کھلانے میں مبالغہ کرنا مناسب ہے۔ علاوہ ازیں (۸) لہسن (۹) پیاز اور (۱۰) سداب روٹی کے ساتھ کھلانا مفید ہے اس قسم کے مریضوں کو ہر قسم کے لحوم (گوشتوں) سے پرہیز ضروری ہے کیونکہ گوشت سے جو خون پیدا ہوگا وہ اُن کے جسم میں باقیماندہ زہر کی بو سے متعفن ہوجائیگا۔ اور ایسی صورت میں اُنکی حالت زیادہ نازک ہوجائیگی

اِن بیماروں کی اغذیہ میں (۱۱) نمک کی زیادہ مقدار کا ہونا بہتر ہے۔ کیونکہ اُس سے زہر خشک ہوجاتا ہے۔ یا اُن کے لئے نہانا اور خصوصاً دھوپ میں نہانا بُرا نہیں۔ اگر زہر حار (گرم) ہو اور اُس میں تشنگی والتہاب پایا جائے تو بہت جلد (۱۲) چھاچھ تنہا یا کسی قدر مکھن کے ساتھ پلائیں۔ اس کے علاوہ (۱۳) ترش انار اور (۱۴) ترش سیب کا پانی چوسنا یا اِن دونوں کا شربت پینا بھی فائدہ مند اور موافق ہے۔ اگر سوزش اور التہاب بہت زیادہ ہو تو (۱۵) کاہو (۱۶) کاسنی اور (۱۷) ککڑی وغیرہ سرد تر کاریوں کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور (۱۸) سکنجبین میں کسی قدر شراب کی آمیزش والا پانی ملاکر پلائیں۔ نیز تھوڑا تھوڑا (۱۹) لہسن (۲۰) اخروٹ اور (۲۱) انجیر زرد کا استعمال کرنا بھی اچھا ہے۔

سگ دیوانہ کے کاٹے ہوئے کو مذکورہ بالا تمام غذائیں موافق ہیں مگر اُس کے کھانے میں نمک ڈالنا مناسب نہیں اگر ڈالنا بھی ہو تو اُس کی مقدار بہت کم ہونی چاہیئے۔ دوسرے زہریلے جانوروں کی نسبت اس جانور کے

کاٹے ہُوئے کی غذا میں یہ خصوصیت ہے کہ اُسکو (۲۲) چوزوں (۲۳) تیتروں اور (۲۴) بٹیروں کے شوربے موافق آتے ہیں۔ بااینہمہ کبوتر بچّہ کے شوربے سے اجتناب چاہیئے کیونکہ اُس کی غذائیت رّدی ہوتی ہے۔ مجربین کا قول ہے کہ پاگل کُتّے کے کاٹے ہُوئے کو غذائے (۲۵) کرنب دینا چاہیئے وہ اُس کے لئے بالخاصیّت مفید شئے ہے۔ عِلاوہ ازیں اُس کی غذاؤں میں پیاز اور لہسن پکاکر شامل کرنا چاہیئے۔ نیز اس میں (۲۶) سرطان نہری اور اُنکے گوشت افضل ترین اغذیہ میں سے ہیں۔ اور یہ صرف اسی جانور زہر کے لئے نہیں بلکہ ہر ایک زہریلے جانور کے کاٹے ہُوئے کو بالخاصیّت نفعمند غذا ہے۔ اِسی طرح (۲۷) مرغیوں کے بھیجے پکاکر کھانے اُن تمام زہروں میں جو جانوروں کے کاٹنے یا پینے کے طور پر جسم کے اندر سرایت کئے ہُوئے ہوں عجیب الخاصیّت ہیں۔

اَلسُّمُومُ النَّبَاتِیَّۃُ یعنی نباتی زہروں کا عِلاج

سم الفطر (کھمبہ کا زہر)

عِلامات:۔ اس کے کھانے سے سانس میں تنگی۔ خناق۔ نفخ شکم۔ مروڑ۔ رنگ کی زردی۔ غشی۔ سرد پسینہ وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں اور موجب ہلاکت ہوتے ہیں۔

عِلاج۔ (۱) آب ترب و سکنجبین سے قے کرانے اور (۲) بورہ ارمنی ۳ ماشہ کو سرکہ میں حل کرکے کھانے سے۔ فطر سمی (زہریلی کھمبہ) کی مُضرّت دفع ہوجاتی ہے اسی طرح (۲) صعتر فارسی ۷ ماشہ کا جوشاندہ اکیلا یا سکنجبین ملاکر پلانا بھی اس باب میں نافع ہے (۳) نمک کو شہد خالص یا سکنجبین میں ملاکر چاٹنا بھی عجیب الاثر ہے بعض علمائے طب کا بیان ہے کہ (۴) شہد خالص ۳. تولہ کو روغن گل ۱ تولہ میں ملاکر چاٹنے سے فائدہ ہوتا ہے (۵) سرکہ کا پینا اور اُس میں نمک ملاکر حقنہ کرنا اس نبات کا زہر دور کرنے کے لئے مُوثر ہے (۶) روغن بلسان کا ۱/۲ ماشہ سے ۲. ماشہ تک پینا اس بارہ میں نافع ہے اسی طرح (۷) افسنتین ۷. ماشہ کا جوشاندہ سرکہ کے ساتھ پینا سود مند ہے (۸) مولی کا چھلکا کھانے سے وہ اختناق (گلے کی

گھٹن)، جو زہریلی کھمبہ کے کھانے سے لاحق ہوا ہو دُور ہو جاتا ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ اگر اس کو بکثرت کھایا جائے تو زہر مذکور کا بالکل اثر نہیں ہوتا۔

سَمُّ الکُزبُرَۃِ الرَّطبَتہ یعنی سبز دھنیئے کا زہر

سبز دھنیئے کا عصارہ پینے سے دوار (چکر) سدر، اختلاط عقل۔ آواز کا بھاری پن۔ زیادہ نیند اور نشہ وغیرہ عوارض لاحق ہوجایا کرتے ہیں۔ اور پینے والے کا بدن سونگھا جائے تو ایسی حالت میں اسی نبات کی بو آتی ہے۔

علاج:۔ (۱) افسنتین ۷ ماشہ کا جوشاندہ تنہا یا شہد کے ساتھ پینے سے یہ زہر دُور ہو جاتا ہے (۲) روغن سوسن سفید ۷ ماشہ کے پینے سے بھی شفا ہو جاتی ہے (۳) مرغی یا (۴) بطخ فربہ کا شوربا بھی اس باب میں نہایت نافع ہے (۵) بیضہ مُرغ کو کسی برتن میں توڑ کر سفیدی اور زردی کو باہم ملا کر اور نمک چھڑک کر پلانا مفید ہوتا ہے (۶) بیخ ایرسا ۱ ماشہ کا جوشاندہ یا سفوف بنا کر استعمال کرنے سے بھی صحت ہو جاتی ہے۔

بزر قطُونَا

بزر قطونا یعنی اسبغول کو پیس کر کھانے یا زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے تمام بدن میں سردی۔ بے حسی اور استرخا محسوس ہونے لگتا ہے۔ نیز غشیان (متلی) کی شکایت بھی لاحق ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ علمائے طب کا متفقہ قول ہے کہ جن دواؤں کا گزبرۃ الرطبہ یعنی کشنیز سبز میں ذکر کیا گیا ہے وہی اس میں نفعمند ثابت ہوتی ہیں۔

الافیون

افیون زیادہ مقدار میں کھا جانے سے بدن میں سردی اور سخت قسم کی خارش محسوس ہوتی ہے۔ ٹھنڈا پسینہ آتا اور بدن سے افیون کی بُو آتی ہے۔ روغنیات سے قئے کرانے اور گرم حقنے کرنے سے نفع پہنچتا ہے۔

علاج۔ (۱) دارچینی ۷ ماشہ کا سفوف یا جوشاندہ سرکہ کے ساتھ پینے سے

صحت بخش ہے۔ اسی طرح (۲) سکنجبین میں نمک ڈال کر پینا افیون کے زہریلے اثر کو براہ قے خارج کر دیتا ہے (۳) اجوائن ۲ ماشہ کو پانی میں خوب جوش دیکر اُس میں ۳۔ ماشہ بلسان کو حل کر کے پلانا بھی اس زہر میں مفید ہوتا ہے (۴) جند بید ستر ۴۔ رتی کے پینے سے بھی عمدہ اثر ہوتا ہے۔ اکثر مجربین نے لکھا ہے کہ یہ تمام حیوانی و نباتی سرد زہروں اور خصوصاً افیون کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ جالینوس لکھتا ہے کہ (۵) سرکہ کو گرم کر کے پینا اس باب میں سریع الاثر ہے (۶) شہد خالص ۳ تولہ کو گرم کر کے روغن گل ۱ تولہ ملا کر پینا بھی افیون کے ضرر کا دافع ہے۔ علیٰ ہذا (۷) ایرسا ۵۔ ماشہ کا جوشاندہ یا سفوف کی شکل میں استعمال کرنے سے یہ زہر زائل ہو جاتا ہے ۔

الشوکران

جس طرح بیش (بچھناگ) نباتی زہروں میں نہایت مضر اور ردی قسم کا زہر ہے اُسی طرح شوکران سموم باردہ نباتیہ میں سخت مہلک ہے۔ اس کے پینے والوں کو ہاتھ پاؤں کی سردی۔ بینائی کی معدومیت۔ تشنج اور نہایت شدید و مہلک خناق وغیرہ ردی عوارض لاحق ہو جایا کرتے ہیں ۔

علاج:- (۱) سُداب ۶ ماشہ کا جوشاندہ پینے سے شوکران کا زہر دفع ہو جاتا ہے اسی طرح (۲) فلفل ۴ ماشہ (۳) جند بید ستر ۴۔ رتی (۴) پودینہ ۳۔ ماشہ (۵) افسنتین ۶۔ ماشہ اور (۶) ہینگ ۱۔ ماشہ میں سے ہر ایک کا فرداً فرداً پینا نفعمند ہے (۷) رب انگور بقدر ۲ سے ۳ تولہ اس باب میں بلیغ النفع چیز ہے (۸) پوست بیخ توت شامی ۱ تولہ کا جوشاندہ پینا بہت مفید ہے اور اگر اس میں روغن بلسان ۱۔ ماشہ کا اضافہ کیا جائے تو قوی العمل ہو جاتا ہے علیٰ ہذا (۹) پنیر مایہ گاؤمیش ۲ رتی اور (۱۰) پنیر مایہ گوسالہ ۲ رتی نیز (۱۱) پنیر مایہ برہ ۲ رتی۔ ہر ایک تنہا تنہا صحت بخش تاثیر رکھتا ہے (۱۲) حب البان ۵ ماشہ کا اندرونی طور پر استعمال کرنا نافع ہے۔ روفس کا قول ہے کہ (۱۳) سرکہ کو گرم کر کے پلانا فائدہ مند ہے (۱۴) گیہوں کے آٹے کو شراب میں گوندھ کر پیٹ پر لیپ کرنے سے شوکران کے زہر کا اثر باطل ہو جاتا ہے ۔

مہ یبروج یا بیخ لفاح یعنی لکھمنا لکھمنی کی جڑ ہ

اس کے کھاتے ہی زیادہ نیند۔ پسینہ اور جسم کا استرخا وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور قئے کرانے سے اُن میں تخفیف ہوتی ہے +

علاج۔ (۱) افسنتین ۷۔ ماشہ کو شہد خالص میں ملاکر قئے کرنے کے بعد پینا بہت فائدہ دیتا ہے (۲) جند بیدستر ۴۔ رتی تنہا یا فلفل سیاہ ۳ ماشہ کے ساتھ اس زہر میں تریاقی اثر دکھاتا ہے +

اَلبَنج یعنی اجوائن خراسانی

بنگ اور خصوصاً سیاہ بھی ایک سم ہے۔ جس کے پینے والے کو استرخاء الاعضاء (اعضاء کا ڈھیلا پڑ جانا) زبان کا متورم ہونا۔ مُنہ سے جھاگ آنا۔ آنکھوں کی سُرخی اور تاریکی۔ سر کا چکرانا سانس کی تنگی اور نشہ کی حالت وغیرہ عوارض لاحق ہوا کرتے ہیں +

علاج:۔ (۱) حب صنوبر یعنی چلغوزہ ۱ تولہ کو شہد خالص ۴ تولہ میں پکاکر استعمال کرنے سے بنگ کا زہر دُور ہو جاتا ہے۔ بقراط کہتا ہے کہ اس زہر کو دفع کرنے کے لئے پہلے (۲) ماء العسل کے ساتھ قئے کرانا اور (۳) جوشاندہ انجیر ۷ عدد بورہ ارمنی ۲ ماشہ کے ساتھ چٹانا اور پھر (۴) بکری کا تازہ دودھ تنہا یا شہد ملاکر دینا بہترین معالجات ہیں۔ اسی طرح (۵) لہسن ۴ ماشہ (۶) کنگنی سیاہ ۱۰ ماشہ یا سفید ۲ ماشہ (۷) تخم ترب ۳ ماشہ (۸) تخم اسپنددان یعنی اسپند ۶ ماشہ اور (۹) تخم انجرہ (اٹنگن) ۶ ماشہ ہر ایک فرداً فرداً تنہا یا شراب کے ساتھ استعمال کرنے سے نہایت نافع ہے +

اَلبِیشُ یعنی بچھناگ

یہ زہر قاتل ہے۔ اس کے کھانے سے زبان اور لب کا ورم۔ متواتر غش آنا سر چکرانا آنکھوں کا پتھرا جانا وغیرہ اعراض ظاہر ہوتے ہیں۔ قدماء کا قول ہے کہ اس زہر کا مسموم بہت کم جانبر ہو سکتا ہے۔ اگر بچ بھی گیا تو دق یا سل میں مُبتلا ہو جاتا ہے +

علاج:۔ سب سے اول (۱) شیر گاؤ سیر بھر اور گھی ۱۰ تولہ ملاکر پلائیں اور پھر قئے

کرائیں بعدہ (۲) جدوار ۱۰ ماشہ کو پیس کر استعمال کرنا اس زہر کا تریاق ہے۔ مجربین لکھتے ہیں اس زہر میں مبتلا ہونے والے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے اُسکو (۳) تخم شلجم کا جوشاندہ پُرانے گھی کے ساتھ پلاکر جہانتک ممکن ہو قیئیں کرائیں۔ اطبائے متقدمین کی ایک جماعت کا متفقہ قول ہے کہ (۳) بیخ کبر ۹ ماشہ کا سفوف یا جوشاندہ اس زہر کا دافع ہے۔ اس کے علاوہ (۴) فادزہر خطائی بقدر، سُرخ کسی مقوی قلب عرق کے ساتھ دینا سریع الاثر ہے (۵) کما فیطوس یعنی گِدرونده ، ماشہ کا جوشاندہ پلانا بھی اس میں تریاقی اثر رکھتا ہے اور (۶) مشک خالص تنہا یا کسی مقوی دل عرق یعنی بید مشک یا کیوڑہ وغیرہ کے ہمراہ کھانے سے بھی مفید و تریاقی اثر ہوتا ہے ۔

اَلسُّمُومُ الحَیُوانِیَۃ یعنی حیوانی زہر

دَمُ الثَّور یعنی بیل کا خون

دیسقوریدس لکھتا ہے کہ بیل کو ذبح کرتے ہی اُس کا گرم گرم خون پینا کئی عوارض پیدا کرتا ہے۔ اُس کے پینے والے کو سانس کی رکاوٹ۔ سخت قسم کا خناق۔ بیچینی اور تشنج۔ سر میں سخت درد اور آنکھوں میں بیحد سُرخی وغیرہ آثار ظاہر ہوتے ہیں ۔

علاج ۔ حقنہ اور اسہال کے بعد (۱) بورہ ارمنی ۳ ماشہ کو بیخ انجدان ۱۰ ماشہ کے جوشاندہ یا اُس کی گوند کے ساتھ کھانا اس زہر کو دور کرتا ہے (۲) ہر ایک حیوان کا پنیر مایہ جو میسر آجائے بقدر ۲ رتی سرکہ انگوری میں حل کرنے کے بعد گھونٹ گھونٹ کرکے پینا نہایت مناسب ہے۔ اس کے علاوہ (۳) تخم گندنا اور (۴) درخت سرو کو جلاکر اُسکی خاکستر اندرونی طور پر استعمال کرنے سے نفع پہنچتا ہے ۔

اَلذَّرَارِیح یعنی تیلنی مکھی

تیلنی مکھی کے کھاجانے سے سخت قسم کی پیچش۔ درد۔ تمام بدن کا ورم۔ سارے اعضاء کا درد۔ قرحہ مثانہ۔ حبس بول اور بعض دفعہ بہت سی سوزش کے ساتھ خونی پیشاب وغیرہ خوفناک عارضے پیدا ہو جاتے ہیں ۔

علاج :۔ سب سے پہلے (۱) روغن زیتون میں گرم پانی ملا کر پلائیں۔ پھر (۲) بیخ خطمی اور حلبہ کے جوشاندہ سے حقنہ کریں (۳) تازہ دودھ اور خصوصاً گائے کا کثرت کے ساتھ پلانا اس زہر کے عوارض کو خفیف کرتا ہے۔ اسی طرح (۴) گلاب کو لعاب اسبغول میں ملا کر (۵) خرفہ کا نچوڑ بقدر ۱۰۔۱۲ تولہ تنہا اور (۶) آشِ جو ہر ایک فرداً فرداً منفعت بخش ہے (۷) زردی بیضہ نیمبرشت کا کھانا اور (۸) جوشاندہ انجیر زرد ۷ عدد میں شربت بنفشہ ملا کر پینا اس باب میں نفعمند ہے۔

مَرَارَۃُ النَّمر یعنی پلنگ کا پتہ

یہ بھی زہر قاتل ہے۔ جب اس کو کوئی شخص کھا بیٹھتا ہے اُسے خوفناک عوارض مثلاً سخت قسم کی صفراوی قئیں آنا۔ مُنہ سے صبر زرد کی سی بو آنا اور وہی مزہ محسوس ہونا۔ آنکھوں کا یرقانیوں کی طرح زرد ہونا وغیرہ لاحق ہو جایا کرتے ہیں۔ ایسے مسموم کی زندگی بسا اوقات تین گھنٹوں سے زیادہ تجاوز نہیں کرتی۔ اگر اس سے زیادہ دیر تک زندہ رہے تو پھر بالعموم بچ جایا کرتا ہے۔

علاج :۔ یوحنا لکھتا ہے کہ (۱) گھی میں گرم پانی ملا ملا کر دیتے جانا اور قئے لانا مفید ہے۔ اس کے بعد (۲) گل مختوم یک جزو حب الغار یک جزو۔ پنیر مایۂ غزال دہرن ۴ جزو۔ تخم سُداب اور مُر ہر ایک نیم جزو شہد میں ملا کر بقدر ۹ ماشہ کھلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ یہ تریاق اس زہر کے لئے مخصوص ہے۔ چونکہ جید النفع اور قلیل المفردات ہے اس لئے درج کیا گیا۔

اَلضِّفدَعُ یعنی مینڈک

دریائی مینڈک جب پانی کے ساتھ پیا جاتا ہے تو رنگ کا زردی مائل ہونا بدن کا متورم ہو جانا وغیرہ عوارض پیدا ہوتے ہیں۔

علاج ۔ (۱) روغن زیتون ۲ تولہ کو گرم پانی کے ساتھ پی کر قئے کرنے سے اس جانور کا زہر دفع ہو جاتا ہے۔ اطباء کی ایک جماعت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اس حیوان کی مضرت کو دفع کرنے کے لئے وہ تمام ادویہ جو استسقاء کو زائل کرتی

ہیں فائیدہ مند ہیں۔ اس کے علاوہ حمام میں آبزن کرنا بھی جید النفع ہے ؛

المُرتَکُ اَوِالمُرداسَنج یعنی مُردِاسنگ

یہ بھی ایک نہایت زبردست اور قاتل زہر ہے۔ اس کے کھانے سے سر اور معدہ میں بوجھ۔ پیچش۔ پیشاب کی رُکاوٹ۔ بدن میں ورم اور درد۔ رنگ میں پژمردگی۔ سانس میں تنگی۔ خناق۔ بعض دفعہ اسہال اور بعض دفعہ قولنج۔ نیز ایلاؤس[1] وغیرہ عارضے لاحق ہوجایا کرتے ہیں ؛

علاج:۔ سب سے پہلے قے کرانا چاہیئے چنانچہ (۱) شبت (سوئے) ۴-۵ ماشہ کا جوشاندہ تنہا یا دودھ اور بورۂ اِرمنی ۳ ماشہ کے ساتھ پینا قے لاکر پیچش اور حبس بول کے اعراض کو دفع کردیتا ہے (۲) افسنتین ۶۔ ماشہ کا قے کے بعد شراب کے ہمراہ پینا نفعمند ہے۔ اسی طرح (۳) فلفل سیاہ ۴ ماشہ کو پیس کر روغن حنا ۶ ماشہ کے ساتھ پینا اس کے زہریلے اثر کو دور کردیتا ہے۔ علاوہ ازیں (۴) مُرمکی ۱۔ ماشہ کی مقدار میں شراب کے ہمراہ پینے سے مُرداسنگ کے زہر کو زائل کردیتی ہے۔ ابن جزلہ لکھتا ہے کہ اس سم کے دفعیہ کے لئے (۵) زنجبیل مربّی نافع دوا ہے ؛

اَلاِسفِیداج یعنی سفیدہ

اِس کے کھانے سے زبان کی سفیدی۔ منہ اور حلق کی خشکی۔ اعضاء کا ڈھیلا پن۔ دماغ کی سردی۔ عقل کا اختلاط سُستی۔ ٹھنڈا پسینہ۔ فم معدہ کا درد غشی سانس کی تنگی۔ معدہ کی سوزش اور امعاء کی پیچش وغیرہ آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ تمام بدن سفید اور بسا اوقات خون کا پیشاب عارض ہوجاتا ہے ؛

علاج۔ (۱) انجیر زرد ۲ عدد اور خبازی ۶ ماشہ کا جوشاندہ یا (۲) العسل کے ساتھ سفیدہ کی سمیت کو دور کردیتا ہے۔ اسی طرح (۲) تخم کرفس ۶۔ ماشہ کو پانی میں پکاکر پینا نفعمند ہے (۳) بادیان ۶۔ ماشہ (۴) انیسوں ۱ تولہ اور (۵) افسنتین ۶۔ ماشہ

---

[1] قولنج کی ایک نوع ہے جس میں براز منہ کی راہ سے آتا ہے۔ معاذ اللہ منہا ؛

میں سے ہر ایک کا فرداً فرداً جوشاندہ بنا کر پینا اس زہر کو دور کر دیتا ہے۔ اگر بول الدم (خون کا پیشاب) بھی ساتھ ہو تو (۶) آلو بخارا کی گوند ۳ ماشہ اور (۷) دم الاخوین ۳ ماشہ کا استعمال کرنا مفید ہے (۸) خاکستر چوب انگور کا روغن ایوسا یا روغن بابونہ کے ساتھ پینا سفیدہ کے زہر کو زائل کر دیتا ہے (۹) کندر ۱۰ ماشہ کو نیمگرم پانی کے ہمراہ پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ (۱۰) چقندر کا پانی ۷ تولہ روغن خنسلی ۹ ماشہ یا روغن زیتون ۲ تولہ کے ساتھ پینا اس زہر کا ازالہ کر دیتا ہے۔

الزرنیخ یعنی ہڑتال

ہڑتال کے کھانے سے سخت پیچش۔ قروح امعاء۔ بعض دفعہ خونی پیشاب۔ اسہال۔ ہاتھ پاؤں کی سردی اور غشی وغیرہ عوارض پیدا ہوا کرتے ہیں۔

علاج: (۱) گلاب میں گرم پانی ملا کر پلانے اور بار بار قے کرانے سے اسکے زہر کا ازالہ ہو جاتا ہے اسی طرح (۲) گرم پانی اور روغن کے پینے سے بھی شفاء ہوتی ہے (۳) آش جو کے پینے سے بھی ہڑتال کے ضرر کا دفیعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی خراش سے امعاء میں جو زخم ہو جاتے ہیں ان کی اصلاح ہوتی ہے (۴) تخم السی ۱۰ ماشہ کو جوشا کر اس کا لعاب پینا بھی اس باب میں جید الاثر ہے۔

النورۃ یعنی چونہ

یہ بھی زہر قاتل ہے اور اس کے کھانے سے منہ کی خشکی۔ معدہ کا درد۔ پیشاب کی تنگی اکثر دفعہ ہاتھ پاؤں کی سردی اور خناق وغیرہ اعراض نمودار ہوتے ہیں

علاج: آش جو پکا کر پینے سے اس زہر کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ تمام تدابیر جن کا ذکر ہڑتال کے باب میں کیا گیا ہے اس میں بھی نفعمند ثابت ہوتی ہیں۔

الزیبق یعنی پارہ

پارہ مصعد (جوہر پارہ) گرم زہروں سے زیادہ [illegible] ہے۔ [illegible] کے استعمال

سے احشاء میں سخت درد۔ امعاء میں پیچش اسہال خون اور حبس بول وغیرہ لاحق ہو کر موت واقع ہوتی ہے لیکن غیر مصعد یعنی کچا کھانے سے بہت کم ضرر ہوتا ہے. کیونکہ وہ بالعموم ویسے کا ویسا ہی خارج ہوجایا کرتا ہے +

علاج :- شروع میں (۱) گائے کا دودھ ایک سیر اور گھی ۱۰ تولہ چند بار پلا کر قئے کرانا عمدہ (۲) کتھ سفید ۳ تولہ یا (۳) کھریا مٹی ۳ تولہ پانی میں حل کر کے پلانا مفید ہوتا ہے (۴) ماء العسل کا پینا اور اُس میں بورہ ارمنی ملا کر حقنہ کرنا نہایت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے (۵) جوشائے ہُوئے دودھ کا پینا بھی اس باب میں عمدہ اثر رکھتا ہے ؛ (٦) بحیدانہ کے لعاب کا اندرونی طور پر استعمال اور حقنہ نافع ہے. اسی طرح (۷) اسبغول کا لعاب بھی پینے اور حقنہ کرنے سے مفید ہے +

اَلْاَدْوِیَۃُ الَّتِیْ تَطْرُدُ الْہَوَامَّ وَالْحَشَرَاتِ

زہریلے جانوروں اور حشرات کو بھگانیوالی دوائیں

(۱) بیخ حنظل کے جوشاندہ کا چھڑکاؤ کرنے سے مچھر بھاگ جاتے ہیں اور چیونٹیوں کے مقام پر اس کی دھونی دینا اُن کو وہاں سے دُور کر دیتا ہے (۲) اسارون کی دھونی سے بچھو دم جاتے ہیں ؛ (۳) تخم گاجر دشتی کے دھوئیں سے زہر دار جانور بھاگ جاتے ہیں۔ اسی طرح (۴) قرن الایل یعنی بارہ سنگا کے سینگ کا بخور (دھونی) جس مکان میں کیا جائے وہاں سے سانپ اور دیگر زہریلے جانور گریز کر جاتے ہیں۔ (۵) افسنتین سے بخور (دھونی) کرنے اور اُس کے جوشاندہ سے چھڑکاؤ کرنے سے زہریلے جانور نیز مچھر وغیرہ دُور ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی (٦) برگ کنیر کے جوشاندہ سے چھڑکاؤ کرنا مچھروں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ ابن سمجون لکھتا ہے کہ (۷) کالا دانہ بخور (دھونی) کے طور پر سانپوں اور زہریلے جانوروں کو دفع کرتا ہے (۸) پودینہ کے تمام اقسام مکان میں بچھانے یا بخور کرنے سے بھی یہی فائدہ دیتے ہیں (۹) سنترہ ترنج اور لیموں کے سبز پتوں کے رکھنے سے مچھر پسو گریز کرتے ہیں۔ اسی طرح کلونجی اور گوگل نیز سرد کی پتّی کے ساتھ دھونی کرنے سے مچھر بھاگ جاتے ہیں (۱۰)

(۱۰) اُمولی کے پتّوں کا بخور کرنے سے مکان زہردار جانوروں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اسکا ایک ٹکڑا عقرب پر ڈالدیا جائے تو وہ مر جاتا ہے۔ رازی لکھتا ہے کہ میرے ایک دوست نے ذکر کیا کہ اُس نے مولی کا پانی بچھو پر ڈالا اور وہ آدھ گھڑی کے اندر اندر مر گیا۔ اس کو میں نے اپنے ذاتی تجربے میں بھی صحیح پایا (۱۱) بکھکنی سے گھر میں بخور یعنی دھونی کرنا مکھیوں کا دافع ہے (۱۲) بکری کے سُم کو گھر میں جلانا اور اُس کا دُھواں پہنچانا سانپ وغیرہ حیوانات سمیہ کو دُور کر دیتا ہے (۱۳) گائے کی چربی کو کسی لکڑی پر طلاء کر کے ایک کونے میں رکھ دیں تو تمام پسّو اُس پر جمع ہو جاتے ہیں (۱۴) سُداب کی بُو سے نیولا بھاگتا ہے (۱۵) نرگاؤ کی چربی کو زرنیخ یعنی ہڑتال میں ملا کر گھر میں بخور کرنے سے زہریلے جانور، اور خصوصاً بچھو دفع ہو جاتے ہیں (۱۶) قطران (چڑیل کا تیل) بھِڑوں کے چھتے پر ڈالا جائے تو سب اُڑ جاتے ہیں (۱۷) گندھک کا دھواں کرنے سے بھِڑ اور پسّو اور چیونٹیاں دُور ہو جاتی ہیں (۱۸) کدو کے خشک پتّوں کا دُھواں کرنے سے مکھیاں دفع ہو جاتی ہیں (۱۹) طاؤس کی آواز سے سانپ بھاگ جاتے ہیں (۲۰) خچر کا سُم جلا کر دُھواں پہنچانے سے چوہے اور زہریلے جانور بھاگ جاتے ہیں۔ نیز (۲۱) پھٹکڑی کی بُو سے چوہے بھاگ جاتے ہیں (۲۲) اترج یعنی بجورہ کا چھلکا سُکھلا کر کپڑوں میں رکھنے سے اُنکو دیمک وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے اور بقول بعض مجربین جس مکان میں ہُدہُد ہو وہ دیمک لگنے سے محفوظ رہتا ہے +

اقوالِ حذاق

اِس میں دو فصلیں ہیں: پہلی فصل ماکولات یا غذاؤں کے متعلق ہے اور دوسری فصل میں مشروبات یعنی پانی اور شراب وغیرہ کا ذکر ہے۔ بالجملہ صحت حاصلہ کی حفاظت اور زائلہ کے واپس لانے کے متعلق حکماء واطباء کی نصائح کو اس خاتمہ میں جمع کر دیا گیا ہے

فصل ۱

(۱) بقراط کہتا ہے کہ جس طرح علاج میں مفرد دواؤں کا استعمال مرکب دواؤں کی نسبت بہتر ہے۔ اُسی طرح دوائی علاج کی نسبت اگرچہ مفرد ہی کیوں نہ ہو غذائی علاج کو ترجیح دینی چاہیئے اور حفظ صحت کے باب میں بھی اسی اصول کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے ۔

(۲) طبری کا قول ہے کہ بہترین غذا وہ ہے جس میں ہلکا پن۔ چکنائی اور سخونت (گرمی) موجود ہو۔ کیونکہ چکنائی جسم کو فربہ اور حواس کو قوی بناتی ہے۔ اور ہلکی غذا سریع الہضم ہوتی ہے۔ گرم طعام معدہ کی حرارت طابخہ (پکانے والی) کو بڑھاتا ہے ۔

(۳) ابن ماسویہ لکھتا ہے کہ کھانے کے بعد حرکت نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ کھانا کھاتے ہی حرکات میں مشغول ہو جانے سے جسم میں سُدے۔ ردی فُضلے اور عفونتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ غذا میں ہمیشہ ہلکا پن اور متوسط درجہ کی چکنائی ہونی چاہیئے۔ زیادہ روغنیت کے استعمال پر مداومت کرنے سے اشتہا میں کمی اور جسم میں سُستی پیدا ہوتی ہے۔ خشک غذائیں بدن میں یبوست پیدا کرنے کی وجہ سے حفظ صحت میں مخل ثابت ہوتی ہیں۔ سرد اغذیہ کا کثرت کے ساتھ استعمال کرنا جسم کی حرارت کو زائل کرنیکے علاوہ اُسے بوجھل اور کسلمند بناتا ہے۔ زیادہ نمک والی غذا آنکھوں کو مضر پڑتی ہے تیز اور ترش اغذیہ کی کثرت انسان کو بہت جلد بوڑھا بنا دیتی ہے۔ اسی طرح اُن غذاؤں سے جن میں مائیت کی مقدار زیادہ ہو صحت اور جوانی قائم نہیں رہتی۔ بہرحال اغذیہ ایسی ہونی چاہئیں جن میں نہ زیادہ رطوبت ہو نہ زیادہ یبوست۔ میٹھی غذائیں قیام قوت کے لئے

زیادہ مفید ہیں۔ ایک سال کی بھیڑی کا گوشت مناسب مصالحوں کے ساتھ پکا کر کھانا بہترین غذا ہے۔ لیکن جن لوگوں کے بدنوں میں سردی زاید اور خون کم ہو اُن کے لئے کبوتر بچہ کا گوشت زیادہ مناسب و موافق ہوتا ہے۔ جسے گرم مصالحوں کے ساتھ پکانے کے بعد سفید اور عمدہ گیہوں کی روٹی اور چاولوں کے ہمراہ کھایا جائے۔ اِسکے علاوہ گاہے گاہے دُودھ۔ چاول اور شکر سفید کا بھی استعمال رکھنا چاہیئے ٭

(۴) رازی کہتا ہے۔ کہ تازہ دُودھ بقدر ہضم مداومت کے ساتھ پینا تمام عمر صحت کو قایم رکھنے کے علاوہ ادویہ مسہلہ کے ضرر کو دفع کرتا اور جسم کی اصلی رطوبتوں کو محفوظ بناتا ہے۔ نیز غلبہ سودا کی وجہ سے جو فساد عقل لاحق ہُوا ہو اُس کا ازالہ کر دیتا ہے گائے کا دُودھ جلدی بوڑھا ہونے کو مانع ہے۔ بہترین دُودھ وہ ہے جو شیریں مزہ۔ تندرست اور جوان حیوان کا ہو۔ نیز دوہنے کے ساتھ ہی نوش کر لیا جائے۔ دُودھ کے ساتھ تُرشی کا استعمال نہ کرنا چاہیئے اس سے جذام کا اندیشہ ہے۔ گڑ اور شہد کے ملانے سے دودھ معدہ میں منجمد ہو جاتا ہے اسی طرح دہی کے ساتھ مولی یا چوزہ مرغ کا گوشت کھانا اور کباب کو چوب شفتالو کے کوئیلوں پر بھُون کر تناول کرنا صحت کے لئے مُضر ہوتا ہے تانبا اور پیتل کے برتن میں گھی کے سوا کسی چیز کا کھانا پینا جائز نہیں ٭

(۵) بقراط اور جالینوس کا قول ہے۔ کہ سرکہ کا بکثرت استعمال کرنے سے استسقاء کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ جس کی طبیعت میں پہلے سے سودا کا غلبہ ہو اُسکو سخت مُضر پڑتا ہے۔ نہر کا پانی پینے کے بعد کنوئیں کا پانی پینا۔ اور ایک شہر کا پانی پیتے ہی اُس کے تحلیل ہونے سے پہلے دوسرے شہر کا پانی پی لینا بھی موافق نہیں آتا۔ نہار مُنہ پانی پینے سے جو خصوصاً سرد ہو بدن لاغر ہوتا اور معدہ کی حرارت بجھتی ہے۔ البتہ کھانے کے بعد پینے سے بدن فربہ اور کھانا خوب پختہ ہوتا ہے درمیان میں کم مقدار پینا دل کو شاد اور ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ ترمیوؤں میں سے باریک چھلکے والے سفید پختہ انگور بہت عمدہ تاثیر رکھتے ہیں۔ اِسی طرح سفید رنگ اور پختہ انجیر جس میں گٹھلی نہ ہو۔ نیز خراسانی میٹھا اور پختہ خربوزہ۔ اور ایلس کا انار دو وقتوں کی غذا کے درمیان کھانے سے نہایت مقوی اور حافظ صحت اثر ہوتا ہے۔ بہ۔ امرود اور سیب دل اور معدہ کو تقویت دینے کے علاوہ بدن کے لئے

جید اور صالح غذا و بہم پہنچاتے ہیں۔ لیکن ترمیوؤں کے بعد برف کا پانی اور خربوزہ کے بعد شہد کا پینا ممنوع ہے۔ علاوہ ازیں ترمیوؤں اور سبز ترکاریوں کو ایک وقت میں نہ کھانا چاہیئے اسی طرح ترش اور قابض اغذیہ کو جمع کرنا مضر صحت ہے علیٰ ہذا بینگن۔ اور انڈوں کو ایک ہی وقت میں استعمال نہ کریں۔ بادنجاں یعنی بینگن کی نسبت اگرچہ یہ بات مشہور ہے کہ وہ ردّی الغذا ہے لیکن اگر اُسے روغن بادام یا روغن کنجد کے ساتھ پکایا جائے تو خلط سوداوی پیدا نہیں کرتا ◆

(۷) رازی اور مالتی کہتے ہیں کہ بینگن سفید کا ضرر جلدی ظہور پذیر نہیں ہوتا اور وہ طبیعت کے لئے ایک پسندیدہ غذا ہے نمک سود مچھلی کے ساتھ اخروٹ کو دودھ کے ساتھ پنیر تازہ کو۔ دہی کے ساتھ باقلا کو۔ اور دُودھ والی غذاؤں کے ساتھ سرکہ والی اشیاء کو ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ سرکہ تانبے کے یا قلعی دار برتن میں استعمال نہ کریں۔ لسن پیاز اور گرم اغذیہ کو باہم جمع کر کے کھانا مناسب نہیں پیاز کے بکثرت کھانے سے معدہ میں استرخا (ڈھیلاپن) ہاضمہ میں خرابی اور سر میں ثقل و بخارات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جس غذا کے کھانے کی عادت نہ ہو وہ معدہ میں جاکر فاسد ہو جاتی ہے اگرچہ معتاد کی نسبت زود ہضم اور عمدہ ہی کیوں نہ ہو۔ جبتک بتدریج اس کی عادت نہ ہو جائے موافق نہیں آتی۔ جس غذا کی عادت ہو چکی ہو اُسکو معدہ فوراً قبول کر لیتا ہے اس لئے ہاضمہ کا عمل نہایت خوبی کے ساتھ انجام پاتا ہے۔ ہندی کی بعض کتابوں میں مرقوم ہے کہ جو شخص چاولوں کو اپنی دوامی غذا بنا لیگا۔ اُس کی عمر بڑھ جائے گی ◆

(۸) حکیم لوبثوش کا قول ہے کہ جن مشائخ (بوڑھوں) نے شہد خالص اور روٹی اپنی غذا ٹھیرائی ہے اور اُس میں کچھ مخلوط نہیں کرتے اُنکی صحت میں کبھی خلل نہیں آتا ◆

(۸) سویدی لکھتا ہے کہ جو شخص شہد خالص کو خفیف سا جوش دیکر مداومت کے ساتھ کھاتا رہیگا اُس کی عمر یقیناً دراز ہوگی مگر اس کی عادت تدریجی (آہستہ آہستہ) طور پر پیدا کرنی چاہیئے ◆

(۹) ابن زہر اور موسیٰ بن میمون لکھتے ہیں کہ بادام کا کھانا جوہر دماغ کا محافظ اور اعضاء کی اصلی رطوبتوں کا نگہبان ہے۔ نیز ان حکماء کا قول ہے کہ شریف ترین

اعضاء آنکھیں ہیں اگر اُن پر تازہ گل شیخ کے پتّوں کا ضماد کیا جائے تو اُن کی صحت محفوظ رہتی ہے۔

(۱۰) بقراط کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہر ماہ چند مرتبہ ایرسا کا جوشاندہ اپنی خوراک کے مطابق پیا کرے تو یہ عمل اُس کے بدن کی صحت اور قوت کا محافظ ہوگا۔

فصل ۲

شراب اور خصوصاً ریحانی شراب کو حکماء نے پانی کی نسبت افضل قرار دیا ہے۔ کیونکہ وہ مفرح و مقوی دل و دماغ ہے اور غذا کو نفوذ کرانے اور معدہ کو تقویت دینے میں بینظیر ہے۔ اُنکی رائے میں اُسکو غذا کے بعد تھوڑا تھوڑا کئی بار کر کے استعمال کرنا چاہیئے اس طریق سے غذا بہت جلد ہضم ہوتی ہے بدن میں تقویت۔ دل میں فرحت اور حواس میں ذکاوت پیدا ہوتی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ صحیح نہیں کہ مذکورہ بالا فوائد شراب سے حاصل ہوتے ہیں بلکہ ہمارا یقین ہے کہ اُس میں جو پانی ملایا جاتا ہے یہ سب اُس کے کرشمے ہیں۔ شراب ایک ایسی چیز ہے کہ اُس کی تھوڑی مقدار پر اکتفا کرنا ممکن نہیں کیونکہ اس سے جو تفریح حاصل ہوتی ہے اُس کی عجیب صورت ہے پہلے گھونٹ کی تفریح دوسرے گھونٹ پر اور دوسرے کی تیسرے گھونٹ پر اسی طرح ایک گھونٹ کا دوسرے گھونٹ پر انحصار اور طبیعت کی طلب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہانتک کہ حواس۔ قوٰی اور ہاضمہ میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس امر پر تمام اطباء کا اتفاق ہے کہ شراب کا زیادہ مقدار میں پینا مُضر ترین چیز ہے۔ اور وہ سب افلاطون کے اس قول کو تسلیم کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے جماع سے اس امر کا متمنی و آرزو مند ہو کہ خدائے تعالیٰ اُسے نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے اُسے شراب۔ نمیذ یا کسی اور نشہ آور چیز کا ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

اس کے علاوہ اطباء اس امر کے بھی قائل ہیں کہ سرد پانی بھوک کو تحریک اور معدہ کو تقویت دیکر اُسے ہضم غذا میں مصروف بناتا ہے۔ اور اس سے عمدہ خلط پیدا ہوتی ہے۔ اگر سرد پانی کے ساتھ کھانے کی کوئی اور مناسب مفرح چیز کھانے میں

شامل کر لیجائے تو شراب سے زیادہ دل کی تقویت حاصل ہوگی چنانچہ کھانے کے بعد یا کھانے کے درمیان ٹھنڈا پانی نوش کرنے کے جو فوائد ہیں اُنکا پہلے ذکر کیا جاچکا ہے۔

(۱) اطباء کی ایک جماعت کا متفقہ قول ہے کہ گرم پانی کا پینا تمام بدن کے لئے صحت بخش ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ اُسکی مداومت اور زیادتی بدن اور معدہ کو نہایت مُسترخی (ڈھیلا) کر دیتی ہے۔

(۲) موسیٰ بن میمون کہتا ہے کہ جس پانی میں مصطگی کو جوش دیا گیا ہو اُس کے پینے سے معدہ اور جگر کے امراض سے عافیت رہتی ہے۔ اور جس پانی میں تخم خربوزہ کوفتہ کو جوش دیکر صاف کر لیا جائے وہ گردہ یا مثانہ کے کنکر و پتھری سے محفوظ رکھتا ہے۔ کھانا پکانیکی دیگ میں سونا ڈالدینا یا سونے کے دیگچہ میں کھانا پکانا جسم کی عام قوتوں کو بڑھاتا ہے

ادویہ مفردہ کے فوائد مختلفہ کے متعلق اطبائے کے اقوال

خطمی ایک کثیر المنفعت دوا ہے جو دردوں کو نہایت زور کے ساتھ تسکین دیتی اور اُنکے حادث ہونے کو روکتی ہے۔ ضماد کے طور پر ریاح کو تحلیل کرتی اور مواد کو پکاتی ہے۔

شبت (سوئے) اندرونی طور پر استعمال کرنے سے دردوں کو دفع۔ ریاح کو تحلیل مواد کو پختہ کرتے اور سُدّوں کو کھولتے ہیں تازہ حالت میں سُدّوں کے کھولنے کی قوت زیادہ ہوتی ہے اور خشک میں تحلیل کی طاقت بیشتر پائی جاتی ہے۔ گرم اور سرد ہر قسم کے دردوں میں اسکے جوشاندہ کا نطول (تراڑہ) کرنا یا ٹکور دینا یا اسکے روغن کی مالش کرنا نفعمند ہے۔

زعفران کو دوسری ادویہ کے ساتھ ملا کر پینے سے اندرونی درد زائل ہوجاتے ہیں۔

تخم خرمل۔ ان کو پیس کر اور شہد میں ملا کر چاٹنے سے طبیعت نرم ہوجاتی ہے اور بلغمی سوداوی نیز ریحی دردوں کا ازالہ ہوتا ہے۔

انیسُون۔ قوی الفعل۔ مُسخن (گرم کرنے والا) اور محلّل ہے دردوں کو تسکین دیتا فضلات کو رقیق کرتا اور پسینہ کو جاری کرتا ہے۔

بَنَنجنج۔ دردوں کو تسکین دینے والی ادویہ میں سے ہے اس کے پینے سے ریاح غلیظہ اور بلغم سے پیدا ہونے والے درد زائل ہوتے ہیں۔

تخم السی۔ ضماد استعمال کرنے سے درد اور سوزش کو تسکین دیتی ہے۔ اور

اس باب میں اس کی تاثیر بابونہ کے قریب ہے۔

خردل (رائی)۔ اس کے ضماد سے پرانے دردوں کو آرام ہو جاتا ہے اور مواد گہرائی سے باہر کی طرف جذب ہوتے ہیں۔ اس کو نہایت باریک کر کے دردناک دانت کی جڑ میں رکھنے سے بھی صحت ہو جاتی ہے۔

رائسن۔ اس دوا کے پینے اور ضماد کرنے سے تمام قسم کے سرد دردوں اور ریاح کو نفع ہوتا ہے۔ اور اس میں نہایت درجہ کی تفتیح (سدّوں کا کھولنا) اور جلا (صاف کرنا) کی قوت ہے۔

بال۔ انکوکوٹ کر تابہ پر گرم کرنے کے بعد کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر ٹکور کرنے سے گرم دردوں کو تسکین ہوتی ہے۔

غاریقون۔ اندرون جسم میں عارض ہونے والے تمام دردوں پانی۔ شراب یا سکنجبین کے ساتھ پینے سے فائدہ کرتا ہے۔

نمک کو گرم کر کے اس سے ٹکور کرنا درد کو زائل کر دیتا ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ ٹکور مختلف مقامات پر مختلف طور سے کیجاتی ہے۔ مثلاً آنکھوں پر اسفنج سے۔ سینے اور کمر پر باجرہ سے۔ پیٹ اور سر پر گرم روغن ڈالنے سے۔ اور ہاتھ پاؤں پر گرم پانی گرانے سے تکمید کرنا معمول ہے۔ ہمارے نزدیک گرم روغن اور گرم پانی سے ٹکور کرنا اس طرح زیادہ موزوں ہوگا کہ انکو بکرے کے مثانہ میں ڈال کر عضو ماؤف پر رکھا جائے

بابونہ۔ اس کے جوشاندہ سے نطول یعنی تراڑہ کرنا دردوں کے لئے بہت جلد تسکین دینے والی اشیاء میں سے ہے۔ روغنوں میں سے روغن حب القطن (بنولہ)، روغن قرطم (کسنبہ)، روغن شبت (سوئے)، اور روغن بید انجیر محلل (تحلیل کرنے والے)، ملطف (لطیف کرنے والے) اور مسکن (تسکین دینے والے) ہیں اس لئے ان کو اعضائے ماؤفہ پر لگانے سے شفائی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ روغن زیتون کہنہ میں بھی یہ صفات ہیں۔ مگر اس حرارتِ قویہ کی کمی ہے۔ البتہ روغن کنجد سے تیار کیا ہوا روغن گل۔ زیادہ گرم اور دردوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک روغن میں عنبر اور مشک حل کر دیئے جائیں تو وہ زیادہ قوی اور نافع ہو جاتا ہے۔

المخدرات۔ یعنی سُن اور بےحس کرنے والی چیزیں۔ افیون۔ جالینوس کہتا

ہے کہ یہ دردوں کو تسکین دینے میں تمام دواؤں سے زیادہ قوی العمل ہے۔
مگر اسکو تنہا استعمال نہ کرنا چاہیئے بلکہ عقید العنب (انگور تازہ کا نچوڑ جو پکایا نہ گیا ہو) جسے دِبس اور دوشاب بھی کہتے ہیں۔ میں حل کرکے اُس میں بتی تر کریں اور حمول کے طور پر استعمال میں لائیں۔ ایک بڑے فیلسوف یعنی فلاسفر کا قول ہے کہ آنکھوں اور کانوں کی دواؤں میں افیون کا استعمال کرنا بُرا ہے کیونکہ یہ اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مُخدّر دوا سے جو فائدہ دردوں کو ہوتا ہے وہ بالعرض ہوتا ہے یعنی اُس سے نیند آجاتی ہے اور اس اثناء میں طبیعت خلطِ فاعِلِ درد میں نضج بہم پہنچا دیتی ہے+

دِیسقوریدوس کہتا ہے کہ بعض لوگ شراب کو اس قدر پکاتے ہیں کہ تیسرا حِصّہ کم ہو جائے پھر اُسے اُتار کر درد کو تسکین دینے کے لئے بہت تھوڑی مقدار میں پیتے ہیں+

برگ بنگ۔ تقریباً تمام ایسے ضمادات میں جو درد کو تسکین دینے کے لئے ترتیب دیئے جاتے ہیں اِن پتّوں کو شامل کیا جاتا ہے اور یہ اس باب میں ایک جلیل النفع شئے ہے+

بَقلَۃُ الحُمقَاء۔ خرفہ کا سبز ساگ کوٹ کر اور آردِ جو میں ملاکر سر پر لیپ کرنے سے وہ درد جو دھوپ کے باعث لاحق ہُوا ہو رفع ہو جاتا ہے+

روغن تخم شلجم کانوں کے اُن تمام دردوں کو جو سردی کے باعث لاحق ہوئے ہوں فائدہ دیتا ہے+

آملہ۔ اطبّاء کی ایک کثیر جماعت کا بیان ہے کہ سوداوی مادہ کی اصلاح۔ اُسکے بگاڑ کے اِنسداد اور حرارت خون کے بُجھانے میں نیز عام وخاص فوائد کے لحاظ سے یہ تمام دواؤں کی سردار اور عدیم النظیر دوا ثابت ہُوئی ہے+

ہَلَیلہ کابلی۔ حواس کو تقویت دینے۔ ذہن کو تیز کرنے اور سرد پانی کے ضرر کو زائل کرنے میں سب سے بڑی دوا ہے+

کاسنی۔ خون اور صفراء کی حرارت کو بُجھاتی اور رگوں کے مُنہ جو کسی سُدہ کی وجہ سے بند ہوں۔ کھول دیتی ہے+

یکسالہ بھیڑی کا گوشت امراض سوداویہ میں کھانے سے بالخصوص شفائی تاثیر پیدا کرتا اور موافق آتا ہے +

کبر کی جڑ کا چھلکا ۱۰ ماشہ کی مقدار میں لیکر نہایت اچھی طرح سے پکا کر صاف کرلیں اور اس کے بعد رُب انگور میں ملا کر رکھیں۔ اس سے سخت نشہ پیدا ہوتا ہے جس کی کیفیت شراب کے نشہ کی سی ہوتی ہے +

اُترج یعنی بجورہ کے پتے کپڑوں میں رکھے جائیں تو اُن کو کیڑا وغیرہ لگنے سے محفوظ رکھتے ہیں +

انار کے پتے گیہوں کے غلہ میں رکھنے سے اُسکو کیڑا وغیرہ نہیں لگتا۔ حنا کے پتوں اور پھولوں کی بھی یہی تاثیر ہے +

برگ کرنب خشک کو پیس کر اور انڈے کی سفیدی میں ملا کر خصیتین کے ورم پر لیپ کرنا مفید ہوتا ہے +

بقراط کہتا ہے کہ خصیتین میں ورم کے عارض ہوجانے سے آلات صدر اور آلات تناسل میں مشارکت کے باعث پُرانی کھانسی رفع ہوجاتی ہے۔ بقراط اور جالینوس نے محسنات اور مکروہات کے عنوان سے چھ چیزوں کے اختیار کرنے اور چھ چیزوں سے نفرت کرنے کی نصیحت کی ہے جو حسب ذیل ہیں +

محسنات یعنی اچھی باتیں

۱۔ شراب کا اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا جو دشوار ہے، چنانچہ سمرقندی نے بھی شراب کے باب میں اسی کی تائید کی ہے +

۲۔ غذا کا حسب ضرورت اعتدال کے ساتھ کھانا ،

۳۔ ریاضت معتدلہ۔ یعنی کمی اور زیادتی کے درمیانی درجہ میں رہ کر ورزش کرنا +

۴۔ سوء مزاج قلب و شرائین کی اصلاح میں کوشاں رہنا +

۵۔ خوشی اور غصہ کو باعتدال رکھنا +

۶۔ خلطوں کو نضج کی حالت میں رکھنا تاکہ تحلیل و استفراغ کے اعمال آسانی سے انجام پاتے رہیں +

مکروہات یعنی بُری باتیں

۱- ہمیشہ غمگین اور افسوسناک رہنا۔ چربی کو گلاتا اور جسم کی تازگی کو برباد کرتا ہے۔
۲- مُتواتر لذات (جماع وغیرہ) میں مبتلا رہنے سے بھی گوشت اور خون کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔
۳- عشق۔ اعضاء و قوٰے پر مہلک اثر کرتا ہے۔
۴- دُنیوی مال و دولت کی محبّت۔
۵- ریاست مُدن یعنی شہروں اور آبادیوں کی سرداری۔
۶- نباہتہ الذکر (ناموری کی دُھن میں مصروف و منہمک رہنا)۔

اِن میں سے ہر ایک مفسد خون ہے اور خون کے فساد سے معدہ اور عروق کے ہضم میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اِن باتوں میں کثرت تفکر اور بیداری کے باعث لاغری پیدا ہوتی ہے۔

عِلاوہ ازیں حِفظ صحت کے لئے پانچ چیزیں ضروری ہیں۔ ۱- ریاضت یعنی ورزش ۲- کھانا ۳- پینا ۴- سونا ۵- جماع ان میں سے ہر ایک میں اعتدال کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ بقراط کا قول ہے کہ بوڑھے کو حفظ صحت کے لئے صبح اُٹھ کر کسی مناسب روغن سے مالش کرانا۔ پیدل چلنے اور سواری سے معتدل ورزش کا عامل رہنا اور میٹھے پانی سے حمام کرنا۔ رطوبت اور سخونت پیدا کرنیوالی غذائیں کھانا ضروری ہوتا ہے۔ اِسی فاضل اطباء کا قول ہے کہ کھانے پینے کی معمولی چیزوں سے بھی بعض اوقات قاتل زہروں کی سی تاثیرات پیدا ہو جاتی ہیں کمزور اور ناتوان اجسام کثیر المقدار غذا کو ہضم کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگرچہ وہ کیسی ہی صالح اور جیّد ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ بدنی قوت وضعف کے مطابق غذا کا اندازہ رکھا جائے اور اُس کی کیفیت بھی مزاج بدن کے مناسب حال ہو۔ بھُنی ہُوئی۔ پکائی ہُوئی اغذیہ کی نسبت زیادہ مقوی بدن ہوتی ہیں۔ اور اُن کے بعد خفیف جوشائی ہُوئی چیزیں پکانے کی دوسری اقسام سے زیادہ قوت بخش ہوتی ہیں ابن بطلان اور امام سویدی لکھتے ہیں کہ بھُنا ہُوا گوشت خفیف جوش

دبے ہوئے گوشت کی نسبت بدن میں زیادہ رطوبت پیدا کرتا ہے۔ وہ دلیل کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ اگر ایک ہی حیوان کے دو عضوؤں کا گوشت لیا جائے۔ جس میں سے ایک عضو کو بھون اور دوسرے کو پکا کر رات بھر رہنے دیا جائے صبح کو اُٹھ کر دیکھنے سے بھونا ہُوا سُرخ رنگ اور خوش ذائقہ ہوگا اور اُبلا ہُوا رنگ اور ذائقہ کے لحاظ سے متغیر ہو جائیگا۔

بہت سی قدیم کتابوں میں دیکھا گیا ہے کہ تین چھوٹی چھوٹی بیماریاں تین بڑے بڑے امراض سے محفوظ رکھتی ہیں، (۱) زکام سرسام سے (۲) رمد اندھاپن سے اور (۳) دُنّل طاعون سے۔

طِب کی معتبر و مستند کتابوں میں تحریر ہے۔ نیز روم ہند اور فارس کے اِطبّا اس پر متفق ہیں کہ تمام امراض کا سرچشمہ یہ چھ چیزیں ہیں۔ (۱) کثرت جماع (۲) رات کو کم سونا (۳) دن کو زیادہ سونا (۴) شکم سیری کی حالت میں کھانا (۵) رات کو اُٹھ کر پانی پینا (۶) پیشاب کو روک رکھنا۔

علمائے طب لکھتے ہیں کہ مختلف قسم کے کھانوں میں سے ایک موافق کھانے پر اکتفاء کرنا حافظ صحت ہے کیونکہ مختلف رنگوں کی غذا کھانے سے معدہ متحیر ہو جاتا ہے نیز طبیعت اور قوت اُس کے تحلیل کرنے سے عاجز رہتی ہے ہمیشہ وہ غذا کھانی چاہیئے جس کی خواہش ہو ایسی غذا بہت اچھی طرح سے ہضم ہو کر عمدہ نتائج پیدا کریگی لیکن جس غذا کو بلا اشتہاء کھایا جائیگا۔ وہ اپنے کھانیوالے کو کھا جائیگی۔

حکیم افلاطون لکھتا ہے۔ کہ جس شخص کی صحت کو بھوک نے خراب کیا ہو اُس کی اصلاح نہایت آسان ہے۔ لیکن جو سیری زیادہ خوری سے بگڑا ہو اُس کا دُرست ہونا سخت دُشوار ہے۔ گوشت کو جب تک بہت اچھی طرح سے پک نہ جائے نہ کھائیں۔ اور لقمہ کو تاوقتیکہ نہایت احتیاط سے چبا نہ لیں نہ نگلیں۔ اِسی طرح جس چیز کو دانت مشکل سے چبا سکیں اُسکا ہضم کرنا معدہ پر بھی گراں گذریگا۔ کھانے کے بعد تھوڑی دیر بالکل حرکت نہ کرنی چاہیئے۔ غذا کی مقدار ہمیشہ متوسط ہونی چاہیئے کیونکہ زیادہ کھانے سے معدہ میں فساد پیدا ہو

جاتا اور رأس کی حرارت سرد پڑ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جسم میں ضعف پیٹ میں ریاح اور چہرہ میں زردی پیدا ہوتی ہے۔ بخلاف ازیں معتدل مقدار میں غذا کھانے سے دل کو فرحت۔ جسم کو صحت اور حافظہ میں ترقی ہُوا کرتی ہے۔ تھوڑی سی بھوک رکھکر غذا سے ہاتھ اُٹھا لیا جائے تو تھوڑی دیر کے بعد وہ بقیہ اشتہاء باطل ہوجاتی ہے،

ارسطو لکھتا ہے کہ فارس کے ایک بادشاہ نے تین طبیبوں کو جن میں سے ایک عراقی ایک رومی اور ایک ہندی تھا۔ جمع کرکے کہا کہ ایک ایک ایسی دوا بیان کرو جس کے بالالتزام استعمال کرنے سے انسان بیماریوں سے محفوظ رہے۔ رومی طبیب نے گرم پانی کا ایک گھونٹ ہر صبح پینا بتایا۔ ہندی طبیب نے ہر روز صبح کو ہلیلہ سیاہ ہندی کی طرف اشارہ کیا اور عراقی نے ہر صبح کو حُرف (تخم سپندان) کی ایک خاص مقدار کا استعمال کرنا کہا۔ ارسطو نے دوسری جگہ کہا ہے کہ جو شخص صبح کو کھانا کھا کر شام تک اپنے پیٹ میں کسی قسم کا ثقل اور بوجھ وغیرہ محسوس نہیں کرتا یا دوسرے لفظوں میں اُس کی غذا تمام وکمال ہضم ہوجاتی ہے اُسکو فالج اور وجع مفاصل کے اندیشہ سے آزاد رہنا چاہیئے۔ نیز جو صبح کے وقت تقریباً ۲ تولہ اعلیٰ درجہ کے مویز کھایا کرے وہ بلغم خام کے امراض سے محفوظ رہیگا۔ نیز اُس کے حافظہ میں ترقی اور ذہن میں رسائی پیدا ہوجائیگی۔ موسم سرما میں تھوڑی سی ہینگ جو بدبودار نہ ہو کھاتے رہنے سے حمیّٰ ربع (چوتھیہ بخار) اور پسلیوں کی ریاح کا خوف بالکل رفع ہوجاتا ہے۔

ارسطو کہتا ہے کہ جو شخص دو اخروٹوں کا مغز، تین انجیر کسی قدر سفوف برگ سداب کے ساتھ ملا کر کھائے اُس روز وہ زہر کے اثر سے محفوظ رہیگا۔

عبدالرحمٰن جوزی بیان کرتا ہے کہ ہارون الرشید خلیفہ سلطنت عباسیہ نے چار اطباء کو جن میں سے ایک عراقی ایک رومی ایک ہندی اور ایک سودانی تھا بلاکر کہا کہ تم میں سے ہر ایک ایک ایسی دوا بیان کرے جس کے دوران استعمال میں کسی قسم کا ضرر لاحق نہ ہو۔ چنانچہ رومی طبیب نے کہا کہ جس دوا میں کوئی ضرر نہیں وہ رشاد الابیض یعنی تخم سپندان سفید ہے۔ ہندی نے گرم پانی کا نام لیا عراقی نے ہلیلہ سیاہ کی طرف اشارہ کیا اور سودانی جو سب سے زیادہ حاذق تھا خاموش رہا۔ خلیفہ نے فرمایا تمہاری خاموشی کی کیا وجہ ہے تم بھی کچھ نہ کچھ کہو۔ اُس نے کہا

کہ اے امیر المومنین میں کیا عرض کروں۔ حب الرشاد کی مداومت سے یبوست (خشکی) پیدا ہوتی ہے۔ گرم پانی استرخاء المعدہ (معدہ کو ڈھیلا کرنے کا موجب ہے اور ہلیلہ سیاہ کو احتراق معدہ مستلزم ہے۔ خلیفہ نے کہا خیر اگر یہ دوائیں ضرر سے محفوظ رکھنے والی نہیں ہیں تو تم کوئی بیان کرو جس میں کسی قسم کا اندیشہ نہ ہو۔ اس پر حاذق سودانی نے کہا کہ جس دوا کے استعمال سے انسان ہر ایک مرض سے محفوظ رہ سکتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ کھانا کھانے کے لئے اُس وقت بیٹھا جائے جب سخت بھوک لگی ہو اور اُس وقت دسترخوان سے اُٹھا جائے جب بھُوک باقی ہو۔ اس بات کی سب نے تصدیق کی +

جالینوس کہتا ہے کہ طبیعت اعضاء کے مزاج کو خوب جانتی ہے اور ہر ایک عضو کی طرف ویسی ہی غذا بھیجتی ہے جو اس کے مناسب حال ہو۔ لیکن یہ حالتِ صحت کا ذکر ہے۔ جب اس میں فرق آجائے تو بیماری سمجھو۔ اُس میں اس قسم کی احتیاج ہُوا کرتی ہے +

جالینوس کہتا ہے کہ جس دوا کو جلا کرنے کی غرض سے استعمال کیا جائے عام اس سے کہ طلاء کے طور پر ہو یا پینے کے طور پر اُسکا نیمگرم ہونا ضروریات سے ہے۔ اور جس سے دفع و ردع (مادہ کو واپس لوٹانا) مقصود ہو سرد ہونی چاہیئے۔ مفتح (سُدہ ول کو کھولنے والی) اور محلل (تحلیل کرنیوالی) کو دوائے جلائی کی نسبت ذرا زیادہ گرم کرنیکی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح جب اندرونی یا بیرونی طور پر درد کی تسکین مطلوب ہو تو بھی نیمگرم ہی استعمال کرنا مناسب ہے۔ یہی حکیم لکھتا ہے کہ جس شخص کی وہ رگیں جو جگر کی جانب مقعر سے جانب محدب کی طرف غذا لیجاتی ہیں اطراف سے تنگ واقع ہوئی ہوں اُس کے جگر میں بہت جلد سُدے پیدا ہو جاتے ہیں +

اسی فلاسفر و حکیم کا بیان ہے جو اُس نے منافع الاعضاء میں لکھا ہے کہ معدہ (و امعاء) دوہری غذا حاصل کرتے ہیں۔ ایک تو جو کچھ اُن میں سے گذرتا ہے اُس سے حصہ لیتے ہیں اور دوسری تمام اعضاء کے ساتھ جگر سے بھی غذا جذب کرتے ہیں۔ اسی کتاب منافع الاعضاء میں لکھا ہے کہ عروق ضوارب یعنی شریانیں سر کے نچلے حصہ سے دماغ کی طرف چڑھتی ہیں جس کا فائدہ یہ ہے کہ ارواح کی حرکت جو طبعاً اوپر کی طرف ہُوا کرتی ہے آسانی سے ہو سکے۔ اور عروق غیر ضوارب یعنی وریدیں سر کے بالائی حصہ سے دماغ

کی طرف اُترتی ہیں تاکہ اُنکے ذریعہ سے دماغ کی طرف غذائی خون سہولت کے ساتھ جاری ہوسکے
یہی فاضل طبیب لکھتا ہے کہ جس شہر میں مشرقی ہوا کی آمدورفت نہ ہو اور صرف سرد و
گرم ہوائیں چلتی ہوں وہ صحت کے لحاظ سے بدترین شہر ہے۔ اسی حکیم نے لکھا ہے کہ دمشق
کی صحت کے عمدہ ہونے کا سبب یہی ہے کہ اُس میں ہوائے شرقی کا راستہ کھلا ہوا ہے
اور اسی وجہ سے وہاں کے زن و مرد بہترین قوت و صحت رکھتے ہیں ۔

بقراط اور جالینوس کا متفقہ قول ہے کہ دواء کے استعمال سے پہلے دو تین دن
متواتر گرم غسل کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے اخلاط پگھلتی اور صلابتیں نرم ہوجاتی ہیں اور جسم
اخلاط ردیہ کے باسانی دفع کرنے کے لئے مستعد بن جاتا ہے حمام کے منافع کا باقی مفصل حال
دق کے ذکر میں بیان ہوگا ۔

مروان بن زہر لکھتا ہے کہ خیار اور کشنیز سبز کا مداومت کے ساتھ کھانا عصبی قوت کو کمزور
کردیتا ہے۔ جالینوس اپنے تجربہ کی بناء پر لکھتا ہے کہ جس مرض کو استفراغ کئے بغیر تسکین
دی جاتی ہے وہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ردی اور شدید صورت میں عود کیا کرتا ہے ۔

بقراط کہتا ہے کہ نبض قوی و مستعدی (جسکے قرعے زوردار اور ہموار ہوں) جسمانی
قوت اور مضبوطی کی سچی دلیل ہے۔ اسی طرح نبض عظیم (جو طول عرض اور عمق میں بڑی ہو) بھی
اسی پر دلالت کرتی ہے۔ یہی حکیم لکھتا ہے کہ جو مرض خام اخلاط سے لاحق ہوا ہو اُس میں
بول کے اندر بہت بہت سارسوب (تہ نشین مادہ) آتا ہے اور جو بیماریاں صفراوی خلطوں
سے ظہور پذیر ہوتی ہیں اُن میں رسوب بہت کم ہوتا ہے یا مطلق نہیں ہوتا ۔

بقراط اور جالینوس دونوں کا متفقہ قول ہے کہ اگر مریض کی آنکھوں کا کھلنا اور نظر
کرنا صحت کی حالت سے مختلف نہ ہو تو یہ اُسکی صحت کے متعلق بہترین دلالت ہے ۔

یہی طبیب کہتا ہے کہ امراض سینہ و شُشش کے سوا باقی تمام امراض مزمنہ میں
چھینکیں بہترین علامت ہیں کیونکہ ان سے مادہ کے نضج اور دماغ کی قوت دافعہ کی بہتری
ظاہر ہوتی ہے۔ اسی حکیم کا قول ہے کہ اگر چھینکیں زیادہ آتی ہوں اور اُن کا بند کرنا مقصود
ہو تو ناک میں بادروج کا عصارہ ٹپکانا چاہیئے۔ اس طبیب کا اشارہ ہے کہ رعاف
یعنی نکسیر اگر ماؤف جانب کے خلاف سمت سے جاری ہو تو اچھی نہیں ہے اور موافق
جانب سے جاری ہو تو بہتر علامت ہے ۔

جالینوس کہتا ہے کہ بخار میں بار بار لرزہ کا ہونا اندیشناک امر ہے۔ آسی حکیم کا قول ہے کہ دن کے اوقات سال کے اوقات سے ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً صبح کا وقت موسم ربیع (بہار) سے مشابہ ہے دوپہر کا وقت صیف (گرمی کے موسم) سے دن کا آخری حصہ موسم خریف سے اور رات شتا یعنی جاڑے کے موسم سے جس طرح سال کے مختلف فصول سے خاص خاص امراض کا تعلق ہوا کرتا ہے اُسی طرح ان اوقات سے ہے۔ دن کے مختلف حصوں میں مختلف امراض و اعراض کا غلبہ یا تخفیف ہوتی رہتی ہے۔

ابن ابی صادق کا قول ہے کہ رات سختیوں اور مصیبتوں کا بستر ہے۔ اس میں بالعموم امراض کی تکالیف زیادہ معلوم و محسوس ہوا کرتی ہیں۔ بقراط کہتا ہے کہ بے پچھنے کے سینگیاں لگوانا محتبس اور غلیظ ریاح سے پیدا ہونے والے دردوں میں عظیم المنفعت علاج ہے۔ آسی طبیب کا قول ہے کہ ایک دوا دو کے مرکب سے۔ اور دو دواؤں کا مرکب تین دواؤں کے مرکب سے بہرحال تھوڑی دواؤں کی ترکیب زیادہ دواؤں کی ترکیب سے بہتر ہے۔ سفیان کہتا ہے کہ اگر کسی عورت کو خون حیض بافراط آتا ہو تو۔ اذخر کو کوٹ کر پیڑو اور عانہ پر ضماد کرنے سے یا اُسکا جوشاندہ پکا کر پینے سے شفائیہ ہوتی ہے۔ حنین کہتا ہے کہ جب فربہ عورتوں کو ایام حمل میں بھوک نہیں لگتی اُسوقت انار دانہ کا سفوف کھلانا چاہیئے اس سے اشتہا عود کر آئیگی۔ آسی طبیب نے لکھا ہے کہ اگر زعفران سے کسی کپڑے پر لکھ کر خشک کر لیا جائے تو اگرچہ اُسوقت وہ حروف چنداں روشن معلوم نہ ہونگے مگر جب اُسکو ایسے پانی میں جس کے اندر چونہ بجھایا گیا ہو بھگویا جاتا ہے تو حروف سُرخ اور کپڑا زرد ہو جاتا ہے۔ بقراط اور جالینوس کا متفقہ قول ہے کہ سب سے زیادہ خوفناک امراض جن میں سے مریض کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں ورم معدہ اور ورم جگر ہیں۔ معدہ کے ورم گرم میں اسہال و قے سے اجتناب کرنا چاہیئے کیونکہ اس مرض میں یہ دونوں اعمال مُضر ہیں۔ اگر استفراغ کے سوا چارہ نہ ہو تو صبر زرد اور سکنجبین کے ساتھ مسہل دیں مگر قے کرانے کی مطلق اجازت نہیں۔ اورام معدہ میں بالعموم مفید ترین معمول یہ ہے کہ صبر۔ مصطگی۔ موم اور روغن ناردین کا لیپ کرایا جائے۔ اسرائیلی کہتا ہے کہ جب معدہ کو قروح اور آکلہ لاحق ہو جائیں تو اُن کا علاج اُن ادویہ سے کرنا چاہیئے جو مُردہ گوشت کا تنقیہ کر سکیں۔ جب ورم معدہ میں

ہِدبپ پڑ جاتی ہے اور مریض اسکو تھوک کے طور پر پھینکنے لگتا ہے تو اُس کی صحت کی اُمید تقریباً منقطع ہو جاتی ہے۔ بقراط کہتا ہے کہ فواق (ہچکی) کے مریض کو چھینکیں آنے آنے لگ جائیں تو ہچکی رفع ہو جائیگی۔ چنانچہ خود عطسہ آور (چھینکیں لانیوالی) دوا کے استعمال کرانے سے بھی یہی فائیدہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض کا مُنہ اور نتھنے بند کر کے کچھ عرصہ تک اُسکا سانس روک دیا جائے تو بھی ہچکی زائیل ہو جاتی ہے مگر اس عِلاج میں خطرہ ہے۔ ثابت کہتا ہے کہ کرسنہ کا سفوف بمقدار ۹ ماشہ آب انار ترش کے ساتھ کھانا۔ کبر کو سرکہ میں پروردہ کر کے یا پیاز کو اُسی طرح سرکہ میں بھگو کر۔ اور اخروٹ کو بھُون کر کھانے سے زائیل شدہ بھُوک درست ہو جاتی ہے۔ اگر بھوک ساقط ہو کر یہانتک نوبت پہنچ جائے کہ مریض کو غشی آجاتی ہو تو ایسی خوشبوئیں سنگھانی چاہئیں جن سے اشتہا بھی پیدا ہو مثلاً مُرغی یا بزغالہ کا گوشت کو بھُونتے ہوئے اُس کی خوشبو دیجائے اور پانی کے چھینٹے دے دیکر سونے سے روکا جائے جب افاقہ ہو تو شراب۔ شوربا یا سریع النفوذ چیزوں کے ساتھ روٹی کھلائیں۔ یہی طبیب لکھتا ہے کہ گرم معدہ والوں کو اگر اُن کے وقت پر غذا نہ دیجائے تو صدیدی (زرد آبی) یعنے صفراوی اخلاط اُن کے معدے پر گرا کرتی ہیں۔ اِس لئے اُن کی غذا میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ یہی حاذق بیان کرتا ہے کہ خوشی اور سرور دونوں غذا کو ہضم کرتے ہیں۔ اور معدہ کی قوت ہاضمہ کو تیز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ بخلاف ازیں غم اور فکر سے ہاضمہ کا فعل مکدّر ہو جاتا یا بالکل رُک جایا کرتا ہے۔ محمّد بن یعقوب الکلبی نے اپنی کتاب الکافی میں لکھا ہے "علیؑ بن محمّد ابی صالح کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم سے سُنا ہے کہ آپنے فرمایا کہ انار کو مع شحم کے کھایا کرو اُس سے معدہ کی دباغت اور تقویت ہوتی ہے"۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ کا قول ہے کہ سفرجل یعنی بہ کے کھانے سے دل اور معدہ کو تقویت ہوتی ہے اور دل میں شجاعت اور جوانمردی پیدا ہو جاتی ہے۔

رازی کہتا ہے کہ جس شخص کی اشتہا کمزور ہو اُس کی اغذیہ میں زعفران بالکل نہیں ہونا چاہیئے۔ ابن تلماج کہتا ہے کہ یرقان زرد دفعتہً عارض ہو جایا کرتا ہے۔ مگر یرقان سیاہ بتدریج لاحق ہوتا ہے۔ یرقان بلا حوری رجو بحران کے طور پر ظاہر ہو) کو سوائے حمام اور نرم مالش کے کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ابن ماسویہ کا قول ہے کہ اگر یرقان بطریق بحران واقع ہو تو اُس میں بہتر یہی ہے کہ کچھ علاج نہ کیا جائے ہاں اگر دیر تک صحت پذیر نہ ہو تو ماء الجبن سکنجبین اور سقمونیا کے ساتھ استعمال کرائیں۔ غذا کے طور پر چوزے۔ انگور اور کدو وغیرہ دیں۔ نیز انگور خام اور انار کا پانی پینے کی ہدایت کریں۔ آسی طبیب نے لکھا ہے کہ یرقان کے ساتھ جگر کی صلابت (سختی) نہایت ردی ہے

رازی اور ابن نوح القمری دونوں کا قول ہے کہ ورم جگر کی حالت میں اگر بول بالکل بند ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ورم بہت بڑا ہو گیا ہے جسکی وجہ سے محدب جگر کی طرف پانی بالکل نہیں گذر سکتا +

جالینوس کہتا ہے کہ جب تک جگر ماؤف نہ ہو یرقان نہیں ہوتا لیکن یرقان باحوری (جو بحران کے طور پر واقع ہو) اس سے مستثنےٰ ہے۔ کیونکہ اُس میں جگر سلیم الحال ہوتا ہے +

آسی فاضل طبیب کا قول ہے کہ یرقان کے مریض کو زرد اشیاء کے دیکھنے سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ یہ عمل صفراء کو ظاہر بدن کی طرف جذب اور تحلیل کرتا ہے۔ نیز اگر یرقان کے ساتھ بخار نہ ہو تو اُسکو مدرات بول سے شفاء ہو جاتی ہے اگر یرقان میں بول زیادہ اور رنگین تر ہو تو اچھا ہے لیکن اگر کم مقدار اور کم رنگ ہو تو سخت ردی علامت ہے اور اس میں استسقاء کی طرف منتقل ہو جانیکا اندیشہ ہُوا کرتا ہے۔ ابن سرابیون کہتا ہے کہ جنگلی چوہے یا خارپشت کا گوشت کھانے سے یرقان دُور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ پیشاب کو بہت جاری کرتا ہے

یہی طبیب لکھتا ہے کہ یرقان کے مریض کو چقندر کے نچوڑ میں عورت کا دودھ مِلا کر سعوط کرانا اور اسی عمل کو سات مرتبہ بار بار کرنا نفعمند ہے۔ بقراط لکھتا ہے کہ استسقاء کے ساتھ بخار کا ہونا بعینہ ایسا ہے جیسے نفث الدم کے ساتھ ذات الجنب۔ کیونکہ یہ دونو امراض ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ نفث الدم کو تو اس قسم کے علاج کی ضرورت ہے جو اخلاط میں احتباس پیدا کرے اور ذات الجنب ایسی تدابیر کی محتاج ہے جس سے اخلاط کے خارج ہونے میں آسانی ہو۔ اسی طرح استسقاء کو گرم علاج موافق ہے اور بخار کو سرد۔ چنانچہ اِن دونوں کی ضدیت بھی ظاہر ہے۔ فاضل طبیب روفیوس کہتا ہے جس طرح نمناک لکڑیوں سے آگ بجھ جاتی ہے اسی طرح مائیت والے خون سے حرارت غریزی سرد پڑ جاتی ہے اس لئے اُسکا اخراج واجب ہے۔ بعض مجربین کا متفقہ قول ہے کہ مستقی (مریض استسقاء یعنی جلندر) کا خون پہلے ہی کم مقدار اور آبی ہوتا ہے۔ اگر اُس میں سے فصد کے ذریعہ سے کچھ حصہ خارج کر دیا جائیگا تو اُسکی مقدار اور بھی کم ہو کر اعضاء کا تغذیہ کم اور جگر سرد

پڑ جائیگا۔ ہاں اگر مادہ مرض خون اور اُس کا فساد ہو تو موسم، عمر اور طاقت کو ملحوظ رکھکر فصد کھول دینے میں مضائقہ نہیں۔ جالینوس کا قول ہے کہ استسقائے لحمی میں سرد غذاؤں سے۔ زقّی میں پانی پینے۔ سبزیاں کھانے نیز مرطوب غذائیں استعمال کرنے سے اور طبلی میں ہر قسم کے دالوں اور نفخ پیدا کرنیوالی غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر اس مرض (جلندر) کے مریض کو نزلہ وزکام وغیرہ اسباب کی عدم موجودگی میں کھانسی لاحق ہو جائے تو سخت ردی علامت ہے۔ اسی حکیم کا بیان ہے۔ کہ گرم و خشک مزاج والے کو استسقا میں مبتلا ہو جانا سخت خطرناک ہے۔ مگر مرطوب مزاج کے لئے چنداں اندیشہ نہیں ؛

ابن سرابیون لکھتا ہے کہ جبتک سات گھڑی دن نہ گذر جائے، استسقاء کے مریض کو غذا نہ دینی چاہیئے۔ اور یہ امر اُس کے پانی کو خشک کرنیکے لئے نہایت نفع بخش ہے؛

یہی فاضل لکھتا ہے کہ استسقاء کا مرض عام حالات میں تقریباً غیر علاج پذیر ہے۔ لیکن اگر طبیب ماہر، مریض فرمانبردار اور تیماردار رفیق ہو اور طبیب کی ہدایات پر پورا پورا عمل کیا جائے تو شفاء ممکن ہے ؛

شیخ الرئیس اسکے متعلق لکھتے ہیں کہ اس مرض (استسقاء) میں مُدرات (پیشاب آور دوائیں) اور مُفتحات (سُدّے کھولنے والی دوائیں) کا بار بار استعمال کرنا اور مسہلات مائیہ (جن سے آبی اسہال آئیں) کا بتدریج اور پے در پے ہر دسویں روز عمل میں لانا نیز ہر دو مُسہلوں کے درمیان مُفتحات کا دینا شفائی تاثیر رکھتا ہے۔ ابن نوح کہتا ہے کہ اگر جگر کا ورم منتقل ہو کر طحال میں چلا جائے تو بہت اچھا ہے اور بخلاف اسکے اگر طحال کا ورم جگر کی طرف منتقل ہو جائے تو سخت ردی ہے۔ بقراط کہتا ہے کہ جب طحال لاغر ہو جاتی ہے تو بدن فربہ ہوتا ہے اسی طرح جب یہ عضو یعنی تلی بڑھ جاتی ہے تو بدن لاغر ہو جاتا ہے اور طحال کیلئے سخت ہو جانا ایک نہایت سہل امر ہے کیونکہ اسکی غذا ہی خون غلیظ (گاڑھے لہو) سے بہم پہنچتی ہے ؛

اسی حاذق کا قول ہے کہ طحال کے بڑھ جانے سے بعض اوقات مالیخولیا بھی ہو جاتا ہے اور کھانیکی خواہش نہایت شدید ہو جاتی ہے مگر اسکے لئے شرط یہ ہے کہ پہلے معدہ کے اندر کوئی خالص الحموضت (خالص ترش) چیز پہنچ چکی ہو۔ اسی محقق مُجرّب حکیم نے لکھا ہے کہ جسکو درد طحال لاحق ہو اور بدن کے کسی حصّہ سے خون جاری ہو نیز اُسکے ہاتھ میں سفیدہ اور بلاور زخم ظاہر ہو جائے وہ ان علامات کے ظہور سے دوسرے روز مر جائیگا۔ یہی طبیب کہتا ہے کہ

جب ورم طحال کا علاج شروع کیا جائے تو ابتداءً خشک ادویہ سے ضماد نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ نرم کرنیوالی دواؤں مثل حلبہ۔ انجیر۔ سویز منقیٰ۔ موم اور روغنیات وغیرہ سے لیپ کرنا فائدہ مند ہے کیونکہ اگر ایسی حالت میں خشک ادویہ سے علاج کیا جائیگا تو طحال میں زیادہ یبوست پیدا ہوکر انجماد کی سی حالت پیدا ہوجائیگی اور وہ دوا کو قبول نہیں کریگی۔ علی بن ربن کہتا ہے کہ طرفا (جھاؤ) کی لکڑی کا برتن بناکر طحال کے مریض کو اسی میں کھانے پینے کی ہدایت کریں چالیس دن میں اُسکا ورم تحلیل ہوجائیگا۔ رازی کہتا ہے کہ استسقاء میں بول کا سُرخ ہونا صحت کی اُمید کو کم کرتا ہے۔ اس قسم کے مریضوں کے لئے نافع ترین علاج یہ ہے کہ گرم دانوں کے ڈھیر میں اُسکے جسم کو چھپا دیا جائے اور سانس لینے کے لئے اُسکے مُنہ اور سر کو باہر رکھا جائے تاکہ دم نہ گھُٹ جائے۔ بقراط کہتا ہے کہ جبکہ گردہ کا مرض ہو اور اسی کی اثناء میں اُسے دردِ پشت اور بیرونی رُخ کی طرف ضربان عارض ہوجائے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ مقام ماؤف پر فضلے جمع ہوگئے ہیں۔ اگر بخلاف ازیں ضربان مذکور اندر کے رُخ میں محسوس ہو تو مقام ماؤف میں پھوڑا نکلنے کا اندیشہ دلاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ گُردہ اور مثانہ کا پھوڑا نہایت دشواری کے ساتھ علاج پذیر ہوسکتا ہے۔ اور فی صدی پچاس بھی شفایاب نہیں ہوتے گُردہ کے امراض اور کمر کے درد۔ اگر اُنکے ساتھ بخار بھی ہو تو اوپر کی طرف مائل ہُوا کرتے ہیں اور اُنکے ساتھ عقل میں خرابی لاحق ہوجاتی ہے اس حالت میں ایک بھی ردی علامت نمایاں ہو۔ تو مریض مرجاتا ہے اور اسی طرح ایک محمود علامت موجود ہو تو انشاءاللہ شفا حاصل ہوتی ہے گُردہ کے کسی مرض میں اگر ناگہانی طور پر کسی کو روغن کا سا بول آئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس کے گُردوں میں کوئی گرم مرض ہے۔ جب بول پر زیادہ جھاگ اور رُیح کے آثار پائے جاتے ہیں تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ درد گُردہ کی بیماری ہے نیز ابھی یہ مرض طول کھینچیگا۔

جالینوس کہتا ہے کہ حصاۃ (کنکر) کبھی پھیپھڑے میں بھی جمع ہوجاتی ہے نیز بڑوں کی نسبت بچوں میں کم ہوتی ہے۔ کیونکہ اُنکی عُنقِ مثانہ (مثانہ کی گردن) کشادہ ہوتی ہے۔ اسلئے جس قدر ریگ وغیرہ اُن میں جمع ہوتی ہے ساتھ کی ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہی حکیم لکھتا ہے کہ بچوں میں ۱۴ سال کی عمر تک پتھری کا دور ہوجانا بہت آسان ہوتا ہے کیونکہ ہنوز اُنکے اعضاء نرم ہوتے ہیں۔

روفس کہتا ہے کہ جو شخص کسی متقدم مرض کے بغیر سیاہ پیشاب کرے۔ عام اس سے

کہ درد بھی شامل ہو یا نہ ہو۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اُسکے دونوں گردوں کے درمیان "حصاۃ" کنکری پیدا ہو جائیگی۔ اگر مریض کمزور ہو تو پیشاب آور ادویہ کے استعمال کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ اور حمامات بورقیہ (جن کے پانی میں بورہ ارمنی ڈالا گیا ہو) استعمال کیا جائے تو اس باب میں بہت ہی نفعمند ہوتا ہے +

ارطاس کہتا ہے کہ جب کنکری کا مریض پیشاب کے ساتھ ریگ بھی خارج کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی پتھری نرم اور سریع انفتات یعنی جلد ریزہ ریزہ ہونیوالی ہے +

علی بن رین کہتا ہے کہ پتھری کا مرض اُن گرم دواؤں سے علاج پذیر ہوتا ہے۔ جن میں تفتیت (ریزہ ریزہ کرنے) کی خاصیت ہو۔ لیکن یاد رہے کہ اس میں زیادہ شدید الحرارت ادویہ کا استعمال نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے پتھری اور بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے +

رازی کہتا ہے کہ بعض اوقات مثانہ میں کثیر التعداد کنکریاں پیدا ہو جاتی ہیں جنکی گنتی کبھی دس تک بھی پہنچ جاتی ہے میں نے ایک شخص کے مثانہ میں نو ایسی کنکریاں پائیں جن میں سے ہر ایک بندق (ریٹھہ) کے برابر تھی۔ اسی طرح ایک دوسرے شخص کے مثانہ میں مُرغی کے انڈے کی مقدار میں پائی گئی اسکے علاوہ تجربہ ہوا ہے کہ جب کنکریوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے تو وہ نرم ہوا کرتی ہیں لیکن جب وہ ایک ہی ہو تو اُسکا قوام زیادہ سخت اور خشک ہوتا ہے چھوٹی عمر کے بچوں میں پتھری کو شگاف دیکر نکالنے کی تکلیف سے موت واقع ہو جاتی ہے اور جوانوں میں اُس گرم ورم کے باعث جو شگاف کے بعد لاحق ہوا کرتا ہے یہی خراب نتیجہ نکلتا ہے۔ بوڑھے اس عمل سے اس لئے مرتے ہیں کہ اُنکے زخم اندمال پذیر نہیں ہوتے کہولت (شباب کے بعد اور شیخوخت سے پہلے کی عمر) میں اس عمل سے کوئی مضر اثر نہیں پڑتا اور مریض بخیر و عافیت صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دس سے بیس سال تک کی عمر میں شگاف دیکر نکالنے سے بُرے نتائج پیدا نہیں ہوتے +

یہی فاضل لکھتا ہے کہ جن ادویہ سے مثانہ کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے اُنہیں سے گردہ کی بھی ریزہ ریزہ ہو جایا کرتی ہے۔ مگر گردے کی پتھری کو توڑنے والی بعض ایسی ادویہ بھی ہیں جن سے سنگ مثانہ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا +

کندی کہتا ہے کہ جسکے گردہ یا مثانہ میں ورم ہو اُسکو پیپ وغیرہ کے استفراغ سے پہلے حمام میں داخل نہ ہونا چاہیئے۔ گردوں کی چربی کے ...ہ جانے سے بعض اوقات

ضعف بصارت۔ درد سر بول کے امساک کی کمی۔ قوت جماع کا نقص وغیرہ عوارض لاحق ہوجایا کرتے ہیں۔ اس حالت میں گردہ کی چربی کا استعمال کرنا بہت مفید پڑتا ہے اس مرض میں نیز باہ کو زیادہ کرنیکے باب میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ؛

طبری کہتا ہے کہ بول کا سفید اور تشنگی کا کم ہونا گردہ کی برودت (سردی) پر دلالت کرتا ہے اور اُس کی سُرخی و زردی نیز منی کی جلن یا چربی کا آنا حرارت پر روشنی ڈالتا ہے۔ ماتقی کہتا ہے کہ صفراغون (ممولا ایک چھوٹی سی چڑیا) جو چلتے ہوئے دُم کو ہلاتا رہتا۔ پگڈنڈیوں اور راستوں میں پایا جاتا ہے جلاکر اُسکی خاکستر کے اندرونی استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہوکر نکلجاتی ہے۔ اور اگر اس کی راکھ کو بعض قابض عُصارون سے ملا دیا جائے اور غرغرہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو خناقی ورم کو فوراً تحلیل کردیتی ہے اسی طرح فتق کی بیماری میں اس راکھ کا اوپر سے لیپ کردینا نفعمند ثابت ہوتا ہے۔ رازی اپنی کتاب "الکافی" میں لکھتا ہے کہ صفراغون ایک چھوٹا سا پرندہ یعنی سُرخی و زردی لئے ہوئے چھوٹی سی چڑیا جسکا رنگ خاکستری۔ سُرخ اور زرد کے بین بین ہوتا ہے اس پرندہ کی چونچ نہایت باریک ہوتی ہے اُس کی دُم میں جو ہر وقت حرکت کرتی رہتی ہے چھوٹے چھوٹے سفید نقطے ہوتے ہیں۔ اِس میں گُردہ اور مثانہ کی پتھری توڑنے کی عجیب خاصیت ہے ؛

جالینوس کہتا ہے کہ پتھری اور قولنج کے دردوں میں تمیز اور فرق کرنیکے لئے صرف یہ علامت ہے۔ کہ دردِ گُردہ ایک ہی مقام پر ثابت ہوتا ہے اور درد قولنج الگ جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ رازی کہتا ہے کہ ہُدہُد کا شوربا پکا کر پینا بوڑھے مُرغے کے شوربے کی طرح پیٹ کو جاری اور قولنج کو رفع کردیتا ہے اس کے علاوہ بھیڑیئے کی کھال پر بیٹھنا۔ اُس پر سونا اور اُسے زین پوش پر ڈالنا وغیرہ ایسے اعمال ہیں جن سے قولنج تحلیل ہوجاتا ہے اور بار بار واقع نہیں ہوتا ؛

جالینوس کا قول ہے کہ کڑوے بادام۔ لہسن۔ کرفس۔ کرنب۔ سرکہ نیز شہد کے ساتھ کبر اور سرکہ کے ساتھ نمک کے کھانے سے پیٹ میں کیڑے پیدا ہونیکا انسداد ہوجاتا ہے۔ بقراط کہتا ہے کہ اگر بخار کی حالت میں براز کے ہمراہ مرے ہوئے کیڑے نکلیں تو موت کی علامت ہے زندہ خارج ہوں تو صحت کی دلیل ہے۔ قے کے

ساتھ سند فع ہوں تو معدہ کے اندر خام اور ردی اخلاط کی موجودگی ظاہر ہوتی ہے۔
رازی کہتا ہے کہ پیٹ کے کیڑوں سے صرع (مرگی) اور ایسی سخت بھوک کہ اگر مریض جلد غذا نہ کھائے تو غشی ہو جاتی ہے نیز خفقان وغیرہ امراض لاحق ہو جاتے ہیں اور یہ عوارض بعض اوقات ایسی شدت کرتے ہیں کہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

بقراط کہتا ہے کہ اگر مثانہ میں سختی اور درد ہو نیز اس کے ساتھ ہی تیز بخار بھی پایا جائے تو ورم پر دلالت کرتا ہے اور یہ مرض مُہلک ہے۔ آسی طبیب کا قول ہے کہ اگر کسی کو گاہ گاہ بخار اور درد کے بغیر خونی پیشاب آئے تو کوئی اندیشہ نہیں۔

آسی فاضل نے لکھا ہے کہ عُسر البول (تنگی بول) کا مریض شراب پیئے یا فصد کھلوائے تو صحت ہو جاتی ہے لیکن اسکے کلام کے بعض مفسروں نے لکھا ہے کہ معمولی تنگی بول خالی شراب پینے سے اور ورم بھی ساتھ ہو تو فصد سے رفع ہوتی ہے۔ علی بن زین طبری لکھتا ہے کہ جس شخص کو یہ خواہش ہو کہ وہ ایک ہی وضو سے سب نمازیں پڑھا کرے تو حب المحلب (پیوند مریم) کو شہد اور روغن زیتون میں ملا کر ہر صبح بقدر بندقہ کھایا کرے اور جب سونے کا وقت ہو تین اخروٹوں کے مغز بھون کر شہد کے ساتھ کھائے۔

بلغاری کہتا ہے کہ خولنجاں کا سفوف بقدر ۴ ماشہ کھانے سے "بول فی الفراش" (نیند میں پیشاب نکل جانے) کو فائدہ ہوتا ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ جب بول بند اور مثانہ خالی ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مرض کا سبب گردوں اور مجاری بول میں ہے۔ ایسی حالت میں اگر ورم نہ ہو تو کمر پر چوٹ لگانے سے نفع ہوتا ہے۔ بعض دفعہ گردوں میں شدید حرارت کے پیدا ہو جانے سے تقطیر البول (پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا) کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ جس کے ساتھ اسقدر پیاس ہوتی ہے کہ مریض پانی پی پی کر سیر نہیں ہوتا۔

بقراط کہتا ہے کہ اگر گردے میں پیپ پڑ جائے تو اُس کے ساتھ تقطیر البول بھی عارض ہو جایا کرتی ہے۔ اور جس کو تقطیر البول کا عارضہ رہا ہو اُسے سخت قسم کا قولنج حادث ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے قولنج کے بعد اگر بخار ہو جائے تو زائل ہو جاتا ہے ورنہ سات دن کے اندر اندر ہلاک کر دیتا ہے۔

آسی حاذق کا قول ہے کہ اگر دُبر (مقعد) کے کنارے یا رحم میں ورم ہوجائے تو اُسکے ساتھ ہی تقطیر بول عارض ہوجایا کرتی ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ مقعد یا ذکر میں قروح خبیثہ کالاحق ہوجانا بہت بُرا ہے۔ کیونکہ ان مقامات میں حرارت اور رطوبت کی وجہ سے ان اعضاء کی طرف عفونت بہت جلد بڑھتی ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ یہ فُضلات کے گذرنے کے راستے ہیں۔ چنانچہ قضیب (آلہ تناسل) اور اُسکے آس پاس کے زخموں کا بہت جلد علاج کرنا چاہیئے ؛

ابن نوح قمری لکھتا ہے کہ اگر فرج۔ آلۂ تناسل اور دُبر میں زخم ہوں اور اُنکے ساتھ ورم وغیرہ نہ ہو تو محض خشک ادویہ سے علاج کرنا مناسب ہے جسکی نظیریں کاغذ سوختہ، پھٹکڑی اور قرع (کدو) سوختہ وغیرہ ہیں۔ جالینوس کہتا ہے کہ داہنے خصیہ میں ورم کے پیدا ہوجانے پر قئے کی مداومت کرنی چاہیئے اس سے یہ ورم زائل ہوجاتا ہے۔ میں نے خصیوں کے ورم میں قے سے زیادہ مفید کوئی شئے نہیں دیکھی۔ آسی فاضل طبیب کہتا ہے کہ جب خصیوں میں ورم ہوتا ہے اُسکے بعد کھانسی کالاحق ہونا قدرتی دوا ہے کیونکہ اس حرکت سے مقام ماؤف کے فضلات آلات مشترکہ کے ذریعہ سے سینے کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں ؛

بقراط کہتا ہے کہ وجع مفاصل۔ نقرس۔ اور عرق النساء در اصل ایک ہی مرض ہے جو اختلاف مقام کی وجہ سے مختلف ناموں سے موسوم کیجاتی ہے۔ آسی حکیم کا قول ہے کہ نقرس کے درد دن کا زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک دورہ اور زور رہتا ہے اسکے بعد اُنکا ورم زائل ہو کر صحت ہوجاتی ہے۔

آسی فاضل حاذق نے لکھا ہے کہ مرض نقرس گرمیوں اور موسم بہار میں ظاہر ہُوا کرتا ہے اور یہ امر سوداوی مزاج لوگوں کیلئے مخصوص ہے۔ اسکے علاوہ عورتوں کو یہ مرض انقطاع حیض سے اور لڑکوں کو احتلام یا بلوغ سے پہلے نہیں ہوتا ؛

موسیٰ بن میمون کا قول ہے کہ حمام میں داخل ہونے سے پہلے سرد پانی سے ہاتھ پاؤں کا دھولینا جوڑوں کے درد سے محفوظ رکھتا ہے ؛

جالینوس کہتا ہے کہ جو شخص نقرس کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ اُسکے پاؤں طبعاً کمزور ہُوا کرتے ہیں۔ اور اس پر بھی تا وقتیکہ کوئی سوء تدبیر واقع نہ ہوجائے۔ یہ درد ظہور نہیں کرتا

آسی معتبر طبیب کا قول ہے کہ نقرس کے پیدا کرنے میں جماع کی حرکت کو بہت بڑی قوت ہے۔ چنانچہ نابالغ لڑکوں اور خواجہ سراؤں کا اس حملے سے محفوظ رہنا اس امر کی روشن دلیل ہے

بقراط کہتا ہے کہ نقرس کے علاج میں ملطفات (فضلات کو لطیف بنانیوالی دواؤں)

اور مُدرات (پیشاب آور دواؤں) سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایام راحت یعنی غیر دورہ کے دِنوں میں عضو ماؤف پر اقاقیا۔ عُصارۂ لحیۃ التیس۔ مامیثا اور رسوت کا ضماد کرنا چاہیئے تاکہ اُسے تقویت ہو کر آئیندہ قبول مواد کا اندیشہ نہ رہے ❊

جالینوس نے لکھا ہے کہ نیولے کو جلا کر اُسکی خاکستر بنالیں اور اُس سے نقرس کے مقام درد پر طلا کریں درد کو فوراً تسکین ہو جائیگی۔ اس جانور کو عربی میں ابن العرس کے نام سے موسوم کرتے۔ اور فارسی میں راسو کہتے ہیں۔ یہی حاذق لکھتا ہے کہ بعض مریضان نقرس کے خصیتین زیادہ تر پیچھے کی طرف لٹک جاتے ہیں۔ اس قسم کے مریضوں کو ابتداءً ایسی دواؤں سے پرہیز کرانا چاہیئے جو مواد کو پاؤں کی طرف گرنے سے روک دیں۔ کیونکہ اگر اُن فضلات کو ادویہ نے واپس لوٹا دیا تو پھیپھڑے پر انصباب ہو کر مریض کا دم گھٹ جانے اور دیگر امراض شش کا اندیشہ ہوتا ہے اس بیماری میں تریاق کبیر کے استعمال سے بہت لوگوں کو فائدہ ہُوا ہے۔ اسرائیلی لکھتا ہے کہ میں نے درد نقرس اور عِرقُ النّسا کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی مجرب دوا نہیں دیکھی کہ روغن کلکلانج کے ساتھ اُسکا تیسرا حصہ روغن بادام شیریں ملا کر طلا کیا جائے ❊

ابن سراپیون کہتا ہے کہ نقرس میں زیادہ گرم دوائیں استعمال نہ کرنی چاہیئے اور نہ زیادہ سرد۔ یہ ہدایت تنقیہ سے پہلے کی حالت میں قابل عمل ہے۔ کیونکہ اس حالت میں گرم ادویہ کے کھانے پینے یا لگانے سے مادہ کی خشکی اور گرمی بہت بڑھ کر احتراق کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ اِسی طرح سرد دوائیں فضلات کو منجمد بنا دیتی ہیں۔ یہی طبیب اس مرض کے لئے ایک حفظ ماتقدم بیان کرتا ہے جسکی نسبت اُمید ہے کہ نہایت کامیاب ہو اور وہ یہ ہے کہ پانی کو گرم کرکے اور اُس میں نمک ڈال کر پاؤں پر ڈالتے رہا کریں۔ اور نمک کا ضماد کرنے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے ❊

رازی کہتا ہے کہ درد نقرس گرم میں اُن مُدرات پیشاب آور چیزوں کا جو بیشتر گرم نہ ہوں استعمال کرنا چاہیئے مثلاً تخم خربوزہ۔ تخم ککڑی۔ مُغاث (مُسیدہ لکڑی) اور سورنجان ہر ایک ایک جز۔ افیون ثُلث جز۔ شکر سفید ہموزن ادویہ ملا کر تمام مجموع کی خوراک ۱۰ ماشہ ہے

اِسی طبیب کا قول ہے کہ جس شخص کو گرم مادہ سے نقرس لاحق ہُوا ہو اُسکو درد کے ہیجان کے دفع پر مسہل نہ دینا چاہیئے۔ اس لئے کہ ایسی صورت میں اسہال آنے

سے بجائے اسکے کہ درد کم ہو زیادہ ہوجاتا ہے سو مزاج حار یعنی گرمی سے بگڑے ہوئے مزاج کی اصلاح آش جو اور آرد جو وغیرہ سے کیجاتی ہے۔ حرارت کو تسکین ہونے پر درد خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ تیاذوق طبیب لکھتا ہے کہ ورک (سُرین) میں جب غلیظ اور بمشکل تحلیل ہونیوالی خلط جمع ہو کر درد لاحق ہو تو محاجم ناری (آتشی گلاس) لگانے سے حیرتناک فائیدہ ہوتا ہے۔ مرطوب مزاج عورتوں میں عرق النسا یا وجع الورک کی بیماری دشوار علاج ہوتی ہے۔

قسطا بن لوقا کہتا ہے کہ جنگلی ککڑی کا عصارہ بقدر ۲ تولہ لیکر پرانے اور خالص شہد ۳ تولہ میں ملادیں اور آگ پر رکھکر پکائیں تب صرف شہد رہ جائے تو پاؤں کے صلب اور سخت مقامات پر چپڑدیں آرام ہو جائیگا۔

زکریا رازی کہتا ہے کہ اگر اس دوا کے حصول میں کچھ دقت ہو تو جوشاندہ حنظل کو اسکی جگہ استعمال کریں۔ ابن سرابیون کا قول ہے کہ اس دوا سے حمول یا حقنہ کرنا بھی نافع ہے اور اس کا پچوڑ پی لیا جائے تو زیادہ قوی الاثر ہوتا ہے۔ ثابت بن قرہ کہتا ہے کہ نقرس بعض دفعہ امتلائے معدہ کی حالت میں اور مخموری کے عالم میں جماع کرنے سے لاحق ہوجاتا ہے چنانچہ اکثر لوگوں نے شراب چھوڑ کر اس مرض سے نجات حاصل کی۔ معدہ کو کھانے سے بیحد بھرے رکھنا اور گوشت کو زیادہ مقدار میں کھانا وجع مفاصل اور نقرس کا موجب ہوا کرتا ہے۔ سورنجان شیریں۔ بوزیدان اور گل سرخ تینوں کو مساوی الوزن لیکر سفوف بنا کر استعمال کرنا اس مرض میں نفعمند ہے۔ آسی فاضل کا قول ہے کہ بائیں جانب کا نقرس زیادہ تکلیف دہ اور خوفناک ہوتا ہے مگر دائیں طرف کا کم موذی اور بے خطر ہوا کرتا ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ اگر کیڑوں کے سوا خلط لذاع (تیز کاٹنے والی خلط) کی وجہ سے مقعد میں خارش ہو تو آب انار ترش کو شہد میں ملاکر ضماد کرنا چاہیئے۔ اسکے علاوہ صبر کو پانی میں گھس کر طلاء کرنے یا زوفائے خشک کو بطخ کی چربی میں ملاکر بتی کی صورت میں حمول کرنے سے بھی شفائی اثر ہوتا ہے۔

بقراط کا قول ہے کہ جس شخص کو بواسیر ہو اور وہ اُس سے خون جاری ہونیکا ایک عرصہ تک عادی رہا ہو۔ اُسکے خون کو بند نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اُسکی عادت کا جاری رہنا بہتر ہے اگر بند کردیا جائیگا تو استسقاء یا قرحہ ریہ (پھیپھڑوں کے زخموں) میں مبتلا ہو جانیکا اندیشہ ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ مقعد کی بیماریاں بمشکل علاج پذیر ہوا کرتی ہیں۔ کیونکہ

اُس میں سے ہمیشہ ثُفل گذرتا رہتا ہے نیز وہ کثیر الحس ہے بواسیر کے مریض کی طبیعت نرم رہنی چاہیئے ورنہ یبوست کی حالت میں سخت قسم کا درد اور ورم لاحق ہو جاتا ہے بواسیر کی شکلیں مختلف قسم کی پائی جاتی ہیں چنانچہ اسکی ایک قسم کی شکل مچھلی کے شکم کے نفاخات سے مشابہ ہوتی ہے۔ انار کے چھلکوں کے پانی میں بیٹھنے سے بواسیر کے مریض کو ورم مقعد عارض نہیں ہوتا

رازی کہتا ہے کہ بلادر۔ خردل۔ فلفل سیاہ یا گوگل کا ہمیشہ بخور (دھونی) کرتے رہنے سے بواسیر کے مسّے گر جاتے ہیں۔ دربی طبیب لکھتا ہے کہ گائے کا گھی اور سورنجاں کا اندرونی طور پر استعمال کرنا بواسیر کو زائل کرتا ہے۔ قسطا بن لوقا کہتا ہے کہ اگر سکتہ کے مریض کی ناک میں چھینکیں لانیوالی دوائیں ایک سے زیادہ دفعہ چڑھائی جائیں اور اُسے چھینک نہ آئے تو وہ یقیناً اچھا نہ ہوگا۔ بقراط کہتا ہے کہ جس شخص کو صرع (مرگی) کا دورہ ہو اور وہ مُردہ کی طرح گر پڑے اُسکا علاج نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اس مرض کا دورہ سر کی جانب سے شروع ہو تو شفاء پذیر نہیں ہوتا اور اگر ہاتھوں سے ابتداء ہو تو بآسانی معالجہ کیا جا سکتا ہے علاوہ ازیں اگر پیٹھ کی جانب سے ابتداء ہو تو بھی صحت دشوار ہے ؛

روفس کہتا ہے کہ صرع کے مریض کو سر اور گردن پر برَص کا ظاہر ہونا شفایابی کی دلیل ہے

قسطا کہتا ہے کہ جس حالت میں صرع یعنی مرگی اگر سوداوی مادّہ سے ہو تو بلغمی کی نسبت زیادہ دشوار علاج ہوتی ہے۔ جب یہ مرض پُرانا ہو جائے تو سر یا مُہرۂ گردن پر داغ دینے کے سوا کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا۔ اس بیماری کا طویل عرصہ تک لاحق رہنا اکثر اوقات فالج گرنے سے انجام پاتا ہے۔ ثابت بن قرہ کہتا ہے کہ صرع کی بیماری میں معجون نجاح (جسکا نسخہ قرابادینوں میں موجود ہے) سے تبدیل مزاج کرنا چاہیئے۔ تریاق الاربع اور تریاق ثمانیہ ہر روز بمقدار ۴ ماشہ اس باب میں معجون نجاح سے زیادہ قوی الاثر ہیں۔ علاوہ ازیں سکنجبین عنصلی (جس میں جنگلی پیاز کو شامل کیا گیا ہو) کا پینا مفید ہے ؛

ابن ماسویہ کہتا ہے کہ مصروع (مرگی کا مریض) کو ہر ایک کھانے سے پہلے ورزش کرنا اور اُسکے ہاتھ پاؤں کو ملنا۔ اور کھُردرے کپڑے سے سر کی مالش کرنا مؤثر اعمال ہیں۔

یہی فاضل طبیب کہتا ہے کہ مرگی کی علامت یہ ہے کہ اس میں مریض کی زبان کے نیچے کی رگیں زرد ہوا کرتی ہیں۔ بکری کا گوشت بکثرت کھانے سے اس مرض کے واقع ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ علی بن زین کا قول ہے کہ مرگی بڑی مشکل سے علاج کو قبول کرتی ہے ؛

بقراط اور جالینوس کہتے ہیں کہ ہم نے ایک شخص کو مرگی والوں کا علاج انسان کی جلائی ہوئی ہڈیوں کے کھلانے سے کرتے ہوئے دیکھا اور اُسکے ہاتھ سے بہت لوگ شفایاب ہوتے تھے۔ زیادہ گرم وخشک مقام میں آب وہوا کی تبدیلی کرنا اس مرض کے مریضوں کو نہایت نافع ہے۔ بچوں کی صرع کا انکی ماں کے دودھ کی اصلاح کرنیکے سوا کوئی علاج کرنا چاہیئے اگر اس سے آرام نہ ہو۔ دودھ چھڑا دیں۔ غذا لطیف اور عمدہ دیں صحت ہو جائیگی ؛

بقراط اور اشلیمن کا قول ہے کہ بچوں کی مرگی کو ام الصبیان بھی کہتے ہیں۔ بعض دفعہ بچوں کے تشنج یابس کو بھی عام طور پر اسی نام سے موسوم کیا جاتا ہے ؛

رازی اور جورجس دونوں کا قول ہے کہ بچوں کو جب یہ بیماری لاحق ہو تو انکو نیمگرم پانی اور روغن بنفشہ میں آبزن کرانا چاہیئے اور انکے جسم پر موم اور روغن بنفشہ ملنا چاہیئے۔ خشکی کی وجہ سے تشنج ہو تو لعاب اسبغول اور ماء الشعیر (آش جو) دینا چاہیئے۔ اگر طبع قبض ہو تو فتیلہ سے کام لینا مسہل دینے کی نسبت زیادہ مناسب ہے ؛

جالینوس کہتا ہے کہ بچوں کو جو صرع (مرگی) لاحق ہو جایا کرتی ہے جسے ام الصبیان کہتے ہیں درحقیقت وہ ایک قسم کا خناق ہوتا ہے اور اُسے بنفشہ کے پلانے اور ضماداً استعمال کرنے سے آرام ہو جایا کرتا ہے ؛

سفیان کہتا ہے کہ بچوں کی ام الصبیان کی حالت میں عصارۂ سداب سے انکی ناک کو چرب کرنا نفعمند ثابت ہوتا ہے۔ آسی طبیب نے لکھا ہے کہ اس مرض میں بچوں کے سر پر عورت۔ بکری یا گدھی کا دودھ دوہنا اور روغن کدو یا روغن بادام شیریں سے سعوط (ناک میں ٹپکانا) کرنا مفید تدابیر ہیں ؛

عبداللہ ابن جبرائیل اور رازی دونوں کا متفقہ قول ہے کہ بچوں کے سر کے نیچے شہدانہ رکھنا بالخاصیت اُن کو ام الصبیان سے محفوظ رکھتا ہے ؛

یوسف ساہر کہتا ہے کہ مفلوج یعنی فالج کے مریض کو چوتھے یا ساتویں دن تک کوئی قوی الاثر دوا نہ دینی چاہیئے اگر مرض قوی ہو تو ساتویں دن تک اور کمزور ہو تو چوتھے دن تک اس قسم کی ممانعت ہے۔ کیونکہ ابتدائی حالت میں قوی العمل دوا دینے سے یہ مرض بڑھ جاتا ہے ؛

قسطا کہتا ہے کہ اگر فالج کا مریض بات درست کرسکتا ہو یہ اس امر کی علامت

ہے کہ مرض کا مادہ حرام مغز میں ہے۔ اس قسم کا علاج آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے جب اُسکے کلام اور بات چیت میں اضطراب ہو تو سمجھ لینا چاہئیے کہ محل مرض دماغ ہے اور اس قسم کا علاج نہایت دشوار ہے۔ یہی طبیب لکھتا ہے کہ اگر فالج بتدریج لاحق ہو تو اُسکے زائل ہو جانیکی اُمید ہے۔ لیکن اگر گر پڑنے یا چوٹ لگنے سے دفعتہً عارض ہو جائے تو اُسکی شفایابی بہت دُشوار ہے۔ آسی کا قول ہے کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اپنے آپ کو فالج کے حملہ سے محفوظ رکھے اُسکو چاہئیے کہ اِمتلائے شکم کی حالت میں ہرگز نہ سویا کرے

یہی حاذق کہتا ہے کہ اگر تشنج کی حالت میں خون نکالنے کی ضرورت پڑے تو یکبارگی نہ نکالنا چاہئیے بلکہ بتدریج تھوڑا تھوڑا نکالنا مناسب ہے۔ بعض دفعہ لبوں۔ آنکھوں۔ پیشانی کی جلد۔ زبان کی جڑھ۔ جبڑوں اور دماغ کو بھی تشنج لاحق ہو جاتا ہے ؛

فہندس اور جالینوس کہتا ہے کہ جو رعشہ اعضائے صدر کی یبوست سے عارض ہُوا ہو اُسکو شفا ہونا مشکل ہے ؛

بقراط کہتا ہے کہ بوڑھوں کو ادنےٰ سبب سے رعشہ لاحق ہو جایا کرتا ہے اور جوانوں میں اُن اشخاص کو یہ مرض ہوتا ہے جنکے جسم میں شدید سردی پیدا ہو جاتی ہے یا جو بکثرت شراب پیتے ہیں یا جو عرصۂ دراز تک اغذیہ کا پوری طرح سے استعمال کرتا رہے اور ورزش بالکل نہ کرے ؛

رازی اور ابن نوح کہتے ہیں کہ رعشہ کے مریض کو کوئی ایسی دوا نہیں دینی چاہئیے جس سے اُسکو زیادہ اسہال ہوں بلکہ ایسے مریضوں کو تھوڑا تھوڑا استفراغ کرنا چاہئیے۔ اس کے علاوہ مالش ورزش اور بھوک پیاس پر صبر کرنا زیادہ مفید ہے ؛

یہی فاضل لکھتا ہے کہ اختلاج بھی رعشہ کی ایک قسم ہے جو نمکین بلغم اور ریح غلیظ سے پیدا ہوتی ہے۔ بیشتر سرد ملکوں اور موسموں میں نیز سرد پانی میں نہانے اور تیرنے سے اسکا عروض ہُوا کرتا ہے۔ اسکا علاج رعشہ کے علاج کی طرح کیا جاتا ہے نیز اعضا کو روغن شبت اور بابونہ وغیرہ سے چرب کرنا نفعمند ہے ؛

شمعون کہتا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ لقوہ کی بیماری اُس طرف ہوتی ہے۔ جس طرف ٹیڑھاپن نہیں ہوتا۔ مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ درحقیقت مرض اُس جانب ہوتا ہے جدہر کی آنکھ بند نہیں ہو سکتی ؛

جالینوس کہتا ہے کہ لقوہ کے مریض چار دن کے اندر اندر ناگہانی طور پر مر جاتے ہیں۔ لیکن اگر چار دن خیریت سے گذر جائیں تو موت سے نجات ہو جاتی ہے۔ چہرہ کی ہڈی میں درد ہونا۔ جلد میں خدر (سُستی) اور اختلاج کا پایا جانا لقوہ کی علامتیں ہیں۔ بائیں جانب کا لقوہ دشوار علاج ہُوا کرتا ہے اور جس مریض کا لقوہ دو ماہ تک زائل نہ ہو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس کا مرض زیادہ طول کھینچیگا۔

بقراط کہتا ہے کہ آنکھ میں جب کوئی مادّی بیماری حادث ہو جائے تو غذا کی مقدار کم کر دینی چاہیئے اور ایسی چیزیں کھانی چاہئیں جو خلط صالح پیدا کرنیوالی ہوں۔ میوہ دار درختوں کے قریب بھی نہ جانا چاہیئے اور ہاضمہ کو بگاڑنے والی اشیاء سے اجتناب کرائیں۔ امراض چشم کیلئے قیفال کی فصد کھولی جاتی ہے اور مبدل مزاج ادویہ میں سے کاسنی اور اسبغول وغیرہ ٹھنڈی اور مُشک و فلفل وغیرہ گرم دوائیں مستعمل ہیں۔ رطوبت کی حالت میں توتیا اور سرمہ سے کام لیا جاتا ہے۔ قبض کی ضرورت ہو تو شیاف مامیثا۔ زعفران اور گلاب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ دودھ۔ انڈے کی سفیدی۔ بادام کا شیرہ ملیّن چشم ہیں۔ حلبہ اور زعفران منضج اور انزروت وغیرہ محلّل۔ اگر آنکھ کے درد کے ساتھ سر میں بھی درد ہو تو پہلے دردِ سر کا علاج کرنا مناسب ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ رمد (آنکھ دُکھنے) میں بشرط ضرورت فصد و تنقیہ کے بعد سر کے پچھلے حصہ میں سینگیاں کھچوانے سے زیادہ مفید کوئی علاج نہیں۔

یہی فاضل لکھتا ہے کہ جس شخص کی آنکھوں کی طرف بکثرت نوازل گرتے ہوں اُسکو سر کی تحریک سے باز رکھنا چاہیئے۔ حمام میں جانے سر پر گرم اور سرد پانی کا تراڑہ کرنے نیز کسی روغن کے ملنے اور اُسے جذب کرنے سے اجتناب کی ہدایت کریں۔

بقراط اور ابن سمجون دونوں لکھتے ہیں کہ کان میں جب بڑے بڑے دُمّل نکلتے ہیں اور اُنکے ساتھ بخار بھی پایا جاتا ہے تو اُنکی وجہ سے اختلاط ذہن بھی لاحق ہو جایا کرتا ہے مشائخ یعنے بوڑھے اس مرض میں بیشتر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اکثر دفعہ ان خراجات کے حادث ہونے سے ساتویں دن پیپ پڑنے سے پہلے موت واقع ہو گئی ہے۔

روفس کہتا ہے کہ کان سے بہنے والی مزمن رطوبتیں یا تو ایسے فُضلے ہوتے ہیں جنکو سر کانوں کی طرف دفع کرتا ہے یا ناصور ہُوا کرتا ہے۔ فضلات کی صورت

پیپ کبھی پانی اور کبھی زرد آب وغیرہ بہتا ہے اور اُس کے ساتھ سر بھی بوجھل رہتا ہے اسکا علاج تنقیہ سے کرنا چاہئیے لیکن اگر مادہ کا میلان حلق کی طرف ہو تو غرغروں سے تدارک کریں۔ کان کے اندر ایسے زخم کا وجود جو بہت پُرانا ہو گیا ہو نہایت بُرا ہے۔ چنانچہ اس عضو کے قرحوں کا علاج اس طریق سے کرنا چاہئیے کہ چھینکیں دیکر مواد کو ناک کی طرف مائل کریں یا غرغروں سے مُنہ کی جانب لے آئیں یا قوی مسہل کے ذریعہ سے خارج کر دیں ۔

جالینوس کہتا ہے کہ جب کان کے زخم میں پیپ بکثرت ہو تو آب زہرہ گاؤ میں بھگوئی ہُوئی بتی رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر پیپ کی وجہ سے نہایت سخت درد ہو تو شراب کو روغن گل میں ملا کر یا آب گندنا یا نمک سود مچھلی کا پانی ڈالنا چاہئیے ۔

رازی کہتا ہے کہ طرش (شنوائی کا کم ہو جانا) کی بیماری میں جو صفراء کی وجہ سے لاحق ہُوئی ہو، اگر وہ خود بخود تحلیل پذیر نہ ہو تو اُن دواؤں سے جو تنقیہ کے لئے مشہور ہیں۔ مثلاً ایارج فیقرا اور قوقایا وغیرہ علاج کریں بعدہٗ رطوبت افزا تدابیر عمل میں لائیں۔ میٹھے پانی سے استحمام کرائیں اور صفراء کو پیدا کرنیوالی اشیاء سے مجتنب رہنے کی ہدایت کریں ۔

موسیٰ طبیب کہتا ہے کہ بہرے کے کان میں روغن بید انجیر کے ڈالنے سے شنوائی عود کر آتی ہے ۔

بقراط کہتا ہے کہ اگر صفراء کے غلبہ سے کسی کو بہرا پن لاحق ہُوا ہو تو یہ خود بخود زائل ہو جایا کرتا ہے ۔

ابن نوح لکھتا ہے کہ بقراط نے جس بہرہ پن کی نسبت خود بخود زائل ہونا بیان کیا ہے اُس سے وہ بہرا پن مراد ہے جو امراض حادہ میں ناگہانی و وقتی طور پر واقع ہو جایا کرتا ہے ۔

جالینوس کہتا ہے کہ جو بُو انسان کی حِس شامہ (سونگھنے کی طاقت) کو خوش آتی ہے اُسے "خوشبو" اور جو بُری معلوم ہو اُسے بدبو کہتے ہیں۔ خوشبوؤں میں سے بعض ایسی ہیں جن سے نفس لذت حاصل کرتا ہے۔ مثلاً عطریات وغیرہ اور بعض ایسی ہیں جن سے بدن لذت یاب ہوتا ہے جیسے غذاؤں کی خوشبوئیں۔ مگر شراب کی خوشبو سے نفس اور جسم دونوں مشترک طور پر مُتلذذ ہوتے ہیں۔ یہی متبحر طبیب لکھتا ہے کہ ناک کی بدبو کو ایارج فیقرا۔ ایارج روفس یا اجارج لوغاذیا میں سے کسی ایک کے ساتھ

دماغ اور معدہ کا تنقیہ کرنے کے بغیر فایدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ بیماری اجزائے سینہ۔ معدہ اور خصوصاً دماغ میں ردی اور متعفن خلطوں کے جمع ہو جانے سے لاحق ہوا کرتی ہے ♦

تیمی فاضل طبیب لکھتا ہے کہ جب کسی کے ناک سے زور کے ساتھ نکسیر جاری ہو اور روکے سے رک نہ سکتی ہو۔ طاقت کمزور ہو رہی ہو تو جانب متقابل سے فصد کھولنے میں جلدی کریں۔ بازؤں کو بغلوں کی طرف سے ہاتھوں تک باندھ دیں اور ٹانگوں کو زانوؤں کی سمت سے پاؤں تک باندھ دیں۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو مراق (پردۂ شکم) پر خالی سینگیاں کھچوا دیں اس علاج سے خون کا جریان منقطع ہو جائیگا ♦

تیمی حکیم کہتا ہے کہ جو نکسیر بحران کی وجہ سے پھوٹی ہو اُس میں فصد کھول کر اس قدر خون لینا چاہیئے کہ غشی تک نوبت پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ رُعاف (نکسیر) نہایت قوی اور خطرناک ہوا کرتی ہے۔ جبتک غشی سے قوت ضعیف نہ ہو تسکین پذیر نہیں ہوتی اور اسکو یہی علاج کفایت کرتا ہے۔ بلکہ عند الضرورت مراق پر خالی سینگیاں بھی کھچوانی پڑتی ہیں ♦

شیخ الرئیس کہتا ہے کہ شدید قسم کی نکسیر میں کاندھوں کی پچھلی جانب کی رگوں سے فصد کھولنی چاہیئے۔ یہ فصد اس لئے مؤثر ہوگی کہ اس سے سر کی طرف کو خون کا جانا رک جاتا ہے۔ بعض اوقات اس میں برف سے سرد کئے ہوئے پانی میں اتنی دیر تک بیٹھنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ جمود خون کے باعث اعضاء سبزی مایل ہو جائیں اسکے علاوہ کبھی اس امر کی احتیاج بھی واقع ہوتی ہے کہ اگر نکسیر دائیں طرف سے جاری ہو۔ تو مقام جگر کے مراق پر اور بائیں جانب ہو تو طحال کے مراق پر کھلے مُنہ کی خالی سینگیاں کھچوائی جائیں ♦

ابن جرار کہتا ہے کہ اگر سوکھی ہوئی ہڈی نہایت باریک کوٹ کر تیز سرکہ میں پکائیں اور مریض نکسیر کے سر پر ڈالیں تو جلد خون منقطع ہو کر صحت ہو جاتی ہے۔ اسکے علاوہ مریض کو پیٹھ کے بل لٹا کر اُس کے مُنہ پر بار بار سرد پانی ڈالا جائے۔ یہ عمل بھی نکسیر کے بند کرنے میں عُمدہ اثر رکھتا ہے ♦

جالینوس کہتا ہے کہ لہاۃ (کوّے) کے کاٹنے میں ضرورت کے وقت جلدی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ بعض دفعہ اُس کے کاٹنے سے تلفظ کی حالت بگڑ جاتی۔ نیز

پھیپھڑے اور سینے میں برودت عارض ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جسکا کوا کاٹا جاتا ہے وہ پیاس پر صبر نہیں کر سکتا اور معمولی غبار دُخان کے پہنچنے سے بھی کھانسی کے لئے مُستعد ہو جاتا ہے کیونکہ اس قسم کی چیزیں کسی رکاوٹ کے نہ ہونے کی وجہ سے سیدھی اُسکے حلق میں پہنچتی ہیں۔ اس لئے اگر حلق میں کوئی چیز ہڈی یا کانٹا پھنس جائے تو گوشت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا لیکر اُسکو ایک نہایت پختہ و مضبوط تاگے سے باندھ کر مریض کو نگلوا دیں اور تاگے کے اُس سرے کو جو باہر ہے پکڑ کر کھینچیں۔ اسی عمل کو بار بار کریں کانٹا یا ہڈی جو کچھ ہو گا گوشت کے اُس چھوٹے سے ٹکڑے میں اٹک کر نکل آئیگا ✦

اسحٰق بن عمران لکھتا ہے کہ جو شخص جونک کو نگل جاتا ہے۔ اُسکے حلق میں کھرکھراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور اُس میں سے رقیق خون بھی آتا ہے اُسکو لہسن کھلانا نیز سرکہ اور خردل درائی اسے غرغرے کرانا بہترین علاج ہے ✦

بر طلاؤس کہتا ہے کہ دانتوں کے شدید درد میں مریض کو فلونیائے رومی کھلائیں اور کسیقدر دردناک دانت میں رکھوائیں۔ درد کو تسکین ہو کر نیند آجائیگی ✦

شمعون کہتا ہے کہ بیخ دندان سے بلغم کو جذب کرنے اور درد کو جلد تسکین دینے میں شحم حنظل سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں ✦

ثابت بن قرہ کا قول ہے کہ اس امر پر بہت سے فاضل متقدمین اطبا کا اتفاق ہے کہ دانتوں کے درد میں سرکہ اور نمک مفید ترین چیز ہے ✦

جالینوس کہتا ہے کہ جب نزلہ یا زکام سردی کے باعث سے لاحق ہوا ہو۔ اُسے نضج سے پہلے حمام کرنا چاہیئے۔ بلکہ اگر گرمی کے سبب سے بھی یہ مرض لاحق ہوا ہو تو بھی حمام میں داخل ہونا انضاج میں مدد کرتا ہے ✦

یہی فاضل کہتا ہے کہ خناق بلغمی۔ دموی یا صفراوی عارض ہو تو بلغمی میں حقنہ اسہال اور غرغرے۔ دموی یعنی خونی میں فصد اور غرغرے اور صفراوی میں سرد حقنے اور غرغرے استعمال کرنے چاہئیں ✦

ابن سرابیون کہتا ہے کہ خناق کے مریضوں کو جب منہ سے جھاگ آنے لگجائے تو اُنکے جانبر ہونے کی اُمید نہیں ہوتی ✦

موسی بن میمون کہتا ہے کہ سندروس کو بکثرت سونگھنے والا نزلے سے محفوظ رہتا ہے۔

رازی کہتا ہے کہ اگر زیادہ چھینکیں آتی ہوں تو عصارۂ بادروج (تمسی) کے ناک میں ٹپکانے سے بند ہو جاتی ہیں۔

جالینوس کہتا ہے کہ سر کا ہمیشہ منڈواتے رہنا نزلات کے ناک اور آنکھ کی طرف گرنے کو روکتا ہے۔ کیونکہ اس سے سر کے بخارات نکلتے رہتے ہیں۔

روفس کہتا ہے کہ جن لوگوں کو زیادہ نزلہ رہتا ہو انکو قے کرنے۔ حمام میں یا دھوپ میں بیٹھ کر پسینہ لانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے فضلات باردہ خارج ہو جاتے ہیں اگر نزلہ کے ساتھ حرارت بدن اور سرخی چہرہ بھی پائی جائے تو فصد زیادہ مفید ہوتا ہے۔

رازی اور ابن نوح قمری کہتے ہیں کہ اگر کھانسی میں نفث (تنقیہ، تھوک کے نکلنے اور بلغم کے خارج ہونے) کی ضرورت محسوس ہو تو بادیان کا جوشاندہ شیرہ خرفہ میں ملا کر یا پودینہ کو شیرۂ مذکور میں ملا کر چٹائیں۔ اس کے علاوہ کمر اور ہاتھ پاؤں کا زور سے باندھنا بھی کھانسی کو فائدہ مند ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ جب پھیپھڑے یا سینہ میں خلط یابس (خشک) کا اجتماع ہو تو چھینکوں کا آنا اچھا نہیں کیونکہ یہ اسکو نضج پانے سے روکتی ہیں۔ لیکن نضج کے بعد چھینک مفید پڑتی ہے کیونکہ مواد کے خارج کرنے میں اس سے مدد پہنچتی ہے۔

رازی کہتا ہے کہ پھیپھڑے کے زخموں کا قاعدہ ہے کہ جبتک وہ تازگی کی حالت میں رہتے ہیں اندمال پذیر ہوتے ہیں مگر جب پرانے اور خشک [illegible] جائیں پھر اُن کا مندمل ہونا محال ہے۔

تیاذوق طبیب کہتا ہے کہ جب سل کے مریضوں کا مادہ تھوک کے ساتھ [illegible] ہونا ضعف کے باعث بند ہو جاتا ہے۔ تو وہ گھٹ کر مر جایا کرتے ہیں [illegible] حالت میں قصبہ ریہ مواد سے بھر کر اپنے فعل سے قاصر ہو جاتا ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ بلغم شور جو سر سے پھیپھڑے کی طرف نازل [illegible] وہ سل کے پیدا کرنے والی اور نہایت ردی ہے۔

ابن ماسویہ کہتا ہے کہ خارپشت (جنگلی چوہا) کا گوشت کھ[illegible] سل کے [illegible]

کو نافع ہے۔

بقراط کہتا ہے کہ جس شخص کا پیٹ طبعاً نرم ہو اُسکو ذات الجنب۔ ذات الریہ التہابی بخار۔ حتیٰ کہ کوئی تیز مرض لاحق نہیں ہوتا۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کے ورم کا صلب ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور بسا اوقات سرطان سے انجام پاتا ہے۔ اس میں زیادہ گرمی پہنچانے میں دلیری نہ کرنی چاہیئے بلکہ اس قسم کی دوائیں استعمال کرنی چاہئیں جن میں خفیف حرارت کے ساتھ انضاج کی صلاحیت بھی ہو۔

یہی حکیم لکھتا ہے کہ اگر ذات الجنب میں بخار تیز اور نوبت سے شدت کرتا ہو تو صفرادی مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور اگر شدید ولازم ہو تو خونی مادہ کی دلیل ہے نیز اگر معمولی ہلکا سا بخار ہو تو بلغم وسوداوغیرہ کے باعث ہوتا ہے۔

بقراط اور اُس کے علاوہ فاضل طبیبوں کی ایک جماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ جب ذات الجنب اور ذات الریہ میں رطوبت معدہ کے سبب اسہال لاحق ہو جائیں [illegible] کچھ افاقہ نہ ہو تو یہ ایک نہایت ردی علامت ہے۔ نیز جنکو ترش ڈکار آتے [illegible] انکو ذات الجنب کا عارضہ نہیں ہوتا۔ اس بیماری میں ماؤف جانب کے بل آسانی سو سکنا مرض کے صعب او [illegible] زوال پذیر ہونیکی علامت ہے۔ اسکے علاوہ اس میں سانس کی تنگی اور قلق ہو تو یہ بھی اچھے آثار نہیں کیونکہ اس سے ورم کی زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ جب شوصہ (چھوٹی پسلیوں کے غشاء کا ورم) کے ساتھ زیادہ بخار ہو تو دوائے مسہل [illegible] سے احتراز کرنا چاہیئے اور فصد کھلوا دینی چاہیئے کیونکہ فصد میں کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

لیذ [illegible] کہتا ہے کہ بعض ناقص الفہم اطباء کہا کرتے ہیں کہ چوتھے دن کے بعد فصد [illegible] نی چاہیئے اور میں نے اس مرض (یعنی ذات الجنب) میں اکثر اوقات دسویں دن تک فصد کی ہے۔

بقراط کہتا ہے کہ میں نے ایک برسام کے مریض کو دیکھا کہ اُسکا تھوک وقت سے خارج ہوتا تھا لیکن اس کی طاقت اچھی تھی۔ میں نے دوسرے ہفتہ میں اُسکی [illegible] کھلوادی۔ جس سے وہ تندرست ہو گیا۔

[illegible] کہتا ہے کہ اس مرض اور تمام امراض سینہ میں کاندھوں کے

بالائی حصہ میں سینگیاں کھچوانے سے فصد باسلیق کے قریب قریب فایدہ ہوتا ہے۔
تیمی فاضل کہتا ہے کہ کاندھوں پر سینگیاں کھچوانا ذات الجنب میں فصد کا قایم مقام ہے۔ علاوہ ازیں سل بیماری میں تیسرے دن تک مخالف جانب سے فصد کھلوانی چاہیئے اور اس کے بعد درد کی جانب سے میں نے ایک شخص کو چوتھے روز جانب مخالف سے فصد کھلواتے ہوئے دیکھا اور وہ اسی روز مرگیا۔ کیونکہ مواد بکثرت اُمنڈ آئے اور اُنکے زور کو طبیعت برداشت نہ کر سکی۔
شیخ الرئیس کہتا ہے کہ جب دل پر سوءمزاج گرم یا سرد یا خشک یا تر بلا مادہ غالب ہوجاتا ہے تو بدن سل کی طرح گھلنے لگتا ہے۔ چنانچہ گرم سوءمزاج کا غلبہ تو مطلق طور پر دق ہے سرد سوءمزاج کو دِق الشیخوخت یا دقُ الہرم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ خشک سوءمزاج پھیپھڑے کے زخم سے پیدا ہونیوالی سل سے مختلف الحال سل کا موجب ہوتا ہے کیونکہ اُس میں کھانسی وغیرہ کا لزوم نہیں ہوتا۔ اور سوءمزاج تر میں نبض طبعی حالت سے زیادہ نرم ہوتی ہے نیز مریض پر معمولی مؤثرات کا بہت جلد اثر پڑتا ہے اور جلدی ہی زائل بھی ہوجاتا ہے۔
رازی کہتا ہے کہ امراض قلب کے علاج میں اُس کے مزاج۔ قوت اور طبعی حالت سے انحراف کی پوری پوری رعایت ملحوظ رکھنی چاہیئے۔ زائد خون کو اُسی قدر نکالنا چاہیئے جتنی ضرورت ہو۔ کیونکہ اگر کم نکالا گیا تو اُس میں فائدہ نہیں اور اگر زیادہ اخراج پاگیا تو سخت خطرناک امر ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ قلب حرارت غریزی کا معدن ہے اور یہ حرارت اپنی مقدار کے لحاظ سے خون کی مقدار سے وابستہ ہے۔ اس لئے اگر خون ضرورت سے زیادہ نکلیگا تو اُس کے ساتھ ہی حرارت غریزی بھی خارج ہوگی۔ چنانچہ جن مریضوں کا خون زیادہ نکالا گیا وہ فوراً موت کا شکار ہوگئے۔
ردفس کہتا ہے کہ غشی جو خوف، غم۔ خوشی اور سرور وغیرہ عوارضِ نفسانیہ سے لاحق ہوا کرتی ہے اُسے خوشبودار چیزوں کے سونگھنے اور ہاتھ پاؤں کی مالش کرنے سے آرام ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات قے کے ساتھ معدہ کا تنقیہ کرنے اور اُسکے بعد تقویت کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔
جالینوس کہتا ہے کہ جماع بدن کو کمزور کرتا ہے اور جلد بوڑھا بنا دیتا ہے زیادہ

جماع کرنیوالے کو لازم ہے کہ فصد بہت کم کھلوایا کرے۔ تکلیف کے کاموں اور حمام و پسینہ وغیرہ سے پرہیز کرے۔ بدن کو گرمی اور رطوبت پہنچانے کی تدبیروں میں مصروف رہے۔ کیونکہ جماع بدن کو سرد۔ خشک اور تحلیل کرتا ہے۔ ان امور کی تلافی کے لئے مقوی غذا اور شراب کا استعمال کرنا۔ نیند بھر کر سونا۔ بدن کو آسائش دینا خوشبودار اشیاء اور روغنیات کا استعمال کرنا ضروریات سے ہے ؛

شیخ الرئیس لکھتا ہے کہ جب جماع کا مناسب وقت پر استعمال کیا جاتا ہے تو وہ نفعمند ثابت ہوتا ہے۔ ذہن کو صاف کرتا غصہ اور جنون کو تسکین دیتا خصوصاً عاشق کو معشوق کے ساتھ جماع کرنے سے عشق کا ازالہ ہو جاتا ہے ؛

جالینوس کہتا ہے کہ جن نوجوانوں میں منی زیادہ ہوتی ہے اگر وہ جماع نہ کریں تو اُن کے سر بوجھل اور بھوک زائل ہو جاتی ہے۔ میں نے بہت سے ایسے اشخاص کو دیکھا جنہیں منی بکثرت تھی اور اُنھوں نے اپنے آپ کو جماع سے روکے رکھا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکے بدن سرد پڑ گئے۔ حرکت کرنا مشکل ہو گیا۔ ہاضمہ خراب اور بھوک کم ہو کر مالیخولیا کے عوارض میں مبتلا ہو گئے۔ حتیٰ کہ بلا وجہ رونے کی طرف اُنکی طبیعتوں کا میلان ہو گیا ؛

یہی فاضل طبیب لکھتا ہے کہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو متواتر ایکسال تک جماع کرنیکے بعد تارک جماع ہو گیا۔ جہاں وہ پہلے خوب بھوک اور خواہش کے ساتھ کھایا کرتا۔ وہاں اب اُسکی بھوک بہت کم ہو گئی۔ بہت کم غذا کھاتا اور اُسے بھی اچھی طرح ہضم کرنے سے قاصر رہتا۔ اگر احیاناً ذرا زیادہ کھا لیتا تو فوراً قے ہو جاتی۔ غرض اُسے مالیخولیا کے عوارض لاحق ہو گئے۔ اس کے بعد وہ اپنی عادت کے مطابق جماع کی طرف راغب ہوا تو وہ تمام عوارض رفع ہو کر اسکی صحت بدستور سابق اچھی ہو گئی ؛

آسی طبیب کا قول ہے کہ اگر طاقت کی حالت اچھی ہو تو کثرت جماع سے امراض بلغمیہ کا انسداد رہتا ہے ؛

رازی کہتا ہے کہ جماع سے عاجز ہونے کے چار اسباب ہیں (۱) انتشار خیز ش کی کمزوری (۲) منی کی کمی (۳) منی کی سردی اور جمود نیز (۴) وہم ؛

تسویدی کہتا ہے کہ یہ معجون باہ کو زیادہ کرتی ہے مغز بادام شیریں مقشر۔ بندق مقشر۔ نارجیل مقشر۔ لوز صنوبر مقشر۔ حب القلقل۔ حب الزلم۔ حبتہ الخضرا۔ زنجبیل

دار فلفل ہر ایک ایک جز۔ زعفران ۱/۲ جز۔ مغز تخم خیار ۲ جز۔ ان سب دواؤں کو کوٹ کر شہد خالص کف گرفتہ میں ملا کر معجون تیار کریں۔ اور ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک کھایا کریں

سویدی کہتا ہے کہ جو شخص نر چڑیا کے کھانے پر مداومت کرے اور جب پیاس لگے دودھ پیا کرے اُسکی منی کی پیدائش اور جماع کی قوت میں بیحد ترقی ہو جائیگی +

اسی فاضل طبیب کا قول ہے کہ جو شخص ہمیشہ گھوڑے کی سواری کرتا رہیگا۔ اُس کی قوت باہ بہت بڑھ جائیگی +

چرک ہندی کہتا ہے کہ گرم اور ملائم کمربندوں سے کمر کو باندھنا اور اس پر مداومت کرنا باہ کو ہیجان میں لاتا ہے +

ابن نوح کا قول ہے کہ جب غذا کھائی ہو اُس وقت پیٹ کا نفخ بشرطیکہ زیادہ نہ ہو نعوظ ارتیزی الکو بڑھا دیتا ہے۔ لیکن خلوئے معدہ کی حالت میں اس قسم کا نفخ یہ فائدہ نہیں دیتا +

چرک ہندی لکھتا ہے کہ حائضہ۔ مریضہ۔ کم عمر اور بوڑھی عورت سے جماع نہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح حاجت پیشاب و پاخانہ۔ بھوک۔ پیاس۔ غم۔ بیداری۔ ورم چشم خمار۔ اسہال اور قے کی حالت میں بھی اس عمل کا ارتکاب مُضر ہے۔ اس لئے قیام صحت کے لئے ان تمام باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروریات سے ہے +

جالینوس کہتا ہے کہ جو شخص بکثرت جماع کرتا ہے اُسکا بدن حرارت غریزی کے کم ہو جانے سے سرد پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ شدت لذت جو لازمۂ جماع ہے۔ سخت محلل ہے +

ارکنفالیس کہتا ہے کہ کاندھوں پر اور رتیگاہ میں سینگیاں کھچوانے اور بعد میں اُس مقام کو ملنے سے منی کا سیلان رُک جاتا ہے +

جالینوس کہتا ہے کہ دائیں پہلو پر سونا مانع احتلام ہے اور پیٹھ کے بل سونا احتلام کو تحریک کرتا ہے +

اسی فاضل کا قول ہے کہ جو شخص کمزور ہو جائے اُسکی سکونت کو سرد و تر مقام میں منتقل کر دینا چاہیئے۔ اور جسے لاغر کرنیکی ضرورت ہو تو اُسے گرم و خشک آب و ہوا میں رکھنا چاہیئے +

یہی طبیب کہتا ہے کہ جس عضو کو فربہ بنانا مقصود ہو اُسے مالش کرنا اور

گرم پانی ڈالنا نیز زفت کا لیپ کرنا مفید پڑتا ہے۔

آسی حکیم کا قول ہے کہ کمزور ضعیف ہونیکے باوجود بے اعتدالی اور بد پرہیزی کرنے والے شخص کے حق میں اُسکی لاغری موٹاپے سے بہتر ہے کیونکہ موٹے آدمی تکلیف اور بھوک وغیرہ کی برداشت نہیں کر سکتے اور بے اعتدالی کی حالت میں صرع (مرگی)، فالج ضیق النفس ہیضہ۔ غشی۔ اور حمیات محرقہ وغیرہ سخت امراض کی استعداد رکھتے ہیں۔

حنین کہتا ہے کہ موٹی عورتوں کو جب حمل ہو جاتا ہے اُنکی بھوک جاتی رہتی ہے۔ اُنہیں ایسی حالت میں انار دانہ کا سفوف کھلانا چاہیئے تاکہ اشتہا رجوع کرے۔

بختیشوع کہتا ہے کہ کرسنہ کو اچھی طرح جوش کر شہد میں ملا کر بقدر ایک تولہ استعمال کرنے سے ہزال (دُبلاپن) رفع ہوتا ہے اور سُندرس۔ پکھان بید۔ مرزنجوش۔ اجوائن۔ بادیان۔ تخم کرفس اور زیرہ سب کی سب ادویہ لاغری پیدا کرتی ہیں۔

اہرن طبیب کہتا ہے کہ جس شخص کو یہ خواہش ہو کہ اُسکی اولاد نرینہ ہُوا کرے تو اُسکو چاہیئے کہ اپنا اور اپنی عورت کا ایک عرصہ تک ایسا علاج کرائے جو حرارت غریزی کو بڑھائے۔ نیز نشہ اور امتلاء کی حالت میں ہرگز جماع کا مرتکب نہ ہو۔

جالینوس اور اہرن دونوں متفق اللفظ ہیں کہ جو عورت جماع کے بعد اپنے شکم پشت اور سرین میں درد محسوس کرے اُسکو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اُسی جماع میں حاملہ ہوگئی ہے۔

یہی فاضل لکھتا ہے کہ اُن بخاروں میں جو اخلاط اربعہ (چاروں خلطوں) کے بگاڑ سے لاحق ہُوئے ہوں۔ ایسی اشیاء سے قطعاً مجتنب رہنا ضروری ہے جو خلط زائد کو بڑھانے یا فاسد کرنے والی ہوں۔

اہرن طبیب کہتا ہے کہ ردی الجوہر۔ فاسد الکیموس و الکیلوس یا ہضم معدی و کبدی کے لحاظ سے نادرست کھانے پینے کی چیزیں خلطی بخاروں کے عارض ہونیکی موجب ہُوا کرتی ہیں۔ لطیف جوہر والی اشیاء مثل دودھ وغیرہ کے عفونت اور فساد کو جلد قبول کرتی ہیں اسی طرح کثیر الرطوبت اشیاء مثلاً کھیرا اور ککڑی وغیرہ خفیف سی حرارت سے اثر پذیر ہو کر متعفن ہو جاتی ہیں۔

بقراط کہتا ہے کہ مسامات و منافذ اعضاء میں جو سُدّے پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہی حرارت غریزی کو کھانے پینے کی چیزوں میں پورا پورا عمل انضاج کرنے سے

مانع آتے ہیں۔ نیز عفونتِ اخلاط کے لئے بھی سُدہ سے زیادہ زبردست سبب اور کوئی نہیں ✦

جالینوس کا قول ہے کہ بعض دفعہ ہوا کی خرابی سے بھی خلطی بخار لاحق ہو جایا کرتے ہیں۔ اگر ہوا میں زیادہ خرابی ہو مثلاً ایسے جنگلوں کے قریب جہاں مُردار جانور اور سڑی ہوئی نباتات پائی جائیں تو وبائی بخارات کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر اس قسم کی صفات نہ پائی جائیں اور معمولی خرابی ہو تو وبائی آثار پیدا نہیں ہوتے ✦

آسی فاضل کا قول ہے کہ بدن کے اندر ارواح کے گرم ہو جانے کو حُمّیٰ یوم سے تعبیر کرتے ہیں۔ خلطیں گرم ہوں تو حُمّیٰ خلطیہ کہتے ہیں اور اگر اعضاء گرم ہوں تو حُمّیٰ دق کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ خلطی بخاروں کی چار قسمیں ہیں (۱) دموی جسے مطبقہ یا سونوخس کہا جاتا ہے (۲) صفراوی جو غِبّ کہلاتا ہے (۳) بلغمی جو لثیقہ سے موسوم ہے (۴) سوداوی جسکو رِبع کہتے ہیں۔ صفرا و بلغم کے مُرکب بخار کو غب غیر خالص کہتے ہیں ✦

شیخ الرئیس کہتا ہے کہ جالینوس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ بخار دموی کوئی نہیں ہوتا کیونکہ خون کا تعفن صفراویت میں مستحیل ہو جاتا ہے۔ پھر اُس پر دمویت کا اطلاق نہیں ہو سکتا اُسکو مُحرِقہ یا غِبّ کہنا چاہیئے اس لئے علاج بھی متحد ہے ✦

ارجیجانس کہتا ہے کہ دموی بخار کو صفراوی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ صفراء کی علامات منہ کی تلخی۔ رنگ اور قارورہ کی زردی وغیرہ بالکل نہیں پائی جاتیں اور خون کی علامات صاف نظر آتی ہیں ✦

حُنِندس کا قول ہے کہ یہ بخار اُن مُبرّدات (سرد کرنیوالی چیزوں) سے علاج پذیر ہوتا ہے جن میں قبض۔ خشکی اور ردع (مادّہ کو واپس کرنا) ہو۔ مگر بخلاف اسکے صفراوی بخاروں کا سرد اور تر چیزوں سے علاج کیا جاتا ہے ✦

بقراط۔ رازی اور شیخ نیز اطبّاء کی ایک بہت بڑی جماعت اس قول پر متفق ہے۔ کہ اس قسم کے بخاروں میں معالج کو تین امور کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اول مزاج کی تعدیل اور سرد و تر اشیاء سے گرمی اور خشکی کی تلافی کرے۔ دوسرے مرض کے مختلف درجوں میں مریض کی قوت اور اُسکے اندرونی اعضاء کی حفاظت میں کوشش کرے جن میں بخصوصًا

اعضائے رئیسہ زیادہ قابل توجہ ہیں اور بلغمی و سوداوی بخاروں میں معدہ و فم معدہ مزید اعتنا و توجہ کا محتاج ہوتا ہے۔ تیسرے مادۂ مرض کی کمی۔ بیشی۔ سردی۔ گرمی اور اُسکے ردی الکیفیت ہونے کو مدِنظر رکھے۔ اگر مادہ کثیر المقدار اور ایذادہ ہو تو اُسکو خونِ خالص یا خون صفراوی ہونے کی صورت میں فصد سے کم کر دینا چاہیئے اور اگر دوسرے مواد ہوں تو انکو بشرطِ ضرورت نضج کے بعد بدن سے خارج کر دیا جائے۔ نضج کے لئے ضرورت کی شرط اسلئے لگائی گئی ہے۔ کہ بعض اوقات اگر مادہ بارد ہو تو بخار کی حرارت ہی اُسے لطیف و نضیج یعنے پتلا اور پختہ بنا دیتی ہے۔ اور نضج سے بھی یہی مقصود ہوتا ہے کہ گاڑھے کو پتلا اور پتلے کو گاڑھا کر کے قابل اخراج بنایا جائے۔ چنانچہ سرد خلط کی منضجات وہ گرم ادویہ ہیں جن کے استعمال سے اُن کا قوام رقیق اور لطیف ہو جائے مثلاً معجون ورد۔ تخم رازیانہ۔ کرفس اور دیگر اسی قسم کی چیزیں۔ علاوہ ازیں گرم خلطوں کی منضجات اُن کو گاڑھا اور سرد کرنے والی دوائیں ہیں مثلاً لعاب اسبغول۔ لعاب بھیدانہ۔ شیرہ تخم خیارین وغیرہ وغیرہ سرد و گرم خلطوں میں عفونت اور حرارت کو تسکین دینے کیلئے شربت نیلوفر۔ شربت بنفشہ۔ عناب۔ تمر ہندی۔ لیموں آلو بخارا۔ ریباس۔ شربت دینار۔ قرص طباشیر اور قرص کافور وغیرہ مستعمل ہیں +

زہر بن زہر اور مالقی کہتے ہیں کہ نیلوفر کے پھول صفراوی بخاروں کو اور صفرا و بلغم کی بیچینی کو نفعمند ہیں۔ ابن سمجون کہتا ہے کہ گل بنفشہ صفراوی بخاروں میں فائدہ اور طبیعت میں تلئین کرتا ہے۔ سفیان۔ ابن واحد اور مالقی اور دیگر بہت سے طبیب کہتے ہیں کہ نیلوفر بنفشہ کی نسبت زیادہ تری پیدا کرتا ہے اور یہ بنفشہ کی طرح معدہ میں استرخا بھی پیدا نہیں کرتا +

بقراط۔ جالینوس اور اطبا کی ایک جماعت اس پر متفق ہے کہ ٹھنڈا شیریں۔ ہلکا پانی حرارت اور عفونت کو تسکین۔ بھوک کو تقویت۔ معدہ کو قوت دیتا ہے اور رنگ کو عمدہ بناتا ہے نیز خون کے متعفن ہونے اور دماغ کی طرف بخارات کے چڑھنے کو روکتا اور صحت کی حفاظت کرتا ہے۔ مشرقی نہروں کا پانی حرارت جگر کو زائل کرتا ہے اور دوسرے پانیوں کی نسبت رطوبات بدن کا زیادہ محافظ ہے +

جوزی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرفوع حدیث بیان کرتا ہے کہ پانی بالخصوص بزور تخموں مثلاً خیارین وغیرہ کے ساتھ بخار کی حرارت اور عفونت کو زائل پیشاب کو جاری اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ نیز سرد و تر لعابات کے ساتھ پیاس کو تسکین دیتا اور بخار صفراوی

کو بالخاصیت نفعمند ہے ۔

مالقی کہتا ہے کہ فادزہر معدنی کو سورج کے سامنے رکھنے سے پسینہ سا آجایا کرتا ہے جسکے چاٹنے سے حُمّی غب کے بیمار کی بیقراری رفع اور بخار زائل ہوجاتا ہے۔ سرد خلط کی عفونت کو رفع کرنیکے لئے شربت افسنتین۔ شربت اصول۔ شربت اسطوخودوس۔ شربت انجیر۔ قرص افسنتین۔ قرص غافث اور دیگر اسی قسم کی چیزیں مفید ہیں ۔

صاحب کامل الصناعۃ لکھتا ہے کہ گرم خلط کے علاج میں طبیب۔ کو زیادہ قوی البرودت دوائیں استعمال نہ کرنی چاہئیں تاکہ مادہ میں خامی اور کثافت پیدا نہ ہوجائے۔ اسی خطرہ کی وجہ نضج و استفراغ سے پہلے قرص کافور کا استعمال بھی جائز نہیں سمجھا گیا بلکہ جب خلط حار کی خامی اور غلظت کا احتمال ہوتا ہے تو مریض کو سرد پانی پینے سے بھی روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح خلط بارد (سرد) میں جبتک نضج و استفراغ نہ کیا جائے اسقدر قوی الحرارت ادویہ کا استعمال نہ کرنا چاہیئے کہ خلط میں احتراق پیدا ہوجائے ۔

بقراط کہتا ہے کہ جس حالت میں حُمّیات کا مادہ فصد۔ حجامت یا مُسہل کا محتاج ہو تو ان میں سے کسی ایک کے عمل میں لانے سے پہلے ماء الشعیر کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ استفراغ کے بعد ماء الشعیر کے دینے کی اُس نے بہت سی فضیلتیں بیان کی ہیں۔ مثلاً جلا۔ معتدل تلئین۔ مواد کی گرمی کو بجھانا وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ یہ اپنی نرمی اور ہمواری قوام کی وجہ سے مادہ کی تعدیل و تلطیف اور اُسکی سختی کو نرم کردیتا ہے اسکے علاوہ نہایت زود ہضم ہونیکی وجہ سے مریض کی طاقت کا بھی محافظ ہے

سب سے بڑے فیلسوف نے لکھا ہے کہ جَو میں دو نہایت عجیب خاصیتیں ہیں ایک تو یہ کہ اسمیں ایک ایسی قوت ہے کہ مریض کی طبیعت دوسری غذاؤں مثلاً مسور وغیرہ کی طرح اس سے متحیر نہیں ہوتی۔ الغرض دو قسم کی متضاد قوتیں ہیں یعنی اس کے جرم میں قوت قابضہ اور مائیت یعنی پانی کے حصہ میں قوتِ مُسہلہ ہے۔ بدن کو غذائے صالح دیتا اور قوتوں کی حفاظت کرتا ہے اسکے بنانیکی ترکیب یہ ہے کہ جو مقشر ایک جزو اور آب خالص شیریں ۲۰ جز لیکر آگ پر پکانا شروع کریں۔ جب پانی میں سے ۵ جز خشک ہوجائیں تو چھان کر استعمال میں لائیں ۔

بقراط لکھتا ہے کہ مریض کی قوت کو محفوظ رکھنے کیلئے کسی نہ کسی غذائی چیز کا دینا ضروری ہے۔ اسمیں دس امور کی رعایت رکھنی چاہیئے۔ اوّل طبیعت مرض کا لحاظ ضروری ہے کیونکہ مرض یا گرم تیز ہوگا یا سرد یا مزمن یا متوسط مرض کے زیادہ تیز ہونیکی صورت میں

بحران زیادہ قریب ہُوا کرتا ہے۔ انتہا درجہ کی گرم بیماری میں بسا اوقات دوسرے دن سے پانچویں دن تک بحران واقع ہوجاتا ہے اگر اس سے کم حدت ہو تو ساتویں۔ نویں۔ گیارھویں۔ یا چودھویں دن ہُوا کرتا ہے کرتا ہے۔ چنانچہ غذا مناسب حال ہونی چاہیئے اگر مرض میں انتہائی حدت اور قوت قوی ہو تو غذا کی ممانعت کر دیں مگر بشرط ضرورت زمانۂ انتہار کو چھوڑ کر لطیف غذا دی جا سکتی ہے+

ایسی حالت میں چونکہ مرض غالب اور طبیعت مصروف ہوتی ہے۔ اسلئے نہایت لطیف اور کم غذا دیں مثلاً گلاب شکری کو بہت سے پانی میں ملا دیں حتیٰ کہ اُسکا رنگ اور مزہ ظاہر نہ ہو۔ اگر مریض کا مزاج اور موسم بھی گرم ہو تو گلاب مذکور کے بعد معتدل سکنجبین سرد پانی یا گلاب میں ملا کر پلائیں۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ صرف سکنجبین پر ہی اکتفا کیا جائے کیونکہ بصورت دیگر سحج (خراش امعاء) کا اندیشہ ہے اور گرم بیماری میں سحج مُہلک ہے۔ معمولی درجہ کے گرم مرض میں رقیق سا ماء الشعیر گلاب یا شربت بنفشہ کے ساتھ پلانا چاہیئے اور اگر صفراء کا غلبہ ہو تو چھٹے روز تک آب انارین پلانا چاہیئے مگر ساتویں روز اسکو موقوف کردیں اگر تشنگی کا غلبہ ہو تو عرق گلاب کو سرد کر کے پلائیں۔ اگر بحران چوتھے اور اُنیسویں دن کے درمیان واقع ہو تو دن میں دو مرتبہ گاڑھا ماء الشعیر یا مع ثفل دیں۔ اگر بھوک زیادہ ہو تو صبح کو ماء الشعیر اور شام کو کدو یا پالک کا مزورہ (مصنوعی شوربا) بنا کر دیا کریں۔ یہ ایک لطیف غذائی تدبیر ہے اور اسی وجہ سے اطباء اسکو تدبیر لطیف سے موسوم کرتے ہیں۔ اگر مرض صفراوی زیادہ شدید نہ ہو بلکہ مذکورۃ الصدر کی نسبت کم حرارت ہو تو زیادہ گاڑھی غذا مثلاً مُرغی کا شوربا اور بٹیر وغیرہ کا شوربا نیز بیضۂ نیمبرشت کے دینے میں کوئی ہرج نہیں۔ یہی فاضل لکھتا ہے کہ امراض مزمنہ میں لطیف غذائی تدابیر سے طبیب کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس قسم کی لطیف تدابیر غذائی سے انتہائے مرض کے زمانے تک قوت ساتھ نہیں دے سکتی۔ ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ اوّل گاڑھی غذا دیجائے اور بعد میں آہستہ آہستہ اُسکے گاڑھاپن میں تخفیف ہوتی جائے۔ حتیٰ کہ آخر میں غذا بھی رقیق و لطیف ہو جائے اور قوت بھی سالم رہے۔ آخر مرض میں طبیعت کو مرض کا مقابلہ کرنیکے لئے سُبک بار بننا چاہیئے تاکہ اُسکو مرض پر غلبہ پانے میں دِقت نہ ہو۔ چنانچہ ایسے وقت میں غذا اور دوا کچھ نہ دینا چاہیئے۔ دوم۔ نوبت کے وقت کی رعایتوں کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور غذا سے اجتناب ایسی حالت میں بہتر ہے۔

مریض کی طاقت کو ہر حال ملحوظ رکھیں اگر قوی ہے تو گاڑھی غذا اُسے قوت دینے کے ساتھ ہی مرض کو بھی بڑھا دیگی۔ بخلاف اسکے لطیف غذا اگرچہ کمزور کریگی مگر ساتھ ہی مرض میں بھی کمی ہو گی۔ پس گاڑھی اور پتلی کے بین بین متوسط غذا کا استعمال کرانا ان حالات میں زیادہ مناسب ہے۔ سوم۔ اوقات مرض کے لحاظ سے بھی ابتدا اور تزاید کے زمانے میں مریض کو غذا نہ دینی چاہیئے خصوصاً عفنی اور نوبتی بخاروں میں غذا دینے سے ثقل۔ نوبت کی درازی۔ خلطوں کے منافذ اور سانس کی تنگی وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں جو خطرناک ہیں۔ چہارم مریض کی عادات کی رعایت رکھنا ضروریات سے ہے۔ مثلاً اگر وہ صحت کی حالت میں زیادہ خور تھا تو اُسے دفعتہً کھانے سے روکنا جائز نہیں۔ ایسے بیمار کو ابتدا، تزاید یا انتہا کسی زمانہ میں بلکہ امراض حادّہ میں بھی غذا سے نہ روکنا چاہیئے۔ کیونکہ طبیعت کی عادت کا لحاظ رکھنا دفع مرض کے لئے ایک نہایت اہم امر ہے۔ کیونکہ اس قسم کا مریض دو حالتوں سے خالی نہ ہوگا یا تو اُسکی قوت قوی ہوگی یا کمزور۔ اگر قوی ہے تو زیادہ خوری کے باعث غذا کے ترک سے وہ لاغر ہو جائیگا۔ اور اگر ضعیف القوۃ ہوگا تو غشی واقع ہوگی بالخصوص اُس حالت میں کہ اُسکے بشرہ سے صفرادیت ظاہر ہو۔ اس تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ صفرا فم معدہ پر گر کر لذع پیدا کرتا ہے جس سے قوت ساقط ہو کر غشی تک نوبت پہنچتی ہے چنانچہ بعض لوگوں میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جہاں اُنکی غذا میں ذرا تاخیر ہوئی اور فم معدہ کی طرف اخلاط گرنے شروع ہوئے جنکی وجہ سے اُنکے معدہ میں اور معدہ کی مشارکت سے سر میں بھی درد لاحق ہو گیا۔

بخار کے مریض کو پتلا ساماءالشعیر دیں اور اگر فم معدہ کو تقویت دینے کی بھی ضرورت ہو تو اُسکے بعد آب انار بھی پلائیں اگر مریض عادتاً کم خور ہو تو اُسکی غذا ایسی حالت میں قطعاً بند رکھنی چاہیئے تھوڑے رقیق ماءالشعیر اور آب انار پر ہی اکتفا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مرض کی حالت میں غذا کا ثقل زیادہ تکلیف کا موجب ہوگا اور قوت کو اور بھی ضعیف کر دیگا بعض اوقات کثرتِ غذا کی وجہ سے حرارت غریزی کی کمزوری موت کا باعث ہو جاتی ہے۔

پنجم۔ مریض کے بشرہ کی رعایت بھی ضروری ہے۔ چنانچہ اگر بشرہ کمزور اور چہرہ اُترا ہوا نظر آئے تو غذا سے ہرگز نہ روکنا چاہیئے اور اگر چہرہ کی حالت قابل اطمینان ہو تو طبیعت مرض کے مطابق غذائی تدبیر میں لطافت پیدا کرنی چاہیئے۔ ششم۔ مریض کی خواہش بعض دفعہ

مریض مفید چیز سے نفرت اور مُضر چیز کی خواہش کرتا ہے ایسی حالت میں بعض اوقات اُسکی خواہش کی پیروی طبیب پر لازم ہُوا کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شئے کی مریض کو کمال خواہش ہو اگرچہ وہ اُسکے غیر مفید ہی کیوں نہ ہو اُسکا معدہ ایسی چیز کو نہایت اچھی طرح سے ہضم کرلیتا ہے اور اُس سے طبیعت دوسری چیزوں کی نسبت زیادہ قوت جذب کرتی ہے۔ اکثر دفعہ دیکھا گیا ہے کہ مریض کی قوت بالکل ساکن وضعیف حالت میں ہوتی ہے لیکن حسب دلخواہ غذا ملنے سے وہ حرکت میں آجاتی ہے اب اگر طبیب نے ایسی چیز سے روک دیا تو بھوک کے ساتھ رہی سہی قوت بھی ساقط ہوجاتی ہے۔ طبیب قانون طب کی مطابقت میں اُسے نافع غذا کھلاتا ہے مگر چونکہ طبیعت اُسکو عدم خواہش کی وجہ سے قبول نہیں کرتی اسلئے وہ معدہ میں پوری طرح ہضم بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض دفعہ عدم انہضام کے باعث فاسد ہوجاتی ہے اور مریض پہلے کی نسبت زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ اس قسم کی غذا سے ظاہر ہے کہ ردّی خلط پیدا ہوگی جو مرض کو اور بھی بڑھا دیگی ؂

ہفتم۔ نوبت کے وقت بھی اگر ایک ہی نظام یعنی مقرر وقت بخار ہوتا ہو۔ تو غذا کھلانے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ معدہ کی حرارت طانجہ (پکانیوالی) سے بخار کی حرارت کے اور بھی زیادہ مشتعل ہونیکا اندیشہ ہے۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ خواہش کے مطابق غذا کی مضرت اور مریض کی خواہش کو روکنے کی مضرت دونوں کا موازنہ کرلیں جس میں کم ضرر ہو اُسکو اختیار کریں۔ بخار کے کم ہونیکے وقت بھی غذا نہ دینی چاہیئے کیونکہ اس میں حرارت کے بڑھ جانے سے بخار کے دوبارہ تیز ہونیکا خوف ہوتا ہے۔ اگر بُخار کی نوبتیں دَوروں کے طور پر ہوں اور اُن میں کوئی انتظام نہ پایا جائے تو مریض کو وقت مقررہ پر غذا دینی چاہیئے ایسا ممکن نہ ہو تو جب خواہش کرے۔ جس صورت میں بخار کے انحطاط اور نوبت کے ختم ہونیکا وقت وہی ہو جو مریض کی عادتِ غذا کا وقت ہو۔ تو اُسی وقت غذا دیدینی چاہیئے۔ کیونکہ عادت کی رعایت بہت ضروری ہے۔ اگر بخار لازم اور نوبتوں سے خالی ہو مثلاً مطبقہ تو شدت کے وقت غذا سے باز رکھیں۔ تاکہ غذا کے وارد معدہ ہونے سے حرارت غریبہ بڑھ کر طبیعت کو زیادہ مغلوب نہ کردے۔ اس سے معدہ اور دیگر اندرونی اعضاء گرم ہوجاتے ہیں اور غذا منہضم رہ کر طول مرض کا مادہ بن جاتی ہے۔ ہشتم۔ موسم کی رعایت۔ اگر گرمی

کا موسم ہو تو مریض کو سرد وقت میں ایسی غذا دینی چاہیئے جو مناسب مرض ہونیکے علاوہ بارد بالفعل ہو۔ سردی کا موسم ہو تو اسکے برعکس عمل کریں کیونکہ اس فصل میں حرارت غریزی زیادہ قوی ہوتی ہے۔ گرمیوں میں مریض کو غذا زیادہ مقدار میں مگر تھوڑی تھوڑی کرکے دینی چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس موسم میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے اسلئے بدل ما یتحلل کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ بہرحال غذا جو دی جائے نہایت لطیف و سبک ہونی چاہیئے موسم ربیع یعنی بہار میں اعتدال ہوا کے باوجود اخلاط کی تحریک و تذبذب (پگھلنا) زیادہ ہوتا ہے جس سے بعض کا حجم بعض کی نسبت بڑھ جاتا ہے اس لئے اس میں غذا سردیوں کی نسبت کم اور سبک ہونی چاہیئے۔ خریف کا موسم چونکہ دن کی گرمی اور رات کی سردی کے باعث بدترین موسم ہے اور اسکی طبیعت سرد خشک ہے اسلئے اس میں قوت کی حفاظت اور مادۂ مرض کے انضاج میں بتدریج موافق و معتدل غذیہ سے کوشش کرنی ضروری ہے اس موسم میں بھی غذا کم کم کھانی چاہیئے کیونکہ ایک ہی مرتبہ زیادہ کھا لینے سے ضعف قوت کا اندیشہ ہے

نہم۔ مریض کی عمر کا لحاظ۔ اگر یہ رڑکا ہو تو اُسے غذا سے ہرگز نہ روکیں کیونکہ ایک تو بچوں کا ہاضمہ حرارت غریزی کی کثرت کے باعث قوی ہوتا ہے۔ دوسرے اُنکے اعضا لطیف و نازک ہونیکی وجہ سے تحلیل کو زیادہ قبول کرتے ہیں اسلئے بدل ما یتحلل کی ضرورت بھی زیادہ ہوتی ہے ایسی صورت میں اگر غذا روک دی جائیگی تو وہ نہایت کمزور ہو جائینگے یہی حال بوڑھے کا ہے۔ اگرچہ وہ لڑکے سے زیادہ بھوک پر صبر کر سکتا ہے لیکن اُس میں حرارت غریزی کمزور ہوتی ہے اور اُسے بار بار تھوڑی غذا کی احتیاج ہوتی رہتی ہے اُسے ایک ہی وقت میں زیادہ نہیں کھلا دینا چاہیئے تاکہ معدہ میں جا کر ثقل و گرانی کی حالت پیدا نہ ہو جائے اور وہ حالت نہ ہو جائے جس طرح تھوڑی آگ پر زیادہ ایندھن ڈالنے سے وہ بجھ جاتی ہے اسی سے جوانوں اور ادھیڑوں کا قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ ان دونوں مذکور عمروں کے درمیانی درجہ میں ہیں۔ دہم۔ مریض کی عدم اشتہاء۔ طبیب کو چاہیئے کہ مریض کے معدہ کی حالت پر غور کرے اگر اس میں فضلہ غذائیہ یا امعاء میں ثقل ہو تو اُسے تا وقتیکہ یہ فضلہ خارج نہ ہو جائے کوئی غذا نہ دے۔ اگر حقنہ مسہل یا فصد کے ذریعہ سے استفراغ کی احتیاج ہو تو جب تک تنقیۂ بدن نہ کر چکے تب تک غذا نہ دے۔

اسی فاضل کا قول ہے کہ دموی بخاروں میں اگر فصد کھولنے میں کوئی امر مانع ہو

تو آلو بخارا تمر ہندی۔ عناب اور شیر خشت اور دیگر مناسب اشیاء کے پانی سے اسہال کرانا بہتر ہے۔ اگر کسی دموی بخار کے مریض کو فصد کھولنے سے غشی ہو جائے تو اُسے آب انگور ترش میں روٹی بھگو کر کھلانے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ اگر ایسے مریض کو خود بخود نکسیر عارض ہو جائے تو جبتک غشی کے قریب قریب حال نہ ہو بند کرنیکی کوشش نہ کرنی چاہیئے +

افلاطون کہتا ہے۔ کہ حُمّیٰ دموی (خونی بخار) میں شراب۔ گوشت اور میٹھی چیزوں سے سخت اجتناب کرنا چاہیئے۔ بقراط کہتا ہے کہ محرقہ صفراوی میں آلو بخارا۔ تمر ہندی سے اسہال کرنا اور دن کو بار بار آب کدو۔ آب خیار۔ آب ہندوانہ۔ آب انار اور لعاب اسبغول جو گلاب میں لیا گیا ہو۔ پلانا نفعمند چیز ہے۔ اگر مریض کو خود بخود اسہال آرہے ہوں تو آرد جو (ستو) کا پانی اور قرص طباشیر قابض کا استعمال کرانا چاہیئے۔ علاوہ ازیں رُب انار۔ رُب سیب ترش۔ رُب بہ دینا مفید ہے۔ صبح کو طلوع آفتاب سے پہلے قُرص کافور اور ماء الشعیر کا پلانا زیادہ قوی العمل ہے۔ دیمقراطیس کا قول ہے۔ کہ جب محرقہ میں ضعف کا اندیشہ ہو تو بھوک نہ ہونیکی صورت میں بھی مریض کو غذا دینی چاہیئے اور ایسے موقع پر گندم کی روٹی کو چھاچھ میں بھگو کر باضافہ شکر زیادہ موزون غذا ہے۔ رازی کہتا ہے کہ بلغمی بخاروں میں موافق ترین ادویہ یہ ہیں کہ ابتدا سے ساتویں روز تک گلقند عسلی تنہا یا حسب ضرورت بادیان آب کاسنی۔ آب کرفس۔ اور سکنجبین کے ساتھ دی جائے۔ نیز ماء العسل اور زوفا بھی اس باب میں کثیر المنفعت ہیں۔ یہی طبیب لکھتا ہے کہ اس مدت میں نضج مادہ کے آثار کا ظاہر ہونا ممکن ہے۔ جس کے بعد تلئین طبع کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ گلقند عسلی جو شہد۔ ترنجبین اور گل سُرخ سے ترتیب دی گئی ہو۔ اس بارہ میں مؤثر ہے اس کے علاوہ خیار شنبر اور شکر سُرخ کو لبلاب (عشق پیچہ) کے پانی میں بھگو یا مَل کر پلانا بھی نافع ہے اگر مواد میں صفراء کی آمیزش بھی ہو تو ایسی دوائے مُسہل دینا چاہیئے جس میں شربت مُربّے یا شیرہ غرض کسی نہ کسی صورت میں بنفشہ ضرور شامل ہو +

ابن سمجون کہتا ہے کہ بلغمی بخار میں شہد خالص۔ نمک۔ آب چقندر اور روغن گل سے حُقنہ کرنا ازحد مفید ہے۔ رازی اپنی کتاب الحاوی میں لکھتا ہے کہ بلغمی بخار میں ہر روز دوائے ترید دینی چاہیئے۔ اکثر لوگ ابتداء ہی میں ہر رات کو دوائے تُرید یا ہفتہ میں دوبار حب مصطگی یا حب الـ... وغیرہ دواؤں کا استعمال کرنے لگجاتے ہیں۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ اس

قسم کی چیزیں منضج کے بعد استعمال کیجائیں۔ جالینوس کا قول ہے کہ سوداوی بخاروں میں پہلے آب لبلاب۔ فانیذ (مصری)۔ گلقند عسلی یا شکری سے منضج دیں پھر ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ۔ شاہترہ۔ مویز منقی۔ افتیموں۔ بسفائج۔ اسطوخودوس۔ غاریقون مجرارمنی اور حجر لاژورد مغسول۔ نیز شہد (اور بعض دفعہ کنگی سیاہ کی بھی ضرورت پڑتی ہے) کے جوشاندہ سے مسہل دیں۔ بہت جلد فائدہ ہوگا۔ جالینوس کہتا ہے کہ وبائی بخاروں میں چونکہ ہوا کے اندر عفونت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے تنقیہ بدن میں جلد کوشش کرنی چاہیئے اگر خونی امتلاء ہو تو فصد کھولدیں اور خشکی افزا تدبیریں مثلاً قئے حقنہ اور مسہل وغیرہ عمل میں لائیں اور سُدوں کو کھولنے والی دوائیں دیں۔ اگر استفراغات میں کوئی امر مانع ہو۔ تو مکان کی تبدیلی اور ہوا کی اصلاح کرنی چاہیئے +

شیخ الرئیس لکھتا ہے کہ اصلاح ہوا کی ضرورت بعض دفعہ صرف تندرست لوگوں کی حالت کے مطابق ہوتی ہے اور بعض اوقات تندرست و بیمار دونوں قسم کے لوگوں کے مناسب حال۔ تندرستوں کیلئے ہوا کی رطوبت کو زائل کرنا نیز عفونت کو دور کرنا مقصود ہوتا ہے چنانچہ اس غرض کیلئے۔ عود خام۔ عنبر۔ کندر۔ مشک۔ میعہ۔ قسط شیریں۔ بُندق یا ہینگ۔ لادن۔ زعفران۔ شہد۔ سعد اور اذخر وغیرہ کا بخور کرنا نافع ہے۔ تندرستوں اور بیماروں کیلئے مشترک تدبیر یہ ہے کہ صندل۔ کافور۔ پوست انار۔ آس۔ آبنوس۔ ریباس ساذج ہندی۔ اور برگ جھاؤ کا دھواں دیا جائے۔ اور پینے کیلئے سرد رُب نفعمند ہوتے ہیں۔ بقراط کہتا ہے کہ وبائی بخاروں میں گل ارمنی کو سرکہ میں گھس کر پینا۔ سرد پانی کا استعمال کرنا اور تریاق فاروق کا کھانا اکثر اوقات عجیب الاثر ثابت ہوتا ہے +

حنین کہتا ہے۔ کہ اس قسم کے بخاروں میں سرد پانی ایک ہی بار بہت سی مقدار میں پی لینا چاہیئے۔ تاکہ حرارت بجھ جائے کیونکہ تھوڑا تھوڑا پانی پینے سے بجھنے کی بجائے اور بھڑک اٹھتی ہے +

ارسطو کہتا ہے کہ حصبہ (خسرہ) کے بخار میں ابتداء فصد کھول کر خون فاسد کو خارج کر دینا مفید عمل ہے لیکن جب حصبہ ظاہر ہو جائے تو اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ مریض کی طاقت کیسی ہے۔ اگر قوی ہو تو فصد کر دینی چاہیئے۔ اگر قوت کمزور ہو اور نکسیر بھی جاری نہ ہو تو ناک ہی سے خون نکال دینا مکتفی ہوگا +

رازی لکھتا ہے کہ بادیان شکر کے ساتھ یا اُسکے ہمراہ کرفس کو جوشا کر پلانا اور کسی قدر زعفران کا سونگھانا حصبہ یعنی کھسرہ کے ظاہر کرنے میں مدد دیتا ہے ؛

تمالقی کہتا ہے کہ انجیر زرد کا پانی پلانا حصبہ وجدری یعنی خسرہ وچیچک کو ظاہر کرنے میں قوی العمل چیز ہے ؛

خلاصہ رومیہ کا مولف لکھتا ہے۔ کہ پھیپھڑہ اور اجزائے تنفس کو چیچک وحصبہ کے ظہور سے محفوظ رکھنے کے لئے مسور سے بنایا ہوا لعوق۔ یا کتیرا ۳۔۰ ماشہ۔ بادام مقشر ۳۔ ماشہ۔ مغز کدو ۷ ماشہ۔ شکر سفید ۱۰ ماشہ کو لعاب بھیدانہ اور لعاب اسبغول میں ملاکر لعوق بنالیں اور اسکا استعمال کریں۔ اس کے علاوہ صمغ عربی۔ بادام شیریں بریان مغز خیار بریان۔ نشاستہ بریان۔ شہد خالص بقدر ضرورت شامل کر کے استعمال کرنے سے بھی وہی فوائد مترتب ہوتے ہیں ؛

ابن سرابیون کہتا ہے کہ تپ دق کے معنے ہیں متمکنہ۔ اس تپ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ بدن میں اسکا رسوخ اور تمکن نہایت مستحکم ہوتا ہے اس کی اولی تقسیم دو انواع پر اور ثانوی تقسیم تین انواع پر ہے۔ اولی تقسیم کے اعتبار سے (۱) وہ حمی دقی احتراقی ہے جو جوانوں کو لاحق ہوا کرتا ہے (۲) وہ حمی دقی جو بوڑھوں کے اجسام میں حرارت غریزی کے زوال کے بعد جو کثرت تحلیل سے واقع ہوتا ہے اور جسے موت طبعی سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ اسے فیلقوس طبیب نے دق الشیخوخہ کے نام سے موسوم کیا ہے ؛

جالینوس کہتا ہے کہ تپ دق کی خاص علامت یہ ہے کہ اُس میں عروق ضوارب یعنی شریانیں اردگرد کے جسمانی حصوں کی نسبت بہت زیادہ گرم ہوتی ہیں۔ اور یہ خصوصیت دوسرے بخاروں میں نہیں ہوتی ؛

(مولف) جالینوس کے اس قول میں تامل ہے کیونکہ حمی یوم روح کو گرم کرتا ہے اور روح شرائین میں ہوتی ہے نیز روح اپنی لطافت کی وجہ سے تمام اعضاء کی نسبت حرارت کو قبول کرنیکی زیادہ قابلیت رکھتی ہے ؛

جالینوس کا قول ہے۔ کہ دق کے دوسرے درجہ کی یہ علامتیں ہیں کہ اُس میں مریض کے ناخن بے رونق ہو جاتے۔ آنکھیں اور کنپٹیں نیچے کو دب جاتی ہیں۔ کان زرد نبض صلب صغیر اور متواتر ہو جاتی ہے ؛

اسکندر کہتا ہے کہ صبح کو طلوع آفتاب کے وقت آش جو کے ساتھ قرص کافور دینا نیز غذا مقوی اور زود ہضم کھلانی مدقوق کے لئے جید النفع ہے +

بقراط کہتا ہے کہ اس بخار میں خالص اور تازہ دودھ پلانا بہترین علاج ہے اور سب سے افضل عورت کا دُودھ ہے اُس کے بعد گدھی کا +

ثابت بن قرہ کہتا ہے کہ اگر دق کے مریض کو دودھ راست نہ آئے یعنی التہاب کو زیادہ کرے تو گائے کی چھاچھ چھان کر دینی چاہیئے۔ اُس کے پلانے کا طریق یہ ہے کہ پہلے دن بقدر ۳ تولہ اور پھر ہر روز بقدر ۱۰ ماشہ بڑھاتے جائیں۔ اسی طرح ہاضمہ کی قلت و کثرت کے مطابق مقدار میں کمی بیشی کرتے رہیں۔ اس مرض میں جب غشی اور اسہال تک نوبت پہنچ جاتی ہے تو موت بالکل قریب ہوتی ہے +

ہرمس کہتا ہے کہ مدقوق کے اسہال کو اس سفوف سے فائدہ پہنچتا ہے۔ گل سُرخ ۱۰ ماشہ۔ طباشیر ۱۰ ماشہ۔ گل ارمنی صمغ عربی ہر ایک ۷ ماشہ۔ عُصارۂ زرشک عُصارۂ سماق ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ تخم حماض۔ گل انار ہر ایک ۷ ماشہ۔ بقل ہکی (گوگل) ۵ ماشہ۔ کشنیز خشک سرکہ میں بھگویا اور روغن گل میں جوشایا ہُوا ۷ ماشہ۔ ان سب ادویہ کو کوٹ اور ملا کر بمقدار ۷ ماشہ رُب بہ اور آب ریباس کے ساتھ صبح و شام کھلائیں۔ اس قسم کے مریض کو جب پیاس لگے تو وہ پانی پینے کو ملنا چاہیئے جس کی برودت معتدل درجہ کی ہو +

جالینوس کہتا ہے کہ مدقوق کو زیادہ سرد اور زیادہ مقدار میں پانی نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اُسکے اعضائے اصلیہ کو کمزوری اور کمی گوشت کی وجہ سے مُضر پڑتا ہے اور اس قسم کی غلطیوں سے اکثر اوقات سخت نقصان پہنچتا ہے +

حکمائے ہند کہتے ہیں کہ اگر مدقوق کے براز میں کھانے پینے کی جنس سے مختلف قسم رطوبتیں لسدار اور چکنائی دار آمیزشیں خارج ہونے لگیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ چربی اور اعضاء گھل رہے ہیں +

حکمائے فارس لکھتے ہیں کہ دق کے علاج میں سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ اسباب مضادہ مثلاً خوف۔ غم۔ جائے رہائش کی خرابی۔ کھانے پینے کی عدم موافقت وغیرہ کو رفع کیا جائے۔ اس کے بعد سرد و تر اشیاء کی طرف توجہ کیجائے مگر اس سردی اور تری میں بھی ایک گونہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر تبرید (سردی پہنچانے) میں

افراط کیا جائیگا۔ اُس سے لامحالہ خشکی پیدا ہوگی جو تری کی ضد ہے اور تری پہنچانے کی بھی ویسی ہی احتیاج ہے جیسی سردی کی ٭

یہی اطبا لکھتے ہیں کہ دق کے علاج میں کھیل تماشہ اور ہنسانیوالے لطائف وظرائف تر و تازہ باغیچوں کی خوشبودار اور مرطوب ہوا۔ گل سدا بہار۔ بید کے پتوں اور دیگر سرد پھولوں اور اوراق بہتر عمدہ تدابیر میں سے ہیں اسی طرح غصہ ور اور بدخلق لوگوں کی صحبت۔ گرم و خشک مقام کی رہائش۔ جماع۔ بھوک۔ پیاس۔ بیداری اور غم وغصہ کی باتوں سے اجتناب لازم ہے

جالینوس کہتا ہے کہ مبردات (سردی پہنچانیوالی) اور مرطبات (تری پیدا کرنے والی) اشیاء میں سے ماء الشعیر اور کبھی ماء اللحم بارد نیز بشرط قوت معدہ نہری مچھلی بھنی ہوئی مچھلی اور بقولات میں سے خرفہ۔ کدو۔ کھیرا۔ ککڑی اور بستانی خبازی عمدہ چیزیں ہیں اسکے علاوہ غذا سے پہلے نیمگرم آبزن میں داخل ہونا۔ روغن کدو روغن بنفشہ روغن بید اور روغن نیلوفر سے بدن پر مالش کرنا بھی مفید اعمال ہیں ٭

حکیم فیثاغورس لکھتا ہے کہ آبزن کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مناسب درجہ کے گرم پانی سے شروع کرکے بتدریج معتدل اور سرد کی طرف چلے آئیں۔ اس تدریجی عمل میں یہ فائدہ ہوگا کہ مریض کا بدن آہستہ آہستہ سرد پانی کے قابل ہوتا جائیگا۔ آبزن اگر دن میں تین مرتبہ کیا جائے تو بہتر ہے۔ اگر پہلے بدن پر دودھ دوہا جائے جس سے مسام کسی قدر کھل جائیں اسکے بعد ماء الشعیر پلایا جائے اور پھر ذرا ٹھیر کر آبزن کرایا جائے تو نہایت نفعمند ثابت ہوتا ہے۔ آبزن کے بعد روغنہائے مذکورہ میں سے کسی کو ایک کے ساتھ بدن پر مالش کریں ٭

ماسرویہ کہتا ہے کہ دق الشیخوخۃ میں گرم حمام کرانا ماء اللحم اور بیضہ نیمبرشت کا استعمال بہترین علاج ہے۔ لیکن حمام میں غذا کے ہضم ہونے کے بعد جانا چاہیئے ٭

ابن وافد کا قول ہے کہ دق الشیخوخۃ کے مریضوں کو کلہ و پاچہ کے پانی نیز گندم نخود کوفتہ کے جوشاندہ اور آب خسک و بابونہ سے حقنہ کرنا بیحد مفید ہے ٭

حکماء کا قول ہے کہ حمام کے اثناء میں یا اُس کے بعد ٹھنڈا پانی پینے سے بعض وقت خطرناک حالت پیدا ہوجاتی ہے ٭

ابن ماسویہ کہتا ہے کہ جو شخص حمام سے نکلتے ہی سرد پانی پی لیتا ہے اُس کا ۲ گھنٹہ

کے اندر اندر مر جانا بھی تعجب خیز امر نہیں۔ اس کے علاوہ حمام کے اندر کوئی زیادہ تیز گرم شے استعمال نہ کرنی چاہیئے کیونکہ اُنکے نفوذ سے سل اور دق کے حادث ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تازہ دودھ پینے کے بعد حمام میں داخل ہونا لقوہ کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح ہریسہ رحلیم کھانے کے بعد حمام کرنے سے معدہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ حمام میں جماع کرنا آنکھوں کی روشنی کو کم کرنیکے علاوہ قولون کو نہایت شدت کے ساتھ تحلیل کرتا ہے۔ پیٹھ کے بل سونے سے بھی خصوصاً حمام میں پرہیز واجب ہے۔ کیونکہ اس سے نطفہ گرم ہو کر اولاد کے قابل نہیں رہتا۔ بلکہ حمام کے بعد بھی ایک دن اور ایک رات عورت سے اجتناب کرنا چاہیئے ۔

عبدالرحمن بن علی الجوزی کا قول ہے کہ حمام میں زیادہ دیر تک نہ بیٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے بدن میں گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے اور رطوبتیں بکثرت متسفرغ ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات عندالضرورت زیادہ عرصہ تک حمام میں رہنا اور سر پر معتدل پانی کا تراڑہ کرنا دماغ اور جگر وغیرہ کے اکثر امراض کو زائل کرتا۔ بھوک کو بڑھاتا اور جسم کو طاقت بھی دیتا ہے علاوہ ازیں سینگیوں کا لگوانا سترامراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

ابن وافد کہتا ہے کہ دِق الشیخوختہ کے مریض کو کلہ پاچہ۔ کوٹے ہوئے چنے اور گیہوں نیز انجیر زرد خسک اور بابونہ کے ساتھ پکائے ہوئے پانی سے حقنہ کرنا نہایت جید الفعل دوا ہے ۔

اسی طبیب نے لکھا ہے کہ بعض اوقات کمزور مریض کو بیماریوں اور ورموں کا دفعیہ ہونیکے بعد مکرر دورہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ صرف یہی ہوتی ہے کہ مناسب استفراغ پوری صفائی سے نہیں ہوتا۔ نیز آرام کے بعد ایسی چیزوں کے بکثرت کھانیکا اتفاق ہوتا ہے جو مادۂ مرض کو بڑھاتی ہیں۔ اسی طرح غذا کے باب میں مختلف قسم کی بے اعتدالیاں عمل میں آتی ہیں ۔

جالینوس کہتا ہے کہ کمزور کی غذا حرارت اور برودت کے بین بین ہونی چاہیئے یعنی اُس میں لطیف حرارت اور رطوبت ہو اور غذا کی کیفیت اور مقدار قوت ہاضمہ کے مناسب حال ہونی ضروری ہے ۔

رازی اور شیخ الرئیس دونوں کا قول ہے کہ کمزوروں کے لئے اشربہ جندہ

(پینے کی عمدہ چیزوں) میں سے سکنجبین ہے۔ خصوصاً اس کے استعمال کا موقع گرم بخار کے بعد ہُوا کرتا ہے۔ بہرحال سکنجبین لیموں ہونی چاہیئے۔ علاوہ ازیں بہ۔ مُربائے ہلیلہ کابلی۔ نیز مُربائے بہ وغیرہ مقویات معدہ کو استعمال میں لائیں۔

اِطبّاء نے لکھا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ امراض متعدیہ سے جو ہُوا کے ذریعہ سے پھیلتے ہیں اجتناب کرے۔ اس قسم کے مریضوں کی رہائش کی جگہوں سے آنے والی ہُوا کا جس طرف رُخ ہو اُدھر سے بچ کر بیٹھنا چاہیئے۔ متعدی امراض پانچ ہیں:

(۱) جذام (کوڑھ) (۲) جرب (ترخارش) (۳) جُدری (چیچک) حصبہ (خسرہ) (۴) سل و قروح عفنہ (سڑاندے زخم) اور (۵) حمّی وبائیہ (وبائی بخار) جس میں طاعون بھی شامل ہے۔ لیکن جدید تحقیقات سے مندرجہ ذیل امراض بھی متعدی دسری ثابت ہوتے ہیں۔ اکثر حمیات مثلاً

(۱) حُمّی مواظبہ (جاڑا کا بخار)
(۲) حُمّی نائبہ (نوبتی بخار)
(۳) غب دائرہ (تجاری بخار)
(۴) ربع دائرہ (چوتھیا بخار)
(۵) حُمّی مطبقہ متناقصہ (میعادی بخار)
(۶) حُمّی مطبقہ متزائدہ (محرقہ ہذیانی)
(۷) حُمّی اصفر (تپ زرد)
(۸) حُمّی اسود (تپ سیاہ)
(۹) حُمّی قرمز (تپ سرخ)
(۱۰) حُمّی مخی و نخاعی (محرقہ دماغی)
(۱۱) حُمّی قحطی (کال کا بخار)
(۱۲) حُمّی الدنج (ڈنگی توڑ بخار)
(۱۳) حُمّی اوج الفیل (چوہے کا ٹیکا بخار)
(۱۴) حُمّی التکسیت (دکھنی کا ٹیکا بخار)
(۱۵) حُمّی مالتا (مالٹا بخار)
(۱۶) حُمّی نفاسیہ (پرسوت کا بخار)
(۱۷) حُمّی عفنہ (عفونتی بخار)
(۱۸) حُمّی صدیدیہ (پیپ کا بخار)
(۱۹) حُمّی نزلیہ وبائیہ (زکام وائی کا بخار)
(۲۰) حُمّی وجع المفاصل (گھٹیے کا بخار)
(۲۱) جُدری (چیچک)
(۲۲) حصبہ (خسرہ)
(۲۳) حُمرہ فلغمونی۔ باشرا (سرخ باد)
(۲۴) ورم غدہ نکفیہ (گلسوئے)
(۲۵) سُعال دیکی (کالی کھانسی)
(۲۶) خناق وبائی (وبائی خناق)
(۲۷) ذات الریہ (پھیپھڑہ کا ورم)
(۲۸) سل و دق (تپ دق)
(۲۹) طاعون۔
(۳۰) ہیضہ۔
(۳۱) کزاز۔
(۳۲) نار فارسی۔
(۳۳) زحیر (پیچش)
(۳۴) اسہال مزمن (پرانے دست)
(۳۵) مرض النوم (نیند کی بیماری)
(۳۶) جذام (کوڑھ)
(۳۷) آتشک۔
(۳۸) سوزاک
(۳۹) رمد (آنکھ دکھنا)

کے تمام اقسام اور کئی ایک جلدی امراض وغیرہ وغیرہ متعدی یعنی چھوتدار امراض مانے جاتے ہیں جن کا مفصل بیان دیکھو مسری مؤلفہ کتاب مخزن الحکمت۔

تمت بالخیر